انی القی الیّ کتاب کریم

سلسلۂ دار المصنفین (۳۴)

رقعات عالمگیر

اعلیٰ حضرت سلطان الہند محمد اورنگزیب عالمگیر کے خطوط ورقعات کا مجموعہ

مرتبہ و مصححہ

سید نجیب اشرف ندوی ایم اے رفیق دار المصنفین

باہتمام

مولوی مسعود علی صاحب ندوی

دار المصنفین کے مطبع معارف اعظم گڈھ میں چھپی

انی اُلقی اِلیّ کتابٌ کریم ۵

سلسلۂ دار المصنفین (۳۴)

رقعاتِ عالمگیر

یعنی

اعلیحضرت سلطان الہند محمد اورنگزیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے خطوط و مکاتیب و رقعات، جو علم و ادب، آئین و سیاست اور تاریخ و حقائق کا مجموعہ ہین اور جو اُس عہد کے مختلف خطوط و مراسلات و منشآت کے متعدد دفترون سے سالہا سال مین فراہم اور تاریخی ترتیب پر یکجا کئے گئے ہین،

جلد اوّل

جسمین شہزادگی سے برادرانہ جنگ تک اعزہ کے نام خطوط متعدد ضمیمون کے ساتھ یکجا ہین،

مرتبہ و مصححہ

سید نجیب اشرف ندوی ایم اے رفیق دار المصنفین

دار المصنفین کے مطبع معارف اعظم گڈھ مین چھپی

فہرستِ رقعاتِ عالمگیر حصۂ اوّل

نذر

رُقعاتِ فاتحِ دکن

بنامِ شہریارِ دکن

رُقعاتِ عالمگیر کا یہ سلسلہ بصد ادب اعلیٰ حضرت رفیع المنزلت، سکندرِ دوران، فلاطونِ زمان، خاقان بن خاقان سلطانُ العلوم سلطانِ دکن ہز اگزالٹیڈ ہائنس نواب میر عثمان علی خان بہادر فتح جنگ، نظام الدولہ، نظام الملک، مظفر الممالک، آصفجاہ سابع خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ کے نامِ نامی سے اعلیٰ حضرت کی اجازتِ خاص سے منسوب کیا جاتا ہے،

چونکہ سلطان اورنگزیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ سرزمینِ دکن کی فاتح

وناظمِ اوّل ہین اور اس وقت بھی وہ اعلیٰ حضرت سلطانِ دکن کی
مملکت مین آسودۂ خواب ہین، اور ان خطوط و مکاتیب کا بڑا حصہ
سرزمینِ دکن ہی سے وابستہ ہی، اور دولتِ آصفیہ نظامیہ کو اس سلطان
مغفور سے گوناگون تعلّقات ہین، اِسلیئے فاتحِ دکن رحمہ اللہ کے اِس
مجموعۂ مکاتیب و مراسلات کیلئے سلطانِ دکن خلّد اللہ ملکہ کی ذاتِ
والا صفات سے بہتر کوئی منسوب الیہ نہین ہوسکتا، اور ہم سپاس گذار
ہین کہ اعلیٰ حضرت خلّد اللہ ملکہ نے اپنے انتساب سے اس سلسلہ کو
مشرّف فرمانا منظور فرمایا ہے، دعا ہے،

تا جہان باشد و این گنبد گردان باشد
دہر فرمانبرِ **عثمان علی خان**، باشد
(شبلی)

خدّام
ارکان دار المصنفین
اعظم گڈھ،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکاتیب کی ترتیب

مقدمہ مین ہمنے جو کچھ لکھا ہے وہ فن انشا، مکاتیب اورنگزیب، اس کی تاریخ کے ماخذون اور پھر ان کی روشنی مین اس کے حالات پر مشتمل تھا، ان صفحات مین یہ بتانا چاہتے ہین کہ ہم نے اپنے سلسلۂ مکاتیب کو کس طرح مرتب کرنے کا ارادہ کیا ہے،

ہم مقدمہ مین لکھ آئے ہین کہ ہم اورنگ زیب کی زندگی کو دو حصون مین منقسم سمجھتے ہین، (۱) عہدِ شاہزادگی، اور (۲) عہدِ حکومت، اور اسی اصول کی بنا پر ہمنے اورنگ زیب کے جتنے بھی خطوط ملے ہین ان کو دو حصون پر تقسیم کیا ہے، لیکن چونکہ ہر حصہ کے متعلق خطوط کا ذخیرہ کافی ہے اور وہ ایک جلد مین نہین آسکتے تھے، اس لیے ہم نے ان کو اس طرح مندرجۂ ذیل حصون مین تقسیم کیا ہے، کہ پہلے دو حصون کے خطوط شہزادگی کے حالات پر مشتمل ہین اور باقی تین حصون کے زمانۂ حکومت کے حالات پر، عہدِ شہزادگی والے دو حصون کو اس طرح تقسیم کیا گیا ہے کہ حصۂ اول مین وہ خطوط ہین جو اس نے اپنے باپ شاہجہان، اپنی بہن جہان آرا، اور اپنے تینون بھائیون داراشکوہ، محمد شجاع، اور مراد بخش اور اپنے بیٹون محمد سلطان اور محمد معظم کو لکھے ہین اس کے ساتھ ہی ہم نے ضمیمون کی شکل مین المکتوب الیہم کے جو خطوط ہم کو مل سکے وہ دیدیئے ہین، کیونکہ جب تک ہم کو اُن کے حالات، اور ان کے خیالات سے واقفیت نہ ہو تمام واقعات ہمارے سامنے نہین آسکتے،

اس سلسلہ مین ہم کو اس بات کا بہت افسوس ہے کہ شاہجہان کے وہ خطوط

جو اس نے اورنگ زیب کو لکھے ہین، موجود نہین ہین البتہ اورنگ زیب نے بعض خطوط مین اُن کے کچھ حصّے نقل کئے ہین اور ہم نے ان کو واوین کے بیچ مین دیدیا ہے، اس کے ساتھ ہی چونکہ مکتوب الیہم کے خطوط کی کوئی بڑی تعداد نہ تھی، اسلیے ہم نے ان کے وہ تمام خطوط جو کسی شخص کے نام بھی ہون انھین ضمیمون مین شامل کر دیئے ہین تاکہ ناظرین کو اُن کے تعلقات، اثرات اور اعمال کے متعلق صحیح واقفیت ہو جاے، اسی طرح دوسرے حصّہ مین بھی ہم ضمیمہ کے طور پر ان تمام خطوط کو جو اس جلد کے مکتوب الیہم نے لکھے ہین شائع کر دینگے،

اس کے ساتھ ہی ہم نے یہ کوشش بھی کی ہو کہ جہان تک ہو سکے ہم خطوط کو تاریخ وار لکھین اور چونکہ اورنگ زیب کے اکثر خطوط مین اگرچہ سن نہین ہین لیکن تاریخین دی ہوئی ہین اُنکی روشنی مین اور خط کے اندر مذکور شدہ واقعات کے اعتبار سے ہم اس مین ایک حد تک کامیاب بھی ہو گئے ہین، استاد محترم سر جدو ناتھ سرکار نے اپنے آداب مین بھی خطوط کی انگریزی تاریخین لکھ لی ہین، اور یہ تاریخین بڑی حد تک ہمارے لیے شمع ہدایت ثابت ہوئی ہین، اس کے علاوہ ہم نے سلسلہ کو قائم رکھنے کے لیے ہر خط پر دو نمبر لگاے ہین، اوپر والا نمبر وہ ہے جو تاریخ کے کسی خاص حصّہ سے متعلق ہو اور نچلا عدد خطوط کی مسلسل تعداد کو ظاہر کرتا ہے، اس کے ساتھ یہ بھی جان لینا چاہیے کہ جو خطوط جن عنوانات کے ماتحت دیئے گئے ہین، ان مین صرف عنوانات ہی کے متعلق بیانات نہین ہین، بلکہ اون مین دوسری باتون کا بھی ذکر ہے مثلاً اگرچہ سرخی سفرِ دہلی ہے، لیکن ان خطوط مین صوبہ ملتان کے انتظام وغیرہ کے متعلق بھی حالات ہین، کیونکہ اورنگزیب صرف شہزادۂ اورنگ زیب ہی کی حیثیت سے سفر نہین کر رہا ہی، بلکہ وہ صوبہ ملتان کا گورنر بھی ہے اور اس لیے وہان کے حالات کا لکھنا اس کے لیے ناگزیر ہے،

موجودہ جلد عہدِ شاہزادگی کے خطوط کا حصّۂ اول ہے، اور اسی طرح مرتب

کیا گیا ہے[1]،

۱۔ شاہجہان بادشاہ :۔

(الف) عہد نظامتِ ملتان :۔

(۱) سفر دہلی و مراجعت،

(۲) انتظام محاصرۂ قندھار نوبت دوم،

(۳) روزنامچہ سفر بمحاصرۂ قندھار نوبت دوم (از ملتان تا قندھار)

(۴) محاصرۂ قندھار نوبت دوم،

(ب) عہد نظامتِ دکن :۔

(۱) مراجعت از قندھار و سفر تا برہان پور،

(۲) قیام ۸ ماہ برہان پور،

(۳) قیام دولت آباد،

(۴) فتوحات ریاستہائے ہمسایہ (الف) دیوگڈہ (ب) جوار (ج)، کرناٹک،

(۵) جنگ با گلکنڈہ،

(۶) بیجاپور،

(۷) مکاتیب تہنیت و تبریک۔

(ج) علالت شاہجہان و جنگ برادران،

(د) بعد از عزلت شاہجہان (تلافیٔ مافات)

---

[1] یہاں پر ہم ایک مرتبہ پھر اس بات کو واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ عہدِ شاہزادگی سے ہماری مراد اس وقت تک کی ہے جبکہ برادرانہ خانہ جنگی ختم ہو جاتی ہے، اور اورنگزیب کسی دوسرے دعویدار کے بغیر حکومت کرنا شروع کرتا ہے،

(۷) ملازمانِ خود (الف) خواجہ شہباز (ب) مرشد پرست خان،

(۸) متفرقات: (الف) سید جعفر صاحب (ب) شیواجی بھوسلہ (ج) ساہوجی بھوسلہ،

یہ تمام خطوط ایک ہی کتاب مین نہین بلکہ مختلف تاریخی کتابون اور انشار کے مجموعون مین پھیلے ہوئے ہین، بعض خطوط ایسے ہین، جنکو دو آدمیون نے الگ الگ لکھا ہے، اور اگرچہ مضمون ایک ہی، لیکن الفاظ بدلے ہوئے ہین، وہان ہم نے دونون عبارتین، الف و ب کرکے دیدی ہین، اب ہم ذیل مین موجودہ حصہ کے ماخذون کی فہرست درج کرتے ہین:

۱- بنام شاہجہان:-

خط نمبر ۱ تا نمبر ۱۱۶، آداب عالمگیری،

خط نمبر ۱۱۷، ظفرنامۂ عالمگیری، نمبر ۱۱۸ کتاب انشار نمبر ایف ۵۶ مملوکہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال،

(۱۱۹) الف، فیاض القوانین وعمل صالح (ایک عبارت) (ب) ظفرنامۂ عالمگیری (۱۲۰) فیاض القوانین وعمل صالح، (۱۲۱) ظفرنامۂ عالمگیری (۱۲۲) فیاض القوانین وعمل صالح (۱۲۳) نسخہ متحف برطانیہ ۱۸۸۱ و ایشیاٹک سوسائٹی بنگال نمبر ایف ۵۶،

۱۲۴، ۱۳۱، آداب عالمگیری، اس کے علاوہ خطوط نمبر ۱۲۶ و نمبر ۱۲۷، اور نمبر ۱۲۸، دستور العمل آگہی اور کچھ اختلافات کیساتھ منتخب اللباب (خافی خان) مین بھی ہین،

۲- دارا شکوہ:-

نمبر ۱۳۲ نسخہ نمبر ۱۸۰۸ مملوکہ متحف برطانیہ و نسخہ نمبر $\frac{۳۷}{۳۲}$ مملوکہ کتب خانہ ندوۃ العلمار لکھنؤ،

(۳) جہان آرا:-

۱۳۳ سے ۱۶۰ تک آداب عالمگیری اور (۱۶۱) رقعات حمید الدین خان مملوکہ خانصاحب ظفرحسن خان صاحب،

(۴) **محمد شجاع :-**

۱۶۲-۱۶۴، آداب عالمگیری، ۱۶۵ عالمگیر نامہ (۱۶۶) نسخہ نمبر ۲۲۵/۷۳ مملوکہ کتبخانہ ندوۃ العلما لکھنو،

(۵) **مراد بخش :-**

۱۶۷-۱۷۰، الف، آداب عالمگیری ب ۱۷۰ ظفر نامۂ عالمگیری،

(۶) **محمد سلطان :-**

۱۷۱-۱۸۴، آداب عالمگیری،

(۷) **محمد معظم :-**

۱۸۵، آداب عالمگیری،

(۸) **ضمیمۂ اول**، (مکاتیب شاہجہان بنام)

(الف) دارا شکوہ (۱۸۶) ظفر نامۂ عالمگیری،

(ب) محمد شجاع (۱۸۷) تاریخ شاہ شجاع،

(ج) اورنگ زیب (۱۸۸) عمل صالح، (۱۸۹) نسخہ انشار نمبر ایف ۵۶ مملوکہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال (الف ۱۹۰) فیاض القوانین و عمل صالح (ب) ظفر نامۂ عالمگیری (الف ۱۹۲) فیاض القوانین و عمل صالح (ب) ظفر نامۂ عالمگیری (۱۹۳) نسخہ انشار نمبر ایف ۵۶ مملوکہ اے، ایس، بی، و نسخہ نمبر ۱۸۸۱ متحفۂ برطانیہ (د) مراد بخش (۱۹۴) عمل صالح (۱۹۵) شاہ شجاعی، (ہ) مہابت خان (۱۹۶)، منتخب اللباب خافی خان،

۹- **ضمیمۂ دوم**، (مکاتیب جہان آرا بیگم بنام)

(الف) شہزادہ اورنگ زیب (الف ۱۹۷) فیاض القوانین و عمل صالح، (ب) ظفر نامۂ عالمگیری،

(ب) راجہ بدھ پرکاش زمیندار سرمور (۱۹۸-۲۰۳) جے، اے، ایس، بی، سلسلہ جدید جلد ۶

نمبر ۷ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

۱۰- ضمیمہ سوم، (مکاتیب شہزادہ داراشکوہ بنام)

(الف) شاہ دلربا (۲۰۴ - ۲۰۹) } فیاض القوانین
(ب) شیخ محب اللہ الہ آبادی (۲۱۰-۲۱۱) } فیاض القوانین

(ج) شہزادہ اورنگ زیب (۲۱۲) نسخہ نمبر ۱۰۰۸ اتحفہ برطانیہ و نسخہ دارالعلوم ندوۃ العلماء ۳۷/۳۳۵

(د) شہزادہ مراد بخش (۲۱۳) } فتوحات عالمگیری
(ہ) شہزادہ سلیمان شکوہ (۲۱۴) } فتوحات عالمگیری

۱۱- ضمیمہ چہارم، (مکاتیب محمد شجاع بنام)

(الف) شاہجہان (۲۱۵) - ۲۱۹) } (فیاض القوانین، البتہ شاہجہان کے نام والے
(ب) ملا محمود جونپوری، (۲۲۰) } بعض خطوط نسخہ انشا، نمبر ۱۷۳ مملوکہ مسٹر ولیم اروِن

مین بھی ہین)

۱۲- ضمیمہ پنجم (مکاتیب محمد مراد بخش بنام)

(الف) شاہجہان (۲۲۱ - ۲۲۲) فیاض القوانین (۲۲۳) تاریخ شاہ شجاع (۲۲۴ - ۲۲۵)
فیاض القوانین،

(ب) جہان آرا (۲۲۶) فیاض القوانین،

(ج) داراشکوہ (۲۲۷)، فتوحات عالمگیری،

(د) محمد شجاع (۲۲۸-۲۳۶) } فیاض القوانین،
(ہ) اورنگ زیب (۲۳۷-۲۵۴) } فیاض القوانین،

(و) امرائے ملازمین شاہجہان:-

(۱) جعفر خان (۵۶-۲۵۵)	فیاض القوانین،
(۲) شایستہ خان (۵۸-۲۵۷)	
(۳) راجہ جسونت سنگھ (۶۰-۲۵۹)	
(۴) مخلص خان (۲۶۱)	
(۵) افتخار خان (۲۶۲)	
(۶) نصیری خان (۲۶۳)	
(۷) یکے از امراء (۲۶۴)	
(ز) ملازمانِ خود،	
(۱) خواجہ شہباز (۶۶-۲۶۵)	
(۲) مرشد پرست خان، (۲۶۹-۲۶۷)	

(ح) متفرقات:-

(۱) سید جعفر صاحب (۲۷۰)	فیاض القوانین
(۲) شیواجی بھوسلہ (۲۷۱)	فرامین مملوکہ ڈی، پی، پرسنس، (پرچہ نویس)
(ط) ساہو جی بھوسلہ (۲۷۴-۲۷۲)	

اس وقت تک جو کچھ بتایا گیا وہ ماخذ اور ترتیب کا حال تھا، خطوط کی صحت کے متعلق یہ کیا گیا کہ جس خط کے جتنے نسخے بھی مل سکین انکا آپس مین مقابلہ کر کے اختلافی تشریحات درج کیجائین، چنانچہ ہم کو آداب کے کئی نسخے ملے اور ہم نے ان کے خطوط کا مقابلہ کیا اور جس نسخہ مین جو اختلاف تھا اسے دکھایا، ان نسخون کے اشارات یہ ہین، جو نسخہ اصل قرار دیا گیا ہے وہ دار المصنفین کی ملکیت ہے،

نام نسخہ مملوکہ	اشارہ	
۱۔ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال	ب	
۲۔ سر جدو ناتھ سرکار	س	یہ نسخہ خدا بخش خان مرحوم کے کتبخانہ والے نسخہ کی بہت صحیح نقل ہے،
۳۔ ابو عمر صلاح یافعی	ع	
۴۔ مدرسہ محمدیہ آگرہ	م	
۵۔ میرا ذاتی نسخہ	ن	

یافعی صاحب کے نسخہ کے متعلق مکاتیب عالمگیر کے سلسلہ مین مفصل طور سے لکھا جاچکا ہے، یہان پر ہم مدرسۂ محمدیہ آگرہ کے نسخہ کے بارے مین یہ بتا دینا چاہتے ہین کہ یہ نسخہ بھی جناب یافعی صاحب کے نسخہ کی طرح نامکمل ہی، یہ اوّل و آخر دونون طرف سے ناقص ہے، اور فیاض القوانین کے ایک ناقص نسخہ کے ساتھ مجلد ہے، اوراق بھی صحیح طور سے نہین لگے ہوئی ہین اسلیے خطوط کی ترتیب اس طرح ہوگئی ہی،

خطوط نمبر وسط ۳۶-۵۵، پھر ۷۲ اور ۷۳ یک بیک بیچ مین ختم ہو جاتا ہے، پھر ۷۶-۷۷، پھر ۷۳ کا باقی حصہ ۷۴ اور ۷۵، پھر ۷۷ کا باقی حصہ، ۷۸ اور ۷۹ کا کچھ حصہ، پھر نصف آخر ۸۹-۹۰ پھر اوّل ۹۰ پھر ۹۲، ۹۹ - پھر ۱۰۱ صفحات اس طرح غلط لگے ہین:-

۱-۲۵، ۲۸، ۲۹-۲۶-۲۷، ۳۰-۳۱-۳۹، ۳۳، ۳۸، ۳۲، ۴۰، ۴۷، خط ۷۹ کے ابتدائی حصہ کے بعد ایک ورق غائب ہی،

اسی طرح ہم کو عمل صالح کے دو نسخے ملے، اور فیاض القوانین کے بھی دو، ایک اردن صاحب کا اور دوسرا جناب شمس العلماء صفی الملک نواب علی حسن خانصاحب ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ کا اور جہان

کہین بھی اختلاف ہوا ہے وہان عمل صالح سے مراد اس کا دوسرا نسخہ ہے اور نواب صاحب کے نسخہ کو نواب سے ظاہر کیا گیا ہے، اور فیاض القوانین کے جو بعض خطوط اروِن صاحب کے نسخہ نمبر ۱، ۳ مین ہین، اِن کو ان کے نام سے لکھا گیا ہے،

ظفرنامۂ عالمگیری کے بھی تین نسخے ہین، ان مین ایک ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کی نقل ہے، دوسرا دارالمصنفین کی ملکیت ہے، اور تیسرا ہمارا ذاتی ہے، سوسائٹی والے نسخہ کو اصل قرار دیا گیا ہے، دوسرے نسخہ کو صاف دوسرا نسخہ لکھا گیا ہے اور ذاتی نسخہ کو ن سے ظاہر کیا گیا ہے،

باقی ماخذون کا چونکہ صرف ایک ایک ہی نسخہ ملا، اسلیے ان کا مقابلہ تو نہین کیا جاسکا البتہ صحت کا حتی المقدور خیال رکھا گیا ہے،

کتاب کو ہر نوع مکمل کرنے کے لیے ابتدائً یہ خیال تھا کہ ہر حصہ کیساتھ اس نسخہ مین جتنے آدمیون اور مقامون کے نام ہین، ان کے مفصل حالات تذکرون اور جغرافیہ کی کتابون سے آخر مین دیے جائین[1] لیکن چونکہ کتاب کی ضخامت زیادہ ہوگئی، اس لیے سطے یہ کیا گیا ہے کہ عہدِ شہزادگی کے تمام خطوط طبع ہو جانے کے بعد ایک ضمیمی جلد مین یہ چیزین مع مکمل فہرست کے شایع کی جائین تاکہ یہ جلد ایک ماخذ کی حیثیت سے کام مین لائی جاسکے،

اورنگ زیب اور مغلیہ خاندان کے دوسرے ارکان کی شان تحریر دکھاتے کے لیے ان کی تحریرون کے متعدد عکس بھی دیے گئے ہین،

آخر مین اپنے سب سے بڑے محسن و کرمفرما استاد محترم سر جدو ناتھ سرکار سی، آئی، سابق وائس چانسلر کلکتہ یونیورسٹی کا نہایت خلوص کے ساتھ تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون کہ ان کی ہدایت

---

[1] دیکھو روئدادِ ترتیبِ رقعاتِ عالمگیری مطبوعۂ معارف دسمبر ۱۹۲۶ء،

رہنمائی اور بے لوث محبت کے بغیر یہ کام انجام نہین پا سکتا تھا، اس وقت سرمد درحقیقت "عالمگیریات"
کے سب سے زیادہ مستند مورخ ہین، اور اس عہد کے لیے ان کا کتبخانہ شاید دنیا کا بہترین کتبخانہ ہے
کہ اس بادشاہ کے متعلق ان کو دنیا کے جس کتب خانہ مین بھی جونئی کتاب نظر آئی انھون نے
فوراً اسکی نقل منگوائی، بہت سی کتابون کو انھون نے خود نقل کیا ہے اور یہ اُن کے علمی ذوق کی
بہترین دلیل ہی، جب مین نے مدد کی درخواست کی تو انھون نے ایک سچے مصنف کی طرح
فوراً مجھے اپنے پاس بلا کر اپنا پورا کتب خانہ میرے حوالہ کر دیا، مین تقریباً ایک سال اُن کے پاس رہا،
اس اثنا مین انھون نے نہ صرف میری علمی رہنمائی کی بلکہ ایک مشرقی میزبان کے تمام فرائض
بھی انجام دیئے، اور دار المصنفین آنے پر بھی وہ میرے علمی و ذاتی معاملات مین اتنی ہی دلچسپی لیتے رہتے ہین
جتنا خاندان کا ایک بزرگ لے سکتا ہے، مین شاید تمام عمر ان کے احسان کے بار سے سبکدوش
نہ ہو سکون گا،

شمس العلما نواب علی حسن خانصاحب، مولوی ابو عمر صلاح یافعی صاحب، مولوی مقبول احمد صاحب
جناب سید تمکین کاظمی صاحب اور مدرسہ محمدیہ آگرہ کے مدرس اعلیٰ میرے شکریہ کے مستحق ہین کہ انھون نے اپنے
نسخے بھیج کر مجھے مقابلہ کے سلسلہ مین مدد فرمائی،

اسی سلسلہ مین مین جناب خواجہ حسن نظامی صاحب اور اپنے محترم دیرینہ دوست پروفیسر
محفوظ الحق صاحب ایم اے کا رہین منت ہون کہ اُنھون نے اس حصہ کے لیے اپنے بلاک عنایت
فرمائے اور مؤخر الذکر بزرگ نے دوسرے بلاک بنوانے اور تمام کے چھپوانے کی تکلیف گوارا فرمائی،
خداوند تعالیٰ ان بزرگون کو اُن کی علم دوستی کا صلۂ خیر عطا فرمائے، آمین،

شبلی منزل، اعظم گڈہ،
۲۴ر دسمبر ۱۹۲۹ء

نجیب اشرف ندوی

[illegible] سکتا تھا، اس وقت سرمد و شیخ عالمگیریات کے سب سے زیادہ [illegible] ان کا کتبخانہ شاید دنیا کا بہترین کتبخانہ ہے کہ اس بادشاہ کے [illegible] کتب خانہ مین بھی جو نئی کتاب نظر آئی انھون نے فوراً اسکی نقل منگوائی [illegible] انھون نے خود نقل کیا ہے اور یہ اُن کے علمی ذوق کی [illegible]

[illegible] کے مقاصد کے سلسلہ مین مدد فرمائی،

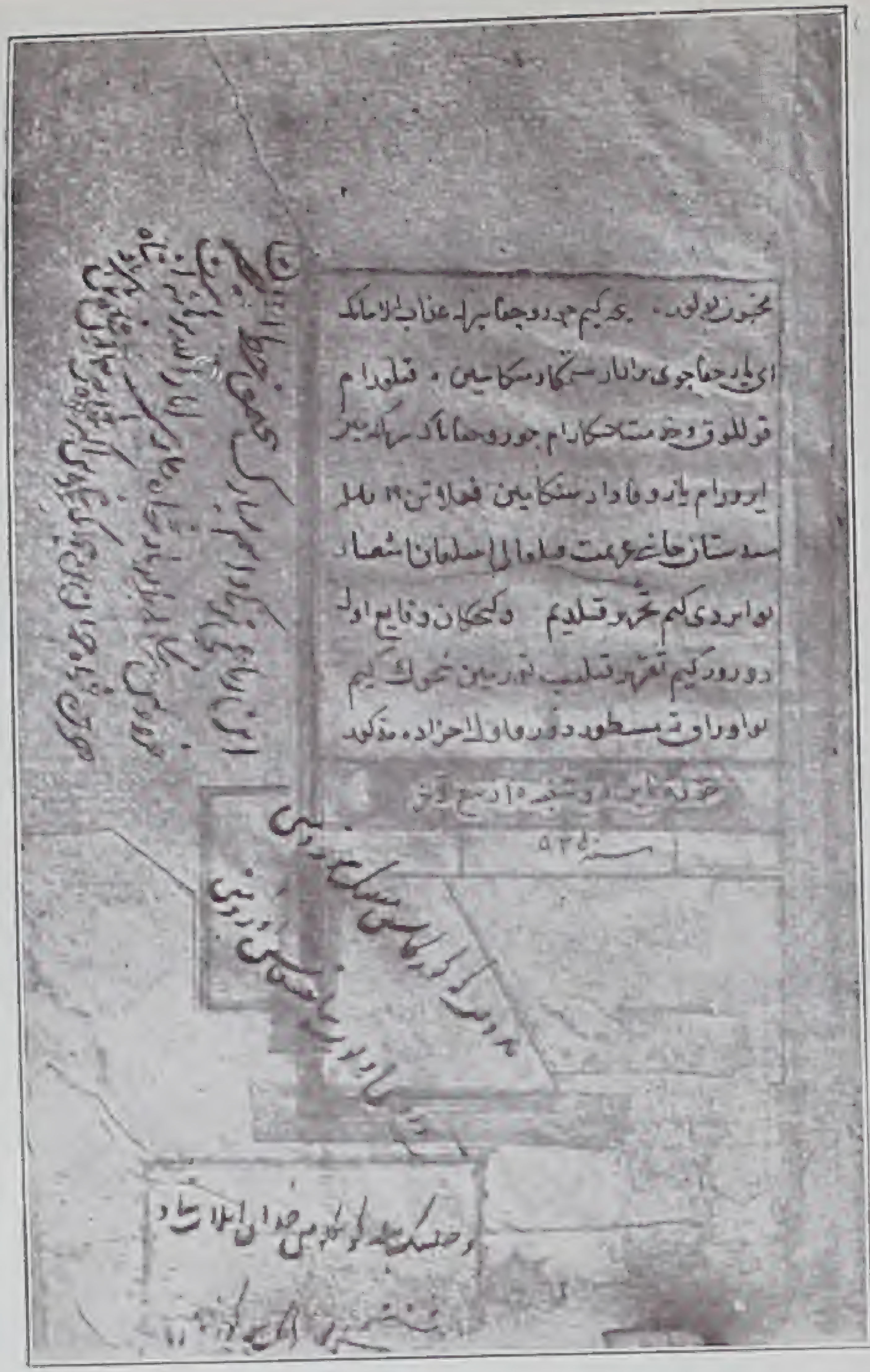
[illegible] جناب خواجہ حسن نظامی صاحب اور اپنے محترم دیرینہ دوست پروفیسر [illegible] ہون کہ اُنھون نے اس حصہ کے لیے اپنے بلاک عنایت [illegible] دوسرے بلاک بنوانے اور تمام کے چھپوانے کی تکلیف گوارا فرمائی [illegible] بزرگون کو اُن کی [illegible] کا صلۂ خیر عطا فرمائے، آمین،

شبلی منزل، اعظم گڈہ،
[illegible] ۱۹۲۶ء

نجیب اشرف ندوی



دیوان حافظ (موجودہ بانکی پور لائبریری) کا ایک صفحہ جس پر ہمایوں کے ہاتھ کی تحریر ہے۔
ہمایوں جب کامران سے لڑ رہا تھا تو اس نے اس دیوان سے فال نکالی اور یہ شعر نکلا ؎
عزیز مصر برغم برادرانِ غیور ز قعر چاہ برآمد باوج ماہ رسید



دیوانِ بابر کا آخری صفحہ جس پر بابر اور شاہجہان کے ہاتھ کی تحریریں ہیں۔

REPRODUCED BY COURTESY OF MR. M. MAHFUZ-UL HAQ, M.A.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بنام شاہجہان بادشاہ

بہ

عہد نظامت ملتان

(۱)

سفر دہلی و مراجعت

۱

بموقف عرض می رساند که چوں آرزوے ادراک سعادت آستاں بوسی والا و تمنائے دریافت استلام عتبۂ معلّٰی که قبلۂ توجہ بادشاہان ربع مسکون است، عنان صبر و شکیبائی از پنجۂ اقتدار بدر بردہ این فدوی را ذرہ وار جویاں پرتو آفتاب عالمتاب ساختہ بود، لاجرم باشوق پس[1] نیامدہ از صدق ارادت و خلوص عبودیت ظاہر و باطن را مستعد استفاضۂ فیوضات صوری و معنوی پیر و مرشد حقیقی گردانیدہ و خاطر از محافظت و بند و بست این حدود وا پرداختہ، شب چہاردہم ذیحجہ بقصد طواف آستان ملائک پاسبان[2] احرام کعبۂ حضور بستہ از شہر بیرون آمد، امیدوار است که[3] حسب الحکم جہاں مطاع منجمان رکاب سعادت ساعت ملازمت سراسر عبادت اختیار نمایند تا این مرید عقیدت کیش که پیروی رضائے پیر و مرشد

---

[1] ت: بس نیامدہ، [2] ب: آسمان، [3] ب: "کہ" نہیں ہے،

جهانیان را سرمایهٔ دولتِ دارین می دانند، دراں زمانِ مسعود جبینِ اخلاص بسجداتِ بندگی نورانی ساخته کامیابِ مطالبِ دوجهانی گردد،

قبلهٔ عالم و عالمیان سلامت! قبل ازیں، ایں مرید بوسیلهٔ عرضداشت، بعرضِ اقدس رسانیده بود، که چوں[۱] متمردان نهمردی و جوکیه که در کوهستانِ ولایتِ تته می باشند، صوبه دارانِ سابق را اطاعت بواقعی ننموده، پیوسته براه زنی و فساد روزگار می گزرانند، ملک حسین با جمعیتے[۲] که همراه داشت به تنبیه و تادیبِ آنها رفته است، دریں ولا از عرضداشتِ او و[۳] واقعه نویسِ آنجا ظاهر گشت، که مومی الیه با همراهان از سرحدِ تته بده منزل بکاهره و بیله که گریزگاهِ قبائلِ نهمردی و جوکیه است، رفته خطبهٔ دولت و اقبال بنامِ نامی و اسمِ سامی آنحضرت بلند آوازه ساخت، و دراں مکان هارون و کهترل[۴] برادر کانهودی سردارانِ نهمردی و مرید سرگروهِ جوکیه بقدمِ انقیاد و اطاعت آمده پیشکش قبول کردند، جعفر نهمری خویشِ مان سنگه زمیندارِ پنجور[۵] کیچ و مکراں از قبل[۶] وو پسرانِ علی دکارانی که عمدهٔ آں مرزبوم است و حاجی رونجه[۷] و جام جمعه اعیانِ آں سرزمین که از عهدِ حکام ترخانیه تا حال رجوعے نداشتند، سرِ انقیاد بخطِ فرمان نهاده بده[۸] نام نهمردی متعلقهٔ کوهستانِ ولایتِ قندهار که سرحلقهٔ مفسدانِ آں ضلع است، و از سرحدِ خود گذشته بقصدِ دست اندازی بجانبِ کاهره و بیله آمده بود، از وصولِ لشکرِ نصرت اثر بکوه تگار فرار نمود، بنابرآں ملک حسین و جمعیتے[۹] از سپاه را براهبریِ زمیندارِ آں حدود بتادیبِ او فرستاده آنها شب درمیان نهاده ایلغار کرده بر سرِ بنگاه او رفت، سردار[۱۰] بجنگ پیش آمده با توابعِ خویش طعمهٔ تیغ خون آشام گردید و چهل و چند کس با دخترِ او اسیر کردند،[۱۱] و سپاه نصرت قرین اسیراں و مواشی را گرفته مظفر و منصور بلشکرگاه مراجعت نمودند، دریں اثنا مان سنگه مذکور وکلا فرستاده نوشت که در پنجور، کیچ و مکراں نیز خطبهٔ

---

۱ ب متمردان وجوکیه ۲ ع باجمعے، ۳ ب "و" نیست ع او واقعه نویس ظاهر شد ۴ ب کهترل برادر کانهود بجا ع کهترل برادر کانهود ۵ ع پنجور و کیچ و مکران ۶ س از قبیل ۷ ع زجام جه ۸ ب ع بده ۹ ع بجمعے ۱۰ س و ع داد بجنگ ۱۱ ع گشتند

جہانبانی بنامِ اعلیٰحضرت خاقانی سامعہ افروز گشت وچوں باقبالِ بیزوال پیر و مرشد جہانیاں چنین فتحے دست داد لشکرِ منصور ازاں نواحی بصوبِ تتہ مراجعت نمود،

قبلۂ دین و دنیا سلامت! استاہالہ ولد زمیندار لگراہ کہ برہنمونیٔ توفیق، ملک حسین را دیدہ بود، دریں وقت کہ بجہت اصلاحِ حالِ خود روانہ ملتان شُد گاہبہ مقہور برادر او کہ در سرحد کچھ بسر می برد، از روے حسد و اغواے زمیندار آنجا جمعیت فراہم کردہ[۱] بپرگنۂ مذکور درآمدہ می خاست دست اندازی نماید، بندہاے درگاہ والا خصوصاً پسرانِ امیر خاں، ضیاء الدین یوسف و ابوالمکارم وجمعے از سپاہ کہ ملک حسین براے احتیاطِ شہر گذاشتہ بود، باغرابہا و توپ خانہ بقصدِ دفعِ آں مخذول شتافتند، او تاب نیاوردہ، راہِ ادبار پیش گرفت، بوی الیہ تاکید نمودہ شد کہ در قلعِ مادۂ فسادِ آں مقہور اہتمام تمام[۲] بکار برد،

۲

بعرضِ مقدس می رساند، کہ فرمانِ عالیشان سعادت عنوان کہ از کمالِ عنایت ذرّہ پروری نامزدِ ایں مرید فدوی شدہ بود، باکاغذِ ساعت[۳] فیض اشاعت کہ دریں ولا منجمانِ حضور پرنور براے ملازمت سراسر سعادت اختیار نمودہ اند، شب مبارک[۴] دوشنبہ بست وچہارم ذیحجہ در منزل ہریتہ در حینے کہ سحابِ رافتِ الہی رحمت بار بود شرف ورود ارزانی داشتہ رحمت بر رحمت افزود، وسجداتِ شکر خداے حقیقی عز اسمہٗ، وتسلیماتِ عنایتِ خداوندِ حقیقی مدظلہٗ، از سرِ صدق و اخلاص تبقدیم رسانید[۵]،

حکمِ اشرف عزِ نفاذ یافتہ کہ اگر آں مرید در آمدن سرعت نماید، دریں ساعتِ فرخندہ، بسعادتِ ملازمت فائز می تواند شد،

---

۱ ع جمعیت کردہ، ۲ س اہتمام بکار برد،

۳ س دب طاعت ۴ ع "مبارک" نیست ۵ ع رسانیدہ،

۴

قبلهٔ جهان و جهانیان سلامت! ازانجا که اشتیاقِ استلامِ عتبهٔ علیه برین مرید مهجور مستولی بود میخواست بطریقِ ایلغار با دراکِ این موهبتِ عظمیٰ شتابد و در ساعتِ اوّل خود را بملازمتِ اعلیٰ حضرت رساند، لیکن چون حکمِ اقدس صادر شده بود، که منزل بمنزل بیاید و مع هذا بعض امور که در انتظامِ مهامِ ملکی دخلے داشت و بے سامانیٔ لشکر و مردم[1] علاوهٔ آن گشته، بنابران اهمال و تاخیر واقع شد، بکرمِ ایزد تعالیٰ و عنایتِ پیر و مرشد امیدوار است که در ساعتِ مسعود حال که مختارِ انجم شناسانِ درگاه والا است توفیق پاے بوسِ میمنت مانوس دریافته کامیابِ سعاداتِ دو جهانی گردد،

حکم جهان مطاع بصدور پیوسته که انار بیدانهٔ تته که کمترین مریدان بدرگاهِ سلاطین پناه ارسال می[2] دارد و به انارِ جلال آباد بهمت، ازین نوید مسرت افزا خوش وقت و مبتهج گشت، خربوزهٔ بهکر اگرچه امسال خوبی بجز بزه، کابل نزدیک است، اما آنچه بفدوی می رسد[3] از روے عقیدت بحضور سراسر سرور می فرستد، زیاده بے ادبی از حدِ ادب دور دیده بدعا ختم نمود،

۳

بعرضِ مقدس[4] می رساند، که صبحِ روزِ یکشنبه غرهٔ ماه محرم مکرم در منزل الچهره بوصولِ عطیهٔ خلعتِ خاصهٔ زمستانی که از کمالِ لطف و مهربانی عنایت شده بود سرفراز گردیده آدابِ ارادت و تسلیماتِ عقیدت بتقدیم رسانیده با داے شکرِ[5] الطاف و عنایاتِ پیر و مرشدِ حقیقی رطب اللسان گشت، ازانجا که ساعتِ ملازمت سراسر سعادت[6] نزدیک بود اشتیاقِ ادراک[7] پابوسِ اقدس استیلا داشت، بے توقف فرداے آن کوچ نموده و زمانے بتماشاے باغِ فیض بخش و فرح بخش که از تعریف و توصیف مستغنی است پرداخته روانهٔ منزل شد و عضد الخلافت علی مردان خان امیر الامرا را که در سیرِ باغ همراه

۱ ع "ذ مردم" محذوف ۲ ع داشته بود ۳ ع برسد، ۴ ع بعرض اقدس اعلیٰ ۵ ع "لفظ شکر" تینون نسخون مین نهین هی، ۶ ع سراسر افادت، ۷ ع استیلام پائے اقدس،

بود از ہماں جا رخصت کرد،

قبلۂ جہان و جہانیاں سلامت! باوجود آنکہ ایامِ طراوتِ باغ و سرسبزیٔ درختاں نبود، اما نضارت وتازگیٔ سہ برگہ ونرگس وجلوۂ فوارہ وآبشار وصفائی عمارات عشرت نگار از فیضِ بہار کم نیست، در دو تختۂ یمین ویسار نزدیک خوابگاہِ مبارک نارنج وکنولہ بسیار وبنہایت بالیدہ ورنگین بود، نقاشیٔ عمارات را کہ از بعض جاہا زبون شدہ واز رونق افتادہ حسب الحکم الارفع الاعلیٰ بدرستکاری وپرداخت آں مشغول اند،

گلشنِ ہمیشہ بہارِ سلطنت واقبال از جوئبارِ عنایت ایزدِ متعال سرسبز وشاداب بماناد

۴

مرید فدوی آدابِ ارادت وتسلیماتِ عقیدت از خلوصِ نیت وصفائی طویت بجا آوردہ بدست آویزِ نیاز بموقفِ عرض سعادت اندوزِ آں حضور اقدس اعلیٰ کہ منتہاے آرزوے مریدان است می رساند کہ دریں ہنگام فرخندہ[1] انجام بتوفیقِ الٰہی وتوجہ پیر ومرشدِ حقیقی، روز مبارک دوشنبہ دوازدہم ربیع الاول[2] بسرہند رسیدہ بتماشاے باغاتِ عشرت افزا وتفرجِ عماراتِ خجستہ بنا پرداخت، باغچہ کہ در ضمنِ غسلخانۂ مبارک آراستگی یافتہ فی الجملہ طراوتے دارد واگرچہ موسمِ شگوفۂ بادام گذشتہ است، لیکن شگوفۂ شفتالو خوب شدہ ولالہ نیز بسیار رنگین ونظر فریب است، امید کہ عنقریب منظورِ نظر کیمیا اثر گشتہ ازیمنِ قدوم میمنت[3] لزوم نضارت وتازگی از سر گیرد،

گلشنِ ہمیشہ بہارِ سلطنت واقبالِ لایزال سرسبز وسیراب[4] باد،

۵

مرید فدوی زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ آدابِ عقیدت وتسلیماتِ ارادت بجا آوردہ،

---

[1] نع ایام [2] نس ربیع الاول سنہ ۳ نع فیض ۴ نع شاداب،

بعرضِ سعادت اندوزانِ حضورِ پرنور سراسر سرور می رساند، فرمان عالیشان عنایت عنوان که از کمال ذرّه پروری و مرید نوازی مرقومِ قلم خجسته رقم شده بود، روز سه شنبه بست و هشتم[1] ربیع الاوّل در منزل سدهار دیو[2] شرف ورود ارزانی داشته سعادت افزا گشت، شکرِ ایں مواهب و عنایات که زیاده از حوصلۀ استعدادِ مریداں بظهور می رسد، بکدام زبان ادا تواند نمود، ؎

زباں ادا نتواند جهاتِ شکرش را
اگر بهر نفسے صد چوں من کند تقریر

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! ایں مرید صافی طویت بست و سوم شهر مذکور از دار السلطنت لاهور عبور نموده بجوائی ایهره رسید، و بجهت سر انجامِ بعض ضروریات یک روز آنجا مقام کرده روز دیگر کوچ نموده شکار کناں از پنج گرامی گذشته در منزلِ سیوم بکشتی نشست، انشاء الله تعالی بتوجه[3] باطن قدسی مواطنِ قبلۀ جهانیاں بدو منزلِ دیگر بسر حدِ جاگیرِ خود رسیده یازدهم ربیع الثانی داخل دار الامان ملتان خواهد شد، و بعد وصول حسب الحکم الاقدس بلاتوقف[4] حسین ابدالی را مصحوبِ معتمدان روانه درگاهِ سلاطین پناه خواهد ساخت،

آفتابِ سلطنت و جهانبانی از مطلعِ اقبال و کشورستانی تابنده بماناد،

---

[1] میرے خیال مین اس تاریخ کو بست و ہفتم ہونا چاہیے کہ مکتوب نمبر ۱۵ مین ۱۲ ربیع الاوّل روز دوشنبہ بتایا گیا ہے،

[2] ت ع " در منزل سدھار دیو" نہین ہے،

[3] ت ب " توجہ" نہین ہے، [4] ب "بلاتوقف" نہین ہے۔

۲

انتظامِ محاصرۂ قندھار نوبتِ دوم

۱/۶

مرید فدوی روے نیاز بآستانِ آں قبلۂ مراد کہ ظاہر و باطنش نظرگاہِ خداوندی است آوردہ، وآدابِ ارادت و عقیدت کہ متضمنِ سعاداتِ دوجہانی است ادا نمودہ، معروض می دارد

در ابتدا، کہ ایں مرید از دارالسلطنت لاہور رخصت ملتان می شد، در بابِ اسمٰعیل ہوت معروض داشتہ بود، کہ او از قدیم تعلق بصوبۂ ملتان دارد و چندگاہ است[۱] کہ خود را بصاحبِ صوبۂ پنجاب بازبستہ، وحکمِ اشرف عزِ صدور یافتہ بود کہ الحال ہم بدستور متعلق صوبۂ ملتان باشد و دراں ہنگام کہ ایں مرید بنواحیٔ ملتان رسید، مردم را بطلبِ زمینداراں تعین می کرد، نزد او نیز کس فرستادہ بود، و او نوشتۂ داد ابھائی را دست آویز ساختہ رجوع ننمودہ، ایں صورتِ ماجرا را بسعد اللہ خاں، نوشتہ بود[۲] کہ بعرضِ اقدس رسانیدہ جواب بفرستد، وچوں جواب نرسید و وقتِ تنبیہ او گذشت، بنا براں دراں ایام تادیبِ او موقوف ماندہ، ایں معنی موجبِ جسارت و دلیریٔ او گشت، و دستِ تصرف بولایتِ مبارک بلوچ دراز کردہ سہ قلعۂ متعلقۂ او را متصرف شد، وچوں مبارک پیشِ ایں مرید اظہارِ تظلم نمود، با سد افغاں کہ دراں اوان برائے تحقیقِ راہِ بابری می رفت گفتہ بود کہ رفعِ ایں مناقشہ کند، و او ہمیں کہ آنجا رسید قلاع را از و انتزاع نمودہ بمبارک سپرد، و مقرر ساخت کہ دیگر پیرامونِ ایں حرکات نگردد، تا آنکہ مبارک بلوچ باز بدیدنِ ایں مرید آمد و اسمٰعیل کہ دماغش از بخارِ پندار پریشاں شدہ

---

۱ ب: در، ،،کہ،، نہیں ہے،   ۲ ع نوشتہ داد

بسزاے کردارِ خود نہ رسیدہ بود، مجدداً بتحریکِ بعض مردم عہد و پیمان را شکستہ، قلاع مذبورہ از تصرفِ کسانِ مبارکؒ مذکور برآورد، و ایں[1] وقت کہ طغیانِ او از حد گذشتہ و دودِ غرور بہ خشم او را از دیدنِ راهِ صواب پوشیدہ بود، مبارک[2] دوبارہ از دستِ تظلم او دادخواه شد، ایں مرید شیخ میر ملازم خود را با جمعے بہ تنبیہ و تادیبِ او فرستادہ تا او را از خوابِ غفلت بیدار ساختہ قلعہا را بگیرد، چوں مومی الیہ با همراهانِ خویش بآں سرزمیں در آمدہ، او تابِ مقابلہ در خود نہ دیدہ قلاعِ مسطورہ را واگذاشت و برہنمونیِ توفیق بملاقاتِ او قرار دادہ ارادهٔ آمدن عیاں[3] نمود، و شیخ میر او را بعفوِ جرائم و تقصیرات امیدوار ساختہ غرهٔ شہر رجب المرجب باخود نزد ایں فدوی آورد، از آنجا کہ زمیندار عمدہ است و ولایتش بغایت معمور[4] بملک نوحانی پیوستہ و جمعیتے[5] خوب همراه دارد، و از تقصیراتِ گذشتہ نادم و پشیمان گشتہ، اگر فرمانِ عنایت عنوان در بابِ استمالتِ او شرفِ ورود یابد در مہمِ نوحانی مراسمِ جانفشانی بجا آوردہ در سیاقِ ظفر مساقِ قندهار نیز در رسانیدنِ آذوقہ نہایت سعی تقدیم خواهد رسانید[6]،

۲/۷

بعرضِ مقدس می رساند کہ فرمانِ عنایت عنوان کہ در جوابِ عرضہ داشتِ ایں مرید با عطیهٔ خلعتِ خاصہ مصحوبِ امام قلی قراول شرفِ صدور یافتہ بود، روز چہارشنبہ دوم[7] شعبان المعظم پرتو وصول انداختہ، سعادتِ بے انداز بخشید، آدابِ ارادت و تسلیماتِ عقیدت بجا آوردہ با داے شکرِ ایں الطاف و عنایات رطب اللسان گشت[8]، تفصیلِ منازلِ راه نوحانی کہ حسب الالتماس ایں مرید حوالهٔ مومی الیہ شدہ بود، رسانید،

پیر دستگیر سلامت! راهِ مذکور نوعے[9] کہ از تقریرِ ملک حسین ابدالی و زمینداران آں مرز و بوم معلوم شد و امام قلی نیز در اکثر جزہا تصدیقِ آنہا نمود بہیچ وجہ قابلِ عبورِ لشکرِ منصور نیست، چنانچہ کیفیت

---

۱ ع، دریں، ۲ ع مبارک مذکور، ۳ ع ملتان ۴ ع معمور و دلکشا،

۵ ع جمعے ۶ س رسید، ۷ ع بستم ۸ ع است، ۹ ع "نوعے" محذوف،

آں برہماں طور کہ از حضور معلی رسیدہ بود مرقوم گشتہ از نظر اقدس خواہد گذشتہ[1]، و راہ چپچہ را اگرچہ ملک حسین مذکور از راہ نوحانی نشان می دہد، لیکن خاطر ایں مرید از اں طریق جمع نیست و لشکر ظفر اثر را باآں راہ مجہول بردن مناسب نمی داند، لہٰذا مقرر ساخت کہ ہماں راہ کہ بہادر خاں از میان ولایت ہوت گذشتہ و از کرد نیر و غزنین عبور کردہ بہ لشکر نصرت رہبر ملحق شدہ بود، عازم مقصد گردد، و بالفعل در پئے سرانجام[2] راہ است، دیگر ہرچہ راے مقدس اقتضاء فرماید عین حکمت و محض مصلحت خواہد بود

آفتاب خلافت و جہانبانی از مطلع اقبال و ممالک ستانی لامع و تابان باد[3]،

۳/۸

بعرض مقدس میرساند، فرمان عالیشان کہ در جواب عرض داشت ایں مرید شرف صدور یافتہ بود، در ساعت مسعود و زمان محمود پرتو ورود انداختہ، سعادت افزا گشت، حکم جہاں مطاع عالم مطیع بنفاذ پیوستہ کہ آں مرید بموجبے کہ معروض داشتہ لشکر خونی بر سر عالم نوحانی بفرستد،،

قبلۂ جہانیاں سلامت! ایں مرید حقیقت راہ نوحانی[4] و دیگر راہ ہا کہ از ملتان بقندھار میرود مصحوب امام قلی قراول عرضداشت[5] نمودہ، بعرض اقدس خواہد رسید، اگر بالجزم عبور لشکر ظفر اثر باں راہ واقع میشود، حکم مجدد زینت صدور یابد تا بلا توقف فوج مستعد لائق تنبیہ او نامزد کند کہ کام و ناکام او را بملتان بیاورند یا آوارۂ صحراے ادبار سازند،

نہضت رایات جاہ و جلال از کشمیر بے نظیر بصوب دار السلطنت لاہور مبارک و خجستہ باد، اللہ تعالیٰ سایۂ بلند پایۂ بندگان اعلیٰ حضرت بر مفارق ساکنان ربع مسکوں گسترده داراد،

فرستادن توپہا بکابل کہ محض الہام غیبی است بخاطر ملکوت ناظر رسیدہ مبارک است یقین کہ سرانجام[6] ایں مہم عمدہ از قرار واقع صورت خواہد گرفت،

[1] ن. گذشت، [2] ت. سرانجام آن راہ، [3] ت. باد، [4] ع "نوحانی" بهنین ہر، [5] ت. عرضہ داشت، [6] ت. دتب بسرانجام،

حکم واجب الاتباع شرف ورود یافته بود که حسب الالتماس این مرید مغل خاں بصوبه داری

تته سرفراز گشت و عوض جاگیر آنجا که امسال پنج ماهه پیش[1] حاصل ندارد، نقد موافق ده ماهه باین مرید

عنایت شد، شکر این مواهب و این عطیات که مانند افضال الٰہی نامتناہی است بکدام زبان ادا تواند نمود

قبلهٔ عالمیان سلامت! آنچه از تعدیٔ ملک حسین بعرض اقدس رسیده محض افترا است، در این

یک سال که صوبهٔ مسطور تعلق باین[2] مرید داشت موی الیه غیر از متمردان و دزداں متعرض حال احدے

از رعایا نگشته[3]؛ و در این مدت هرگز چیزے ازین مقوله برای مرید ظاهر نه شده و الا مطابق آنچه از

پیر و مرشد حقیقی ارشاد یافته او را تادیب نموده، نمی گذاشت که مرتکب جور و تعدی گردد، غالباً اہل غرض

حقیقت را بتفاوت معروض داشته اند،

$\frac{4}{9}$

بعرض مقدس می رساند که فرمان عالیشان بخط منتشی[4] مزین بدستخط اشرف اقدس که در جواب

عرضه داشت این[5] مرید شرف صدور یافته بود، در ساعت فیض اشاعت پرتو ورود انداخت، آداب

تسلیمات بجا آورده بوصول آں عطیهٔ شگرف کامیاب گردید، ورود فرمان عالیشان که حسب[6] الالتماس

این مرید[7] شد، شکر این مواهب که بمقتضاے عنایت و بنده نوازی از کمین عاطفت و ذره پروری

ظهور می یابد بکدام زبان ادا تواند نمود، فرمان سعادت عنوان را بجهت افتخار و مباہات مصحوب معتمدے

بوموی الیه فرستاده، حسب الحکم اقدس در باب استمالت عالم نوحانی نشانی بادنوشت که یکے از

روشناسان خود را برفاقت فرستادهٔ این مرید نزد عالم مذکور روانه کند، تا او را بمقدمات امیدبیم

بسلوک طریق سعادت ولالت نموده عازم ملتان سازد، و از آنجا که قبل ازین عالم نوحانی توسل

---

[1] س - بیش [2] ع، باین مرید تعلق داشت [3] ع - نشده [4] ع و مزین، [5] ع " این مرید" محذوف. [6] ع بنام اسمٰعیل بوت حسب الالتماس [7] ع - شده،

اسمعیل بایں مرید عرضداشت کرده بود، نشانے مشتمل بر مراتبِ استمالت بنامِ او نیز فرستاد که امیدوار
گشته بقدمِ اطاعت و انقیاد بصوب ملتان روانه شود،

قبلهٔ جهان و جهانیاں سلامت بحقیقتِ راه نوحانی بتفصیلیکه در فرمان عالیشان مندرج گردیده
تا ایں وقت معلوم ایں مرید نبود، والا در آں ایام که غلاتِ ربیع را بر نداشته بودند و برائے رفعِ
مناقشهٔ مبارک بلوچ فوجے بسرزمینِ اسمعیل هوت تعیین میکرد، جمعے بر سرِ عالم هم می فرستاد، تا
چنانچه اسمعیل پیش ایں مرید آمد او را نیز کام و ناکام می آورند یا آوارهٔ[1] صحرائے ادبار می ساختند، لشکر
ظفر رهبر بجمعیتِ تمام از آں راه متوجه تسخیرِ قندهار می شد، الحال چوں هنگامِ سواری نیست و مع هذا
عالم مذکور که دریں مدت آبِ لجام خورده یکایک بآمدن راضی نخواهد شد، اگر حکمِ اقدس زینتِ صدور
یابد که بالجزم لشکرِ نصرت اثر از میانِ محال زمینداری او روانه صوبِ قندهار خواهد گشت ایں مرید
بعد از دو سه ماه که وقتِ سواری برسد فوجے بر سرِ او تعین کند که خواه نخواه او را بملتان بیاورند یا از
سرزمینِ خودش بدر کنند، و چوں خاطر از جانب او بدفعی[2] مطمئن گردد، افواجِ قاهره آں را عزیمت نمایند والامر[3] الاعلیٰ مطاع

۵ / ۱۰

بعرضِ مقدس میرساند، فرمانِ عالیشاں که در جوابِ عرضداشت[4] ایں مرید که مصحوب
امام قلی قراول ارسال داشته[5] شرفِ صدور یافته بود، در ساعتِ فیض اشاعت کرامتِ
وصول بخشید[6]، تسلیماتِ بندگی و آدابِ ارادت بجا آورده بایں عطیهٔ عظمی سرفراز گشت،

حکمِ جهاں مطاع بنفاذ پیوسته که چوں آں مرید برائے رفتنِ خود بقندهار راهے که
بهادر خاں سر کرده بود اختیار نموده مبارک است ٭

۱ ع یا او را آوارهٔ، ۲ س بواقعی، ع نہیں ہے ۳ تن والامر ارفع واعلیٰ ع یہ عربی عبارت نہیں ہے،
۴ ع عرضداشت نہیں ہے ۵ تن و ع ارسال داشته محذوف ۶ ع بخشیده

پیر دستگیر سلامت! انشاء اللہ تعالیٰ وقتیکہ لشکر نصرت آئین بصوبِ مقصود نہضت نماید این مرید نیز براہے کہ قرار دادہ اند بافواجِ قاہرہ ملحق خواہد شد،

طلبیدنِ شاہزادۂ نامدار و بندہاے کہ رخصتِ جاگیر یافتہ بودند، و جمعِ آں عساکر گردوں مآثر بغایت مبارک است، امید کہ بتائیداتِ ایزدی و اقبالِ بے زوالِ حضرت[1] ظلِ الٰہی درین مرتبہ انچہ مرکوزِ خاطرِ مقدس است باحسن وجہے بر منصۂ ظہور جلوہ گر دیدہ عروسِ فتح و ظفر بصورتے شایستہ در آئینۂ[2] حصول روئے[3] نماید،

حکمِ اقدس پیرایۂ ورود یافتہ کہ "چیرہاے چھیت تتہ کہ ایں مرید فرستادہ بود مستحسن افتاد، از ہماں جنس دیگر نیز مرسول دارد"

از ظہورِ ایں عنایت کہ محض ذرہ پروری و بندہ نوازی است کلاہِ شادی بر سرِ آسماں انداخت،

بدیں مژدہ گر جان فشانم رواست

چند تھان چیرہ[4] دریں ولا از تتہ رسیدہ است، اما چوں کار بستہ[5] ماندہ بود سعادتِ خود دانستہ[6] متعاقب ارسال خواہد داشت،

حکمِ اشرف[7] صادر شدہ کہ آں مرید حقیقتِ حاصلِ بندر سے کہ در تتہ احداث کردہ معروض دارد،

قبلۂ جہانیاں[8] سلامت! حاصلِ بنادر منحصر در دو چیز است، عشورِ مالِ تجار و نول و کرایۂ جہازات، ہر گاہ عشور بتصدقِ فرقِ مبارک معاف شدہ باشد و یک منزل جہازِ ایں مرید کہ در بندر صورت بود، امسال از آنجا آوردہ اند، و ہنوز سفری نشدہ، و جہاز باد آورد کہ از سرکارِ خالصۂ[9] شریفہ گرفتہ تکمیل نسبت در راہِ آمد و[10] رفتِ جہازاتِ بنادرِ دیگر و تردد[11] سوداگراں اطراف بایں بندر دانگشتہ حاصل[12] حقیقت چگونہ

---

[1] ع حضرت محذوف [2] ب ون در آئینہ ضمیر [3] ع حصول [4] ع حیرہ [5] س درع بسبہ [6] ب داشتہ [7] ع حکم اقدس [8] ع دو جہان [9] س خلصہ سرکار ع سرکار خاصہ ب خواصہ طریقہ [10] ع آمد و رفت محذوف [11] ن دین نزد [12] ع حقیقت حاصل،

ظاهر شود، آنچه لازمهٔ آبادانی بنادر نوآباد است از ساختن قلعه و تعمیر فرضه وغیرآن، از قرار واقع بعمل آمده انشاء الله تعالیٰ عنقریب رونق خواهد گرفت و بمرور ایام بحاصل خواهد[۱] آمد، مطلب اصلی این مرید[۲] از احداث بندر آن است که شاید بعض تحف و نوادر قابل پیشکش بدست افتد، الاحاصل آن معلوم چه خواهد بود؟

آفتاب خلافت و جهانبانی از مطلع سلطنت و کشورستانی لامع و تابنده بماناد،

۶/۱۱

مرید عقیدت کیش زمین خدمت بلب ادب بوسیده و مراسم ارادت و عقیدت بجا آورده بمسامع جاه و جلال می رساند که فرمان اطاعت[۳] عنوان مزین بدستخط مبارک که در نظر اخلاص و اعتقاد این مرید بهتر از هزاران جواهر و لآلی است روز دوشنبه شهر دهم محرم مکرم بعد از دو ماه و یازده روز مصحوب طهورث چیله شرف ورود ارزانی داشته باعث امتیاز و سربلندی گشت، و خاطر این مرید را که درین مدت از دیر رسیدن فرامین عنایت آئین گران بود جمعیت و خرسندی بخشید[۴]، و چون دران منشور لامع النور بتقریبے این مرید را بعنوان رضاجوئی یاد فرموده بودند، این معنی را وسیلهٔ سعادات دینی و دنیوی دانسته وظائف حمد و سپاس جل شانه، و آداب تسلیمات پیر و مرشد حقیقی مدظله بتقدیم رسانید زینت نگارش یافته بود که دریں مرتبه سرانجام لشکر ظفر اثر و توپخانه وغیرآن از قرار واقع شده

للّٰه الحمد که درین دولت ابدمدت که از هیچ چیز کمی نیست و آنچه سلاطین آفاق را در سالهاے دراز بسعی بسیار میسر نه گردد، بادنی التفات اعلیٰ حضرت در یک روز دست بهم می دهد، چرا چنیں نشود، امید که باحسن وجهے مکنون خاطر مقدس بظهور رسیده موجب سرخروئی و مجرائی مریداں گردد، قندهار و مضافات آں چه خواهد بود، اگر حکم اقدس صادر شود، ایں مرید بگرفتن قلعهٔ قندهار و قلاع متعلقه آن مقید نگشته باتفاق وزیر صائب تدبیر[۵] فکر تسخیر هرات و آں نواحی می تواند نمود،

تاریخ عزیمت بادشاهزادهٔ بلند اقبال در فرمان عالیشان مندرج بود، انشاء الله تعالیٰ بخیر و عافیت

---

۱ ع خواهد رسید ۲ ع "این مرید" نهین هے ۳ ع عنایت عنوان ۴ ع بخشید هم ۵ ع "و" نهین هے ۶ ب صاحب تدبیر

برکاب سعادت رسیده از پابوس اشرف که سرمایۂ دولت[1] جهانی است، کامیاب گردند،

حکم جهاں مطاع بنفاذ پیوسته که چوں ملک حسین ابدالی مکرر بعرض مقدس رسانیده که تشریف بردن اعلحضرت بملتان و رفتنِ آں مرید با فوجے که همراه او مقرر شده از راهِ راست ضرور است در یں صورت بهتر ایں است که آں مرید از همیں راه برود و مابدولت و اقبال بملتان تشریف ارزانی فرمائیم، و همین پورِ خلافت را با علیمردان خان امیر الامرا بکابل بفرستیم"

قبلۂ جهانیاں سلامت! در بابِ فرستادنِ داد ابهائی و امیر الامرا بکابل آنچه رائے ممالک آرا که مطرحِ انوارِ غیبی است اقتضا فرموده عین صوابست و محض حکمت، از آنجا که ملک حسین و زمینداران دکی و چسپالی که داخل بندهاے درگاه و تعینات[2] ملتان اند پیش ایں مرید نیز بجد می گفتند که راهِ راست بمقصد نزدیک و بر فاهت اقرب است، بخاطر می گذشت که بهماں راه متوجه مطلب شود، چنانچه[3] قبل ازیں مکرر کسانِ خود فرستاده حقیقت آں را تحقیق نموده بود، الحال که از روے کرامات ایں معنی بر آئینۂ ضمیر انور پرتو افگنده انشاء الله تعالیٰ از راهِ راست بمقصد خواهد شتافت، و سرانجام آں نوعے که باید نموده بدستورے که مابین لاهور و ملتان[4] ڈاک چوکی نشانده از ملتان تا قندهار قرار خواهد داد و پست و بلند[5] راه هموار کرده و در منازلِ کم آب چاه ها فرو برده چند جا قلعچه خواهد ساخت،

توجه موکبِ اقبال بصوبِ ملتان مبارک است و بچندیں جهت لائق و مناسب خوشحالی سکنۂ ایں دیار که از اشعۂ اعلام نصرت فرجام نور و ضیا خواهند یافت عمارات اینجا با وجود قلت مصالح و معماران بوقوف موافق طرحے که از نظر انور گذشته اکثر باتمام رسیده، و هرچه مانده[6] است عنقریب مرتب خواهد شد، حقیقت آب و هواے اینجا و بادهاے مخالف که در فصل زمستاں کمال

---

[1] ع. دو جانی، [2] ع درگاه و تعینات ملتان ها، [3] س. چنانکه، [4] ع ڈاکچوکی نشانده از ملتان نهیں ہے، [5] س د ع. بلند راه را [6] س د ع و در ع. باقی مانده است،

برودت و موسم بهار نهایت حرارت دارد، برایستادهای پایه سریر خلافت مصیر هویدا خواهد شد،
هرگاه حکم ارفع اعلی صدور یابد خانه زاد از سمت قلعه بهکر فرستاده عازم خدمت مامورہ گردد، کیفیت
اخبار ایران و اوضاع والی آنجا نوعے که از تقریر جماعت که از راه نوحانی وسته آمده بودند ظاهر شده
داخل طومار جداگانه گردیده، بمسامع جاه و جلال خواهد رسید،

۱۲

زمین خدمت بلب ادب بوسیده وآداب ارادت وعقیدت بجا آورده، ذرّه مثال بمسامع
جاه وجلال میرساند، فرمان عالیشان سعادت عنوان که مصحوب فریدون چیله صادر شده بود، روز
چهارشنبه نوزدهم شهر صفر ختم بالخیر والظفر شرف ورود بخشیده، سرمایهٔ مباهات شده فرق افتخار این
مرید را عرش سا گردانید، از عنایت چهار انگشتری که هرکدام به نگین سعادت آراستگی داشت امتیاز
و سربلندی حاصل نموده تسلیمات مریدی بتقدیم رسانید،

در منشور لامع النور مندرج بود که «تمام لشکر ظفر قرین می خواهیم سه حصه کنیم، جمعے را بر سر قلعهٔ
بست نفرستیم، و طائفه را بر سر قلعهٔ زمیند اور وحشرے انبوه بتسخیر قلعهٔ قندهار تعین فرمائیم که بعون عنایت
الٰهی این هر سه قلعه را محاصره نموده مفتوح سازند از یں کارها هر کدام آن مرید خواهد وآں مرید اختیار
نماید بنویسد، ظن غالب این است که قلعهٔ بست و زمینداور پیش از قلعهٔ قندهار که استحکام تمام دارد،
مفتوح گردد، و اگر غنیم مردود بجنگ صف بیاید دریں صورت هر دو فوج که قلعهٔ بست و زمینداور را
قبل دارند، یکے شده آں مخاذیل را نیست و نابود خواهند ساخت»

پیر و مرشد حقیقی سلامت! از ظهور ایں عنایت بے نهایت که مرید فدوی خود را مختار فرموده
اند، تارک امتیاز باوج عزت برافراخت، بر ضمیر خورشید نظیر هویدا است که مرید را همه وقت فرمان
برداری و رضا جوئی اعلیحضرت که متضمن سعادت دین و دنیا است وجه قصد بوده و هست، اما از

اعلی اشرف، سه خ وس سموره، سه ع گشت،

ازانجا که از روے مرید نوازی باختیارے که ازیں سه خدمت مامور شده جرأت نموده، معروض می دارد که چوں از عبارت فرمانِ معلی ظاهر است که تسخیرِ قلعهٔ قندهار نسبت بقلاعِ دیگر خالی از اشکالے نیست و در واقع چنین است، و هرگاه بتائیداتِ غیبی فتحِ قندهار دست دهد، آں دو قلعه بسهولت مفتوح می تواند شد، بنابراں امیدوارست که اگر بخاطرِ مبارک برسد، بتسخیر قلعهٔ قندهار مامور شود که شرائطِ جانفشانی بجا آورده پیرایهٔ سرخروئی حاصل کند، والا حکم شود تا بر سرِ قلعهٔ زمینداور که سرِ راه در آمدِ غنیم لئیم است رفته، در صورتیکه کوته اندیشانِ بدکیش ارادهٔ امدادِ متحصّنان کنند بتوفیقِ نصرت بخشِ حقیقی تنبیه و تادیبِ آنها بواقعی نموده، نگذارد که قدمِ جرأت پیش توانند گذاشت، و فوجیکه قلعهٔ قندهار را محاصره خواهد نمود بفراغِ بال بداں شغلِ شگرف تواند پرداخت،

ازمضمونِ فرمانِ لازم الاذعان لائح گشت که نوروز در حسن ابدال خواهد گشت[1] قبلهٔ کونین سلامت! اگرچه عزیمتِ ایں سفرِ فرخنده اثر در جنبِ همتِ جهاں کشائی والا نهمت که همواره مصروفِ اعاظمِ امور بوده و خواهد بود، چنداں دشوار نیست، لیکن بر مریدان بسیار شاق می نماید که اعلیٰ حضرت خود بنفسِ نفیس نهضت فرمایند، سعادتِ مریداں در آں است که راحت و آسایشِ ذاتِ مقدس که انتظام بخشِ جهان و جهانیاں است، مغتنم دانسته کمرِ خدمت گاری بر میانِ جاں بندند و بدیں وسیله دین و دنیاے خود را آباد و معمور سازند، یقین که آنچه بخاطرِ ملکوت ناظر پرتو انداخته عین صواب خواهد بود،

حکمِ اشرف عز نفاذ یافته که "ده لک پنجاه هزار روپیه بآں[2] مرید عنایت شده، پنج لک و پنجاه هزار[3] از وجه طلب نقدی تا آخر اردی بهشت، و پنج لک بصیغهٔ مساعدت، اگر زود می خواهد بدستِ مردمِ دیگر بفرستیم والا مصحوبِ لهراسپ خاں فرستاده خواهد شد"

[1] ع: خواهد شد، [2] ع: هزار بایں مرید ، [3] ع: پنج لک و پنجاه هزار روپیه،

تسلیمات عنایتِ مساعدت کہ محض تفضل است، بتقدیم رسانند[1]، در بابِ طلبِ[2] نقدی فصل ربیع قبل
ازیں بخان سعادت نشان نوشته بعرض اقدس رسیده باشد،

۸/۱۳

کمترین مریدانِ اخلاص سرشت، آدابِ ارادت و عقیدت[3] کہ سرمایۂ دولت و سعادت است
از خلوص طویت بجا آورده ذره وار بموقفِ عرضِ مقدس میرساند کہ همای اوجِ سعادت یعنی منشور لامع
النور با دو سمرنی مروارید و دو پهنچی عقیق البهر و مروارید کہ مصحوب خسرو چیله بود، روز چهارشنبه چهارم شهر
ربیع الاول سایۂ ورود انداخته، باعثِ افتخار و امتیازِ این فدوی گردید. تسلیماتِ مریدی و آدابِ
بندگی بتقدیم رسانیده از عنایتِ بغایتِ سمرنهاد پهنچهای خاص کہ مکرر تبرک شده شرف بر شرف
اندوخت، ظلّ ظلیلِ ذره پروری و مرید نوازی قبله و کعبهٔ دارین بر مفارقِ مریدان عموماً و بر تارکِ اعتبار
این فدوی خصوصاً مستدام باد،

در فرمان عالی شان مندرج بود کہ "طلب نقدی آن مرید لغایت[4] خوردادِ همراه مبارک خان[5] کار گزار ارسال داشته"
قبلهٔ کونین سلامت! از رخصتِ مبارک خان پیش از جمیع بندها کہ با این مرید تعین شده
اند برای فتح و فیروزی تفاؤل گرفت، امید کہ این سفر خیر اثر براولیای دولتِ قاهره مبارک و فرخنده
شده فتوحاتِ تازه نصیب روزگار بندهای درگاه خلائق پناه گردد، بمنّه و کمال کرمه،

حکمِ اقدسِ اعلیٰ پرتو ورود انداخته کہ یکمرتبه هر دو فوج را بر سرِ قندهار رفتن ضرور[6] است اگر
غنیم مردود پیش از قبل نمودنِ قندهار بیاید هر دو مرید[7] ما را یکجا شده بر سرِ غنیم رفتن و آن بد اعتقادان را
بعنایتِ الٰهی نیست و نابود ساختن لازم است، بعد ازان بمحاصرهٔ قلعها پرداخته مفتوح سازند، وگر
لشکر ظفر قرین پیشتر برسد کہ بدانند کہ قلعهٔ قندهار بزودی مسخر می شود، تمامی آن لشکر آن قلعه را قبل کرده

[1] ع رسانید [2] ع طلبی نقدی [3] ع و تسلیمات عقیدت [4] ب بغایت نهین [5] ع مبارک [6] ت و ب ضرور است [7] ع مرید را

بدست آورند،

پیر و مرشد ایں مرید سلامت! انچہ بخاطرِ مقدس رسیدہ محض الہام وعین صوابست، اگرچہ غنیم[1]
بدکیش قبل از رسیدنِ لشکر ظفر اثر بقندہار بیاید ہرچند ایں معنی بعید می نماید، امید قوی است کہ بتائید
ایزدی تنبیہ بواجبی یافتہ مستاصل گردد، و مرکوزِ خاطرِ مبارک بوجہ احسن بمنصۂ ظہور جلوہ گر شود،

قبلۂ جہانیاں سلامت! حقیقت[2] نزاعے کہ دریں ولا میاں دولت تیرہ[3] اختر وآثار نابکاران
واقع گشتہ[4] نوعے کہ از واقعۂ سرکار بھکر معلوم شدہ بود از کاغذِ جداگانہ بعرض مقدس خواہد رسید، زمینداران
دکی وچیسیالی و قوشنج کہ داخل بندہاے درگاہ اند می نمایند کہ "اگر جمعے پیش از توجہ افواجِ منصورہ
بسرِ او تعیین شوند، چوں از طرفِ غنیم لئیم مایوس شدہ، شاید برہنمونی سعادت، حلقۂ غلامی درگاہ
سلاطین پناہ را آرایشِ گوش خود سازد، و بر تقدیرے کہ ایں توفیق نیابد دستگیر یا مستاصل خواہد گشت[5]،
بنابراں معروض می دارد کہ اگر حکم شود در تاریخے کہ ایں مرید حسب الحکم الاقدس[6] روانہ خواہد شد، جمعے
را باتفاق زمینداران مذکور تعیین کند، کہ بعنایتِ الٰہی رفتہ قوشنج را متصرف شوند واز وقت آں حوالی
کہ از سرکار بھکر براہ سیوی وکنجابہ[7] خواہد رسید پیش از وصول لشکر نصرت قرین در آنجا جمع نمایند،
آفتابِ عالمتابِ سلطنت وخلافت بر مفارقِ مریداں وبندہا تابندہ بماناد،

۹/۱۴

کمترین مریدان فدوی بعد اداے آدابِ عقیدت وبندگی کہ سرمایۂ حیات وزندگی است[8]،
ذرہ مثال بمسامعِ جاہ وجلال می رساند، فرمان عالیشان سعادت عنوان باسرپیچ زمرد، ومروارید[9]
کہ مصحوب یساولِ سرکار اعلیٰ شرفِ صدور یافتہ بود، روز یکشنبہ ہشتم ربیع الاول پرتو ورود بخشید،
تارکِ مباہات وافتخار ایں مرید را باوجِ فلک الافلاک رسانید، تسلیم وآداب ارادت بجا آوردہ

[1] ت: اگرچنانچہ [2] ت: حقیقتے نہیں ہے [3] ع بد اختر [4] ع واقع شدہ [5] ع خواہد شد [6] ت ع الاقدس نہیں ہے [7] ع کنجانہ [8] ع تسلیمات [9] …

از عنایتِ بے غایتِ بادشاہانہ سرفراز و سربلند گشت، سایۂ بلند پایۂ قبلہ و کعبۂ کونین بر مفارقِ مریداں فدوی اخلاص سرشت[1] گسترده پاینده باناد،

در منشورِ لامع النور مندرج بود کہ "بساعتِ مسعود توجہ رایاتِ عالیات[2] وزیرِ شایستۂ ہمہ صفات آراستۂ خود را با سائر بندہا رخصت خواہیم فرمود، بخاطرِ مقدس ما می رسد کہ اگر ایں مرید از ملتان بولایتِ ہوت شده از دریاے سندھ بگذرد و بکھات رسیده از راه بنکش بالا بقندھار برود و در نواحیٔ غزنی تمام لشکر ظفر قرین یکجا گشتہ روانہ شوند بہتر است، حقیقتِ راهِ راست از ملتان بقندھار معلوم نیست، مبادا آں مرید[3] دریں راه تعب بکشد و غلہ وکاه بہم نہ رسد، کیفیتِ ایں راه را فہمیده بزودی عرضداشت نماید و بنویسد کہ در چند روز از ملتان، بکھات می تواں رسید"

قبلۂ ایں مرید سلامت: رخصت بندہا بساعتِ مذکوره مبارک است اُمید کہ بتائیدِ ایزد جلّ شانہ فتح و فیروزی روزیٔ اولیاے دولت جاوید طراز گردد، و اعداے دین و دولت مستاصل مقہور شوند،

پیر دستگیر سلامت: حقیقتِ ایں راه تا ولایتِ ہوت معلوم است[4]، و از آنجا تا بنکش بواقعی ظاہر نہ شده و کیفیتِ راه راست را ملک حسین ابدالی و زمینداران دیگر کہ در سلکِ بندہاے درگاهِ سلاطین پناه انتظام دارند مکرر ظاہر نموده اند و بعرضِ اقدس[5] رسیده و بالفعل سرانجام ایں طریق از آب و آذوقہ تا سنگ لنختاں کہ سرحد است بقدر مقدور شده و می شود و از چوتیالی تا قندھار زمینداران مذبور تعہدِ آب و علف و آذوقہ می نمایند، چنانچہ ملک حسین شاید ایں معنی را بعرض اشرف[6] رسانیده باشد، و بعنایت الٰہی اگر بہار خوب شود، انشاء اللہ تعالیٰ لشکر نصرت[7] رہبر از رہ گذر آب و علف عسرت[8] نخواہد کشید، بر تقدیرے کہ بخاطرِ ملکوت ناظر قرار یافتہ باشد کہ ایں مرید را البتہ از غزنین

---

[1] ع اخلاص پرست [2] ع توجہ رایات عالیات نہین ہم [3] ع لشکر [4] ع نیست [5] ع بعرض مقدس [6] ع لشکر ظفر اثر [7] س و ع عبرت،

بلشکر ظفر اثر ملحق باید شد، حکم ارفع اعلیٰ صادر شود تا برا ہے کہ سابقاً از بہیرہ شدہ بکھسات رفتہ بود روانہ گردد، ازانجا حسب الحکم الاقدس براہ بنگش بالا بغزنین رسیدہ بلشکر فیروزی اثر پیوند ولیکن مسافتِ ایں راہ از ملتان تا کھسات یکصد و شانزدہ کردہ است، تا وقتیکہ ایں مرید فدوی از راہ بکھسات رسد از راہِ راست بقوشنج کہ از ملتان تا انجا یک صد و بست و چہار کردہ است میتواند رسید، دیگر ایں مرید اخلاص و آئین فرمانبردار و محکوم است بہر جا مامور گردد سعادتِ خود دانستہ انشاء اللہ عمل خواہد نمود آفتاب جہاں تابِ سلطنت و خلافت از افقِ حشمت و اقبال طالع و لامع باد،

۱۰
۱۵

زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ و آدابِ عقیدت و مراسمِ ارادت بجا آوردہ ذرہ مثال بمسامعِ عاکفانِ محفلِ جاہ و جلال میرساند، فرمانِ عالیشان کہ از مکمنِ[۲] لطف و عنایتِ بے پایاں شرف ورود یافتہ بود، در ساعتِ فیض اشاعت سایۂ وصول انداختہ موجبِ امتیاز و سربلندی شدہ از ظہورِ عنایتِ عطریاتِ وجودہ[۳] کہ دماغِ جاں[۴] از شمیم آں عنبر آگیں و زبانِ قلم در وصف آں مشک افشاں است، کامیابِ مراد گردید، و ادائے تسلیمات نمودہ سرفراز گشت، نمی داند کدام عبارت پیدا کند و چہ مضمون بدست آرد تا شمۂ از خوبی ہائے ایں نادرہ وقت بیاں نماید، شکرِ مراحم و عطایا کہ مانند آلاے الٰہی نامتناہی است از وسعت آبادِ اندیشہ بیرون و از حیطۂ حیز و چون افزوں است، اللہ تعالیٰ ظلِ عاطفت و ذرہ پروریِ پیر و مرشدِ حقیقی را بر مفارقِ مریداں مبسوط داشتہ بندہ ہائے فدوی را توفیقِ استرضائے خاطرِ ملکوت ناظر کہ جامِ جہاں نماے اسرار حقائقِ اشیا است کرامت کناد،

و حکم اشرف زینتِ[۵] صدور یافتہ کہ آں مرید با محمد شجاع بہادر سلوک پسندیدہ نمودہ از خود

---

[۱] س، ب یک صد نہیں ہے [۲] ع مکمن نہیں ہے [۳] س. عطریات وجوہ، د ع "عطریات وجودہ، [۴] س ب دماغ جان را، [۵] ع زینت محذوف

راضی دارد، و دقیقہ از دقائق اخلاص نامرعی نگذارد۔"

قبلۂ جہان و جہانیان سلامت! بر عالمیان ظاہر است کہ کارِ بندگانِ اعلیٰ حضرت خدا ساز است و بمحض تائید الٰہی بے سعیٔ مخلوقے از پیش میرود، ہر کس ہر چہ می کند برائے خود می کند، اما بحمد اللہ تعالیٰ کہ ایں مرید بیمنِ ارشاد پیر و مرشدِ حقیقی نفع خویش را از ضرر باز دانستہ پیش رفتِ کارِ صاحب قبلہ و پیر و ولی نعمت خود را اہم مطالب می داند، و جز ایں مقصودے ندارد، امید وار است کہ ایشاں را نوعے از طرز سلوک راضی و خرسند سازد کہ بعد مراجعت از فتح قندہار صورت حسن اتفاق در پیشگاہ باطن فیض مواطنِ اقدس ظاہر و ہویدا گشتہ موجب مزید مجرائی ایں مرید شود،

حکم ارفع اعلیٰ بنفاذ پیوستہ کہ نہضت موکب معلی بصوب باصواب کابل ضرور است"،

پیر دستگیر سلامت! اگر چہ مریدان جاں نثار ہرگز راضی نیستند کہ آں حضرت بہ نفسِ نفیس متوجہ شوند، لیکن از آنجا کہ ضمیر خورشید نظیر مطرحِ اشراقاتِ قدسی و مہبطِ انوار غیبی است و اعلیٰ حضرت ظلِ الٰہی بمددِ عقل خداداد و خرد دوربیں ہمہ چیز را بہتر از ہمہ کس دیدہ و دانستہ اند، دریں باب ہر چہ رائے ممالک آرائے اقتضا فرماید محض مصلحت و عین حکمت است،

برزبانِ قلم کرامت رقم گذشتہ کہ "یک شق این است کہ برادرِ کلانِ آں مرید با وزیر دانائے صاحب تدبیر قلعۂ قندہار را قبل نمودہ بدست آورند، و آں مرید با رستم خاں و دیگر بندہائے جاں سپار کہ ہمگی بست ہزار سوار خواہد بود، بر زمین داور کہ راہِ در آمد غنیم مقہور است رفتہ آں قلعہ را مفتوح سازد و راجہ جے سنگھ با راؤ ستر سال وغیرہ کہ مجموع پانزدہ ہزار سوار بودہ باشد بقلعہ بست بفرستیم کہ آں را مسخر کنند، و شقِ دیگر آنکہ آں ہر دو برادر ہر دو قلعہ را قبل نمودہ مفتوح سازند، و وزیر با تدبیر باتفاق جمعے از مردانِ کار بمحاصرۂ قلعۂ قندہار بپردازد، ازیں دو شق ہر کدام کہ آں مرید بہتر داند عرض داشت نماید

۱؎ س: و حسب اتفاق ۲؎ ع: مربی و ولی، ۳؎ ع: "امید وار است" محذوف ۴؎ ع: موجب ۵؎ ب: و چتر سال،

در پیشگاهِ ضمیرِ آفتاب تاثیرِ پیر و مرشدِ حقیقی پوشیده نیست که مرید جز فرمان برداری و اطاعت
و امتثالِ حکم اقدس چیزے نمی داند و چنانچہ بخاطر[1] مقدس رسیده محض صواب است، و قبلۂ جهانیان اعقل[2]
اعلمِ دوراں بجمیع امور دانا اند، و انچه بخاطرِ مبارک میرسد الیق و انسب است، اما بحکمِ المامور معذور موافقِ
دریافتِ ناقصِ خود معروض می دارد، که اگر پیش نهادِ همت والا نهمت آن است، که قلعۂ زمین داور
و بست پیش از قندهار گرفته شود، درین صورت هر آئینه شقِ اوّل اولیٰ خواهد بود، این مرید انشاء الله
تعالیٰ حسب الحکم الاقدس در زمین داور بوده بواقعی از غنیم مردود مقهور خبردار خواهد شد، بلکه باقبالِ
جهاں کشاے تا هرات هیچ جا عنان باز نکشیده و مار از روزگارِ معاندانِ نابکار خواهد برآورد،

[1] س و ب خاطر [2] ع اعقل زمان،

(۳)

روزنامچہ سفر محاصرۂ قندھار نوبت دوم

از ملتان تا قندھار

۱/۱۶

مرید فدوی بعد ادائے آداب ارادت و عقیدت کہ متضمن ہزاراں شرف و سعادت است ذرّہ آسا بموقف عرض مقدس اعلیٰ میرساند و فرمان والاشان کہ روز پنجشنبہ چہارم وجمعہ پنجم اسفندیار[۱] مذ مصحوب جلو[۲]داراں و محمد شریف یسادل عزّ صدور یافتہ بود، شب دوشنبہ و صباح این روز[۳] ہشتم ماہ مذکور در حینے کہ این مرید تکیہ بر تائیدات ایزدی نمودہ بساعت مقرر از ملتان برآمدہ بود متواتر سایۂ وصول انداختہ، تارک افتخار این اخلاص سرشت را باوج کیواں رسانید؛

حکم جہاں مطاع پیرایۂ ورود یافتہ کہ "چوں ہمراہ آں مرید دریں ولا[۴] جمعیت زیادہ از دہ ہزار سوار نخواہد بود، ازیں جہت می فرمائیم کہ اگر از ملتان براہے کہ بدیہ شیخ میرسد برود، بہتر است، چہ براہ بہیرہ جہل کروہ ازیں لشکر دور می افتد، دیگر رضاے آں مرید، غرۂ اردی بہشت لشکر ظفر قرین براہ کابل از غزنین گذشتہ بہ پانزدہ روز انشاءاللہ تعالیٰ بقندھار میرسد، اگر آں مرید رفتن خود براہ راست قرار می دہد، پس آنچناں روان شود[۵] کہ پانزدہم اردی بہشت بقوشنج داز انجا بدہ روز بقندھار برسد."

پیر و مرشد حقیقی سلامت! کیفیت راہے کہ از ملتان بدیہ شیخ می پیوندد، چنانچہ قبل ازیں معروض

[۱] ب۔ اسفندیار مذ، [۲] ع۔ جلوداران، [۳] ع آن روز [۴] ت با جمعیت از دہ ہزار [۵] ت روانہ شود ب میرود،

داشته خوب معلوم نیست، مع هذا انچناں از تقریر جمعے که بقدر اطلاع دارند ظاهر شده این ست که یک منزل قریب بست[1] کرده آب مطلقاً ندارد، و درچند منزل یحتمل که غله بلشکر ظفر اثر کمتر برسد، چوں در منشور لامع النور که سابقاً مصحوب محمد بیگ یساول پرتو ورود انداخته، بقلم گوهر بار تخته رقم زینت نگارش یافته بود که آں مرید ازیں سه راه یکے را اختیار نماید، بنابراں اطاعت حکم واجب الاتباع را لازم دانسته می خواست[2] براه بهیره که از خصوصیات آں آگهی داشت، روانه شود، دریں وقت فرمان اعلی شان رسید، نظر بکمیت وکیفیت جمعیت وهمراهاں نموده انشاء الله تعالی بهماں راهِ راست عازم خواهد گشت وحسب الحکم الاقدس پانزدهم اردی بهشت بقو شنخ رسیده، گروهے را از میندارال پیشتر از خود خواهد فرستاد که اذوقه را فراهم آورند،

آفتاب خلافت از مطلع کشورکشائی تاباں بماناد،

$\frac{2}{17}$

مرید اخلاص کیش عقیدت تنرست آستانِ ارادت وبندگی بلب ادب بوسیده، ذره مثال بسامع جاه وجلال می رساند که فرمان رفیع الشان عنایت عنوان باکلغئ[3] الماس که مصحوب محمد میرک گرز بردار بود، شب پنجشنبه بست وششم ربیع الاوّل کرامت ورود بخشیده، تارکِ افتخار وامتیاز این فدوی را از اوجِ کیوان گذرانید، تسلیمات عقیدت از خلوص طویت بجا آورده، ببناعت بے غایتِ پادشاهی سرفراز گشت، وآں پیرایهٔ سربلندی صوری ومعنوی را آرایش فرق عزت وفخر سر خود ساخت، در منشور لامع النور مندرج بود که، بشاه نواز خان وقلیچ خاں که در بهیره است فرمانها[4] صادر شد که بسرعت هرچه تمامتر خود را بآن مرید رسانند، ما بمبارکی روز شنبه[5] بست ویکم ربیع الاوّل بچهار کردهی بدریاے چناب رسیدیم؛

---

[1] ت ب، هشت کرده، [2] ع ت می خواست "نهین" [3] ت. کلگی [4] ع فرمان صادر شده، [5] ت. روز دوشنبه،

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! اگرچہ ہمتِ جہاں کشاے ممالک پیراے اعلیٰ حضرت ہمہ وقت مصروف
اعاظم بوده و خواهد بود، لیکن عزیمتِ ایں سفرِ خجستہ اثر کہ بدلالتِ الہامِ غیبی بخاطرِ مبارک رسیده،
و بمحضِ تائیدِ الٰہی مصمم گردیده، ازاں قبیل است کہ طرازِ مآثرِ ہمم سلاطینِ اعلیٰ مقدار می تواند شد، حق تعالیٰ[1]
عالم و عالمیاں را سالہاے بسیار از آثارِ عزمِ کشور کشا و ہمتِ جہاں آرا بہره مند و کامیاب داراد، ایں
مرید اگر بدیں توقف مامور نمی بود تا حال بہ کچھ می رسید، اکنوں نیز بہ توفیقِ الٰہی بعد وصولِ امرا از دریاے
سنده گذشتہ، انشاء اللہ تعالیٰ آں چناں طے مسافت خواہد نمود کہ پانزدہم ماه اردی بہشت بقندهار برسد
قبلہ و کعبۂ دو جہانی سلامت! روزِ پنجشنبہ مسطور[2] محمد صفی با خلعتِ خاصہ و دو حقۂ عطر و یک
فیل با تلایہ و دو اسپ کہ بایں مرید عنایت شده بود رسید، ایں فدوی اخلاص اندیش تسلیماتِ مریدی
بتقدیم رسانیده، بعطایاے[3] بے پایاں شرف بر شرف اندوخت، اسپِ عربی خیلے آرمیده و خوش
جلوست، دریں مدت چنیں اسپے بایں مرید کمتر عنایت شده[4] بود، فیل را خود چہ تعریف تواں کرد، بسیار
خوش فعل و خوش ترکیب است، بصفاتے کہ باید آراستگی دارد، قادرِ علی الاطلاق عز اسمہ ظلِ ظلیلِ الطاف
و اعطافِ بیکرانِ پیر و مرشد را بر سائرِ مریداں عموماً و بریں فدوی خصوصاً مستدام داشتہ،
ابوابِ نصرت و فیروزی بر روے[5] روزگارِ اولیاے دولتِ نصرت شعار مفتوح گرداناد،

۳
۱۸

مرید اخلاص کیش زمینِ خدمت، بلبِ ادب بوسیده ذره صفت بعرضِ اقدس می رساند، منشورِ
کرامت ظہور کہ بست و دوم اسفندیار مرقوم قلمِ عنایت رقم شده بود یکشنبہ ششم ربیع الثانی مصحوبِ دیانت و دیانت
سرکارِ معلیٰ شرفِ ورود بخشیده، موجبِ افتخار و مباہات گشت، ایں مرید با جہان جہان بہجت و شادمانی
استقبالِ آں مایۂ سعادت و کامرانی نموده تسلیماتِ بندگی بتقدیم رسانید،

۱ ع۔ حق سبحانہٗ تعالیٰ، ۲ ع۔ مذکور ۳ ع۔ بآں عطایاے، ۴ ع۔ عنایت ۵ ع۔ بر روے،

مندرج بود کہ "چوں نسبت وسیوم اردی بہشت ساعتے بغایت مسعود است وعساکرِ گردوں

مآثر کہ براہِ غزنین تعین شدہ اند، دراں ساعت بقندھار خواہند رسید، باید کہ آں مرید نیز بتاریخ مسطور

خود را بآنجا برساند۔"

قبلۂ کونین سلامت! از آنجا[1] کہ قبل ازیں حسب الحکم الاقدس ساعتِ وصولِ افواج نصرت آثار بقندھار

پانزدہم اردی بہشت قرار یافتہ بود، فدوی رضاجوے نظر بآں کردہ می خواست، روزِ پنجشنبہ دویم فرودریں

از کنارِ دریاے ملتان کوچ نمودہ از آب بگذرد، الحال کہ راے عالم آراے خورشید ضیاے بالہامِ غیبی

چنیں اقتضا فرمودہ روزے چند دریں منزل توقف کردہ انشاء اللہ تعالیٰ باہندہاے درگاہِ سلاطین

پناہ کہ بہمراہی ایں مرید نامزد شدہ اند، آنجاں قطع مسافت خواہد نمود کہ بساعتِ مقرر حال بقندھار برسد۔

امید کہ فتاح علی الاطلاق بفضل و کرمِ خویش و قوتِ طالعِ اقبال مطالع اعلیحضرت باحسن وجہے ایں فتحِ شگرف

نصیبِ اولیاے دولت ابد اتصال گرداند[2]،

۴/۱۹

بعدا ولے آدابِ ارادت وعقیدت کہ سرمایۂ ہزاراں[3] سعادت است، ذرہ مثال بمسامعِ جاہ

وجلال می رساند، فرمانِ رفیع الشان کہ مصحوبِ جلوداراں صادر[4] شدہ بود، آخر روزِ شنبہ دوازدہم ربیع الثانی

شرفِ ورود ارزانی داشتہ باعثِ امتیاز و سربلندی گردید، ایں اخلاص سرشت باستقبالِ آں موہبتِ

کبریٰ شتافتہ تسلیماتِ مریدی بجا آورد،

بپیرایۂ نگارش یافتہ کہ، دو عرض داشتِ آں مرید روزِ جمعہ کہ وزنِ مبارکِ قمری ما بود رسید

واز تقریرِ جلوداراں معلوم شد کہ آں مرید تا ہشت[5] روز در منزلِ اوّل بودہ، ایں مقدار توقف در منزلِ

اوّل بیش، اہلِ نجوم مناسب نیست، بایستے یک کردہ[6] بیشتر کوچ نمودہ در آنجا چند روز مقام می کرد،،

---

[1] س: آنجاکہ، [2] س۔ گرداناد، [3] ع ہزاران "نہیں ہے، [4] س ثابت شد، [5] ع ثابت روز، [6] ع یک کوچ بفاصلۂ یک کردہ

پیر و دستگیر سلامت! ایں مرید مزاج داں که ارشاد یافتهٔ مرشدِ کاملِ مکملِ خود است و مرضیِ طبعِ مقدس را نیکو می داند، حسب الحکم الاقدس شبِ شانزدهم ربیع الاوّل بساعتِ مختار از ملتان برآمده یک کروهیِ شهر نزول نمود و پس از دو مقام روز پنجشنبه نوزدهم یک کرده از آنجا پیشتر آمده و دریں مکان ده روز توقف گزیده سلخ ماه مذکور نزدیک بکنارهٔ دریا منزل کرد، و بتوفیقِ ایزدی هفدهم ربیع الثانی ازینجا کوچ نموده از آب گذشته چناں رواں خواهد شد که بست و سیوم اردی بهشت مقارنِ وصولِ عساکرِ گردوں مآثر بقندهار برسد، کیفیتِ حال از واقعهٔ ملتان بمسامعِ اقبال[1] مجامع رسیده باشد، غالباً جلوداران نادانسته عرض کرده اند،

مرقوم قلم گوهربار جواهر نثار شده که برادرِ کلانِ آں مرید را هر چند فرمان نوشته بودیم که چون بسببِ بیماری که در راه کشیده خود را بوقت نتوانست رسانید، برگشته به بنگاله برود، غیرتِ[2] فرزندیِ ما آں فرزند را نگذاشت که برگردد و بایلغار دوانهٔ ملازمتِ ما شده، شاید که در ساعتِ نزولِ موکبِ معلّٰی بکابل خود را بملازمت برساند و فردائے آں رخصت شده در غزنین بلشکرِ ظفر قریں ملحق گردد،

قبله و کعبهٔ ایں مرید سلامت! آنچه از غیرت و قوتِ نفس[3] بادشاه زادهٔ جهانیاں بخاطرِ ملکوتِ[4] ناظر پرتو انداخته بیان واقع است[5]، آرے مریداں جانسپار را در راهِ عقیدت و بندگی چنیں ثابت قدم باید بود، لله الحمد که توجهِ باطن قدس مواطنِ اعلیٰ حضرت صحتِ کامل نصیبِ[6] ایشاں شده بایلغار عازمِ دریافتِ پاے بوسِ اقدس که معراجِ همتِ سعادتمنداں است گردیده اند، امید که عنقریب بفیضِ ملازمت باسعادت حاصل نموده بلشکرِ نصرت اثر ملحق شوند، تا باتفاق در پیش رفتِ خدمتِ مرشد و ولی نعمتِ خود، لوازمِ سعی و کوشش بظهور آید،

قادرِ علی الاطلاق اولیاے دولتِ ابد قریں را موید و مظفر داشته بلاد ربع مسکون[7] را از انوارِ

---

[1] غ بسامع مجامع، [2] غ. غیرت فرزندی نگذاشت، [3] غ. و قوت بادشاهزاده، [4] تب بخاطر ناظر ملکوت [5] تب واقع شد
[6] تب نصیب آن [7] تب بلاد ربع مسکون از،

آفتابِ عالمتابِ خلافت وجہانبانی روشن ومنور گرداناد،

۵
۲۰

زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ آدابِ ارادت وعقیدت بجا آوردہ ذرہ صفت بعرضِ مقدس میرساند، منشورِ لامع النور کہ مصحوبِ جلوداران سرکارِ معلّٰی شرفِ صدور یافتہ بود، اخر روزِ پنجشنبہ ہفدہم[1] ربیع الثانی پرتوِ ورود انداختہ سرمایۂ فخر ومباہات گردید، مراسمِ تسلیمات بتقدیم رسانید، بوصولِ آں گرامی عطیہ سربلندی یافت،

قبلۂ کونین سلامت! بتوفیقِ الٰہی ایں عقیدت کیش روز شنبہ نوزدہم ماہ مذکور باہر دو خانہ زادِ اعلیحضرت از کنارِ دریائے ملتان کوچ کردہ بسلامت از آب گذشت، ودیگر خانہ زادان پرستاراں را رخصت شہر نمود، واز ملازمانِ خود میر مراد مازندرانی را با سہ صد سوار برائے محافظتِ صوبہ گذاشتہ، دیگر ہزار سوار با فوجدارِ بھکر وسیوستان بجال داشتہ، باقی جمعیت کہ تفصیلِ آں از روزنامچۂ وقائعِ لشکرِ ظفر اثر بعرضِ اقدسِ اطہر خواہد رسید، با خود ہمراہ گرفت، انشاء اللہ تعالیٰ[2] بچہار منزلِ دیگر از دریائے سند عبور نمودہ بعد از دو مقام بکوچِ متواتر روانہ پیش خواہد شد،

پیر دستگیر سلامت! چوں بعضے از منازلِ ایں راہ کتل ہا[3] و تنگیہا دارد و آب و علف ایں قدر نیست کہ تمامی لشکرِ نصرت رہبر را یک دفعہ کفایت تواند کرد، بنابراں بخاطرِ فاترِ[4] ایں مرید رسید کہ افواجِ منصورہ تا سرحدِ قندھار پیش و پس قطعِ مسافت نمودہ، از آنجا بموجبے کہ ارشاد رفتہ بتوزکِ تمام عازمِ مقصد[5] شوند، نصرت بخشِ حقیقی عز اسمہٗ اولیائے دولتِ جاوید طراز را قرینِ فتوحاتِ تازہ داشتہ ابوابِ نصرت و ظفر بروئے[6] روزگارِ بندہائے فیروزی آثار مفتوح گرداناد،

۶
۲۱

آدابِ ارادت وعقیدت از خلوصِ نیت وصفائی طویت بجا آوردہ ذرہ مثال بمسامعِ جاہ و جلال می رساند کہ ایں مرید باعانت وعنایتِ ربانی از منزلِ لشکر[7] بچہار کوچ متواتر بکنارِ دریائے سندھ

له ع ماه مذکور، ۲ه ع انشاء اللہ المستعان، ۳ه ع بتها، ۴ه ع متوجه بمقصد شوند، ۵ه س و ع بر روی، ۶ه ع عساکر، ۷ه س و ع فاطر،

رسید و برای گذشتِ سپاه ظفر دستگاه یک روز در انجا مقام کرده[1] بست و پنجم ربیع الثانی از آب عبور نموده انشاء الله تعالیٰ ازین منزل کوچ بکوچ عازم مطلب گشته حاجی رونجه و مبارک[2] بلوچ و ناهران را با جمعیتی که تعهدِ سرانجامِ آں نموده اند همراه خواهد گرفت،

پیر دستگیر سلامت! ولایتِ متعلقهٔ بلوچاں خیلے معمور و آبادان بنظر در آمد، زراعتِ سیلابی[3] و چاهی بسیار و خوب می شود، اکثر جا مرغزار[4] های دلکشای باصفا دارد، اسد ملازم[5] این مرید که او را پیش از عساکرِ منصوره بجهتِ تسلیه و دلاسای زمینداراں و فراهم آوردنِ آذوقهٔ آں نواحی از کنار دریای ملتان رخصت نموده بود، درین تاریخ قریب چچه رسید، از آنجا منزل بمنزل روانهٔ قوشنج خواهد شد،

قبله و کعبهٔ این مرید سلامت! حقیقتِ نرخِ اجناس نوعی که درین منزل خرید و فروخت شده از روزنامچهٔ وقائعِ لشکر نصرت اثر بعرضِ مقدس رسیده باشد،

ناصرِ حقیقی جلّ شانهٗ اولیای دولت بیزوال را مظفر و منصور ساخته مکنونِ خاطر[6] بوجه احسن منصهٔ ظهور جلوه گر گرداناد[7]

۲۲

زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده و مراسمِ عقیدت و ارادت که متضمنِ هزاران شرف و[8] سعادت است، بجا آورده ذره آسا بعرضِ اقدسِ اعلیٰ می رساند که این مرید[9] فدوی بتوفیقِ الٰهی مقدم جمادی الاول به چچه رسید، چنانچه تا اینجا کوچ بکوچ آمده پس ازین منزل بمنزل طی مسافت نموده انشاء الله تعالیٰ بساعتِ مقرر بمقصد خواهد پیوست، کیفیتِ این منازل از وفورِ آب و فراوانی علف و آذوقه از روزنامچهٔ وقائع مفصل بعرضِ مقدس رسیده باشد، اسد فرستادهٔ این مرید بتاریخِ مذکور از چینیالی گذشته روانه پیش گشت و زمینداراںِ آں نواحی و تحابی درگاهِ سلاطین پناه را وسیلهٔ نجاتِ خویش دانسته و بقدمِ اطاعت

---

۱ ع مقام نموده ۲ ع. حاجی و مبارک بلوچ ۳ ع سیلانی ۴ ت مرغزارے، ۵ ع اسد غلام این مرید،
۶ ع. خاطر اقدس، ۷ ع. گرداند، ۸ ع. هزاران سعادت است، ۹ ع. این فدوی،

قبلهٔ دو جهانی سلامت! این عقیدت سرشت در آں ایام که دولت بقلعه‌داری قندهار[1] سرفرازی داشت یکی

از ملازمانِ خود را از ملتان فرستاده بود که خربزهٔ کاریز بیاورد، و از رهگذر خطرات[2] چند گاه[3] در مشهد

بسر برده درین دلا سیوم شهر حال به بست روز از قندهار در منزل سنگ[4] دره رسید، اخبارے که تقریر

نموده از کاغذ جداگانه هویدا خواهد شد[5]، از جمله خربزه آنچه قابلِ ارسال بود از راه بهیره بدرگاهِ جهان پناه

فرستاده[6]، امید که خوب برسد، زیاده جرأت از حدِ ادب دور دیده بدعاے دوامِ دولت و اقبال ختم نمود،

آفتابِ خلافت و جهانبانی بر مفارقِ ساکنانِ ربع مسکون تابنده بماناد،

۸ / ۲۳

مرید اخلاص سرشت آدابِ ارادت و عقیدت از خلوصِ نیت و صفائی طویت بجا آورده،

ذره صفت بعرضِ مقدس می رساند، فرمانِ سعادت عنوان که شب هژدهم[7] شهر ربیع الثانی از باغ

فرح افزا که اسمی است با مسمیٰ شرفِ صدور یافته بود در صبحِ روز مبارک دوشنبه سیوم اردی بهشت

در حینے که این مرید عزیمتِ منزلِ چیتالی داشت بوصولِ آں عطیهٔ عظمیٰ فرق افراز و سربلند گردید، تسلیمات

مریدی بتقدیم رسانید، قبل ازیں بعد عبور از دریاے ملتان مصحوب جلوداران سرکار معلّٰی در جواب

فرمانِ والاشان و پس از گذشتنِ از آبِ سنده از منزل لاکه بدست پیادهاے افغان و همچنین[8]

از چه باخبار ایران عرائض ارسال داشته، یقین که تا حال بمسامعِ جاه و جلال رسیده باشد،

قبلهٔ کونین[9] و کعبهٔ این مرید سلامت! چون از منزلِ لاکه تا چیتالی بکوچ متواتر طے مسافت

شده بود، و از رهگذر سنگلاخ[10] و نشیب و فرازِ راه باربردار لشکر ظفر اثر زبون گشته، بنابر آں بجهت نفس

راست کردنِ دواب[11] و برداشتنِ آذوقه روز شنبه چهاردهم شهر جمادی الاول مطابق چهارم اردی

[1] ع۔ در آں ایام که تعلقداریِ قندهار سرفرازی است، [2] ع۔ خراب، ق۔ بخترات [3] ق۔ درین شهر [4] ب۔ سنگدره [5] ع می خواهد گردید، [6] ع فرستاده، [7] ع۔ هجدهم، [8] ع۔ همچنان [9] ع قبله و کعبهٔ این مرید [10] ع رهگذر سنگلاخ نشیب و فراز باربردار لشکر، [11] ع۔ «و» نهین هی۔

بهشت در چستیالی مقام نمود، روز تحریر عرضداشت که پانزدهم شهر مسطور است بدو کروہی دوکی منزل کرد، انشاء اللہ تعالیٰ ازیں منزل در نه روز بقوشنج رسیده و در آنجا نیز برائے گرفتن آذوقه یک مقام کرده، در عرض ہشت روز دیگر بست و سیوم اردی بهشت موافق سیوم جمادی الثانیه بقندهار خواہد رسید، و چنانچه حکم جہاں مطاع بنفاذ پیوسته باتفاق خاں سعادت نشاں قلعه را محاصره خواہد نمود، اگر دولت خواہاں صلاح دانند کہ ایں مرید چند کرده از قندهار پیشتر رفته بطرف زمینداور و بست فرود آید حسب الحکم الارفع رستم خاں بہادر فیروز جنگ را با فوج کہ ہمراہ اوست ہراول خود قرار داده جرانغار و برانغار را بموجب حکم سابق از مردمے کہ باایں مرید اند مقرر خواہد کرد،

پیر و مرشد مرید نواز سلامت! در فرمان عنایت عنوان از روے بنده نوازی خبر غنیم لئیم سمت اندراج یافته بود، نوعے کہ بخاطر مقدس پرتو انداخته ظن غالب[1] است، کہ آنہا دریں مرتبه اراده جنگ صف نکنند[2] ایں فدوی جاں نثار[3] را امید بفضل و کرم قادر مطلق عز اسمه واثق است کہ آں فرقه باغیه بہر طریقے کہ پیش آیند باہمیں مقدار[4] مردم کہ ہمراہیِ ایں مرید تعین خواہند شد، دمار از روزگار بدکیشاں برآورده و باقبال جہاں کشائی بادشاہی تنبیه براصل نموده مستاصل سازد،

پیر دستگیر سلامت! آخر روز مذکور عرض داشت اسد ملازم[5] ایں مرید رسید، نوشته بود، کہ "برادر شیر خاں برہنمونی دولت توفیق خدمت گذاری و دولت خواہی درگاه جہاں پناه یافته می خواہد کہ اورا ببیند، و بعد وصول عساکر گردوں مآثر بآں حوالی ہمراہ او ملازمت ایں مرید نماید"

قبله[7] ایں فدوی سلامت! چتیالی قصبه ایست معمور تخمیناً مشتمل بر سه صد خانه دار[6] افغان ترین، زراعت از گندم و جو خوب و بسیار دارد، و آب چشمه قریب بدو آسیاے آب از پاے قصبه مذکور

[1] ع۔ غالب آں است، [2] ع نکشند، [3] ع۔ جان سپار [4] ع۔ آینده ہمیں مقدار مردم ہمراہی کہ باین مرید تعین خواہد شد" [5] ع۔ غلام، [6] ع۔ سی صد خانه افغان ترین، [7] ہٰذا

می گذرد، دریں روز که مقام واقع شد نرخ جو ۱ سیر بود، وغلهٔ دیگر وافر وعلف نیز بلشکر ظفر اثر رسید[۱]، در چهار پنجاه سوار ملازم خود ودویست سوار از حاجی بلوچ بطریق تهانه گذاشته در دودکی وقوشنج تیر انشاء الله تعالیٰ تهانه خواهد گذاشت،

آفتاب عالمتاب خلافت وجهانبانی از افق اقلیم کشائی وکشورستانی طالع ولامع باناد،

۹
۲۴

مرید اخلاص سرشت مراسم ارادت وآداب عقیدت بجا آورده، ذره مثال بمسامع جاه وجلال می رساند که این مرید روز پنجشنبه شانزدهم جمادی الاول از دودکروهی دودکی که قصبه[۲] ایست معمور تر از چیستیالی تخمیناً مشتمل بر پانصد خانه وار ترین[۳] ودر بیرون آن قلیچه[۴] گلین وباغچه مختصرے واقع است، کوچ نموده دعالم برگی منصب وار بادشاهی را باسی نفر برق انداز از ملازمان خود وصد سوار از جملهٔ جمعیت ناهران زمیندار سیت پور به تهانه داری آنجا مقرر نموده وانپش شده[۵] وسیم آن مابین طلق سیر سیل وآں کوه ایست رفعت اساس درزمین مسطح اطرافش از جانب جنوب وشمال بفاصله یک گروه دو کوه است که به پنجبندرک منتهی میشود، واطراف شرقی وغربی میدان، دوره اش از پایان چهار کرده وبربالاے قلهٔ آں که سنگ[۶] سخت است، درسوالف ایام قلعے بوده طول آں یک کرده وعرض جائے چهل جریب وبعضے جاسی جریب وکمتر ازآں وبراے برآمد وفرود آمد بجز یک راه تنگ[۷] ودشوار که پیاده بتلاش بسیار تردد[۸] دراں تواند کرد ندارد، از آثار[۹] قلعه وعمارات سابقه بالفعل دیوار سنگیں بسمت جنوب وچند خانهٔ کهنه ویران ویک مسجد شکسته وچند آبگیر برهم خورده که درموسم برسات

۱ ع، بلشکر رسیده، ۲ ع اقصبه دودکی جائے است، ۳ ع ترین محذوف، دس خانه دار افغان ترین، ۴ ع قلیچه گلی، ۵ ع هشتم، ۶ ب بربالاے آں قلعه انکه سخت سنگ است دس، بالاے قلعه انکه سنگ سخت است، دع بربالائے قلعه آں سنگ سخت است، ۷ ع سنگ دشوار ۸ ع تردد تواند کرد، دس تردد تواں کرد ۹ ع. از آثار محذوف

آب باراں در انہا جمع می شود، موجود است، و در کمرِ کوه چشمه ایست کم آب که بمرورِ ایّام اِنباشته شده با مجله مکانے مرتفع وسیع ومتین است،

پیرو مرشدِ حقیقی سلامت! چوں از سنگ نحستان تا سرحدِ ملتان داخلِ زمینداری حاجی بلوچ است و بے وجود او در انجا ضبطِ راه از قرار واقع صورت[1] نداشت، و راهِ باری نیز که درمیان سرزمینِ مبارک بلوچ می گذرد جاری نبود، معهذا توفیقِ سرانجام جمعیتے که خود دریں یساق خیر مساق[2] تعهد کرده بودند و در برابرآں مبلغے از پیشکش مقرر آنها موقوف شده نیافتند، بنابرآں[3] آنهارا ازهمیں منزل بجهت جاری داشتنِ راهها و رسانیدنِ رسد بلشکر ظفر اثر رخصت نموده از جملهٔ آں مبلغ که بشرطِ جمعیت موقوف گشته بود[4]، تمسکِ دو لک پنجاه هزار عباسی از حاجی نوشته، هفتاد و پنج هزار عباسی از مبارک گرفت که بمیعاد مقرر رو براه کرده واصل سازند، و از منزلِ مذکور بست و یکم کوچ کرده بست و سیوم هفت کروهی قوشنج نزول نمود،

مرشد مرید نواز سلامت! دولت برادرِ شیرخاں ترین اگرچه قبل ازیں بعد وصول اسد ملازم ایں مریدباں نواحی، مکتوبے درجوابِ نوشتهٔ او فرستاده اظهارِ ارادت و اطاعت[5] نموده بود، لیکن چوں درهماں[6] اثنا ازجانبِ والی ایران دو رقم مشتمل بر استمالت و دلاسا باو رسید مغلوب واهمه گشته می خواست که ازاں اراده برگردد، آخرالامر باقبالِ بے زوالِ بادشاهی وحسن سعی اسد، فرستادهٔ ایں فدوی که اکثر زمینداران والوساتِ ایں ضلع را که دریں مدت رجوعے نداشتند درسلکِ دولتخواهاں درآورده در سرانجامِ رسانیدنِ رسدِ لشکرِ فیروزی اثر اهتمام شایسته کرده و مطمئن خاطر شده آں نوشتها را که فی الحقیقت سرنوشتِ او بارا دبود اعتبار نموده[7] ظاهر ساخت، چنانچه آں هر دو رقم باایں عرضداشت،

---

[1] ع - خوب نداشت و راهِ باری، [2] ت - بعهد [3] ع بنابرآں . . . . گشته بود، نیز هم [4] ب کم،

[5] ب - اشاعت، [6] ت - چون درهمه اثنا د ب درچون همه اثنا، [7] ت - نموده،

از نظرِ اقدس خواهد گذشت، و از روے کمالِ اخلاص و اعتقاد بقدمِ اطاعت و انقیاد آمده در تاریخِ مسطور ملازمتِ این مرید کرد و برائے اظهارِ رسوخِ عقیدت و دولتخواهیِ خویش بهرام نام غلامِ والیِ ایران را که آثارِ نکوهیده[1] اطوار درین ایام نزدِ او فرستاده و چیزے نوشته طلبیده بود که در قلعهٔ رفیقِ او باشد، گرفته بپیشِ این مرید آورد، و این فدوی او را روانهٔ ملتان نمود،

بعرضِ مقدس رسید باشد که دولت مذکور از جملهٔ خوانین و مردمِ معتبرِ والیِ ایران بوده و نقاره یافته نوبت می زده و از سرحدِ پنجمندرک تا سنگ لخشان که ولایتے است معمور و آباد[2] طولش هفتاد کروهِ بادشاهی و عرضش تخمیناً بست کروه باشد، تنخواهِ او کرده، باوجودیکه آثارِ نابکار نزاع[3] با او بهم رسانیده بود، رعایتش می نمود، الحال که برهنمونیِ بخت و دلالت[4] سعادت، توفیقِ بندگیِ درگاهِ سلاطین پناه یافته دولتمندِ دوجهانی گشت، این مرید این معنی را شگونِ افتتاحِ ایران و رجوعِ دولتِ والیِ آن باولیاے درگاهِ والاجاه گرفته او را بالطاف و نوازشاتِ بادشاهانه که شاملِ حالِ بندهاست، استمالت و مستظهر گردانیده محالیکه بدو متعلق بود بهمان دستور بحال داشته همراه گرفت، امیدوار است که درخورِ عقیدت و اخلاصِ خود نوعے سرافراز و سربلند شود که باعثِ رجوعِ دیگران گردد،

سید باقر بخاری را که تعیناتِ صوبه ملتان بود با تابینانِ او و پنجاه سوار تیرانداز و برق انداز نوکرانِ خود بطریقِ تهانه در قوشنج گذاشته در روز مبارک دوشنبه بست و هفتم از کوتل پنجمندرک عبور نموده امروز که سه شنبه بست و هشتم است برائے گذشتن نهیر[5] مقام کرد، انشاء الله تعالی چنانچه پیش از مکرر معروض داشته در ساعتِ مقرر بقندهار خواهد رسید، برآمدِ این[6] کوتل سی هفت جریب فرود آمد که خللے شده است چهل جریب[7] و راهش در نهایت تنگی است، از دوکی تا بده[8] و منزلِ پاے کوتل هموار بود،

[1] س. نکوهیده، [2] ع. آبادان، [3] س. نزاع تمام، [4] ب. دلالت باسعادت، [5] ب. نهر، [6] ع. از کتل، [7] ب، و فرود آمد و راهش در نهایت تنگی است (د) س. و فرود آمد که خیلے تند است چهل جریب و راهش [8] بده منزل پاے کتل

چنانچہ دو سہ شب از قوشنج آں طرف یخ می بست و دریں طرف کوتل[1] ہوا حرارتے پیدا کردہ،

قبلۂ ایں فدوی سلامت! قصبۂ قوشنج در معموری از دوکی زیادہ است، و قلعہ اش از گل تعمیر یافتہ و بنا نہادۂ شیر خاں است، از قلعۂ دوکی وسیع تر و مستحکم تر است، نہر آبے بعرض یک و نیم گز درمیان قصبہ جاری است، حمامے مختصر است[2]، و مسجد جامعی دارد کہ بیرون قلعہ بر کنار تالاب کوچکے کہ از آب نہر پر می شود عمارت کردہ اند و جاے حاکم نشین قلعہ شیر خان[3] و دولت مذبور است کہ بالفعل متعلقان دولت در آنجا می باشند، و در بیرون قلعہ متصل بمسجد باغے است گل سرخ فراواں، و درخت میوہ دار از شفتالو و زرد آلو بقدر دارد،

فتاح علی الاطلاق عز شانہٗ ابواب فتح و فیروزی بر روے اولیاے دولت ابد پیوند مفتوح ساختہ آفتاب عالمتاب خلافت جہانبانی از مطلع اقبال کشورستانی طالع دارد،

---

[1] ع - کوتل نہیں ہے [2] ع - حمامے مختصر و مسجد جامعے دارد [3] س - قلعہ شیر خان است، ب - قلعۂ شیر خاں دولت مذکور است، (ہکذا)

(۴)

محاصرۂ قندھار نوبتِ دوم

۱/۲۵

کمترینِ مریدانِ جاں سپاری، زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ، ذرہ مثال بمسامعِ جاہ و جلال می رساند کہ دو منشورِ لامع النور سعادت ظہور مشتمل بر اضافۂ منصبِ ایں مرید[1] خبر بہجت اثرِ ملازمت نمودنِ بادشاہ زادۂ جہانیاں کہ مصحوب خاں سعادت نشاں بود و دیگرے متضمن عنایتِ بے غایتِ پنج لکھ روپیہ مساعدہ کہ دریں ولا بصیغۂ انعام مرحمت شدہ و حاملِ آں یسالان بودند، روز یکشنبہ بست سیوم اردی بہشت مطابق سیوم شہر جمادی الثانی، درہنگامے[2] کہ ایں فدوی بحوالیٔ قلعۂ قندھار رسیدہ بود، و وزیر دانی خبرت خجستہ تدبیر با افواجِ منصورہ ازاں طرف رسیدند، پرتوِ درود انداختہ تارکِ افتخار و مباہاتِ مرید فدوی را از اوجِ کیواں و فرقِ فرقداں گذرانید، تسلیماتِ مریدی و آدابِ بندگی بتقدیم رسانیدہ و بآں عطیاتِ[3] نمایاں و مراحمِ بے پایاں سرفرازی حاصل نمودہ، سعادت اندوخت، ع

گر برتنِ من زباں شود ہر موے یک شکرِ[4] ازہزار نتوانم کرد

قبلہ[5] و کعبۂ ایں مرید سلامت! اگرچہ مواہب و عنایاتِ اعلیٰ حضرت نسبت بسائرِ مریدان زیادہ برآں[6] است کہ از عہدۂ اداے شکرِ آں نہ تواند برول آمد، لیکن ایں عقیدت کیش کہ نامش در صحیفۂ خاطرِ مقدس بعنوانِ رضاجوئی ثبت است و ایں معنی را اجلِ نعمِ الٰہی می داند، از ظہورِ ایں تفقدات و تلطفاتِ بیکراں[7] کہ بے سابقۂ خدمت و جانفشانی لمحض تفضل و ذرہ پروری دربارۂ او مبذول

---

[1] ب - "ایں مرید" نہیں ہے [2] ع درہنگامے، [3] ع - باعطیات، [4] ب یک شکر شہ ہزار نتوانم کرد، [5] س - قبلۂ دیں، [6] ع - زیادہ تر است، کہ از عہدۂ ادائے شکر آں تواند برآید، [7] ب و س "کہ" محذوف،

می شود خود را در محفلِ انصاف منفعل و شرمنده می یابد، حق تعالیٰ سایۂ بلند پایۂ الطاف و اعطافِ مرشدِ حقیقی را بر مفارقِ بندہاے جان نثار مبسوط داشته ایں مرید را توفیق خدمتِ شایسته رفیق گرداند[1] که بوسیلۂ آں ازیں خجلت برآمده در نظرِ کیمیا اثرِ پیرِ دستگیر خود[2] سرخرو و سربلند گردد،

شرفِ اندراج یافته بود که، بادشاهزادۂ جهانیاں قریب هزار کرده راه از بنگاله آمده بسعادت[3] ملازمت مشرف شد،[4] غرهٔ شهر مبارک جمادی الثانیه آں فرزند را رخصتِ قندهار خواهیم فرمود»

از مریدانِ خالص نیت صافی طویت که انقیادِ حکم و پیرویِ رضاے کعبه و قبلۂ خویش سرمایۂ سعادت[4] می دانند چنیں سزد، الحق[5] ایں راه دور و دراز را بسیار خوب قطع نموده خود را بوقتِ کار رسانیده‌اند، یقین که بتاریخِ مذکور مرخص شده متوجه مقصد گشته باشند،

ایں مرید باساعتِ مقرر دربرابرِ قلعۂ قندهار فرود آمده باتفاقِ خان سعادت نشان، بندہاے درگاهِ سلاطیں پناه را سرگرمِ محاصره ساخت، فتاح علی الاطلاق گلبنِ مقصود بنسائمِ فتح و فیروزی شگفته داشته اولیاے دولتِ ابد اتصال را عنقریب هم آغوشِ شاهدِ نصرت و ظفر گرداناد[6]،

مرقومِ قلم گوهر بار شده که، در هر باب آنچه بایست بخان دستور الوزرا، فرموده ایم، خاطر نشانِ آں مرید خواهد نمود، بموجبِ آں عامل گردد"

قبله و کعبۂ دو جهانی سلامت! ازانجا که ایں فدوی همواره از درگاهِ ایزدِ بے نیاز[7] توفیقِ استرضاے خاطرِ مقدس می خواهد، و آں را سببِ معموریِ دین و دنیاے خود میداند، امیدوار است که[8] موافقِ آنچه ارشاد یافته انشاء الله تعالیٰ از قوت بفعل آورد.

---

[1] س و ع. رفیق کند، [2] ع خود نہیں ہے [3] ع. شرف شده. [4] س. سعادات، [5] ب بالحق، [6] ع. گرداند، [7] ع، بے نیاز نہیں ہے، [8] ع. امیدوار است که انشاء الله تعالیٰ موافقِ ارشاد از قوت بفعل آورد،

برخاطرِ ملکوت ناظر کہ مطرحِ[1] اشراقاتِ قدس و مہبطِ وارداتِ غیبی[2] است ہویدا خواہد بود کہ پیش رفتِ جمعے بر سرِ قلعہ بست و زمیندا ور صلاحِ دولت و مصلحتِ وقت است، و ایں مقصد ہر چند زود تر بعرصہ ظہور آید انسب و بہتر می نماید، چہ غلاتِ آں نواحی کہ نسبت بقندھار گرم سیر[3] است عنقریب برداشتہ می شود و تحمل[4] کہ غنیمِ لئیم دستِ تصرف بآں دراز کند و مہند الشکر بایں عظمت و کثرت کہ باقبالِ جہاں کشاے دریں مرتبہ فراہم آمدہ، حیف است کہ پیش نرود و بعنایت و اعانتِ ربانی دست بردے کہ ازاں تواں کشف[5] نماید، مناسب حنیں می بیند کہ ایں فدوی جمعے را کہ حکم شود برائے محاصرۂ قلعہ باز گذارد، کہ ہیچ یکے از بندہا از راہِ کار طلبی[6] بماندن راضی نمی شود و خود با دیگر بندہا روانہ آں طرف گردد و بکرمِ الٰہی بزودی آں سرزمین را بضبط در آوردہ از آنجا عزیمتِ فراہ نماید و تا سرحدِ خراسان عنان باز نکشیدہ آں مرز بوم را آنچناں پامالِ عساکرِ گردوں مآثر سازد کہ آں خورد سال کوتہ اندیش از خوابِ غفلت و غرور متنبہ و بیدار گشتہ نتیجۂ جرأت و دلیریٔ خود را برأے العین مشاہدہ کند، اغلب آن است کہ دریں صورت قلعہ نشیناں نیز بے استقلال شدہ، چنانچہ باید بلوازمِ قلعہ داری نتوانند پرداخت، و دیگر اعلیٰ حضرت تجربہ کار و عقلِ روزگار و مرشدِ کاملِ مکمل اند، ہر چہ بخاطرِ مقدس پرتو انداز د عین صواب[7] است،

در بابِ دولت برادر شیر خاں ترین حکم گیتی مطاع بنفاذ پیوستہ کہ اگر توفیق و تنخواہی یافتہ پیشِ آں مرید بیاید او را رعایتے کہ باید بکند،

قبلۂ جہانیاں سلامت! حقیقتِ آمدنِ او قبل ازیں بست و ہشتم[8] جمادی الاول بعد عبور از کتل پنجمندرک بدرگاہِ معلیٰ معروض داشتہ بعرضِ اقدس خواہد رسید، ایں مرید محالِ متعلقۂ او را

---

[1] تع۔ مطلع۔ [2] ب۔ آثار غیبی، [3] تع۔ سیراب، [4] تع۔ بحتمال، [5] ش وتب گفت، [6] ش کارطلب [7] تب۔ ثواب، [8] تب بست و ششم،

بحال گذاشته و بعنایاتِ[1] بادشاهانه ممتاز ساخته همراه گرفت، و جیغه و کمر و خنجر[2] مرصع و شمشیر باساز طلائی داده، و درین ولا مبلغ ده هزار روپیه باستصوابِ خان سعادت نشان از خزانهٔ عامره باو انعام کرد، از روے اخلاص اراده نموده که متعلقانِ خود را از قوشنج بملتان بفرستد، یقین که در خورِ بندگی و خدمتگاری خویش مشمولِ مراحمِ بیکرانِ بادشاهی خواهد شد،

۲
۲۶

کمترین مریدانِ اخلاص سرشت، آدابِ ارادت و عقیدت از خلوصِ نیت و صفائی طویت بجا آورده ذره مثال بمسامعِ جاه و جلال میرساند، فرمانِ عالیشان که درجوابِ عرض داشتِ این مرید که از حوالیِ چپیتالی[3] ارسال داشته بود، شرفِ نفاذ یافته، دوم خرداد مصحوبِ قاصدانِ این فدوی پرتو ورود انداخته سرمایهٔ مباهات شد[4] و مضمونِ عنایت مشحونِ آں عطیهٔ والا پیرایهٔ گوشِ سعادت نیوشِ این عقیدت کیش گشت، قبل ازیں بعد رسیدن بقندهار و شروع در محاصرهٔ قلعه ششم[5] جمادی الثانیه عرض داشتے مشتمل بر التماسِ صدورِ حکمِ مقدس برفتنِ این مرید جانبِ زمین داور و بست و فرات و هرات درجوابِ دو منشور لامع النور بدست یساولان بدرگاهِ معلّی فرستاده تا امروز که نوزدهم ماهِ مذکور مطابق نهم خرداد است انتظارِ فرمانِ گیتی مطاع می کشد و هرچند عزیمتِ آں طرف بچندیں وجه بهتر می نمود اما ازانجاکه دستورِ روانی خبرتِ صائب تدبیر حکمِ اقدس رسانید که تا خاطر از محاصرهٔ قلعه جمع نمی شود این مرید عازمِ آں نواحی نگردد و گر خواهد چند گروه از قندهار پیشتر رفته فرود آید، و این رفتن خود چنداں فائده نداشت، بنابراں ناگزیر باستصوابِ وزیرِ بے نظیر بمحاصره پرداخت،

قبلهٔ و کعبهٔ دوجهانی سلامت! اگرچه حقیقتِ تقسیمِ مورچلها[6] و سعی و ترددِ امرا، با دیگر خصوصیات از روزنامچهٔ وقائعِ لشکرِ ظفر اثر مفصل بعرضِ اعلی میرسیده باشد، لیکن این مرید نیز مجملے معروض می دارد،

---

[1] ع: بعنایت، [2] ع: کمرخنجر، [3] ع: جیپالی [4] ع: شده [5] ت و ع: هشتم، [6] ع: مورچالها، ت مورچها،

که در آغازِ کار خان سعادت نشان مورچالِ جانب دروازهٔ خضری را که سابقاً در انجا قیام داشت[1] اختیار نموده[2] بود و راجه جے سنگه و قاسم خان میر آتش نیز قریب با یشان فرود آمده می خواستند که سپه[3] را پیش برند، و رستم خان بهادر فیروز جنگ طرفِ دروازهٔ ماشوری مورچال قرار داده، مهابت خان با بندهائے[4] تعیناتِ کابل و راجروپ[5] جانبِ دروازهٔ شیخ ولی[6] و کوه چهل زینه را بعهدهٔ خویش گرفته بودند،

ثانی الحال که این فدوی اطرافِ قلعه را بنظرِ احتیاط ملاحظه نموده، دانست که تا آبِ خندق بر نیاید پیش رفتِ سپها[7] ازیں جانب نفعے نمی بخشد، و نقب زدن ممکن نیست، با دولتخواهانِ درگاهِ سلاطین پناه[8] در میان آورده بعد از ردّ و بدلِ بسیار باتفاق خان سعادت نشان قرار یافت که قاسم خان که بندهٔ کار طلب است در مصالحِ خدمت با او خوب و بسعیِ[9] فراوان به بر آوردنِ آبِ خندق بپردازد و چون ظاهر بود که دریں صورت هجوم بر سرِ مورچال آب زده[10] بیشتر خواهد شد (هکذا) تا زمانیکه آب بر آید معطل بودنِ مورچال خان سعادت نشان وجهے ندارد، آن دستور وافی خبر دامنِ کوه قیتول جاے[11] که سپه سالارِ والیِ ایران سپه برده بود و خندق کم است و آبے ندارد و دیوارِ قلعه از آن طرف یکے بیش نیست مورچال نماید و رستم خان بهادر فیروز جنگ که خواهشِ بودنِ این ضلع بسیار داشت، میانِ سپه ایشان و مورچالِ قاسم خان سرگرم کار[12] باشد و مهابت خان و راجروپ بطریق نخست جانبِ چهل زینه تردد نمایند و چون خالی گذاشتنِ طرفِ[13] دروازهٔ خضری نیز مناسب بنود راجه جے سنگه را بجانبِ سابق مقرر داشته مورچال خان سعادت نشان بعهدهٔ نجابت خان[14] با فواج

[1] ع. که سابق در انجا قیام است، [2] ب - بود نهیں ہے [3] شیبه پیش برند [4] ع بابندهاے درگاه تعینات کابل، [5] ع راجپوت [6] ب شیخ ولی محمد [7] ب سپها را و ع شیبه [8] ع - سلاطین پناه را [9] س سعی نهیں ہے [10] ع آب زده نهیں ہے [11] ع قول [12] ع سرگرم باشد [13] ع طرف نهیں ہے [14] ب نجات خان ۂ

التمش[1] و مورچالِ قاسم خاں بعهدهٔ نصیر تخاں[2] با جمعے از سوار و پیاده واگذاشت خان سعادت نشان در پیش بردن سیبه و ساختنِ دمدمه برائے توپ اندازی اهتمام تمام دارند[3] و مهابت خاں و راجه دیپ در گرفتنِ بر جهائے کوهِ چهل زینه که بیرونِ قلعه است تعب و مشقت بسیار کشیده دو توپِ کلاں از توپهائے سورتی بمورچال خود برده تا حال توپ بسیار انداخته بیشتر برجِ پائیں[4] را منهدم ساخته می گویند که در چهار پنج روز آں را متصرف خواهند شد، سوائے برجِ مذکور بر همیں[5] کوه دو برجِ دیگر هست که استخلاص آنها نیز سعیٔ فراواں می خواهد، و ایں مرید از مکانے که بصلاحِ[6] خان سعادت نشان در آنجا دائره کرده بود باستصوابِ ایشاں کوچ نموده عقبِ کوه لکه که خالی بود آمده برابر نظرگاه منزل کرد و شاه نواز خاں و قلیچ خاں و راؤ ستر سال و راجه بهار سنگه[7] را اطرافِ کوه فرود آورد[8] تا محاصره از قرار واقع شود، و راه آمد و شدِ قلعه نشیناں که بیشتر ازیں کوه است، مسدود گردد، و جمعے از ملازمان خود را از تیر انداز و برق انداز با ملک حسین برابر پشته که در کوه لکه[9] واقع است و راهش نسبت براه هائے دیگر که بقلعه میرود بقدرے سهل‌تر[؟] مردم راگماں بوده که ازیں جانب یورش میتواں کرد، تعین ساخت که تا جائیکه تواند سیبه را پیش برده، بکمال جد و جهد بعمل آورند[10] و آنها تا[11] امروز سیبه را نزدیک بپائے کوه رسانیده کوششِ بلیغ می نمایند، انشاء الله تعالیٰ در پیش رفتِ کار تا جائیکه ازیں طرف سیبه[12] پیش تواں برد، بکوچهٔ سلامت، و از آنجا بهر طریق که مقدور باشد[13] حتی الامکان تبقصیر از خود راضی نخواهد گشت[14]، امید که حق تعالیٰ جمیع بندهائے خدمت گذار را توفیقِ جاں سپاری و جانفشانی رفیق ساخته در پیش گاهِ اقدس سرخرو و سربلند گرداند و مکنونِ خاطرِ اقدس بوجه احسن[15] بمنصهٔ ظهور جلوه کند،

[1] س بافوج التمش، [2] ب نصر تخاں، [3] ع دارد، [4] س پائین [5] ع تر، محذوف [6] ع مکانے که افواج، [7] ب راؤ ستر سال نام راجه جے سنگه دیپهار سنگه [8] تی دادامده ع فرمود آمرد، [9] ع لکه [10] ع آرند، [11] ع "و آنها" محذوف [12] ب سیبه که پیش تواں برد بکوچهٔ سلامت، [13] ع شد [14] ع شد [15] ع بر منصهٔ جلوه گر گشاد،

پیر دستگیر سلامت: تا این وقت خبرِ[1] مشخصے که اعتماد را شاید[2] از غنیمِ لئیم نرسید، درین ولا از تقریر جماعتے که قراولانِ لشکرِ منصور دستگیر کرده آورده بودند وغیره[3] چنین ظاهر شد که شاید تا یک ماه دیگر کمکے[4] متحصنانِ قلعه برسد[5]، متعاقب هرگاه خبرے منقح معلوم شود عرضداشت خواهد نمود،

بتاریخِ مسطور خان سعادت نشان با توپ فتح لشکر بحوالیِ قندهار رسیده درین یک دو روز داخلِ لشکرِ ظفر اثر خواهد شد، این مرید مبارک خان و کاکر خان[6] را باستقبالِ توپ[7] فرستاده که باخود گرفته بیایند آفتابِ عالمتابِ خلافت و جهانبانی از افقِ گیتی کشای و کشورستانی[8] لامع و تابان بماناد،

۳
۲۷

کمترینِ مریدانِ فدوی زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده و مراسمِ عقیدت و ارادت بجا آورده[9] ذره صفت بعرضِ مقدس میرساند که یک پاس از روز چهارشنبه بست و هفتم شهر مبارک جمادی الثانیه برآمده، از تائیداتِ اقبالِ بیزوالِ بادشاهی درونِ قلعه غریب[10] سانحه رو داد، تفصیلش[11] آنکه ظاهراً آثارِ نابکار[12] محمد هاشم وزیر و شیخ علی[13] مستوفی خود را با آقا علی ضابطِ حاصلِ چهل لک[14] و محمود بیگ، ارباب[15] قندهار و میرِ بازار و پسر علی بیگ جبه دار باشی[16] و جمعے دیگر را فرستاده بود که انبارخانهٔ باروت را که در قلعهٔ[17] دامنِ کوه است، وا کرده باروت[18] را بتوپ اندازان و تفنگچیان[19] قسمت کنند و آن جماعت بآنجا[20] هنوز دست بکار نبرده بودند که قضارا آتشِ تنباکو از دستِ شخصے که نزدیک بجوالهاے گوگرد که در گوشهٔ باروت خانه بود تنباکو می کشید[21] در گوگرد افتاد[22] و ناآگاه شدنِ مردم آتش بلند شد، درین اثنا گروهے از متحصنان بقصدِ فرونشاندنِ آتش هجوم آورده هرچند سعی نمودند فائده نه کرد، ا د

---

[1] س و ت: چه شخصے [2] ع: شاید محذوف [3] ع: وغیره محذوف [4] ع: کومکے [5] ع: نرسد [6] ع: کارگرخان [7] ع: توپ محذوف [8] ع: کشورکشائی و گیتی ستانی، [9] ت: بلب آداب ارادت و عقیدت بوسیده و مراسم ادب بجا آورده، [10] ع: عجیب [11] ع: تفصیلش آنکه ظاهرا آثار بکار [12] ع: نابکار [13] ع: شیخ هاشم [14] ع: چهل و یک [15] ع: ارباب بهین؟ [16] ع: جبه دار باشی [17] ع: در دامن قلعه کوه واقع است [18] ع: برآورده باروت مزده پاره ازان بتوپ اندازان [19] س و ت: تفنگچیان، [20] ع: درآنجا [21] ع: تنباکوکی [22] ع: افتاده ناگاه شدن،

باروت[1] درگرفته صدائے ہولناک برخاست واکثر خانہائے شہر بلرزہ در آمدہ[2] باروت خانہ با عمارتے کہ متصلِ آں بود بخاک تیرہ[3] برابر گشت واز آنجا تا دروازۂ ماشوری کہ[4] خیلے مسافت است خانہائے راستہ بازار بعضے افتاد و بعضے ترکیدہ[5] پارچہائے[6] سرب وسنگہائے بنیادِ انبار خانہ کہ برہوا رفتہ بود باسپ[7] وآدم رسیدہ بسیارے را مجروح ساخت وقریب بکصد وپنجاہ کس از سپاہی وسقا وغیرہ در آتش سوختہ بباد فنا بررفت[8] واز روشناسانِ قلعہ کہ باینجا[9] آمدہ بودند، جز محمد ہاشم وزیر کسے نجات نیافت، پسر علی بیگ[10] مشرف برہلاک است، ودیگراں نیم سوختہ بہزار خواری بربسترِ بیماری افتادہ جاں می کنند، از قوتِ طالعِ اقبال مطابعِ اعلی حضرت وقوعِ امثالِ ایں غرائب بعید نیست،

پیر ومرشدِ دوجہانی سلامت: ہرروز[11] از توپہائے کلاں دہ[12] گولہ کہ مقرر شدہ می اندازند وبیشتر برجہائے قلعہ رسیدہ کارمی کنند وتوپہائے قلعہ را از کارمی اندازند ومقہورانِ قلعہ انچہ روز منہدم می شود، شب دست بدست می سازند وتوپ اندازی می کنند، اگر ازیں طرف توپ بسیار انداختہ می شد شاید تا حال دو سہ برجِ قلعہ نوعے انہدام می یافت کہ مردوداں را فرصتِ ساختن وتوپ انداختن نمی شد، ایں اخلاص سرشت بقدرِ مقدور[13] در پیش رفتِ کار بہمہ جہت جد وجہد مصروف می دارد وصلاح دولت را موافقِ دریافتِ قاصرِ خود باد ولتخواہاں درمیاں می آرد حقیقتِ مورچالِ کوہ چہل زینہ ودیگر مورچال ہا از عرائضِ خاں سعادت نشان کہ درجوابِ فرامین مطاعہ بدرگاہِ معلّٰی ارسال می دارد مفصل بعرضِ مقدس خواہد رسید،

قبلہ وکعبۂ ایں مرید سلامت: قبل ازیں انچہ از تقریرِ کسانِ دولتخواں تریں معلوم شدہ بود،

---

[1] ع: باروت را [2] ع: آمد [3] ع: بحالت برابر [4] ع: کہ محذوف [5] ع: بعضے افتادہ، بعضے برکندہ [6] ن: پاچہا [7] ع: بیاد فنا رفت [8] ع: کہ اینجا [9] ع: پسر علی مشرف [10] ع: ہرروز محذوف [11] ن: دہ گولہ [12] ن: توپ می اندازند مقہور بیشتر ع: می اندازد،

[13] ع: واین اخلاص سرشت بقدر مقدور در جد وجہد بقدر پیش دست کار بہمہ جہت مصروف می دارد،

باعرضداشتِ سابق معروض داشته، دریں ولا ظاهر ساختند کہ اوزبک[1] موضع بانقیر را کہ از مضافاتِ ماروچاق است، تاختہ مواشی بسیار کہ دریں سہ چہار سال دراں مکان جمع آمدہ بود بردہ، غریوے در سرحدِ خراسان انداختہ، چوں ایں خبر شہرت تمام دارد یقین کہ از تقریرِ مردمِ دیگر نیز بعرضِ اقدس رسیدہ باشد،[2]

۴/۲۸

مرید اخلاص سرشت آدابِ ارادت و عقیدت از خلوصِ نیت و صفائی طویت بجا آوردہ، ذرہ مثال بسامعِ جاہ و جلال میرساند، منشورِ لامع النور سعادت ظہور کہ مصحوبِ ساقی بیگ یساول بود آخر[3] روز پنجشنبہ ششم شہرِ رجب المرجب شرف ورود بخشید،[4] تارکِ افتخارِ ایں فدوی جاں سپار را از اوجِ فلکِ دوّار گذرانید، و روز یکشنبہ نہم ماہ مذکور در حینے کہ ایں مرید بدیدنِ مورچالہاے طرفِ دروازۂ ماشوری و جاہاے کہ بجہتِ[5] یورش و ساختنِ دمدمہاے جدید بخاطر آوردہ سوار شدہ بود، فرمانِ عالی شان عنایت عنوان کہ بدستِ خوش بیگ گرزبردار صادر گشتہ و مشتمل[6] بود بر گوناگوں تلطفات و تفقداتِ بادشاہانہ کہ زبانِ بیان در اداے شکرِ یکے از ہزاراں قاصر است، پرتوِ وصول انداختہ سعادت بر سعادت افزود،

رقم پذیرِ خامۂ الہام تصویر شدہ بود، کہ "دریں یک ماہ کہ آں مرید قلعۂ قندھار را قبل نمودہ یک عرضداشت فرستادہ. بعد ازیں باید کہ عرائضِ او ہفتہ بہفتہ می رسیدہ باشد و حقیقت را مفصل بنویسد."[8]

قبلۂ دو جہانی سلامت! از تاریخے کہ ایں مرید بقندہار رسیدہ[9] بمحاصرہ پرداختہ تا ہنگامِ صدورِ فرامین مطاعہ سہ عرضداشت ارسال داشتہ، حقایق بتفصیل نگاشتہ، ان شاء اللہ تعالیٰ پس ازیں موجبے کہ حکم شدہ سوانحِ ہر ہفتہ را مشروحاً بے فاصلہ معروض خواہد داشت،

[1] ع. ازبک بر موضع ماسر کہ [2] ع رسیدہ شد [3] ع. آخر. محذوف [4] ع بخشیدہ [5] ع جہت [6] ع کہ. محذوف [7] ع صادر شدہ بود بگوناگوں [8] ع بنویس [9] ع این مرید بمحاصرہ پرداختہ،

حکمِ اقدس بنفاذ پیوسته که "از عرضداشت وفادار خان بعرضِ مقدس رسید که آن مرید افغانی را پیش آثار نابکار[1] فرستاده بود، هیچ معلوم نشد که این مرید چه گفته فرستاده بود و او در جواب چه گذارش[2] نموده"

پیر و مرشدِ حقیقی[3] سلامت! این مرید تا امروز از جانبِ خود سرِ گفتگو با قلعه دار وا نکرده و کس نه فرستاده، خان سعادت نشان روزے که بقندهار رسیده با این مرید ملاقات نمود، حسب الحکم الارفع چیزے باو نوشته مصحوبِ یکے[4] ارسال داشته بود و تا حال از جواب آن اثرے ظاهر نشد[5] کیفیت آنچه وفادار خان عرضه[6] داشت کرده برین نهج است، میان ابدالی که در سلکِ بندهاے درگاه خلائق پناه منتظم است در ملتان ظاهر ساخته بود که او را با خداداد[7] ابدالی که در مهماتِ ملکیِ قندهار مدار علیه آثار است وجاے وفادار خان را باو داده اندر بطے هست و گمانِ دولتخواهیِ این درگاه باو دارد، اگر امر شود کسے نزدِ او فرستاده استکشافِ[8] حالِ قلعه دار نماید، داد و بگفتهٔ این مرید کسِ خود را از ملتان بقندهار فرستاده بود در همان ایام مراجعت نموده پیغامِ زبانی آورده که هرگاه عساکرِ منصوره باین حدود برسد آنچه باید بمیان خواهد آمد، بعد رسیدن بقندهار بازمومی الیه باشارهٔ این فدوی شیر انام[9] افغان را بدرون[10] قلعه پیشِ خدادادِ مذکور فرستاده استفسارِ ارادهٔ قلعه نشینان نموده، واو جواب داده که هرگاه امرے که بسبب عجز و زبونیِ متحصنان[11] باشد بظهور آید بمقتضاے دولتخواهی سعی بتقدیم خواهد رسید، درین ولا افغانے را از قلعه پیشِ حسن ابدالی پسرِ کامرانی[12] که برادرِ مادریِ او و پسر[13] عمِ وفادار خان است و این مرید را آمده دیده، فرستاده، مثل همان سخنان پیغام کرده و مرید فدوی چون این گفتگوها را قابلِ آن نمی دانست که بمسامعِ جاه و جلال[14] برسد عرضداشت ننموده، حقیقتِ سوختنِ باروت خانه قلعه را که از تقریرِ همین

---

[1] س و ب "نابکاره" محذوف [2] ع نگارش [3] ع پیر مرشد، [4] ع "د" محذوف [5] ع اثرے نشد [6] ب "عرضه داشت کرده . . . . . . وفادار خان" محذوف [7] ع خداداد [8] ب انکشاف [9] ع شیر امام افغان را [10] ع درون قلعه پیش خداداد [11] س متخصمان [12] ع کامران [13] ع پسر [14] س بمسامع جلال،

فرستادهٔ خداداد مفصلاً معلوم شده پیش ازیں معروض داشته انشاء الله تعالیٰ وقتیکه کار بر اهلِ قلعه دشوار شود آثار[1] را المقدماتِ بیم[2] و[3] امید براهِ سعادت دلالت نموده بعد ازانکه بامدادِ توفیق ایں مرید را ببیند بدستوریکه درباب او وهمراهانش ارشاد شده بعمل خواهد آورد،

شرفِ اندراج یافته که مورچالِ آں مرید بسیار خوب پیش رفته امید که ازهماں جانب فتحِ قلعهٔ کوه نصیب دولتخواهاں گردد، الحال آں مرید وتمامی بندها سعی تمام نموده مورچالها پیش برند"

قبله وکعبهٔ ایں مرید سلامت! ازآنجا که مرضیِ خاطرِ اقدس آن است که قلعهٔ قندهار زود بتصرف اولیاے دولت درآید وفی الواقعه مناسب حین است، بنابراں صریح معروض دارد که اگرچه بیشتر مورچالها نزدیک خندق رسیده ودر مورچالِ عقبِ کوه نیز که اگر جمعے از بندها که مصالحِ ایں طرف بودند ومی آمدند کار زود تر پیش می رفت[3]، بقدرِ وسع جد وجهد مصروف می گیرد[4]، واما بدریافتِ قاصرِ ایں مرید برآوردنِ آبِ خندق ونقب زدن[5] وسائر تدبیرهاے قلعه گری بایں قلعه وقلعه نشینان خیلے فرصت می خواهد، طریقِ گرفتنِ قلعه نوعے که بخاطرِ ناقص رسیده دیگر[6] آں را با دولت خواهان مذکور نموده، این است که دست از برآوردنِ آبِ خندق ونقب زدن وغیره باز نداشته از چهار جا که دیوار پست است بنظر درآمده یورش باید کرد، اوّل برابرِ آستانهٔ مجنون قتال بالاے برجِ نو که در دامنِ کوه است وراهش تا پاے دیوارِ قلعه که خندق ندارد، اسپ تازد[7] ودیوارِ آں کم عرض و پست[8] بنظر درمی آید دوم دامنِ کوه چل زینه جانبِ راستِ مورچالِ مهابت خان محاذیِ مکانِ مسطور که دیوار آں جا هم پست وکم عرض است ویکے بیش نه، ومتصل شهرِ قدیم سیوم برابر دروازهٔ علی قاپی[9] که راهش تا دروازه وسیع است وبقلعهٔ ارک قیتول[10] که[11] برهمه جا مشرف است برمی آید ودیوارِ آں طرف نیز بسیار کم عرض است

---

[1] ع: آثار ازین مقدمات [2-3] ع: "و" محذوف [4] ع: میگرداناد [5] ع: "زدن" محذوف [6] ع: مگر [7] ب: دیر نیست، س: در پیست
[8] ب: دیوار آن کم عرض و پست یکے بنظر درنمی آید، س: دیوار ازان کم عرض و پست یکے بنظر درنمی آید، [9] ع: علیخان [10] ع: "قیتول" محذوف [11] ع: "است" محذوف،

چهارم نشیبے که در کوهِ لکه[1] واقع شده و مورچالِ ملازمان این مرید و شاه نواز خان راجه پهاڑ سنگه دران ضلع است، و راهے چند دارد که پیاده[2] ازاں بکوه بالامی تواں[3] رفت و دیوارِ قلعه بغایت کم عرض و سرکوبِ قلعهٔ شهر وارک افتاده، و چوں ظاهر است که تا در دیوار ها رخنه نشود و راهے بهم نرسد یورش از حساب دور است و سودے ندارد و توپِ کلاں آں قدر نیست[4] که بیک بار در دیوار هاے هر چهار طرف رخنه تواں کرد، بصواب دیدِ خان سعادت نشان و جمیع عمده ها چناں قرار یافته که اول طرفِ آستانهٔ مجنون[5] قتال که مورچالِ عضد الخلافت سعد الله خان و رستم خان بهادر فیروز جنگ و قاسم خان است و سیها خوب پیش رفته و کیفیتش در صدر گذارده[6] آمده و بشهر متصل است و درمیان حائلے دیگر[7] ندارد، و مدهها ساخته تمامی هشت توپِ کلاں را بالا برده و دیوارِ مقابلِ آن[8] را انداخته راهے وا سازند، و این ید با دستور الوزرا، و دیگر بندها باعتقاد[9] تائیدِ الهی و یمنِ اقبالِ بیزوالِ بادشاهی ازاں راه[10] مردم را بقلعهٔ شهر در آورده[11] و از دیگر اطراف روزن[12] انداخته بصداے کوس و کرنا ارکانِ ثبات و جمعیتِ متحصناں را متزلزل ساخته نگذارند که بیکسو هجوم توانند آورد، اگر چنانکه بخان سعادت نشان در بابِ ساختنِ مدهها تاکید بلیغ رفته سرانجام یابد و درینجانب رخنه در دیوار بهم رسد، درین صورت شاید تا آخر ماه شق اول از قوت بفعل آمده کارے از پیش رود، و المجموع توپهاے کلاں را بطرف[13] مورچالِ عقب کوه آورده دیوارِ آں ضلع را که بسیار کم عرض نشان میدهد انشاء الله تعالی بیشک رخنه خواهد شد انداخته از همه راهها که بالاے کوه میرود هجوم کرده یورش نمایند، دیگر هر چه بخاطرِ ملکوت ناظر که آئینهٔ چهره نماے الهاماتِ غیبی است پرتو اندازد بزودی عزِ نفاذ یابد و به بندها قدغن رود که تا فرصت باقی است جد تمام مصروف داشته مطابق فرموده بعمل آورند،

---

[1] ع کوهِ لکه [2] ع و بجاے که [3] ع میتواند یافت، [4] ب نیست محذوف [5] ب آستانهٔ مجنون قتال [6] ب گذشته [7] ع دیگر محذوف، [8] ع آن" محذوف [9] ع باعتقاد و تائید الهی [10] ب براه [11] ب در آورده [12] ب سوزن و توپ یورش [13] ع "را بطرف" محذوف [14] ع آئینه جهان نماے

شرفِ قبولِ التماسِ پانصدی ذات اضافه بر منصبِ دولتخان ترین[1] که مرقومِ قلمِ گوہرفشاں شد بود، موجبِ سرفرازیِ ایں مرید و سببِ امتیاز و افتخارِ او گشت،

انچه از آثارِ اقبالِ بے ہمالِ اعلیحضرت بتازگی روی داده کشته شدنِ میر عالم مخاطب بمیر کلانِ ثانی است که بیگ باشی[2] و صاحبِ اہتمامِ برج نو و برج خاکستر بود و در سلکِ مردمِ خوبِ والیِ ایران انتظام داشت و یک یوزباشی که نامش معلوم نشد و صورتِ قضیه آنکه روزے سیکے از توپہاے کلاں که بر جہاے سطور انداخته می شود واشند[3] قضارا بآں بدکیش فتنه سرشت و یوزباشی مذکور که در برج نو نشسته نرد می باختند رسیده ہر دو را بخاکِ ہلاک انداخته آں چناں بباد فنا بر داد که مقہورانِ قلعه اعضاے آنہا[4] را که به ہوا رفته پراگنده شده بود بتفحصِ بسیار بدست آورده در گو مذلت داد بار فرو بردند، و از نابود گشتنِ آں مفسد عزیوے از نہادِ مخذولانِ قلعه برخاست، می گویند که او پسرِ میر کلاں خفاجه است که در عہدِ شاه عباس اعتبارے و حالتے داشت و در قلعهٔ بغداد مصدرِ ترددات شده بود، و عموی او خاندان[5] از مردمِ معتبرِ شاه طہماسپ بوده،

پیر دستگیر سلامت! درین ولا تحریکه آثار[10] بیتی والیِ ایران فرستاده بود، با رقمِ او و مکاتیب[6] خلیفه سلطان و دیگر ارکانِ دولتِ ناپایدارش متضمن خبر تعین[7] نمودنِ کومک رسیده، شب سه شنبه یازدہم روز تحریرِ عرضداشت می خواست که از طرفِ مورچالِ طاہر خاں بقلعه در آید[8]، چوں مردمِ مورچال او را بیگانه دانسته قصدِ گرفتن کردند، فرصتِ در آمدنِ قلعه نیافته و سراسیمه شده خریطهٔ نوشتجات را انداخته بدر رفت و بدست نیامد، روز آں[9] خریطه را پیدا کرده نزدِ ایں مرید آوردند، رقم[10] که بنامِ آثار بود با عرضداشتِ ایں فدوی و باقی مکاتب با عرضداشتِ وزیرِ بے نظیر از نظرِ انوار اطہر خواہد گذشت،

---

[1] ع دولتخان برین [2] س بیشک باشی، ع سکهباشی، ب بلنگ باشی، [3] ع در رسید [4] ع "را"، محذوف [5] ع خاندان

[6] س مکاتبت، [7] ع یقین نمودن [8] ع در آمد، [9] ع روانه، [10] ع خبریکه آثار، س و ب چیزیکه آثار،

درہمیں تاریخ شجاعت خاں کہ چند کروہ پیش رفتہ واز آنجا مردم را بقراولی می فرستد، قزلباشیہ
را کہ کرم بیگ برادر[1] قلعہ دارِ زمینداور با دوُ ست کس بقصدِ اتلافِ مزروعاتِ پائین زمینداور روفتہ بہ
آمدہ، باسہ چہار کس[2] بجہتِ خبر گیری فرستادہ بود و او از رفیقان جدا ماندہ بدستِ قراولانِ شجاعت خاں
افتادہ بود و قریب بانچہ از نوشتہا ے مسطورہ مفہوم شدہ تقریری نمود، پیش ایں مرید فرستاد، او را ہمراہ
یساولاں کہ حاملِ ایں عرضداشت اند روانۂ درگاہِ معلّٰی ساخت،

ونیز بتاریخ مذکور دو نفر کہ قبل ازیں ایں مرید براے تجسّسِ اخبار بفرات فرستادہ بود و آنہا
تا موضعِ سبزار[3] رفتہ مراجعت نمودند، رسیدہ ظاہر ساختند کہ دو سہ ہزار[4] کس از غنیمِ مردود جریدہ[5] بہ بست
رسیدہ اند، بشجاعت خاں تاکید نمود کہ مردم، گہے لشکرِ ظفر اثر را نگذارند کہ از قراولاں پیش می رفتہ باشند
حق عزّ و شانہ اعداے دولتِ موید را منکوب و مقہور و مریدانِ جاں نثار را مظفر و منصور گرداناد[6]

۵
۲۹

مرید فدوی وظائفِ ارادت و عقیدت بجا آوردہ ذرّہ مثال بمسامعِ جاہ و جلال می رساند
کہ ہماے[7] اوجِ سعادت و شرف یعنی منشورِ ساطع النور[8] عنایت گنجور کہ مصحوبِ محمد شریف و رستم یساولاں
بود آخر روز یکشنبہ شانزدہم رجب المرجب سایۂ اقبال[9] بر تارکِ افتخارِ ایں جانسپار انداختہ جہان جہاں[10]
سرفرازی و سربلندی بخشید، و بازاے چنیں عاطفت آدابِ مریدی و تسلیماتِ بندگی بتقدیم رسانید،
حکمِ ارفع اعلیٰ بنفاذ پیوستہ کہ "مقدماتِ بسیار در فرمانِ عالی شان کہ بنامِ خان سعادت
نشان صادر گشتہ نوشتہ شدہ آں را خواندہ جواب بخان مذکور می گوید کہ بدرگاہِ معلّٰی عرضداشت نماید،
کہ در ہر چہ آں مرید بہبودِ خود داند راضی باشد آں چناں خواہم فرمود"،

---

[1] س کرم بیگ قلعہ دار زمینداور، ع کرم بیگ برادر زمینداور [2] ع باسہ کس چہار [3] ع شیراز [4] ب دو ہزار کس [5] ب گردیدہ، ع وجریدہ [6] ع داند، [7] ع ہماے محذوف، [8] ع لامع النور [9] ع سایۂ اقبال محذوف [10] ع جہان جہان سایۂ اقبال سرفرازی،

شکر این عنایات و تلطفات بے پایاں کہ از کمن لطف و احسان نسبت باین کمترین مریدان ظهور می یابد بکدام زبان بیان[۱] تواند نمود،

قبله و کعبهٔ این مرید سلامت! بهبود[۲] و صلاح حال مریدان بابلغ وجهے بر مرشد صافی ضمیر کامل مکمل هویدا است حسب الحکم الاقدس در جواب آں مقدمات بمقتضاے وقت انچه بخاطر فاتر[۱] رسیده بود زیر بے نظیر مذکور نموده از عرضداشت ایشاں بعرض مقدس خواهد رسید، دیگر هرچه بخاطر ملکوت ناظر اعلیٰ حضرت پر تو انداز و بهبود این مرید همان خواهد بود،

قبل ازیں بتاریخ یازدهم[۲] شهر مسطور عریضه در جواب فرامین مطاعه بدست ساقی[۳] بیگ وغیره یساولان بدرگاه سلاطین پناه ارسال داشته از نظر انور خواهد گذشت بعد از آں تا روز تحریر این عرضداشت که سه شنبه هژدهم[۴] است چیزے که روی داده دستگیر شدن کسان والی ایران است با رقم او و نوشتجات ارکان دولت بے ثباتش که باتار سراسر اد بار فرستاده بودند از آں جا که درین نوشته ها مطلبے زاید بر مکاتب سابقه نبود این فدوی بعضد الخلافت سعد الله خاں گفته که کیفیت گرفتار شدن فرستادهاے مذکور و تقریر آنها نوشته با آں رقم و خطوط بدرگاه آسمان جاه روانه سازد،

پیر دستگیر سلامت! چوں بصواب دید دستور الوزرا قرار یافته که اوّل جانب دروازهٔ ماشوری که مورچال[۵] آں رکن رکین دولت است دمدمها ساخته توپهاے کلاں بالا برند، چنانچه حقیقت آں پیش ازیں مفصّل معروض داشته بنا براں این مرید یک کس سر براه کار خود[۶] را تعیین نموده بود که دمدمهاے دست چپ آں سپه باهتمام او تیار شود، واد جد فراواں بکار برده انشاء الله تعالیٰ تا بستم شهر حال آں دمدمها را باتمام می رساند و دمدمهاے جانب راست مابین مورچال خاں دست نشان و قاسم[۷] خاں که بعهدهٔ محمد صالح مشرف توپ خانه است نیز تا بست و پنجم تمام خواهد شد، قدغن

---

[۱] ب: فاطر [۲] ع: یازدهم [۳] ب: ساقی و یک ع: شانی بیگ [۴] ع: و هیجدهم [۵] ع: در مورچال [۶] ب: "از کار خود را آباد و که" محذوف [۷] ع: و محمد قاسم خاں
[۸] ع: ادا [۹] ع: "و" محذوف،

بلیغ رفته که بعد اتمام دمدمها، توپهارا بالا[1] برآورده در انداختن دیوار مقرر سعی موفور بظهور آورند،

قبلهٔ حاجات و کعبهٔ مرادات سلامت! در مورچال دستور وافی خبرت صائب تدبیر کار بسیار شده، سپه را تا کریز[2] خندق رسانیده اند، و از آں جا بجانبے که خندق ندارد میل کرده ارادهٔ نقب زدن از ان دارند و کوششے که باید بعمل می آورند[3]، مردم بسیارے از نوکران خاں کارداں بکار آمده اند، و زخمی شده قاسم خاں هم در پیش بردن سپه و حفر نهر بدر[4] آب خندق فراخور مصالح تقصیر نکرد[5]، ملازمان این مرید کنگرهائیکه قبل ازین برپا کرده بودند و حقیقت آں بعرض اشرف رسیده استوار ساخته، سوائے آں درین چند روز باوجود هجوم مردودان قلعه از اوّل تا شب[6] آخر بلا فاصله از دریچهاے که در دیوار قلعه[7] وا کرده اند بسه طرف آمده بیاد بندوق[8] آتش جنگ می افروزند، و عمله و فعله را از کارها داشته فرصت نمی دهند، و جمعے از طرفین کشته و خسته می گردند، کنگر دیگر که همگی جاے سه هزار کس باشد ساخته[9] در استحکام آں می کوشند، و هنگامه زد و خورد گرم است، و چوں از کنگرها تا دیوار قلعه پناهے جز سنگهاے کلان نیست و سپه پیش نمی توان برد، اگر سرعت نموده بے تدبیری کند ملاحظهٔ آں دارد که مبادا جماعتے تا رسیدن بپاے دیوار عرصهٔ تلف شوند و مورد عتاب و خطاب گردد[10]، ازیں جهت بصواب دید خاں دستور الوزراء قرار یافته که راجه راجروپ و راجه مدن سنگه[11] که پیادهاے تفنگچی از کوه فرود آورند و بودن آنها درین ضلع مناسب تر است، بیمین و یسار مورچال نمایند، تا جنگ قلعه نشینان که از سه طرف است منقسم شود و عمله و فعله را بقدر فرصت کار دست دهد، انشاء الله تعالیٰ پس از آمدن آنها بدیں طرف حتی الامکان مورچال را قریب بدیوار قلعه برده استحکام خواهد داد و بر تقدیرے که جانب سپه[12] خاں سعادت نشان که بالفعل تمام توپهاے کلاں باں جا آورده می شود کار دلخواه صورت نگیرد، جمیع توپهارا بدیں جانب آورده دیوار

۱ ع: بالا محذوف ۲ ع: بجاے خندق ۳ ع: می آرند ۴ ب: قصد نهر بدر رود آب خندق ۵ ت: حفر نهر بدر رود آب خندق و ع: حفر نهر بدر رود آب خندق، ۶ ع. ت: اوّل شب تا آخر. بلا فائده ۷ ع: قلعه محذوف ۸ ع: پیادها بندوق انداز ۹ ع: ساختند ۱۰ ع: گردند، ۱۱ ع: بدن سنگه، ۱۲ ع: شبیه،

این طرف را مسمار کردہ یورش نمودہ خواہد شد،

فتّاح علی الاطلاق سائر مریداں و بندہا را توفیقِ جانفشانی و خدمت گذاری بیش از بیش عطا فرمودہ
مکنونِ ضمیرِ خورشید نظیرِ اعلیٰ حضرت را بوجہ احسن بمنصۂ ظہور جلوہ[1] دہد، آمین؛

٦ / ٣٠

مرید اخلاص سرشت زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ وظائفِ عقیدت از خلوص طویّت[2] بجا آوردہ ذرّہ صفت بعرضِ اقدس[3] می رساند، و یرلیغِ عالم مطیع کہ مصحوبِ یساولاں بود اوّلین روز جمعہ بست و یکم رجب المرجب و دوئیمن شبِ مبارک روزِ دوشنبہ بست و چہارم شہرِ مسطور سایۂ ورود انداختہ سعادت بر سعادت و شرف بر شرف افزود و فرقِ مباہاتِ این مرید را بفلک الافلاک سود،

رقم پذیرہ خامۂ الہام تصویر شدہ کہ "از دو جانب یورش باید نمود"

پیر دستگیر سلامت! چوں توپہاے کلاں این مقدار نیست کہ دیوارِ اطرافِ قلعہ را بیک دفعہ منہدم تواں ساخت و تاراہے بہم نہ رسد، یورش مناسب نیست، بنا براں بصوابدیدِ دستور وافی خبرت قرار یافتہ کہ نخست جانبِ مورچالِ ایشاں درجاے مقرر این ارادہ از قوت بفعل آید، و بر تقدیرے کہ آں اطراف رخنہ نمی شود یا بعد ازاں براے گرفتنِ قلعۂ کوہ ضرور باشد تمامی توپہا را بمورچالِ ملازمانِ این مرید آوردہ دیوارِ قلعہ را منہدم ساختہ یورش نمایند، چنانچہ بموجبِ ہمیں قرار داد درآں جانب[4] دمدمہا برپا می شود، ہرگاہ ازاں کار فراغ دست دہد، توپہا را بالا بر آوردہ و در ساعتے کہ دستور الوزرا اختیار کنند[5] سر دادہ دیوار را بیندازند، و این مرید باتفاقِ آں رکن السلطنة و جمعے از بندہا در آنجا حاضر بودہ مردم را بدوانند[6] و از سہ طرف دیگر بصداے نقارہ و کرنا ہنگامۂ جمعیت و ثبات مردوداں را برہم زدہ سراسیمہ و پراگندہ سازند،

۱ ع، جلوہ دست دہد، آمین یا رب العالمین ۲ ع طویّت محذوف ۳ ع مقدس ۴ ع درانجار ۵ ع کند ۶ ع دوانند

اگر بخاطرِ مقدس می رسد که باوجودِ عدمِ رخنه و انهدامِ دیوارِ جانب کوه نیز همان روز یورش شود، درین صورت حکمِ صریح شرفِ نفاذ یابد تا هر گاه خان سعادت نشان دیوارِ طرفِ مورچالِ خود را منهدم ساخته قصدِ یورش نماید، این جان سپار نیز که زندگی را بانجامِ این کار می خواهد باتفاقِ شاه نوازخان و راجه بهار سنگھ و جمعے که درین طرف اند تکیه براقبالِ بیزوالِ بادشاهی نموده بحل درآمد مقید نشده[1] تا جاے که مقدور باشد مردم[2] بدواند،

حکمِ گیتی مطاع بنفاذ پیوسته که "راجه جے سنگھ را بجمیعتے خوب بجاے که شجاعت خان است فرستادن مناسب نیست، نمی باید"

قبله و کعبهٔ این فدوی[3] سلامت! سابقاً قرار یافته بود که شجاعت خان و قباد خان باپنجهزار سوار تاکوتنک نخود[4] و بهیمند رفته خبردار باشند، چون همان ایام خبر رسیدنِ جمعے از غنیمِ لئیم نزدیک بآبِ هلمند[5] آمد ازانجا که با همراهان آنها اعتماد[6] و ثباتِ قدم نبود پیش رفتنِ[7] انجماعت[8] مصلحت ندیده باستصوابِ عضد الخلافت[8] سعدالله خان مقرر گشت که در پنج کروهی لشکرِ ظفر اثر بوده قراولان را تاکوتنک[9] نخود و بهیمند بفرستند، برای مزید احتیاط خواجه عنایت الله و شاه محمد قطعن[10] با جمعے تعین شدند که بطرفِ دریاے که نوبتِ اول مقهوران ازان جا در آمده تاختِ نواحئ قلعهٔ قندهار نموده بودند کمالِ حفاظت و آگهی بکار برند و چون گروهے از مردمِ لشکرِ نصرت اثر بگفتهٔ شجاعت خان باز نیامده از قراولان گذشته پیشتر رفته، دوّاب بحرا سر داده[11] بودند یار حسین و ابدال بیگ[12] گرزبردار را فرستاده که آنها را کامروا ناکام گردانیده عقبِ قراولان آورند، راجه جے سنگھ بالفعل با مردمِ فوجِ هراول طرفِ دروازهٔ خضری که خالی بود فرود آمده شبیهٔ[13] خوب، اگرچه نفعے بران بجز محاصره[14] مترتب نیست،

---

[1] ع بحل مقید نشده س عمل در آمد [2] ع مردم را [3] ع مرید، [4] ش کونک خود و بهیر مند [5] ب و س بهیر مند [6] س و ب، باعتماد [7] ع پیش رفتن، محذوف و بجاے آن بیوقت انجماعت [8] ع عضدالدوله، [9] ع کتل [10] ع قطعن،
[11] ع بحرانیز داده بودند [12] ع بازحسین بیگ و ابدال بیگ، [13] ع شیبهٔ خوب [14] ع محافظت،

پیش می برد، و دیگر بندها جا بجا در مورچالها قسمت شده اند، اگر بخاطر اقدس برسد، که سوائے فوج هراول جمعیے[1] فوج[2] دیگر از مورچالها که درین ایام خواهش کمکی[2] زیاده می نمایند برآورده همراه او نموده جاے که شجاعت خان است فرستاده آید، و جانب دروازهٔ خواجه خضر[3] خالی باشد، صریح حکم شود تا موافق آن کاربند گردد،

قبلهٔ[4] حاجات و کعبهٔ مرادات سلامت! اگرچه تفصیل بعض سوانح که رومی دهد از عرائض خان سعادت نشان و روزنامچهٔ وقایع البسته بمسامع جاه و جلال می رسیده باشد، لیکن چون مکرر قدغن رفته که این فدوی حقائق را منفصل[5] برنگارد، ناگزیر سطرے معروض می دارد که اوّل صبح شنبه بست و دوم شهر حال جماعۂ انبوه مسلح[6] از قلعه برآمده بر مورچال وزیر باتدبیر ریختند و مردم ایشان آگاه شده بمدافعه پرداختند و طرفین دست به تیر و کمان و شمشیر برده کوشش فراوان نمودند، چونکه سه چهار گهڑی آتش قتال و جدال اشتعال داشت و از بالاے قلعه و کمر کوه باران بندوق می بارید کثیر از مردم خوب خان سعادت نشان با مصطفیٰ نام افغان جماعت دار که دوازده هزار روپیه سالیانهٔ او بود کشته و خسته شدند و از مخذولان نیز جمعے بزخم تیغ و تبر مقتول و مجروح گشتند،

دیگر چون راجه راجروپ راگرفتن برجاے چل زینه که تعهد آن نموده بود دست بهم نداد، نزد این مرید و دستور تمام دانش آمده ظاهر ساخت که اگر طرف قیتول[7] و علی قاپی مورچال نماید مساعی جمیله بظهور رسانیده تدارک گذشته خواهد کرد، از آنجا که مطمح نظر برآمد کار است و مع هذا پیادهاے کوه رو و بندوقچی همراه او بسیار بودند[8] باتفاق وزیر بے نظیر تجویز شد که راجه دیبی سنگه و شادمان کهکر[9] با ده دست پیادهٔ بندیلهٔ بادشاهی بطرف چل زینه بجاے او بروند و او و مظفر حسین که اظهار کارطلبی می نمود با بعض بندهاے

---

[1] ع. جمعے دیگر، [2] ع. کومکی، [3] دروازهٔ خضری [4] نسخهٔ ع نے اس خط کو ایک دوسرا مستقل خط قرار دیا ہے [5] ع منفصل معروض دارد، برنگارد، [6] ع "مسلح" محذوف، [7] طرف قول و علی فانی، [8] ع دارد، [9] ع "کهکر" محذوف،

ریزه منصب تعیناتِ کابل دریں ضلع بیاید و راجه مشار الیه روزے چند بجمع ساختنِ مصالح کنگر گذرانیده
هفته پیش ازیں نزدِ دستور الوزرا رفته نمود که "راهے بنظرِ مردمِ من درآمده که از آنجا بدزدی[1] ارکِ قیتول را مسخر
می تواں ساخت، ایشاں خاطرِ خود راجمع کرده این شخص را باین فدوی مذکور نمودند، هرچند نظر بهوشیاری
و خبرداری قلعه نشینان بغایت بعید نمود معقول نمی شد، اما چوں راجه راجروپ جدِ تمام داشت و مبالغه میکرد،
از ملاحظه آنکه مبادا چوں فرصت فوت شود و اراده خود را بعرضِ اشرف رساند تهاون دریں باب سببِ
عتابِ بادشاهی گردد، برائے الزام[2] حجت و دفعِ گفتگوے او مقرر شد که درکمین بوده هرگاه قابو بیابد از روئے
فهمیدگی و پختگی پیش نهادِ خویش بعمل آورد، مما یمکن[3] در اخفاے این راز کوشش می رفت و بجهتِ سرانجام این مطلب
مصالح و کومک آنچه او خواست خان سعادت نشان روبراه کرد[4] تا آنکه شبِ یکشنبه که ساعتِ مختارِ او
بود دستور صائب رائے بحسبِ خواهش و التماسِ او باقی خاں و راجه مدن[5] سنگه و چتر بهوج وغیره
را که دریں سمت مورچال داشتند و قریب هزار سوار از مردمِ انتخابی خود مقرر کرد که شریکِ خدمت بوده
کومک نمایند و خود برائے همه کس جا و مکان مقرر ساخت، و بهمیں قرار داد در اوّلِ شبِ یکشنبه مذکور،
راجه راجروپ جماعتے را براهِ مقرر فرستاده خود در کمرِ کوه سنگها را پناه ساخته و در حجرها[6] جا گرفته خان سعادت
نشان را خبر کرد و باقی خاں کار طلب[7]، راجه مدن سنگه و چتر بهوج چوهان وغیره جمعیتها را همراهِ مردمِ وزیرِ
بے نظیر بموجبِ قرار داد بجانبِ علی قاپی فرستاده نزدِ راجه راجروپ آمدند، ایں مرید نیز سه صد سوار چیده
از ملازمانِ خود بهمراهی او تعین کرده بود، دریں اثنا میانِ راجه راجروپ و مظفر حسین گفتگوی شد،
چوں شب بود و مردمِ کومکی بسیار جمع شده بودند آوازها بلند گشت، تا طلوعِ ماه که یک پهر شب مانده
بود[8]، اثرے از فرستادهاے راجه مذکور پیدا نشد، وقتے که چهار گهڑی از شب باقی ماند و خبر رسید که مردم

۱ س: بزودی قیتول، ۲ ع: التزام ۳ س: مماکن ع: مهماکن ۴ ع: نمود ۵ ع: بدن سنگه ۶ ب: جرها،
۷ ع: کار واجب و ۸ ب: سرزده،

یک طرف متحصنان را بیدار یافته برگشتند، راجه راجروپ بند هاے بادشاهی را از کیفیت حال، آگاه ساخته، گفت که مراجعت نمایند، و خود تا آمدنِ مردمش که پیش رفته بودند، همان جا توقف کرد و جمعے دیگر نیز از روے کارطلبی با او ماندند، قضارا درین ضمن کسِ راجه مذبور نافهمیده باو خبر رسانید[1] که جمعے از مردم او بالاے کوه رفته بقلعه درآمده اند، و او از خام کاری و سراسیمگی برآن سخنِ بے بنیاد اعتماد کرده کرنا کشیده نقاره نواخت و بجانِ رفیع مکان[2] مژدهٔ فتح فرستاد و مردم که مراجعت نموده بودند از آوازهٔ کرنا و نقاره بازآمده حاضر شدند و معلوم گشت که آن خبر اصلے نداشته، مقارنِ این حال آفتاب پرده دری آغاز کرده طالع گردید، و غنیم خبردار شده صحبت رنگِ دیگر گرفت، متحصنان هجوم آورده گروهے را که بالاے کوه برآمده بودند بیادِ تفنگ گرفته برخے را کشته و خسته ساختند، بالجمله از آن جا که وقت مقتضی آن نبود که بازخواستِ این غفلت و خطاے عظیم از راجه راجروپ کرده آید، توبیخ و سرزنشِ زبانی نموده، چون ازین سمت او را پاس حاصل شد نوعے که پیش ازین مقرر گشته بود، این مرید او را جانبِ مورچالِ خود آورد که شاید درینجا مصدرِ خدمتِ شایسته گشته عرقِ انفعال از چهرهٔ حمیتِ خویش پاک سازد، و بآن وسیله از عتابِ بادشاهی ایمن گردد،

آفتابِ خلافت و جهان بانی از مطلعِ اقلیم کشائی[3] و اقلیم ستانی تابان بماناد،

۷ / ۳۱

مرید اخلاص سرشت آدابِ عقیدت و مراسمِ ارادت که سرمایهٔ هزاران سعادت است بجا آورده ذره آسا بعرضِ اقدسِ اعلیٰ می رساند که بوردِ کرامت آمودِ والامنشور لامع النور که آخر روزِ مبارک دوشنبه یازدهم ماه[4] تیر در جوابِ عرضداشتِ این فدوی زینت تحریر یافته بود اول روزِ شنبه شانزدهم شهر مسطور مطابق بست و نهم رجب المرجب احرازِ سعادت نموده آرائشِ تارکِ افتخار و امتیازِ خود ساخت،

۱؎ ت، ب: رسانید ۲؎ ت، ب: مکانی ۳؎ ت: مطلع اقلیم کشائی و کشورستانی، ع: مطلع اقلیم کشائی تابان بماناد

۴؎ ع: "یازدهم ماه تیر . . . . . تا روز شنبه" محذوف،

حکم جہاں مطاع عالم مطیع نفاذ پیوستہ کہ از دو جانب کہ ممکن است یورش باید نمود، از یک جانب یورش کردن اصلا مناسب نیست، دو توپِ سورتی ہماں طرف کہ ہست بودہ باشد و شش توپِ کلانِ دیگر در[1] مورچالِ خان سعادت نشاں آوردہ ہیں کہ راہ بہم رسد یورش نمودہ بعنایتِ الٰہی قلعۂ پایاں و بالا کوہ را مفتوح سازند۔

قبلۂ ایں مرید سلامت! آنچہ بخاطرِ ملکوت ناظر کہ مطرحِ اشراقاتِ غیبی و الہاماتِ لاریبی است رسیدہ عین صواب است، و امتثالِ آں لازم، ایں مرید موافقِ دریافتِ قاصرِ خویش نظر بآنکہ توپہاے درست کہ حقیقتِ آں از عرضداشتِ رکن السلطنت سعد اللہ خاں بعرضِ مقدس خواہد رسید، آں مقدار نیست کہ یکدفعہ از دو طرف دیوارِ قلعہ را تواں انداخت، و تا دیوار رخنہ پذیر نشود راہِ درآمدن مردم وا نگردد، دویدن مناسب نیست معروضداشتہ بود کہ بالفعل از یک[2] سمت یورش کردہ شود، الحال کہ حکمِ صریح صادر گشتہ کہ البتہ از ہر طرف باید دوید، ہر چند معلوم است کہ از ضربِ دو توپِ سورتی بلکہ یک توپِ درست کہ دریں جانب است چہ قدر رخنہ خواہد شد، امّا براے پاسِ حکمِ گیتی مطاع مقید بہیچ چیز نشدہ روزے کہ بصلاحِ[3] وزیرِ بے نظیر قرار یابد جانبِ مورچالِ ایشاں در دیوارِ قلعہ رخنہ بہم رسد، انشاء اللہ تعالیٰ بوجہے کہ ارشاد یافتہ کہ دو گھڑی از شب ماندہ ملازمانِ خود را با جمعے از بندہاے بادشاہی کہ دریں طرف اند تعیین خواہد ساخت، کہ یورش نمودہ بتائیدِ الٰہی و اقبالِ بے ہمالِ خلافت پناہی در گرفتنِ قلعۂ کوہ دقیقہ از دقائقِ سعی و تلاش نامرعی نگذارند، امید کہ فتاح علی الاطلاق بمحضِ کرمِ خویش مکنونِ خاطرِ مقدس را از پردۂ غیب بمنصۂ شہود جلوہ گر گرداندہ مریداں و بندہا را در پیش گاہِ اقدس آبروے کرامت فرماید۔

شرفِ اندراج یافتہ کہ گرفتنِ دو قلعۂ دیگر در پیش است، ہر چند سعی در زود گرفتنِ قلعۂ قندھار کردہ شود بہتر است۔

۱؎ ع "در" محذوف ۲؎ تب معروض داشتہ بود کہ یک از سمت یورش، ۳؎ ع صلاح،

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! ایں فدوی[1]، فراخورِ اختیار و اقتدارِ خویش در تاکید تقصیر نکرده و نمی کند،
مدتیست که کار بر آوردنِ آبِ خندق و معاملۂ نقب از رہگذرِ قلّتِ مصالح موقوف شده پیش نمی رود،
این مرید چوں از فحوائے کار دریافتہ بود کہ تسخیر بدیں تدبیر متعذر می نماید، قبل ازیں بچند گاه معروض داشتہ
کہ طریقِ گرفتن منحصر در یورش است، الحال نیز تا فرصت باقی است اگر دیوار ہائے آں طرف زود منہدم
گردد خوب است، تفصیلِ حقیقتِ کارے کہ شده و می شود و در نظر دارند، از عرضداشتے کہ دستور الوزرار
و واقعہ کہ دریں لا مرسول گشتہ بعد از آں کہ بنظرِ دوربینِ دقیقہ سنج اعلیٰ حضرت در آید بہ تو ظہور خواہد انداخت.
سرادقِ عظمت باو تا دِ خلود[2] مربوط باد،

$\frac{۸}{۳۲}$

مرید عقیدت سرشت زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده[3] و مراسمِ ارادت از صفائی طویت بجا
آورده ذرّه مثال بمسامعِ جاه و جلال می رساند کہ والا منشور لامع النّور کہ آخر روزِ مبارک دوشنبہ غرّه
شعبان المعظم مرقومِ قلمِ جواہر رقم شده بود، آخر روز شنبہ ششم شہر مذکور مصحوبِ یساولانِ سرکارِ معلّٰی شرف
ورود بخشیده، موجبِ افتخارِ مباہاتِ ایں مرید گردید، تسلیماتِ بندگی بتقدیم رسانیده آں گرامی عطیہ را
آرائشِ تارکِ امتیازِ خود ساخت،
زینت[4] اندراج یافتہ کہ "در ہر باب آنچہ بخاطرِ مقدس میرسد نوشتہ می شود، قضیۂ زمین بر سرِ زمین
گفتہ اند، ہر چہ بخاطرِ آں[5] مرید و دزیرِ شائستہ بہمہ صفات آراستہ برسد، بعمل آورند، دو ماه شده[6] کہ لشکرِ ظفر
قرین قلعہ[7] را قبل دارد، بجہتِ خراب نمودنِ دیوارِ قلعہ بالائے کوه سہ توپ کہ در موچالِ آں[8] پیدا است ہمانجا نگاه دارد،
قبلۂ عالمیاں سلامت! ایں فدوی کہ خدمتِ پیر و مرشدِ خود را سرمایۂ سعاداتِ دین و

[1] ت پیر و مرشد ایں فدوی سلامت، [2] ت خلوط [3] ت "و" محذوف [4] ت "زینت" محذوف [5] ت این رید
[6] ت "کہ" محذوف [7] ت قلعہ محذوف [8] ت ایں

دنیا می داند و زندگی خویش را محض برائے آں میخواہد، دریں مدت[1] که باتفاق دو تنخواہان بمحاصره پرداخته حتی المقدور در ہیچ باب بتقصیر از خود راضی نبوده دنیست، و آنچه[2] بدریافت قاصر خود می یابد بخان سعادت نشان میگوید، حق عزّ شانه جمیع بندہا را توفیق خدمت گذاری و جانسپاری کرامت فرموده مکنونِ خاطرِ اقدس را بوجه احسن جلوهٔ ظهور بخشد،

ازاں جا که قبل ازیں باستصوابِ دستور الوزرا مقرر شده بود، که نخست جانبِ دروازهٔ ماشوری که مورچالِ ایشان است دمدمها ساخته و توپها بالا برده آں طرف انداخته یورش نموده شود، ایں فدوی بهماں قرارداد در سرانجام و اتمامِ دمدمها قدغن بلیغ نموده حقیقت را معروضداشته بود، درینولا که دمدمها تیار شده وزیرِ صائب تدبیر توپِ فتح لشکر را باسه توپِ کلان دیگر بانجا برده دو روز متواتر توپ بسیار سر داده، آخر ظاهر نمودند که ازیں توپها در آں طرف کارے نمی کشاید و رخنه پدید نمی آید، ایں مرید جانسپار را غیرتِ تربیتِ آنحضرت دامنگیر گشته برآں[3] داشت که توکل بر فضلِ کردگارِ تعالیٰ شانه نموده یک بار از جانبِ کوه یورش کند، چه با وجودِ کمالِ توجه خاطرِ اقدس بتسخیرِ قلعهٔ قندهار و اجتماعِ چنین لشکرِ عظیم دست از قلعه باز داشتن از آئینِ حمیت و مردمی دور است، بنا برآں بجهتِ امضاے ایں عزم بصلاحِ خان سعادت نشان سواے یک توپ درست سابق دو توپِ دیگر از جمله توپهاے سورتی که در مورچالِ طرفِ دروازهٔ ماشوری بود، باین طرف آورده و دو توپِ[4] دیگر که فتح لشکر و یک توپ سورتی باشد بطرف علی قاپی[5] برده مستعدِ یورش است، لیکن چوں معاملهٔ یورش را اعلیٰ حضرت که پیر و مرشد[6] کامل مکمل بوفورِ دانش و مزید تجربه آموزگارِ عقلاے روزگار اند بهتر می دانند، و حکمِ گیتی مطاع بدیں موجب نافذ[7] گشته که هرگاه رخنه در دیوار بهم رسد[8] یورش نموده شود و توپهاے که حقیقت آں از عرضداشتِ عضد الخلافت سعد الله خاں بعرضِ اقدس رسیده

[1] ع درہمین، [2] ع، و، [3] محذوف [4] س توپ کلان [5] ع علیخان [6] س نیز، و محذوف [7] صادر گشته [8] ع بهم رسد،

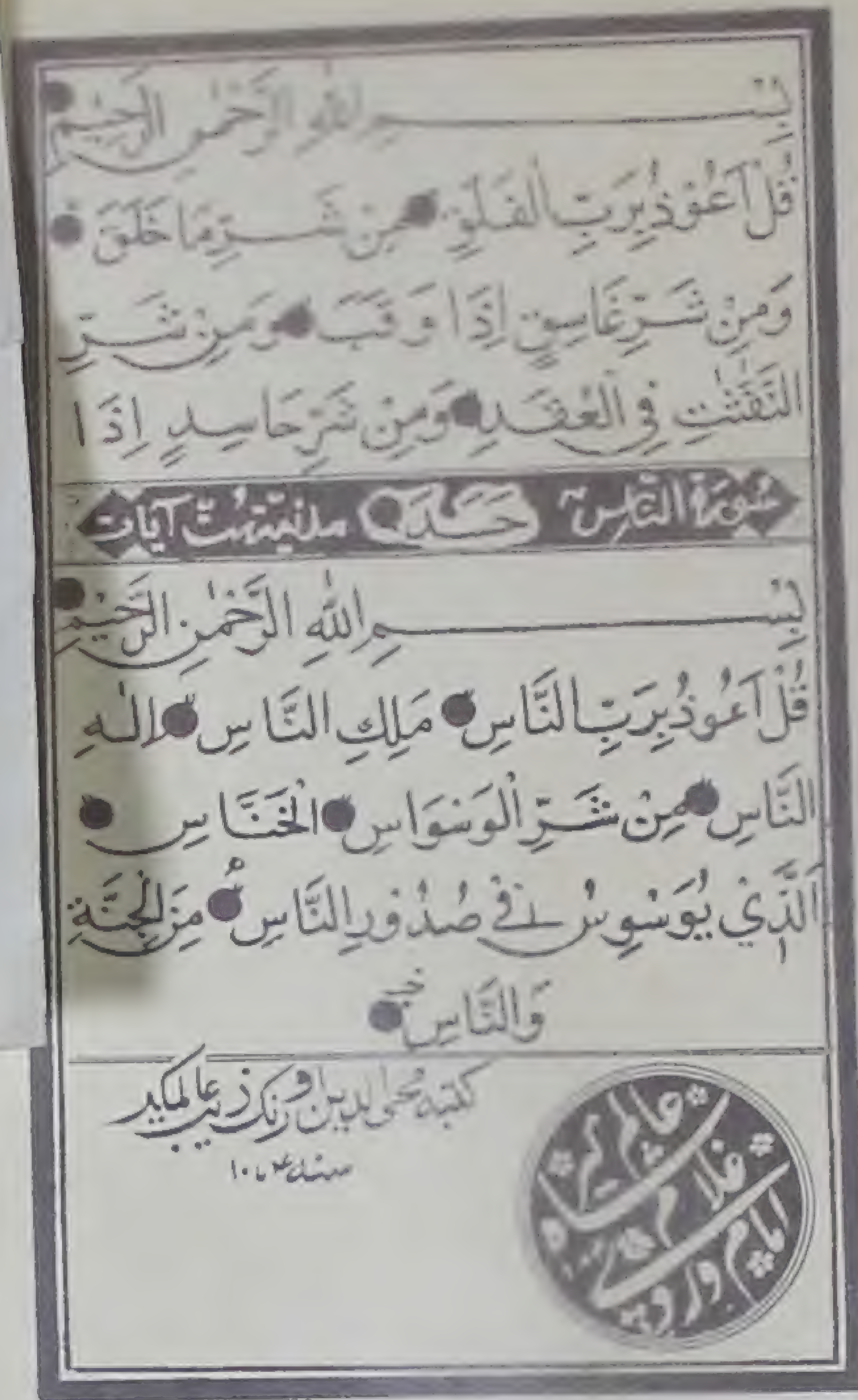
باشد معلوم کہ چہ قدر رخت توپخانہ کرد، وجمیع دولتخواہان ظاہر ساختند کہ تا حکمِ صریح دریں باب صادر نشود یورش مناسب نیست چنانچہ صورتِ ماجرا مفصلاً از عرضداشتِ[1] دستور الوزرا المسامع جاہ وجلال خواہد رسید[2]، لہذا ناگزیر کیفیتِ حال را معروض داشتہ منتظرِ حکم محکم مجدد است، ہرچہ در آئینۂ ضمیرِ خورشید نظیر کہ مطرحِ الہامِ غیبی است پرتو انداز دبے توقف حکم شود تا مطابقِ آں بعمل آید،

مقدماتے کہ در فرمانِ خانِ سعادت نشان مندرج بود جوابِ آں از عرضداشتِ ایشاں بعرضِ ارفع اعلیٰ خواہد رسید،

آفتابِ عالمتابِ خلافت وسلطنت بر مفارقِ جہانیاں تاباں ونور افشاں بماناد

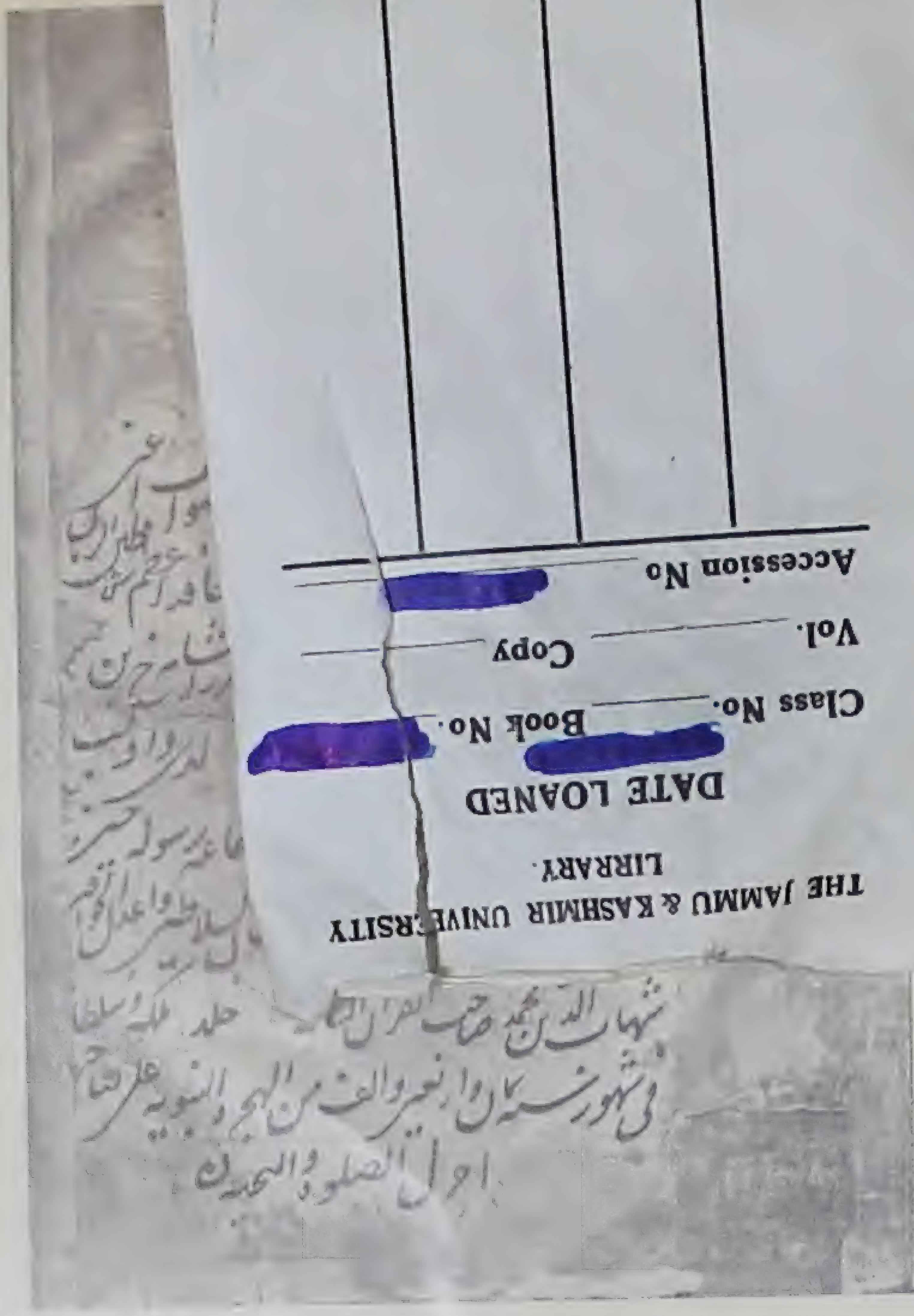
---

[1] ع عرضداشت، محذوف [2] ع رسانید،



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝
وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ
النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا
سُوْرَةُ النَّاسِ مَدَنِيَّةٌ سِتُّ آيَاتٍ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ
النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۝ الْخَنَّاسِ ۝
الَّذِیْ يُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ
وَالنَّاسِ ۝
كتبه محی الدین اورنگ زیب عالمگیر
سنہ ۱۰۷۳

اورنگزیب کے لکھے ہوئے قرآن مجید کا ایک صفحہ



قرآن مجید (موجودہ نیویارک) کے ایک صفحہ پر اورنگزیب کی تحریر

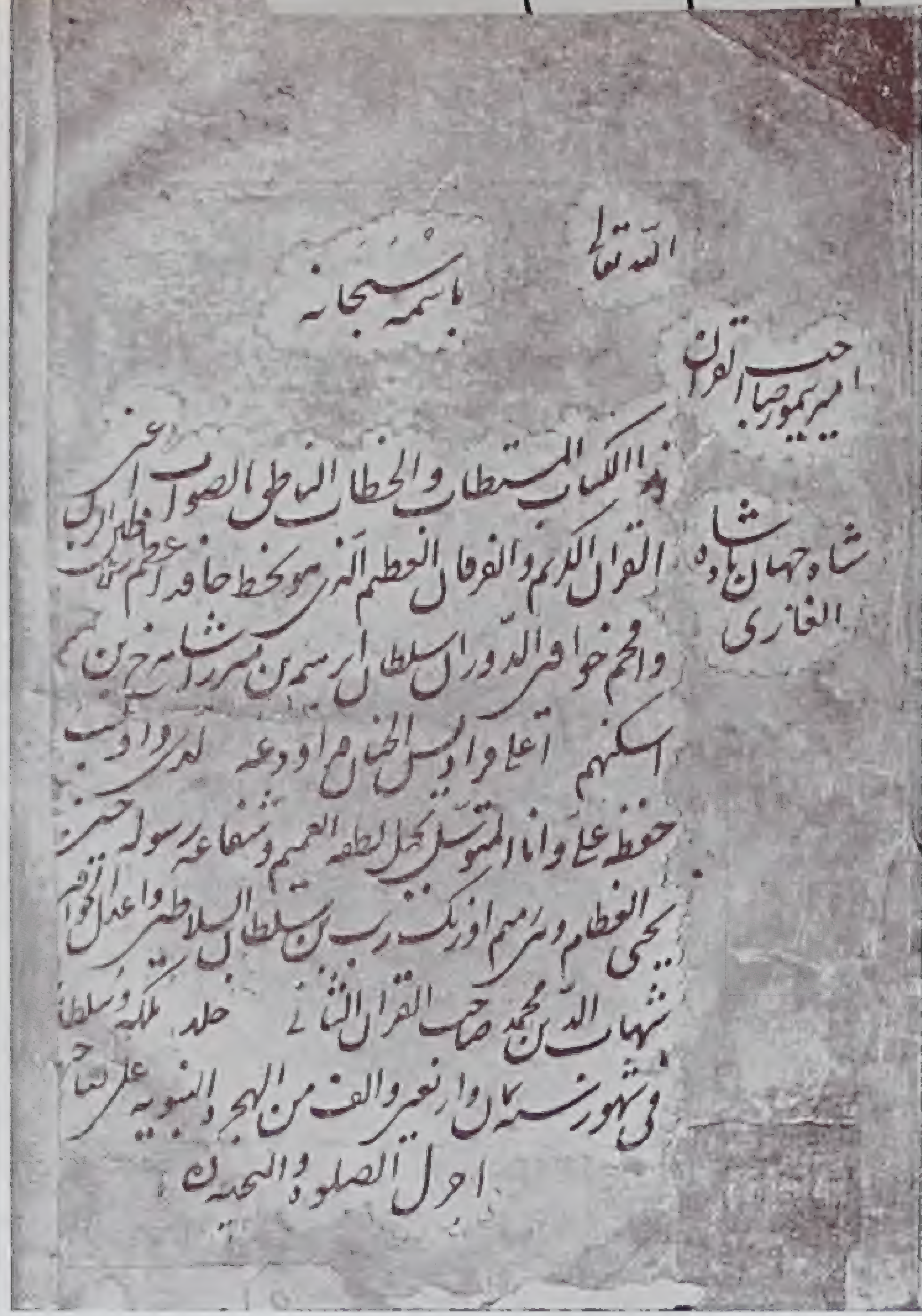
باشد معلوم کہ چہ قدر رخنہ تواند کرد، و جمیع دو تنخواہان ظاہر ساختند کہ ...
یورش مناسب نیست چنانچہ صورت ماجرا مفصلاً از عرضداشت[1] ...
رسید[2]، لہذا ناگزیر کیفیت حال را معروض داشتہ منتظر حکم محکم مجدد ...
مطرح الہام غیبی است بہ توانداز دبے توقف حکم شود تا مطابق آں ...

[1] ع: عرضداشت " محذوف [2] ع: رسانید،



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ
وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ
النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا
حَسَدَ
سُوْرَةُ النَّاسِ مَدَنِيَّةٌ آيَاتٌ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اِلٰهِ
النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ
الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ
وَالنَّاسِ
كتبه محی الدین اورنگ زیب عالمگیر
سنہ ۱۰۷۰

اورنگزیب کے لکھے ہوئے قرآن مجید کا ایک صفحہ



الله تعالیٰ
باسمه سبحانه
میر یموصاحب القرآن
شاه جهان پادشاه
الغازی

قرآن مجید (موجودہ نیویارک) کے ایک صفحہ پر اورنگزیب کی تحریر

به عهدِ نظامتِ دکن

(۱)

مراجعت از قندهار و سفر تا برهانپور

۱/۳۲

مرید اخلاص سرشت بعد اداے آدابِ عقیدت که عنوانِ صحیفۂ سعادت است ذرّه[1] صفت بعرضِ مقدس میرساند منشور لامع النّور که روز جمعه بیستم شعبان المکرّم بشرفِ نگارش یافته مصحوبِ ابوطالب و احمد یساولان[2] صادر شده بود، دهم شهرِ مسطور سایۂ ورود انداخته، باعثِ امتیاز و افتخارِ ایں فدوی جانسپار گشت، حقیقتِ وصولِ فرمان والاشانِ سابق و تهیۂ مراجعت و تعذّرِ[3] توقف پس ازان تفصیل[4] از عرضداشت دستورِ تمام دانش بمسامعِ جاه و جلال خواهد رسید، اگرچه ایں مرید را بمقتضاے غیرت و حمیت که لازمۂ مریدی و تربیتِ پیر و مرشدِ حقیقی است اصلا بخاطر نبود که بایں طریق ازیں طرف برگردد، و اراده داشت که تا رمقے از حیاتِ مستعار باقی است، صرفِ جهد نموده بوسیلۂ جانفشانی در پیشگاهِ اقدس آبروے پیدا کند لیکن چوں حکمِ والا چنیں بود ناگزیر از اندیشۂ خویش باز آمده براے امتثالِ یرلیغِ عالم مطیع بصواب دیدِ وزیر با تدبیر بتاریخے که مقرر گشته و سابق معروضداشته عزمِ مقصد نمود، امید که از اقبالِ بیزوالِ بادشاهی بمجرد رسیدنِ عساکر نصرت مآثر باں حدود، اعداے مردود خاکِ ادبار بر فرقِ[5] روزگارِ خود بیخته راهِ فرار پیش گیرند،

پیر دستگیر سلامت! قبل ازیں عرضداشت نموده که بموجبِ حکمِ مقدس مبارک خان و کارخان و وفادارخاں را با جمعے از ملازمانِ خود از راهے که آمده بود بملتان رخصت نمود، تا فی الحال نام بردها

---

[1] ع المعظم، [2] ت یساول، [3] ع بقدر [4] ت مفصّل [5] ع و خاکِ ادبار برفرق روزگار

ظاهر ساختند که[1] درین وقت از فسادِ اقوامِ افغانان آن سمتِ راهِ مذبور خلل پذیر شده باشد، فرستادنِ این جماعت مصلحت نیست، و مع هذا العنایتِ قادرِ علی الاطلاق خاطرِ این فدوی از صوبهٔ ملتان و ضبط و ربطِ مهماتِ آنجا جمع[2] بود بنابران فسخِ این عزیمت نموده به تهانه دارِ قوشنج و دُدکی نوشته که خود را بملتان رسانند، انشاء الله تعالی عنقریب این مرید نیز بغزنین برسد، بعد ازان نوعیکه حکم شود بعمل خواهد آمد،

ظلّ ظلیلِ خلافت ابد آبد تظلیل باد،

۲

۳۴

مرید فدوی زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده و[3] وظائفِ عقیدت و ارادت بجا آورده، ذرهٔ صفت بعرضِ مقدسِ متعالی[4] میرساند، فرمانِ والاشان سعادت ترجمان که[5] یکے روز هشتم شعبان المکرم و دیگرے و هم شهرِ مسطور، زینت نگارش یافته مصحوبِ یساولان صادر شده بود، اولین بروز شنبه و دویمین فردای آن یکشنبه چهار هم همین ماه متواتر پرتوِ ورود بخشیده شرف بر شرف افزود، و فرقِ افتخار این مرید را بفلکِ دوّار سود، آدابِ مریدی و تسلیماتِ بندگی بتقدیم رسانیده امتیاز و سربلندی حاصل نمود

حقیقتِ روانه شدنِ عساکر گردون مآثر از قندهار قبل ازین معروضِ درگاهِ خلائق پناه گشته تا حال بمسامعِ جاه و جلال رسیده باشد،

مرشد مریدنواز سلامت! چون این اخلاص کیش در معاملهٔ بلخ تمامیِ لشکرِ توران زمین را از خان و سلطان و دیگر طبقاتِ[6] مردم که درین مرتبه فراهم آمده بود مکرر آزموده بیقین میدانست که وجودِ این[7] ده دوازده هزار از بکانِ بیجال چه خواهد بود، و برای استیصالِ آنها[8] نصف لشکرے که در رکابِ سعادتِ اعلیٰ حضرت است کافی است بنابران نمی خواست که دست از قلعه باز داشته با افواجِ قاهره بحصولِ مطلب برگردد، امّا از آنجا که حکمِ صریح بقدغنِ تمام نفاذ یافت که عساکر

۱ س و ب "که" محذوف ۲ ع جمیع ۳ س و ب "و" محذوف ۴ ع متعلی محذوف ۵ ع "که" محذوف ۶ ع و س طبقات دیگر مردم
۷ ع این دوازده هزار الیاس ۸ ع المیان،

منصوره ترکِ محاصرهٔ قلعه کرده بے توقف معاودت نمایند، وبعد شهرتِ ایں خبر وبرگشتنِ قرادلاں وفتورِ محاصره، امتثالِ فرمانِ ثانی که درباب یکماهه توقف صادر گشته متعذر بود، ناگزیر بصوابدیدِ دولتخواهاں[1] اتفاقِ مراجعت افتاد،

پیردستگیر سلامت! ایں فدوی، بعد مطالعهٔ منشور لامع النور که پیش ازیں درباب سرعتِ قطعِ منازل بنامِ وزیرِ بے نظیر بنفاذ پیوسته بود می خواست که پانزده هزار سوار خوش اسپه همراه گرفته بی تانی باخاں سعادت نشاں بایلغار عازمِ تنبیه اعداے ادبار شعار گردد، لیکن چوں بسلامت گذشتنِ توپ خانه بایں عظمت، واُردوے بایں کثرت ازیں راهِ پرآشوب مطلوب بود، وآں بدؔ[2] دل بے حضورِ ایں مرید تعذر تمام داشت، بنابراں بصلاحِ وزیرِ صافی ضمیر وافی تدبیر قرار یافت که تاقلاتِ[3] آن اغروق[4] وتوپ خانه را ازخود جدا نکرده، از آنجا ایں اخلاص سرشت وآں عضد الخلافت بارِ جمعیتِ مذکوره بایلغر متوجه پیش گردند، یکے از عمدهاے باباقی لشکرِ ظفر قرین برسرِ اُردو بوده باحتیاط طےِ مراحل نماید، ایں مرید نشانے بتمشیرخاں فرستاده که محلِ اجتماعِ مردودانِ الماں[5] را بواقعی دریافته بلا اهمال بنویسد، وجمعے از واقفانِ ایں سرزمیں را نیز بجاسوسی تعین نموده که خبرِ منقح بیاورند، انشاالله تعالی پس از وصول بحوالیِ قرابلغ یا پیش ازاں خبرے مشخص از غنیمِ لئیم برسد واثرے ازاں مقهوراں پدید آید، قصدِ استیصالِ آنها کرده بتائیدِ الٰهی واعتضادِ اقبالِ بزوالِ شاهی دمار از روزگارِ آں گروهِ نکبت آثار خواهد برآورد[6] وبرتقدیریکه از استماعِ طنطنهٔ عزیمتِ عساکرِ فیروزمند هراساں شده هزیمت[7] را غنیمت شمرده روے ادبار براه[8] فرار آورده باشند، باستعجال روانهٔ استانبوسِ اقدس خواهد گشت،

نیرِ عالم افروزِ خلافت وجهانبانی از مطلعِ اقبال وکشورستانی تا انقراضِ دوراں،

---

[1] ع: دولتخواهان [2] س: بدین [3] ع: قلاب [4] س: قلات اغرق، [5] ع: آلمان را بواقعی محذوف [6] ع: آثار خواهد برآورد، وبرتقدیریکه از" محذوف، [7] س: وهزیمت را، [8] ع: راهِ فرار،

تابان و نورافشان بماناد،

۳/۳۵

کمترین مریداں زمین خدمت بلب ادب بوسیده ذرّه مثال بمسامع جاه و جلال می رساند؛ منشور کرامت ظهور که مصحوب امیر بیگ یساول صادر گشته بود بستم شعبان المکرم شرفِ ورود بخشیده تارکِ افتخارِ ایں فدوی را از اوجِ فلکِ دوّار گذرانید،

مرقوم قلم جواهر رقم شده که "بسیار عجب نمود که[1] با چنین سرانجام قلعه بدست نیامد"

پیر دستگیر سلامت! حقیقت سرانجام قلعه گیری از عرضداشتِ اخیرِ دستور الوزرا که از قندهار بدرگاهِ[2] جهاں پناه ارسال داشته بعرضِ اقدس رسیده باشد، خصوصیاتِ دیگر نیز بعد ادراکِ سعادتِ بساط بوسِ اشرف از تقریرِ ایشاں مشروحاً در پیش گاهِ خلافت پرتو ظهور خواهد انداخت، برحقِ سبحانه تعالی[3] ظاهر است که ایں مرید همه وقت بمقتضاے اخلاص و رستِ خداداد، پیش رفت کارِ پیر و مرشدِ خود را منظور داشته، حتی المقدور[4] در هیچ باب کوتاهی ننموده، انشاء الله تعالی عنقریب کیفیتِ حال بر خاطرِ ملکوت ناظر که معیارِ حق و باطل است از قرار واقع هویدا خواهد گشت،

حکمِ گیتی مطاع بنفاذ پیوسته که "ما از سرِ قندهار گذشتیم بهر طریق که دانیم سرانجام گرفتنِ آں خواهیم فرمود، و آں مرید را همیں که بملازمت برسد رخصتِ دکن می فرمائیم اگر شاه نواز خاں را آں مرید می خواهد که با خود بدکن ببرد و او نیز راضی باشد از و پرسیده عرضداشت[5] نماید"

قبله و کعبهٔ دو جهاں سلامت! از آں جا که علوِ همتِ جهاں کشاے[6] و استقامتِ عزم[7] والاے اعلیٰ حضرت متوجه اعاظمِ امور بوده و هست یقین که فکرِ تسخیرِ قلعه بلکه تمام مملکتِ ایران با سهل وجهے

---

[1] ت و ب نمود و ع "که محذوف [2] ب: از تقریر بدرگاه [3] ت: برحق سبحانه و تعالی [4] ت و ب: حسب المقدور، [5] ت: عرضه داشت، [6] ع: جهاں کشائی، [7] ب: عازم،

خواهد شد، این مرید می‌خواست که تا تقریبِ یساقِ قندهار در میان است دریں ضلع بوده هرگاه سرانجام بواقعی[1] شود بتوفیقِ موفقِ حقیقی عزیمتهٔ کام و ناکام قلعه را مسخر ساخته بوسیلهٔ آں استرضاے خاطرِ مقدس بیش از پیش حاصل نماید، الحال هرچه ضمیرِ خورشید نظیرِ اقدس اقتضا فرموده عین صواب و محض حکمت است، این عقیدت منش را از اطاعتِ حکم والا چاره نیست، و عنایاتے که نسبت به این مرید می شود همه را تفضل[2] محض می داند،

حکمِ جهاں مطاع را بشاه نواز خاں رسانید، در جواب نمود که چوں بنده عنقریب بشرفِ آستاں بوس فایز می گردد، در انچه مرضیِ اعلیٰ حضرت باشد سعادتِ خود[3] خواهد دانست،

قبلهٔ جهانیاں سلامت! بودنِ این قسم بندهٔ عمده درآں سرحد جهت بعضے مصالحِ ملکی ضرور است، و این تجویز بغایت مناسب است،

نیرِ جهاں تابِ خلافت از افقِ کشورستانی تاباں باناد،

۴۸
۳۶

بعد اداے آدابِ عقیدت که متضمنِ هزاراں سعادت است، ذره صفت بعرضِ اقدس میرساند، دو[4] یرلیغِ والا که پس از وصولِ عرایضِ این اخلاص سرشت مصحوبِ چیلها زینتِ صدور یافته بود در روز[5] پنجشنبه بست و پنجم و شب جمعه بست و ششم شعبان المکرم شرفِ ورود ارزانی داشته، موجبِ امتیاز و سربلندی این مرید گردید، و تسلیمات[6] بندگی بجا آورده، تارکِ افتخار باوجِ گردوں سانید،

حکمِ گیتی مطاع بنفاذ پیوسته که "دو دلِ جاگیر آں[7] مرید پیشِ خان سعادت نشان فرستاده[8] شده، کیفیت را از اں معلوم نمایند و بفرزندانِ خود که در ملتان اند خبرے[9] بنویسند که بلاهور بیایند، و از آنجا همراهِ آں مرید بدکن بردند."

[1] ع واقعی [2] ع تفضل [3] س "خود" محذوف ب خود می داند [4] نسخهٔ م یہاں سے شروع ہوتا ہے [5] م روز پنجشنبه شب جمعه دوم شهر شعبان المعظم ع شب جمعه بست و ششم شهر شعبان المعظم [6] س و ب تسلیمات و بندگی [7] م ع این حرف [8] ع فرستاده شد [9] س و ب چیزے

قبلهٔ حاجات و کعبهٔ مرادات سلامت! بر ضمیرِ خورشید تاثیرِ[1] اعلیٰ حضرت که آئینهٔ چهره نمای حقایقِ اشیا است هویدا خواهد بود[2] که این فدوی که پیش نهادِ همتش[3] در همه وقت استرضای خاطرِ مقدس است درین مدت بهر خدمتے که از پیش گاهِ خلافت سرفراز[4] شده، سعادتِ خود[5] آں تصور نموده و اطاعتِ حکم را سرمایهٔ دولتِ جاودانی[6] دانسته بے مداهنت و التماسے[7] بقدرِ مقدور در پیشرفتِ آں کوشیده[8] درین ولا از ملاحظهٔ تفاوتِ حال و دولِ جاگیرِ دکن که حقیقتِ آں بر اعلیٰ حضرت نیکو روشن است انشاء الله تعالیٰ عنقریب بعد از ملازمت[9] از تقریرِ دلپذیرِ وزیرِ بے نظیر بمسامعِ جاه و جلال خواهد رسید بغایت متعجب گشت که آیا سببِ این همه کمی که قریب هفده لک روپیه است و باعثِ تغیرِ جاگیرِ سیر حاصلِ ملتان و بهکر شده، چه خواهد بود، اگر از روے[10] ذره پروری و مرید نوازی بخاطرِ مبارک پرتو انداخته باشد که این فدوی بخدمتِ صوبهٔ عمده سربلند گردد، درین صورت پرداختِ احوال نوعے[11] قرار یابد که از عهدهٔ این خدمت و ضبطِ صوبجاتِ سرحدِ وسیع برهم خورده بواقعی برون آمده، میانِ اقران[12] و دنیادارانِ دکن انفعال نکشد، و در حضورِ اقدس نیز مقصر نبوده از عتاب و خطاب ایمن باشد، و الا تنها صوبهٔ بنگاله که سابقاً بصیغهٔ التمغا مقرر بود[13] کافی است، از آنجا که عنانِ اختیارِ مریداں بدستِ حق پرستِ مرشدِ کامل مشفق است و عنایات و تفضلاتِ اعلیٰ حضرت در همه وقت زیاده از[14] استعداد و حالتِ بندگان بظهور میرسد یقین که آنچه بخاطرِ ملکوت ناظر گذشته محض صلاح و بهبودِ حال و مآلِ این مرید خواهد بود،

پیر دستگیر سلامت! بخاطرِ مقدس خواهد بود که این عقیدت منش نوبتِ اول که بمهم قندهار در میان[15] آمد بعد استفسارِ کنکاشِ تسخیرِ آں قلعه معروض داشته بود که اولیٰ و انسب آن است که دادا بهائی با این خدمت تعین شوند، و فدوی هراولِ ایشاں بوده به مراسمِ جانفشانی قیام نماید چوں مقدر[16] چنین بود که درین وقت صلاح[17]

---

۱ ع خورشید نظیر تاثیر ۲ س خواهد شده ۳ ع همت ۴ س و ب "خود" محذوف ۵ ب جاودان داشته ۶ ب بے مداهنهٔ التماس ۷ س کوشانید ۸ م و ع "از" محذوف ۹ ب اگرچه ۱۰ ب بنوعے قرار یابد ۱۱ ع امرا ۱۲ ع بود محذوف ۱۳ ع از محذوف ۱۴ س بیان ۱۵ م مقرر، ۱۶ م سرافراز، ۱۷ ع صفت،

این معنی در پردهٔ تعویق باشد، دراں ولا موقوف گشت، الحال نیز که ایشاں تعہد انجام این مہم نمودہ اند و خلف الصدق ایشاں بمنصب و خدمت صوبہ کابل امتیاز یافتہ بسیار مبارک است، انشاء اللہ تعالیٰ افتتاح این عقدۂ دشوار بکلید سعی ایشاں موافق خواہش و دلخواہ خواہد شد، امید کہ این جاں سپار کہ با وجود تحمل تعب چنیں یساق اصلا اندیشۂ صوبہ دکن وغیرہ بخاطرش راہ ندارد نیز بموجبے کہ دراں وقت التماس کردہ چندگاہ دریں ضلع بسر بردہ، تا ہنگام کار رفاقت نمودہ، تدارک مافات بپردازد، شاید بہ توفیق الٰہی دریں مرتبہ مصدر تردد سے گردیدہ، استرضاے باطن اقدس بوجہ احسن حاصل نماید،

و چوں خواہش خاطر مقدس آنست کہ در برابر تعہد چنیں خدمت عمدہ عوض صوبہ گجرات جاگیر نقد جید دریں سمت بایشاں مرحمت فرمایند، خالصات بادشاہی و محال جاگیرداراں کہ قابل تنخواہ ایشاں تواند بود بسیار است، دیگر ہرچہ راے مملکت پیراے اشرف اقتضا نماید عین حکمت است،

حقیقت طلب خانہ زاداں از ملتاں بلاہور از مطاوی عریضہ کہ بخدمت نواب تقدس احتجاب قلمی نمودہ بعرض ارفع اعلیٰ خواہد رسید،

مرقوم رقم کرامت قلم شدہ کہ اگر می دانستیم کہ قلعۂ قندھار رامی توانند گرفت لشکر را طلب نمی فرمودیم

مرشد مرید نواز سلامت! این فدوی صورت ارادہ خود را پیش ازیں معروض داشتہ بمسامع جاہ و جلال رسیدہ باشد، از آنجا کہ اولا حکم صریح بقدغن ہرچہ تمامتر عز نفاذ یافتہ بود کہ عساکر منصورہ بے تانی معاودت نمایند و این خبر شہرت یافتہ قرادلاں برگشتہ بودند و مردم دست از محاصرہ باز داشتہ برخے از پاے قلعہ برخاستہ، لہٰذا امتثال حکم فرمان ثانی را کہ در باب یک ماہہ توقف صادر گشتہ بود متعذر یافتہ ضرورۃً بصوابدید دستور تمام دانش و سائر دولتخواہاں اتفاق مراجعت افتاد، بر تقدیرے کہ در منشور اول حکم یرلیغ ثانی میرسید بتوفیق الٰہی آنچہ بندہاے جانسپار درہمیں ماہ شعبان بر سر قلعۂ کوہ می آوردند بر عالمیان

ل ع «و» محذوف ۲ ع آرزوے ۳ م تعہد محذوف ۴ ب دہندش ۵ ع احتجاب محذوف ۶ م و ع مرقوم قلم کرامت رقم ۷ ع «طلب» محذوف،

ظاهر می شد،

شرفِ اندراج یافته که رستم خان بهادر فیروز جنگ را با جمعے که حکم شده در غزنی گذاشته قلیج خان را با لختے از مردم روانهٔ چاریکار نماید"

قبله و کعبهٔ این مرید سلامت! انشاء الله تعالیٰ بست و نهم شهر حال با تمامی لشکر فیروزی مآل بغزنین رسیده حسب الحکم الاعلیٰ بعمل خواهد آورد، پس از دو مقام که برائے سرانجام اهلِ لشکر ضرورت است، باتفاقِ عضد الخلافت سعد الله خان کوچ بکوچ بادراکِ شرفِ ملازمت و سعادتِ آستان بوس بساعتِ مسعود متقرر خواهد شتافت،

۵ / ۳۷

مرید اخلاص سرشت آستانِ عقیدت بلبِ ارادت بوسیده ذرّه مثال بمسامع جاه و جلال می رساند: فرمان خجسته عنوان که روز جمعه یازدهم امرداد در جوابِ عرض داشت این فدوی شرفِ تحریر یافته بود، بست و هفتم شعبان المعظم سعادتِ ورود بخشیده افتخار افزائے این مرید گردید، تسلیماتِ بندگی بجا آورده آں عطیهٔ سترگ را آرایشِ فرقِ امتیازِ خود ساخت،

رقم پذیرِ خامهٔ الهام تصویر شده که "از هر کس کارے می آید و عقلا گفته اند که آزموده را نباید آزمود"

پیر و دستگیر و مرشدِ صافی ضمیر سلامت! از آنجا که حکیم علی الاطلاق، ذاتِ مقدسِ اعلیٰ حضرت را صفاتِ کمال ارزانی فرموده بقوتِ عقل و وفورِ تجربه بر جهانیاں برتری بخشیده، و جوهرِ قابلیت و حالتِ هر کس در والا دیدِ آنحضرت پیدا است، یقین که آنچه در بابِ مریداں و بندها بر زبانِ حقایق ترجمان میگذرد بیان واقع خواهد بود، و متضمن هزاراں نصیحت و ارشاد، بر اعلیٰ حضرت ظاهر است که هر کرا فی الجمله از خرد بهره است به نفع و ضرر خویش پے می برد، ایں جانسپار که تربیت یافتهٔ آنحضرت است در تقدیمِ خدمتے

---

۱ ع: چاریکار ۲ م: چاریکار ۳ م و ع: عساکر ۴ م: شرف ملازمت آستانبوس ۵ ن: پرست ۶ ع: جبت عنوان ۷ ع: یازدهم ۸ ع: دس بست و هفتم ۹ ع: بپاید ۱۰ ع: دکن شاد

کہ آں را باعثِ نیک نامی و منافعِ دو جہانی خود می داند، چوں بتقصیر راضی خواہد شد، بخاطرِ ملکوت ناظر خواہد بود کہ ایں مرید وقتیکہ بقندہار رسید، چوں صحبتِ آں مرتبہ[1] را بیاد داشت، آنچہ موافقِ دریافتِ قاصرِ خویش معلوم نمود، بلا توقف معروضداشتہ، التماسِ رفتنِ پیش کردہ بود، چوں دو لتخواہاں بمبالغۂ تمام باز نمودند کہ پیش رفت صلاح نیست، چہ دریں صورت جمعیتِ مصالحِ قلعہ گیری کہ دفورندارد[2] منقسم می شود و محاصرۂ قلعہ کہ اہم است، بواقعی از قوت بفعل نخواہد آمد و ثانی الحال کہ ایں معنی بعرضِ مقدس رسید حکمِ صریح بر طبقِ کنکاشِ دولتخواہاں نفاذ یافتہ کہ ایں فدوی ہمانجا بودہ بیش[3] نرود[4]، بنا براں از صواب دیدِ ایشاں کہ رعایتِ آں حسب الحکم الاعلیٰ لازم می دانست بیروں نہ رفتہ ناگزیر آں ارادہ را موقوف داشت، باتفاقِ دستور الوزرا بمحاصرہ پرداختہ و حتی الامکان درآں باب کوشیدہ امیدوار بود کہ کام و ناکام در ماہِ شعبان قلعۂ کوہ را مسخر خواہد ساخت، اگر فرصت می یافت سعیٔ خود را باتمام رسانیدہ از طعن و ملامت ایمن می بود، ہر گاہ بحسبِ تقدیر مقدماتِ مخلِ مطلب روئے[5] می دہد، فرصتِ کار از دست رود، غیر از اعتراف بقصور چہ چارہ؟ بعد از آنکہ دیگر مریداں باچنیں سرانجام شروع دریں مہم نمودہ کارے از پیش بہ برند[5] تقصیرِ ایں مرید بوضوح خواہد پیوست، امید کہ بر آزمائشِ ناآزمودہا اثرے مرتب[6] گشتہ، عنقریب مکنونِ خاطرِ مقدس جلوۂ ظہور دہد،

زینتِ اندراج یافتہ کہ "اگر آں مرید ولایتِ دکن را ہم آباداں تواند کرد بسیار خوب[7] است"،

قبلہ و کعبۂ دو جہانی سلامت! بر ضمیرِ منیرِ اعلیٰ حضرت مکشوف خواہد بود کہ ایں عقیدت منش ہر چند کہ در آباد انگاری و پرداختِ صوبجاتِ عمدہ با سایرِ مریداں برابری ندارد، اما از ابتداءے کہ بعنایتِ جاگیر سرفراز شدہ ہیچ گاہ[8] در پرداختِ امورِ ملکی و نسقِ مہمات مقصر[9] نبودہ، چنانچہ ہمیں صوبۂ دکن را کہ در نہایتِ ویرانی و برہم خوردگی بود، نوعے معمور ساختہ کہ بر عالمیاں ظاہر است و شاید بعد تغیر حقیقتِ آں بمسامع علیہ

[1] ع این مرتبہ ق آں مرتبہ یادداشت [2] س "د" محذوف [3] ب ہمانجا بودہ باشند ق ہمانجا بیش نرود [4] ق ہمین [5] ع می برند
[6] ق درع مترتب [7] ق "خوب" محذوف [8] س ہیچ گاہ ب ہمہ گاہ [9] ع متعصر،

رسیده باشد، درین ولا نیز بکرم ایزد جلّ شانه امیدوار است که اگر یک چندے از روے استقلال صوبهٔ مذکور بحال باند، و سرانجام مصالح در خور شود، با آنکه بسبب دست اندازی و غفلت صوبه داراں رعایا متفرق گردیده تمامیٔ آں ولایت از انتظام و رونق افتاده انشاء الله تعالیٰ در اندک فرصتے آثار سعی و کوشش این مرید بظهور خواهد رسید،

آفتاب سلطنت و خلافت از افق حشمت و جلالت تاباں باد،

$\frac{٦}{٣٨}$

مرید اخلاص سرشت آداب ارادت تقدیم رسانیده ذرّه آسا بعرض اقدس اعلیٰ میرساند که این مرید عقیدت آئین که شرف حضور پر نور پیر و مرشد خود را سرمایهٔ سعادت دو جهانی می داند و هیچ دولت را بدال نمی سنجد بعد دستوری یافتن از پیشگاه خلافت بموجبے که دستوری یافته بود طی مسافت نموده نشش منزل از باغ صفا، به پشاور رسیده سلخ نوشهره منزل کرد، و روز مبارک عید در آنجا اتفاق افتاد، تسلیمات مبارک باد بجا آورده زبان عقیدت بمراسم تهنیت گویا ساخت، حق عزّ شانه این روز سعادت افروز را بر ذات مقدس، مبارک و خجسته گردانیده سایهٔ لطف و عنایات پیر و مرشد حقیقی را بر مفارق مریداں مستدام دارا.

پیر دستگیر سلامت! این فدوی بموجب حکم ارفع میخواست که از پشاور به سه منزل بکنار دریاے سند رسیده بے توقف عبور نماید، لیکن چوں معلوم شد که از شدت آب تا حال پل مرتب نگشته و بادشاه زادهٔ جهانیاں هنوز این روے آب مقام دارند و اکثر بندهاے درگاه خلایق پناه که رخصت یافته اند در آنجا جمع آمده کشتیها آں مقدار نیست که تمامیٔ آں مردم با لشکر این فدوی بے تاخیر توانند گذشت و کنار دریا بجهت کمیٔ علف، مقام بسیار نمی تواں کرد، بنا براں قرار داده که چند روز در نوشهره وانکوره توقف نماید اگر درین ضمن شدت آب فرو نشیند و پل بسته شود فبها و الا انشاء الله تعالیٰ بکشتی گذشته کوچ بکوچ عازم مقصد خواهد شد،

۱؎ ع رسید ۲؎ ع نمیدس ماند ۳؎ ب بود ۴؎ ع بظهور رسید ۵؎ ب سر بر صبور ۶؎ غیور ۷؎ م چون ۸؎ م ارشاد ۹؎ ع دارد

آفتابِ جہان تابِ خلافت تابندہ بادا،

۳۹/۷

مرید فدوی زمین خدمت بلبِ عقیدت بوسیدہ ذرہ مثال بمسامعِ جاہ و جلال می رساند کہ والا منشور لامع النور صبح روز شنبہ سیوم شوال شرفِ ورود بخشیدہ سعادتِ بنہایت ارزانی داشت و فرقِ امتیاز ایں مرید باوج کیوان برافراخت،

یرلیغ گیتی مطاع زینتِ نفاذ یافتہ کہ "برکشتی گذشتن مناسب نیست ہرگاہ خبرِ بستن پل برسد از نوشہرہ کوچ نمودہ رواں شود و از پل بگذرد"

ہزار جانِ گرامی فدائے ذاتِ مقدسِ اعلیٰ حضرت باد کہ در جمیع امور صلاحِ حال و مآلِ مریداں را منظور داشتہ بمقتضائے ذرہ پروری در آنچہ بہبودِ آنہا است ارشاد می فرمایند شکرِ ایں عواطفِ بے پایاں بکدام زبان ادا تواں نمود، انشاء اللہ تعالیٰ بعد از آنکہ پل مرتب شود حسب الحکم الاقدس ازیں جا کوچ کردہ و از آب گذشتہ عازمِ مقصد خواہد گشت،

قبلہ و کعبۂ حقیقی سلامت! از خوبیٔ ہوا و طراوتِ سبزہ و فراوانیٔ علف ایں سر منزلِ دلکشا چہ معروض دارد، بسیار جائے بکیفیتے است معلوم نیست کہ دریں چند روز ہوائے پشاور بایں خوبی باشد، اگر حکم شود ایں مرید یک کردہ از انگورہ پیش رفتہ در موضع بریں کہ بقدر سبزہ و علف دارد منزل گزیند و رایاتِ عالیات بایں سرزمین نزول اجلال فرمایند، دیگر ہر چہ بخاطرِ مقدس میرسد محض حکمت است،

مرقومِ قلمِ جواہر رقم شدہ کہ "فرمانِ عالیشان بنامِ شائستہ خاں بصدور پیوستہ کہ راؤ کرن را در قلعۂ دولت آباد گذاشتہ خود بسرعتِ تمام بگجرات برود، و مردمِ آں مرید ہر چند زود تر بآنجا برسند بہتر است"

پیر دستگیر سلامت! ایں مرید پیش از آنکہ از حضور پرنور مرخص شود محمد طاہر ملازمِ خود را باجمعے

---

۱ ت. پاینده، ۲ ع ادب، ۳ ع منشور والا ۴ ع پل بستن نرسد ۵ م ذات اعلیحضرت ۶ ت زین، س ہرین

تعین نموده بود[۱] که بزودی خود را بدان حدود برساند، چون کشتیها بر[۲] گذر اٹک کم است مع ہذا مردم بادشا
زادهٔ جہانیاں می گذشتند، او تا حال دریں طرفِ آب مانده نتوانست عبور نمود، و الّا تا ایں زمان بسیار
پیش میرفت، اکنوں قدغن بلیغ با ورفته که با حمال[۳] و اثقال مقید نشده جریده از آب بگذرد و بر جناحِ
استعجال بشتابد، شاید تا[۴] اواخرِ ذی قعد بیرہا نپور برسد،

نیرِ عالم افروزِ خلافت تابنده باناد،

۸ / ۴۰

مرید عقیدت کیش آدابِ ارادت[۵] و بندگی بجا آورده ذره آسا بعرضِ اقدس اعلیٰ میرساند ہمای
اوجِ سعادت و شرف یعنی فرمان والاشان[۶] که در جوابِ عرض داشتِ ایں فدوی از مکمنِ مرید نوازی
زینتِ صدور یافته بود صبحدم جبهه سایهٔ ورود انداخته افتخار افزاے ایں مرید گردید،
پیر دستگیر سلامت! از آنجا نکه بتازگی از نوشتهٔ پسرِ راجه ٹوڈرمل بوضوح پیوست که در دو روز پل
مرتب خواہد شد، و نالهٔ که میان راه نشان میدادند نیز پایاب گشته بود، بنابراں ایں فدوی
غرّهٔ ذیقعده از جاے که مقام داشت کوچ نموده می خواست که نزدیکِ پل فرود آید و فرداے آں
از آب بگذرد، لیکن[۷] چوں پس از کوچ خبر رسیده که حسب الحکم الارفع بگذرِ چاکوکی پل خواہند بست[۸] و با نکه
مہیا شدنِ پل قریب بود کشتیها و مصالح بآنجامی برند، انشاء الله تعالیٰ بلا توقف ازیں منزل بجاے که
پل بسته می شود رسیده عبور خواہد نمود[۹]،
قبلهٔ دو جہانی سلامت! از کیفیتِ دشواریٔ راهِ ایں منزل چه معروض دارد یک پاؤ کرده
گلِ ولاے بشابه بود که فیل بمشقت تمام می گذشت و اسپ و اشتر بیشتر در وحل مانده بصد جرِّ ثقیل نجات
می یافت و از آنجا تا سرِ ناله نیز ہمه جا چارپایه[۱۰] تا زانو فرو میرفت، اگر دو سه روز دیگر باراں اماں نه دہد

۱ ح تعین نموده کرد ۲ ع بر محذوف ۳ ع اجمال و اثقال ۴ ع با واخر ۵ م آداب ارادت بجا آورده ۶ م عالیشان ۷ س و
ت و لیکن ۸ م خواہد بست ۹ م توانند نمود ۱۰ ع س و م چاروا،

شاید[1] ازیں راہ بآسانی عبور توان[2] نمود،

سرادقِ سلطنت بادتادِ خلود مربوط باد،

۹
―
۱۴

بعد ادائے آدابِ مریدی ذرہ صفت بعرضِ اقدس[3] میرساند[4] کہ والا[5] منشور لامع النور یکپاس[6] از روز دوشنبہ گذشتہ در اثنائے راہ شرفِ ورود بخشیدہ سرمایۂ افتخار و سرفرازی ایں مرید گردید، و از عنایت آہوے شکار خاصہ و میوہ کہ محض تفضل و ذرہ پروری بود، امتیاز تمام حاصل نمودہ تسلیمات بندگی بتقدیم رسانیدہ[7]،

حکمِ اقدس بنفاذ پیوستہ کہ پلِ دریاے چناب تیار شدہ، آں مرید روز دوشنبہ از دریا بگذرد،

پیر دستگیر سلامت! ارادہ[8] ایں فدوی نیز آں بود کہ اگر پل مرتب باشد[9] روزِ مسطور عبور کند، ہمیں قصد امروز بکنارِ آب رسیدہ انشاء اللہ تعالیٰ بمجرد آنکہ[10] پل مہیا آمادہ شد[11] در حالت[12] منتظرہ نماند از دریا گذشتہ روانہ[13] پیش خواہد گشت[14] نقل خطے[15] کہ میر خلیل بعمدۃ الملک شایستہ خاں نوشتہ، با فرمانِ عالیشان رسید، و بر حقیقت بیماری عادل خاں اطلاع یافت،

پیر و مرشد حقیقی سلامت! ایں فدوی در سرعتِ طے منازل کوتاہی ندارد، اگر ایں مقامہا کہ آن روے اٹک و ایں طرف چناب واقع شدہ مانعِ قطع مسافت نمی گشت تا حال بنواحیٔ دار الخلافت شاہجہاں آبادی رسید، اکنوں نیز انشاء اللہ تعالیٰ بعد عبور ازیں[16] دریا بقدرِ مقدور در سرعت تقصیر نمودہ بوقت[17] خود را بداں حدود رسانیدہ بتوفیقِ الٰہی قابو را از دست نخواہد داد،

ظلالِ خلافت و جلال بر مفارقِ عالمیاں لا یزال باد،

---

[1] م "شاید" محذوف [2] ت "تواند نمود" [3] ع و م "مقدس" [4] ع "میرساند" [5] الامنشور شد [6] ع "از" محذوف [7] ع "رسانید" [8] ع "اراده این" محذوف [9] ع "شد" [10] ع "بمجرد دیکہ پل مہیا شد" [11] ع و م "مہیا و مرتب شدہ" [12] ت "در حالت" [13] ت "روانہ گذشتہ" [14] ع "خواہد شد" [15] ت "در" [16] ع "خط" [17] ع "این" [18] م "دبوقت"

۱۰ / ۸۲

زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده ذرّه مثال بسامعِ جاه وجلال میرساند که منشورِ لامع النّور سعادت گنجور آخر روزِ سه شنبه مصحوب بهندر رابن کرامت ورود بخشیده، موجبِ امتیاز ایں مریدگردید[۱] آدابِ مریدی بجا آورده، آں والاعطیه راآرائشِ فرقِ مباہات خود ساخت،

حکمِ گیتی مطاع لمعانِ ظهور یافته که "چند کشتی بکلاوتناں بدہد وگرستنِ پل ممکن نباشد آں مرید بر کشتیهای بسیار که آنجا است بگذرد و بعد ازاں عمدهٔ راجهاے عالی تبار و دیگر مردم که آں طرف مانده اند[هند] خواهند گذشت"؛

پیرِ دستگیر سلامت! کلاوتناں روزِ مبارکِ دوشنبه از آب گذشته روانه شدند ونصفِ شب همان روز پل شکست و مردم بهجومِ عام نموده کشتی هارا پراگنده ساخته بردند، چوں ایں مرید بعد یکپاس روز[۲] بندبور رسید از آنجا که کشتیها متفرق گشته مصالحِ پل موجود نبود، ناگزیر قرار داد که بر کشتی بگذرد، عمدهٔ راجها و مهابت خان و جمعے دیگر از بندها دریں دو روز عبور کردند، ایں فدوی فردا از دریا گذشته انشاء الله تعالیٰ پس از یک مقام کوچ بکوچ عازمِ مطلب خواهد شد،

نقلِ واقعهٔ[۳] بیجاپور که حسب الحکم الارفع[۴] سیّد علی فرستاده بود، رسید و بر مضمونِ آں اطلاع حاصل گشت، عجب که آں حق ناشناس[۵] قدرِ عنایات و تلطفاتِ بے اندازهٔ اعلیٰ حضرت را که زیاده بر حوصلهٔ او بظهور[۶] رسیده، نداند و کفرانِ نعمت نماید، انشاء الله تعالیٰ عنقریب جزاے آں خواهد یافت، ایں مرید عقیدت سرشت[۷] بطریقے که ارشاد یابد با او و قطب الملک سلوک کند،

آفتابِ عالمتابِ خلافت بر مفارقِ مریداں و فدیاں تا انقراضِ زماں انقراض نیابد و پاینده باد،

۱ تم این خبر ۲ س ق ب "که" محذوف ۳ س ق ب واقع ۴ تم الارفع الاعلیٰ ۵ س ق ب ناحق شناس ۶ ب بر ظهور،
۷ س ق ت میں یہ خط یہیں پر ختم ہو جاتا ہے،

۱۱/۴۳

مرید اخلاص سرشت مراسم عقیدت و ارادت را که متضمن ہزاراں سعادت است بجا آوردہ،
ذرّہ صفت بعرضِ مقدس میرساند کہ نیرِ سپہرِ عزت و شرف یعنی منشور ساطع[1] النور روز سہ شنبہ نہم شہرِ حال ہنگامے
کہ از ملونڈی (کذا) گذشتہ بود در اثنائے راہ مصحوبِ فتح اللہ پرتوِ ورود انداختہ افتخار افزائے ایں مرید گردید، در بابِ
سلوک با دنیا داران دکن نوعیکہ حکم شدہ انشاء اللہ تعالیٰ بعمل آوردہ[3] از جانبِ خود در حسنِ معاش کوتاہی نخواہد نمود[2]
مرقومِ قلمِ جواہر رقم گشتہ کہ "آں مرید را در رفتن توقف بسیار روے دادہ اکنوں از ہر راہے
کہ زود تر تواند رسید خود را برساند"

پیر دستگیر سلامت! از آنجا کہ ایں مرید ہمہ جا برابر[ع۹] لشکر ظفر اثر طے مسافت می نماید، سببِ توقف بر
آئینۂ خاطرِ ملکوت ناظر روشن خواہد بود. راہے کہ گھاٹیِ چاندہ میرود، اگرچہ چند منزل نزدیک تر است،
و ایں فدوی اصلا بتوقف راضی نبودہ می خواہد کہ بسرعتِ تمام خود را بدکن برساند[4]، اما چوں متعلقان
جمیع مردم از ملتان رسیدہ اند و بہل و ارابہ[ع۱۰] بسیار ہمراہ است، و بایں ہمہ احمال و اثقال زیادہ از چہار پنج کروہ
منزل نمی تواں کرد و عقب گذاشتنِ مردم در چنیں[5] راہ نا سلوک مناسب نیست قرار دادہ کہ از سنام[6] و
لودہانہ شدہ نزدیکِ دار الخلافت شاہجہاں آباد بر آں راہ راست ملحق شود و از آنجا نوعے قطعِ منازل کند
کہ در عرضِ یک ماہ بہ برہان پور تواند رسید، چہ در راہِ راستِ بادشاہی اگر بعض مردم بزیادتیِ اسباب[7]
عقب بمانند[8] اندیشہ نیست،

آفتابِ جہاں تابِ خلافت تا انقراضِ زماں بر مفارقِ عالمیاں تاباں بماناد[9]،

۱ تم لامع ۲ تن خواہد آورد ۳ تب نمودہ ۴ تم رساند ۵ تم در این چنین، ۶ تم بسنام دلوہانہ،
۷ تب، اسباب زیادتی، ۸ تب بماناد، ع۹ تب برابر، ع۱۰ تم وتب عرابہ،
۹ یہ خط س د تخ مین نہین ہے،

١٢
٤٤

بعد اداے آداب مریدی ذرہ آسا بعرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند کہ ایں مرید از پانی پت بستہ کوچ
بست و سیوم ذی الحجہ بدار الخلافت شاہجہاں آباد رسیدہ در باغِ فاضل خاں کہ بیرونِ حصارِ شہر است
نزول نمودہ و تا آخرِ آں روز در اعز آباد فیض بنیاد بسر بردہ شب بمنزل آمد خوبیہاے ایں مکان نزہت
نشان زیادہ بر آن است کہ بعبارت در آید، عمارتے کہ درین ولا حکم شدہ بود صورتِ اتمام گرفتہ طلاکاری
سقف سہ ایوان مرتبہ یا پایانِ اطرافِ حوضے کہ بتازگی ترتیب یافتہ و ماہی[1] بسیار دراں سر دادہ اند، ماندہ
و یک ایوان و دو حجرہ کہ بجاے بنگلہ حکم شدہ[2] بود، مرتب گشتہ، بسیار بموقع است، نقاشیٔ عمارتِ چہار آبشار
با تمام رسیدہ[3] و در مجمر سنگین حوض میانِ باغ کارے ہست، خواص پورہاے نور اسفید کاری می کنند،
قاضی نظاما می گفت کہ تا بست[4] روز جمیع عمارات بہمہ جہت مرتب خواہد شد،

فرداے آں روز چہار شنبہ حسب الحکم الارفع بدیدنِ ہمشیرہاے محترمہ بدرون[5] قلعہ رفتہ تخت
با خانہ زادانِ[6] اعلیٰ حضرت از تماشاے عمارات[7] دولتخانۂ مبارک کہ در معمورۂ ربع مسکون بے مثل طاق
است فرحت اندوز گشتہ، تا دو پہر سیری نمود، و درین مدت ہر چند در آں مکانہاے[9] عشرت بنا نظر
بیشتر[10] میکرد شوقِ تماشا افزوں تر می شد، و دل از تفرجِ[11] آں بر نمی توانست گرفت، ؎

زپاے تا بسرش ہر کجا کہ می نگرم　　　کرشمہ دامنِ دل میکشد کہ جا اینجاست

پایۂ ستونہاے جھروکہ خاص و عام مقدس را برچین کاری نمودہ مرتب ساختہ اند[12]، و رنگ محل[13]
کہ اسم با مسمّی است تا پاے کار از سنگ مرمر تیار شدہ و سقفش[14] کہ بطرز گنبد بود مسطح ساختہ موافقِ حکم

١ ب: ماہر ٢ ع: حکم شدہ بود: محذوف ٣ م: رسیدہ ٤ م: بہ بست ٥ ع: درون قلعہ ٦ م: خانذادان ٧ ع: د ٨ م: عمارت
٩ ع: مکان عشرت بناؤ ١٠ ع: "بیشتر" محذوف ١١ ع: تفرج ١٢ م: درخ: یہ خط ابتدائی "مرتب ساختہ اند" تک ان نسخون
مین نہین ہے، ١٣ م: اندرون رنگ محل . . . . مسطح ساختہ محذوف، ١٤ ع: شفقت

نقاشی کردہ پردہ ہاے آئینہ کاری ترتیب دادہ[1] اند بغایت زیبا و خوش نما است، برجِ مثمن خنجخانہ نیز مطابقِ حکم بااتمام رسیدہ پارۂ کارِ[2] حکاکی در آں ماندہ بسیار خوش طرح دیجا است، از راہ ہاے غسلخانہ[3] سلطنت کاشانہ[4] را برچنیں کاری بس بہ تکلف[5] کرن، فرشِ حمامِ خاصہ را حسب الحکم[6] بر چنیں کاری با شان[7] نمودہ اند، نہرِ مرغولہ دارِ سنگ مرمر مشتمل بر دو حوض کہ مجدداً[8] جانبِ دریا در باغ حیات بخش احداث یافتہ خیلے تازگی دارد و حوضِ آبشارِ شاہ برج کہ از سنگ قندھار است و نہرِ مرغولہاے حوض میانِ برج را بر چنیں کاری کردہ بااتمام رسانیدہ اند، در باغ حیات بخش کہ الحق تفرحِ[9] آں نہالِ زندگانی را تازہ می سازد گل زعفران بسیار خوب شگفتہ بود، باغ آرامگاہ فیض بارگاہ[10] خیلے بصفا است و عمارات محلِ نواب بیگم صاحب جیو[11] بموجب حکمِ اقدس سمت اتمام یافتہ در خس خانہ کہ بجاے دیوان خانہ شدہ کار باقی ہست[12] عنقریب مرتب خواہد شد، زبانِ مقال در تعریف و توصیفِ ایں[13] عمارات راحت افزا و باغات دلکشا لال است، حق تعالیٰ بزودی ایں مکانہاے بے نظیر را بفرِ قدوم سعادت لزوم شرف و رونق تازہ و طراوتے بے اندازہ بخشد، ذاتِ مقدسِ اعلیٰ حضرت را فراوان سال در کمالِ جمعیت باگوناگوں عیش و عشرت زینت افزاے عرصۂ جہاں دارا[14] د،

روز پنجشنبہ ہمشیرۂ کلاں را منزلِ خود بردہ جمعہ بست و پنجم از ایشاں وداع شدہ کوچ نمودہ و در اثناے راہ مسجد و سراے کہ باہتمامِ گماشتہاے[15] خان سعادت نشان تیار می شود رسید، حجرہاے سرا را در غایتِ پاکیزگی تمام کردہ اند، کارِ دروازہا ماندہ و ایوانِ اطراف گنبدِ مسجد در نہایت خوبی اساس

---

[1] ع نمودہ اند، [2] س غسلخانہ [3] م - بحکم والا [4] ع - پارۂ حکاکی، [5] ب و ع کاشانۂ سلطنت،
[6] ع - بس مکلف، [7] ع - "حسب الحکم" محذوف، [8] س، بادشاہانہ،
[9] ع - محدود، [10] س - تفرج، [11] ع "فیض بارگاہ - محذوف [12] ع "جیو" محذوف،
[13] س و م کار ہست، [14] ع آں، [15] ع - دارد، [16] ع "گماشتہاے" محذوف

یافته، خیلے وسعت دارد، تا دو ماه دیگر مرتب خواهد شد، بعد ازاں بباغ نواب بیگم صاحب[1] جیو آمده زمانی
سیرِ آں نزہتگاه نمود، چشمه هائے[2] ایوانِ هر دو محلِ مقابلِ احسب الحکم الارفع افزوده اند و بسیار خوش نما
شده، نهر چوک و[3] حمامِ پیش باغ را نیز خوب ساخته اند، از آنجا روانهٔ منزل گشته در فرید آباد فرود آمده روز
دیگر به پلول و[4] از آں جا بهودل رسیده[5]، امروز که بست و نهم ماه است باکبرپور نزول نمود، انشاء الله تعالی
پنجشنبه سیوم محرم مکرم باکبرآباد خواهد رسید،

و چوں برائے داخل شدنِ برهان پور ساعتے نزدیک تر و بهتر از غرهٔ ربیع الاول نشان نمی
دهند، قرار داده که بعد دو سه مقام ضروری از اکبرآباد کوچ کرده تا سرحدِ دکن در ره نوردی سرعت
بکار برد[5]، و بعد ازاں تا رسیدنِ ساعت مختار از زبده گذشته روزے چند در نواحی برهان پور توقف نماید

ظلِ ظلیلِ خلافت و جهانبانی ابدالتظلیل[6] بماناد،

۱۳
۴۵

فدوی عقیدت سرشت بعد ادائے وظائفِ ارادت[7] و بندگی که سرمایهٔ سعادت ابدیست[8]
ذره مثال بعرضِ مقدس میرساند که ایں مرید روزِ پنجشنبه سیوم محرم مکرم داخل اکبرآباد شده، از راه بقصدِ ملاقات
بادشاهزادهٔ جهانیاں بباغِ جهاں آرا رفت و در آں مکاں نزهت نشان فیضِ صحبت ایشاں دریافت
آخر روز بمنزل که در باغ جهاںتخاں قرار یافته بود آمد[9] و جمعه بطوافِ روضهٔ منوره رفته برکاتِ زیارت
سراسر طاعت[10] اندوخت، عماراتِ ایں خطیرهٔ قدسی اساس بهمه دستور که در حضورِ پر نور باتمام رسیده،
استوار است، مگر گنبدِ مرقدِ مطهر که از جانبِ شمالی در برشکال از دو جا تراوش می کند و هم چنین چهار[11] پیش
طاق و اکثر شاه نشینانِ[12] تهٔ دوم و چهار گنبد[13] خورد و چهار صفه[14] شمالی و ته خانهاے کرسی هفت

---

[1] ع. صاحبه آمده، [2] ع چشمهاے، [3] ع "و" محذوف [4] ع به دهول، [5] ع، بکار برده بعد ازاں،
[6] س. ابدی انتظلیل و ع ابد بماناد [7] ع آداب بندگی [8] س سعادت مندی [9] س آمده [10] ع اطاعت
[11] ع "چهار" محذوف [12] س شاه نشینهاے [13] ب چهار گنبده خوار چهار، [14] س صیغه اب صفه،

درہم کشیده[1]، پشتِ بام خام پوش گنبدِ کلاں دریں فصل از دو سه جا چکیده بود مرمت شده در برشگالِ آینده تا چه روی[2] دهد گنبدهاے مسجد[3] و جماعت خانه نیز در موسمِ باراں می چکد[4] مرمت کرده اند بنایان[5] می نمایند که اگر فرشِ پشتِ بامِ مرتبهٔ دوم را وا کرده ریخته سازند و بالاے ریخته بارتفاعِ نیم گز نه کاری شود شاید پیشِ طاق و شاه نشین و گنبدهاے خرد باصلاح بیاید، و در تدبیرِ گنبدِ کلاں[6] بعجز معترف اند،

پیرو دستگیر سلامت! ایں قسم عماراتِ عالی بنا را طرفه چشم زخمے رسیده اگر پرتوِ التفاتِ اقدس بعلاج دفعِ آں افتد بجا خواهد بود،

باغِ ماهتاب را تمام آب گرفته بود، بنا براں از صفا افتاده، عنقریب طراوتِ تازه[7] خواهد یافت، حوض مثمن و بنگله هاے اطرافِ آں پاکیزه و مصفا است، از طغیانِ آبِ دریاے جون[8] آنچه شنیده شد جاے تعجب است، بالفعل و یا بطرفِ عتیق[9] میل کرده متصلِ آں میگذرد،

روز سه شنبه بادشاهزادهٔ جهانیان بمنزلِ خود آورده فرداے آں باز دیدنِ ایشاں رفته وداع شد، و روزِ مبارکِ دوشنبه هفتم از آنجا کوچ کرده امروز که هشتم ماه است نزدیک بدهولپور رسیده، انشاءالله تعالیٰ نوعیکه قبل ازین معروضداشته تا سرحدِ دکن در هیچ مکان عنانِ مسارعت باز نکشیده کوچ بکوچ طے مراحل خواهد نمود،

نیرِ جهانتابِ خلافت بر مفارقِ عالمیاں تابنده[10] بماناد،

۱۴/۴۶

فدوی اخلاص سرشت آدابِ عقیدت[11] و ارادت بجا آورده ذره آسا بعرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند منشور لامع النور سعادت گنجور که بعد وصول بدار الخلافت شاهجهاں آباد زینتِ صدور یافته بود

---

۱ ب درنیم ۲ ع. ردد، ۳ ع مسجد جماعت، ۴ م ت و "محذوف ۵ ع سامان ۶ ع کلان" محذوف ۸ ع ماند ۷ م ت چون ۹ ع عمیق ۱۰ م ت تابان باد ۱۱ ع عقیدت ارادت،

صبحِ چہار شنبہ بست و سیوم محرمِ مکرم پرتوِ ورود بخشیدہ سرمایۂ افتخار و امتیازِ ایں مرید گردید، تسلیماتِ بندگی بتقدیم رسانیدہ آں دیباچۂ عزو شرف[1] را آرائشِ تارکِ مباہاتِ خود ساخت،

تشریف آوردنِ رایاتِ جاہ و جلال بدولت و اقبال بدارالخلافت خجستہ مبارک[2] باد و ایزد کام بخش[3] اعلیٰ حضرت را فزادواں سال بعیش و عشرت بر فرقِ مریداں سایہ گستر داراد،

نگاشتۂ قلمِ جواہر رقم شدہ کہ "چہار ماہ است کہ آں[4] مرید از خدمت مارخص گشتہ دو ماہ است کہ صوبہ دارِ ہر چہار صوبۂ دکن از آنجا روانہ احمد آباد شدہ بگجرات رسیدہ، ہر چند آں مرید زود تر خود را بدولت آباد برساند بہتر است"

قبلۂ حاجات و کعبۂ مرادات من[5] سلامت! بر پیشگاہِ خاطرِ ملکوت ناظر ہویدا خواہد بود کہ ایں عقیدت کیش دریں مدت بہر خدمتے کہ سرفرازی یافتہ حتی الامکان بتقدیم آں پرداختہ و در امتثالِ حکمِ لازم الاتباع اصلاً تعلل و تاخیر ننمودہ، دریں مرتبہ کہ بمحض تفضل و عنایات[6] بصوبہ جاتِ دکن کہ قبل ازیں مدتے دراں مرزبوم بسر بردہ، دستوری یافتہ و خدمتِ بادشاہی کہ آں را بمنزلِ[7] طاعتِ الٰہی می داند[8]، دراں صوبجات بسیار روی میدہد، اگر چنانچہ بعض موانع راہ و بے سامانی سپاہ کہ حقیقتِ آں بر ضمیرِ خورشید نظیر مسطور نیست واقع نمی شد، ایں ہمہ توقف چہ امکان داشت، ایں مرید شاگرد و پیرو مرشدِ حقیقی خود با آہستہ رفتن کمتر آشنا است، انشاء اللہ تعالیٰ اواسطِ شہرِ صفر ختم بالخیر و الظفر بنواحیٔ برہان پور رسید، اگر در آنجا کارے نباشد بے توقف عزیمتِ دولت آباد خواہد نمود،

---

[1] ع و م عزت و شرف، [2] ع و م، بدارالخلافت مبارک و خجستہ باد، [3] ع، و کام بخش حقیقی،
[4] ب "کہ آں مرید..... دو ماہ است" محذوف، ع، چہار ماہ است کہ آں مرید مرخص گشتہ و چہار ماہ است کہ صوبہ دار ہر چہار صوبہ، [5] ع و م "من" محذوف [6] ع عنایت،
[7] ع، بمنزلۂ محذوف، [8] ع می داند، محذوف

قبلهٔ دو جهانی سلامت! روزے که ایں مرید به دهول پور رسید، شنید که در شکارگاهِ نداراباری
درکهیر کهیت[1] که از دهول پور چار پنج کروه است، نیلهٔ ابلق کلانی است، چوں مسافت قریب بود میخواست
خود بدیدنِ آں برود، لیکن بے تحصیلِ[2] حکم به شکارگاهِ خاصه درآمدن از ادب دور دانسته ملک حسین را
با قراولانِ خود فرستاد که دیده بیایند، آنها چناں باز نمودند که خطے در نهایت سفیدی بعرض پنج[9] و
شش انگشت جانبِ راست از بالاے پشت تا زیرِ شکم افتاده بغایت خوشنما است، دیگر از گوالیار گذشته
در اثناے راه کوته پاچه سفید دیده شد که هردی نراین زمیندارِ گدیه[3] براے دادا جانی جیو مصحوبِ کسانِ
خود فرستاده که از نظرِ انور بگذرد، بغایت سفید و نادر است، با بو طالب یساول که میر عرب متصدی
معزولِ[4] بندرِ سورت و غلام رضا سوداگر را بدرگاهِ جهاں پناه می برد، تاکید نمود که آں را با کسانِ زمیندارِ مذکور
با حتیاطِ تمام تا دار الخلافت برساند. سید حسین نام ملازمِ مهابتخاں که سابقاً در دهولپور فوجدار بود، در نیولا
فوجداریِ گوالیار بادست، بندوبستِ آنجا[10] خوب کرده متردّدین درکمالِ امنیت آمد و رفت می نمایند،

پیر دستگیر سلامت! از آنجا که راهِ راستِ بادشاهی از بلانچه[5] تا سیری کتل و سنگ[6] لاخ بسیار دشت
و بهل دراتِ صعوبت[8] می گذشت، ایں مرید راهے دیگر که از بلانچه بطرفِ دستِ راست جدا می شود دو کتل[7]
سهل و سنگلاخ کمی دارد، بدیں طریق از دریاے نرور نباشے[8] گذشت، اختیار نموده بآسانی عبور کرد،
اگر بر تیغِ گیتی مطاع شرفِ نفاذ یابد که فوجدارِ نرور[12] در جاری ساختنِ ایں راه مساعی جمیله بظهور رسانیده،
چند گاه تهانه در اینجا مقرر کند، موجبِ آسائشِ خلق الله خواهد بود، چه در موسمِ برشگال که راهِ راست
از طغیانِ دریا مسدود می شود، متردّدین محنتِ فراواں می کشند، مسافتِ هر دو طریق برابر است،
ایں فدوی دریں راه دو مکان قابلِ احداث را بنظر آورده بعد از انکه حسب الحکم الارفع راه جاری

---

[1] س. گهرگهیت، ع کهم کیٹ کهر کهیت [2] ع و م تحصیل، [3] س کریه، ع کوهی م کده [4] ب معذور [5] س و ع بلانچه
[6] س و ب. سهری کتل و س سری گنگ سنگ لاخ، [7] ع کتاب سهیلی م کتل سهلی، [8] س. باشے،
[9] م و ع "و" المحذوف [10] م آنجا آمد، [11] م عرابه، [12] م "نرور" محذوف،

شود، سراها نیز بزودی عمارت خواهد یافت،

پیر و مرشد من سلامت! از گوالیار این طرف در هوا خیلے تفاوت ظاهر شد، شبها بلحاف احتیاج هست[1] و اوّلِ روز اگرچه نیمه آستین پوشیده می شود، اما بعد یک پاس تا سه چهار گھری از روز مانده[2] قبا هم گرمی میکند، فردا که روز مبارکِ دوشنبه است از سرونج کوچ کرده روانه پیش خواهد گشت[3]،

ظلِ ظلیلِ خلافت و جهانبانی ابدی التظلیل بماناد[4]،

۱۵ / ۴۷

زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده ذره مثال بمسامعِ جاه و جلال میرساند که این مرید روزِ جمعه دوم صفر بالخیر و الظفر[5] در منزلِ دوراهه بابهائی مرادبخش ملاقات نمود، و فردای آن در همان منزل بود[6] فرمانِ عالیشان بخطِ منشی افتخار اندوخته برقدسی احکام مطلع گردید،

یرلیغِ جهان مطاع کرامتِ صدور یافته که هرگاه زمیندارِ چانده[7] که حسب الحکم الارفع ارادهٔ درگاه خلایق پناه دارد، پیشِ آن مرید بیاید او را زیاده از یک روز نگاه نداشته ببارگاهِ والا دستوری دهد"

پیرِ دستگیر سلامت! بعد از آنکه زمیندارِ مذبور بیاید مطابقِ حکمِ اقدس بعمل آورده، بے توقف او را روانه درگاهِ سلاطین پناه خواهد ساخت، در بابِ پیشکشِ او نیز بموجبِ ارشاد عامل خواهد گشت،

قبله و کعبهٔ حقیقی سلامت! چون درینولا از عرضداشتِ مرشد قلی خان در روزنامچهٔ وقایع معلوم شد که امان بیگ قلعه دارِ قندهار صوبهٔ تلنگانه تصدقِ فرقِ مبارکِ اعلیٰ حضرت شده، بنابران این مرید محمد شاه قدیمی را که هشتصدی[8] ذات و سوار منصب[9] داشت و باستقبالِ این فدوی عقیدت سرشت آمده بود، ایدان خدمت رخصت نمود که بسرعت هرچه تمام تر خود را برساند و صدی ذات

۱ع: هست، محذوف تم است ۲ع: از زر ماندهٔ محذوف ۳ع: روزانه پیش خواهد شد ۴ع: محمود باد، ۵ تس دب: بالمظفر ۶ تس و تب: بوده ۷ تب: چند، ۸ تس دتب: هشتصدی، ۹ منصب هشت،

دسوار ازانجمله یکصد سوار دو اسپه وسه اسپه بشرطِ خدمتِ مذکوره[1] اضافه تجویز کرد که از اصل و اضافه بمنصب
یکهزاری ذات و یکهزار سوار[2] یکصد سوار دو اسپه وسه اسپه سرفراز باشد، و فتح ولد ذکریا را که سابقاً
بمنصبِ ششصدی ذات و شش صدی سوار سربلند بود ثانی الحال بشرطِ خدمت، دو صدی ذات و
دو صد سوار اضافه با و مرحمت گشته، از تغیرِ محمد شاه به تهانه داری تونداپور[3] مقرر ساخته، چون بنده جمعیت
دار کار آمد نیست، اضافه او را بشرطِ این خدمت، بحال داشت[4] و کس تعین[5] کرد که سزاولی نموده از
برهانپور او را بتهانهٔ مسطور برساند،

پیر و مرشدِ این مرید سلامت، یادگار جولاق که با نذر[6] محمد خان بمشهد رفته و از[7] آنجا او را باصفهان[8]
برده بودند، درین ایام به بصره رسیده، از راهِ بندر سورت مراجعت نموده، عازمِ آستان بوسِ
معلّی بود، در اثنای راه این فدوی را دید، از آن جا که فیوضاتِ عامهٔ اعلیٰ حضرت مانندِ نعمای
بی متناهی الٰهی همه کس را درخورِ استعداد و قابلیت شامل است، یقین که مومی الیه نیز بقدرِ حالتِ خویش
سرفرازی خواهد یافت، روزِ تحریرِ[9] عرضداشت که یک شنبه یازدهم[10] شهرِ مذبور است بکنارِ دریای نربده
رسید، بتوفیقِ الٰهی و یمنِ تربیتِ مرشدِ کاملِ خود در انجامِ خدمتِ مرجوعه کوتاهی نخواهد[11] ورزید،
آفتابِ خلافت و جهانبانی تا انقراضِ دوران[12] تابان بماناد،

$\frac{16}{48}$

مرید اخلاص سرشت وظائفِ عقیدت و بندگی بجا آورده ذرّه آسا بموقفِ عرضِ والا
میرساند که عنوانِ صحیفهٔ سعادت[13] و شرف یعنی منشورِ لامع النور مزیّن بخطِ قدسی نمط در کنارِ دریای

---

[1] ب. مذبود، [2] ع. "یکصد سوار دو اسپه وسه اسپه" محذوف [3] ع و تهانه داری لونداپور، [4] ع. بحال است، [5] ع دکیل کرد، [6] ب. نظر محمد خان، [7] س باصفهان [8] س بروز تحریر [9] ع دهم دیازدهم شهر مذکور نشد [10] ع نخواهد کرد [11] م "تابان" محذوف [12] ب دانش و شرف [13] م رفته بود از انجا،

تربدا پرتو ورود انداخته افتخار افزاے ایں مرید گردید، از عنایت و دوامی ہاے کہ بوکیل[1] ایں عقیدت کیش حوالہ شدہ، امتیاز حاصل نمودہ تسلیمات مریدی بتقدیم رسانید، حق تعالیٰ سایۂ عواطف پایۂ اعلیٰ حضرت را برسر مریداں، پایندہ داراد،

مرقوم قلم جواہر رقم[2] گشتہ کہ "ایں ید بعد وصول بہ برہانپور چندگاہ درآنجا توقف کردہ، سرانجام پایاں گھاٹ بواقعی نمودہ بدولت باد برود، و ولایت ہر چہار صوبۂ دکن خصوصاً جاگیرہاے خود آبادان سازد"،

پیرودستگیر صافی ضمیر[3] سلامت! چوں پرداخت مہمات پایاں گھاٹ کہ بغایت از نسق افتادہ ضرور است، انشاء اللہ تعالیٰ موجب حکم مقدس[4] کہ از روے کرامات[5] زینت صدور یافتہ، روزے چند دراں بلدہ اقامت گزیدہ و خاطر از بندوبست آنجا مطمئن ساختہ بدولت باد خواہد رفت و بتوفیق الٰہی و یمن تربیت و ارشاد مرشد کامل مکمل خود در معموری و انتظام مہام[6] صوبجات دکن کہ حقیقت ویرانی و بیرونقی آں پوشیدہ نیست بقدر مقدور اہتمام لازم دانستہ بتقصیر از خویش راضی نخواہد گشت،

رقم پذیر خامۂ الہام تصویر شدہ کہ "ہر گاہ فصل انبہ برسد انبہاے خوب می فرستادہ باشد و نہال انگور بسیار بفرستد"،

قبلۂ دوجہانی سلامت! ایں مرید پیش از صدور حکم اشرف براے محافظت انبہاے ارسالی جمعے را تعین نمودہ، ہمیں کہ موسم برسد سعادت خود دانستہ، بدستور سابق انبہاے انتخابی خوب متواتر بدرگاہ جہاں پناہ ارسال خواہد داشت، پانصد نہال انگور برہانپور قبل ازیں بملتفت خاں بدرگاہ

۱؎ تع کہ حوالۂ وکیل این عقیدت کیش شدہ،

۲؎ تع - "مرقوم قلم . . . . . توقف کردہ" محذوف، ۳؎ تع "صافی ضمیر" محذوف،

۴؎ تع "دم" اقدس ۵؎ تع - کرامت، ۶؎ تع "مہام" محذوف،

معلّٰی فرستاد، این فدوی نیز بوقتش نہال بسیار خواہد فرستاد،

قبلۂ حاجاتِ جہانیاں سلامت! دیانت خاں کہ از رہ گذرِ کم حاصلیٔ پرگنۂ پھول مری کہ دیوانیانِ عظام بجاگیرِ او تن نمودہ اند از برہان پور قصدِ آستاں بوسِ مقدس داشت[1]، نزدیک دریائے نربدہ این مرید را دید، از آنجا کہ مدتے در دکن بودہ، بر بعضِ خصوصیاتِ این ولایت آگہی دارد، این اخلاص سرشت او را نگاہ داشتہ عوضِ پرگنۂ مذکورہ کہ خیلے زبون و کم حاصل است، جاگیرِ دیگر با و خواہد داد و بیکار نخواہد گذاشت،

پیر و مرشدِ حقیقیٔ من[2] سلامت! چوں عماراتِ قلعۂ برہان پور دریں چند سال مرمت نشدہ، شکست و ریخت بسیار داشت و باآنکہ ملتفت خاں قبل ازیں بدو سہ ماہ شروع در تعمیرِ آں نمودہ تا حال مرمت نشدہ، بنابراں ساعتِ داخل شدنِ شہر پانزدہم[3] ربیع الاوّل کہ بہتر از غرہ بود، قرار دادہ تا آں زماں بیرونِ شہر توقف خواہد نمود،

۱؎ ع: مقدس است، ۲؎ ع: من محذوف، ۳؎ ع و ش: یازدہم،

۲

قیامِ نه ماهه برهانپور

۱

۸۹

بعد ادای آدابِ عقیدت[۱] و ارادت که عنوانِ صحیفهٔ سعادت است، ذرّه آسا موقفِ عرض والا می رساند این مرید بموجبے که قبل ازیں معروضداشته بود، پانزدهم ربیع الاوّل داخلِ بلدهٔ برهانپور شده مشغولِ پرداختِ مهماتِ اینجا است، هرگاه خاطر از بندوبستِ معاملهٔ پایان گهات جمع نماید، انشاء الله تعالیٰ روانه دولتاباد خواهد شد، امید که بعنایتِ الٰهی ویمنِ توجهاتِ ظاهری و باطنی پیر و مرشدِ حقیقی[۲] رفته رفته آثارِ سعیِ این مرید بظهور رسد، روزِ مبارکِ دوشنبه دوم ربیع الثانی بوصولِ فرمانِ عالیشان بخطِ منشی معزز گشته، بر قدسی احکام آگهی یافت، انشاء الله تعالیٰ در هر باب مطابقِ مثال لازم الامتثال بعمل خواهد آمد،

قبلهٔ حاجات و کعبهٔ مرادات سلامت! پیش ازیں شنیده[۳] شد که بندوبستِ بگلانه خوب شده، درین ولا که این مرید به برهانپور رسید، خلاف آنچه مسموع بود بظهور پیوست، واقعه نویسِ معزولِ بندرِ سورت که روانهٔ درگاهِ جهان پناه است، شاید بوسیلهٔ ایستادهاے پایهٔ سریرِ خلافت مصیرِ حقیقت را بمسامعِ جاه و جلال برساند، چون بجهتِ ضبطِ بگلانه که بعد سید عبدالوهاب خوب بعمل نیامده، جمعے را از حضورِ خود جدا نموده باید فرستاد

---

۱ ع آدابِ بندگی و ارادت ۲ ع حقیقی رفته

۲ ع حقیقی، رفتهٔ آثار سعی م سعی آثار ر

۳ ع م، شنیده می شد،

وسوای حاصل[1] آن ولایت[2] که از زبونی عمل نسبت بگذشته بسیار کم[3] است، مبلغ کلی خرچ بایستی نمود، تا بند وبست خاطرخواه شود، و پرداخت صوبجاتِ دکن که از نسق[4] افتاده ضرور است، و برای سرانجام خدماتی که درین صوبجات روی می‌دهد[5] جمعی[6] لایق در حضورِ این فدوی درکار، و کیفیتِ ویرانی و بیرونقی آن بادستی که وارد بر اعلیٰ حضرت نیکو روشن، بنا بران نظر بمقتضای دقت نموده اسدالله ولد میر فضل الله را که سید[7] و خانه زادِ کار آمدنی است و ظاهر شد که پیش ازین در سلطان پور و ندربار و چوپڑه عمل بواقعی کرده بود و بمنصبِ پانصدی[8] ذات یک صد سوار دو اسپه و سه اسپه افرازی داشت بخدمتِ فوجداری بگلانه تعین ساخت و پانصدی ذات و هشت صد سوار دو اسپه و سه اسپه بشرطِ این خدمت بر منصبِ او افزوده، از اصل و اضافه یکهزاری ذات و یکهزار سوار نه صد سوار دو اسپه و سه اسپه تجویز کرد، و دو محال از محالِ قدیم او بحال[9] داشته تتمه طلبِ اصل و اضافه را در بگلانه تنخواه نمود و از ملازمانِ خود سوای جمعی که حسب الحکم الارفع در بعضِ قلاع اند کمال بود، و مردمِ دیگر را بحضور طلبید،

قبله و کعبهٔ این مرید عقیدت آئین سلامت، عثمان افغان که بمنصبِ هزاری ذات و هشتصد سوار سربلند است، قبل ازین فوجدارِ سرکارِ بیجاگده[10] بود، چون الحال سرکارِ مذکور از تغیرِ شایسته خان بجاگیرِ این مرید مقرر گشته و سلطان پور و ندربار که بخالصهٔ شریفه متعلق است فوجداری می بایست، بنا بران بیگ محمد خویشگی ملازمِ خود را با جمعی از سوار و پیاده بفوجداری بیجاگر[11] تعین نموده و عثمان را فوجدارِ سلطان پور و ندربار قرار داد و دویست سوار بشرطِ این خدمت بر منصبِ او افزود، که از اصل و اضافه هزاری ذات

---

[1] ع. آن وقت، [2] ب. از نسق و فساد افتاده [3] م. روی دهد [4] م. جمعیتی [5] س. سید و خانه زاد [6] ع. پانصدی ذات، ، ، ، تعین ساخت محذوف [7] ع. دم آزاری ذات نهصد سوار،

[8] م. بحال بود، [9] س. بیجاگر

[10] ع. بیجاگده، [11] م. 'حاصل' محذوف

وهزار سوار[۱] باشد،

قبلهٔ حاجات وکعبهٔ مرادات جهانیان سلامت! چون مرشد قلی از پیش گاهِ خلافت بدیوانیِ بالاگهات سرفراز است و از تصدقِ اعلیٰ حضرت در هندوستان جاگیرهاے جید و نقد[۲] داشت[۳] و بعد آمدن باینجا معلومِ این عقیدت کیش شد که پرگنه ساوده که یک کرور و هشت لک[۴] و پنجاه هزار دام جمع[۵] دارد، وحاصلِ سالِ گذشتهٔ آن هفتاد و یکهزار روپیه و کسرے[۶]، ازانجمله پنجاه هزار و کسری[۷] آفت و بست هزار وچیزے[۸] وصول در دفاترِ اعلیٰ ثبت گشته، و از حضورِ پرنور بمحضِ عنایت پنجاه و هفت لک دام جمعِ آن تخفیف یافته. پنجاه لک دام بموعیٰ الیه تنخواه شده بغایت زبون و کم حاصل است[۹]، باوجود چنین جاگیر سرانجامِ خدمتِ مرجوعه بواقعی دشوار لهذا سی لک دام[۱۰] از پرگنهٔ مذکور که سابقاً بدیانت[۱۱] خان مقرر بود موافقِ تنخواهِ درگاهی بمرشد قلی[۱۲] خان بحال داشته تتمه را بدستور بجاگیردارانِ قدیمِ آن پرگنه که از تغیرِ آنها بمرشد قلی[۱۳] خان عنایت شده اِتن نمود و مشار الیه را عوض[۱۴] در محال که پنج و شش ماهه بدستِ او بیاید[۱۵] تنخواه کرد،

آفتابِ عالمتابِ خلافت تا انقراضِ دوران بر مفارقِ عالمیان تابان باناد،

۲/۵۰

مریدِ اخلاص سرشت آدابِ عقیدت و ارادت که عنوانِ صحیفهٔ سعادت است از خلوصِ طویت بجا آورده ذره آسا بموقفِ عرضِ والامی رساند که روزِ مبارکِ دوشنبه بست و دوم جمادی الاول محاجب

---

۱ ع: "سوار" محذوف ۲ ع: جید و نقد، س: جید النقدر داشت، ۳ ب و م: یک کرور و هشت و پنجاه هزار دام،
۴ ع: "جمع" محذوف، ۵ م: "وکسری" محذوف ۶ ب: هزار روپیه و چیزے ۷ ع: "است" محذوف ۸ ع: "دام" محذوف
۹ س: مذبور ۱۰ ع: باینجا مقرر بود ۱۱ و ۱۲ م: مرشد قلی،
۱۳ ع: عوض آن که،
۱۴ م: پنج شش ماهه بدست آید تنخواه کرد،

دنیاداران دکن باعرائض آنها آمده این مرید را دیدند و اشیاے مرسوله[1] را گذرانیدند، عادل خان طره و زه گیر مرصع و فیلے با تلایه ارسال داشته قبل ازیں هرگز چیزے[2] باین خوبی باین مرید نفرستاده، بهمه حال[3] بنابر امتثال حکم مقدس آنچه فرستاده بود نگاه داشت، و قطب الملک انگشتری نگین الماس که خالی از نقاشی نیست، و پارهٔ مرصع آلات دیگر و شش[4] زنجیر فیل چهار براے این مرید و دو بجهت خانه زادان اعلیحضرت ارسال داشته بود، انشاءالله تعالیٰ بوقتش از نظر انور اطهر خواهد گذشت،

این عقیدت اندیش نیز عنقریب جعفر را[5] به بیجاپور و عبداللطیف را که سابقاً دیوان قندهار بود و دو الحال ملازم این مرید است حسب الحکم الارفع بگلکنده تعیین نموده بعضے مرصع آلات و پارچهٔ گجرات مصحوب آنها خواهد فرستاد، لیکن اگر اینها بازگشت خود را بصوبه دارِ دکن متعلق شناسند شاید براے مصلحت ملکی و تنفیذ احکام مطاعهٔ بادشاهی بهتر باشد، و دیگر آنچه بخاطر مبارک برسد عین حکمت و محض ثواب است،

کعبهٔ مرادات جهانیان[6] [7] سلامت امیر صالح ولد میر قوام الدین مازندرانی پسر خال شاه عباس که درین ایام از راه بندر سورت آمده باورنگ آباد رفته بود و از آنجا قصد گلکنده داشت این مرید او را ببرهان پور طلبیده[8] روانهٔ درگاه خلایق پناه نمود، یقین که بعد ادراک شرف زمین بوس معلّی در خور شایستگی و قابلیت مشمول نوازشات بادشاهانه خواهد شد،

مرشد حقیقی سلامت، عبدالرحیم گرز بردار که از پیشگاه خلافت بجهت ابتیاع اسپان عربی بسورت تعیین شده بود درین هنگام با فرستادهٔ حاکم قطیف[9] به برهان پور رسیده روانهٔ حضور پر نور گشت، از جمله[10] پانزده اسپ سواے اسپان پیشکش حاکم مذکور که همراه او بود، اسپ طرق هشت ساله عراقی است که بهاے

---

[1] ع. مرسله [2] م "چیزے" محذوف [3] ب. بهمه حال . . . . فرستاده بود، محذوف

[4] ع. شصت و شش، [5] ع. خود را به بیجاپوری رساند، [6] ع. جهانیان محذوف، [7] م قبلهٔ مرادات جهانیان،

[8] س. طلبیده [9] قطیف، [10] م از آنجمله [11] م پانزده است پیشکش حاکم،

آں مشخص نشده است تحصیل کلاں بسیار خوبست اگر عقبِ او موافقِ پیش می افتاد خیلے پسندِ طبعِ اقدس می شد، آئینہ خوبی[1] دارد، شائستہ سواریِ خاصہ است، و اسپِ نیلہ سرخنگ[2] چار سالہ کہ ناخدائے جہازِ گنجاور[3] در بندر مخا بدو ہزار روپیہ خریده، عربی[4] بسیار جلد اصیل سربلند میانہ است ترقی بسیار خواہد کرد، بالفعل ہم باآنکہ لاغر است و بکمال نہ رسیده، بہ پنج شش ہزار روپیہ می ارزد،

قبلۂ ایں مرید سلامت! چوں پیش ازیں معروض داشتہ کہ بموجبِ یرلیغِ عالم مطیع یکے از ملازمان خود را بصوبہ برار خواہد فرستاد، بنا براں بست و پنجم شہر مسطور ضیاء الدین حسین را کہ میر بخشیِ ایں مرید بود و کار آمدنی است، با جمعیتِ چہار صد سوار تیر انداز و برق انداز و دویست پیادہ تفنگچی رخصتِ ایلچپور نموده، بشاه بیگ خاں نوشت کہ بمجرد رسیدنِ مومیٰ الیہ روانہ ایں جانب شود[5]،

سرادقاتِ سلطنت و جلال باوتادِ خلود و دوام مربوط بادا[6]،

۳/۵۱

مرید فدوی اخلاص سرشت و ظائفِ عقیدت و ارادت بجا آورده ذرّه مثال بمسامعِ جاه و جلال میرساند کہ منشورِ لامع النورِ بخطِ قدسی نمط کہ جانہائے گرامی فدائے ہر حرفِ آں باد چہار شنبہ دہم جمادی الاول[7] و فرمانِ عالی شانِ بخطِ منشی دو روز بعد ازاں سعادتِ ورود ارزانی داشتہ شرف بر شرف افزود، تسلیماتِ مریدی بتقدیم رسانیده آں دو عطیۂ والا را آرائشِ تارکِ امتیازِ خود ساخت،

حکمِ اقدس بنفاذ پیوستہ کہ "چوں آں مرید تا حال از مہماتِ پایاں گھاٹ فارغ شده باشد، و بند و بستِ آں کما ینبغی نموده، باید کہ بمجردِ وصولِ ایں مثالِ سعادت تمثال روانہ دولت آباد شود، و ولایتِ بالا گھاٹ و پایاں گھاٹ از خود دانستہ پرداختِ آں بواجبی نماید."

---

[1] ع اسپ [2] ع۔ راه آئینہ خوبی دارد و ب آئینۂ خوبی دارد [3] ع۔ سرخنگ م سرخنگ، [4] م "عربی" محذوف، [5] م۔ " شود " محذوف، [6] ع بادا [7] س چہار دہم جمادی الاولی ۱۰۶۳ھ ب جمادی الثانیہ،

پیر دستگیر من[1] سلامت! شکر عنایاتِ بادشاہانۂ مرشدِ خود را بکدام زبان ادا کند، حق تعالیٰ سایۂ بلند پایۂ مرشدِ مرید نواز را بر مفارقِ بندہا گسترده داراد،

بر پیش گاهِ خاطرِ ملکوت ناظر هویدا خواهد بود که این مرید بمقتضاے حسنِ عقیدت همه وقت تقدیمِ خدماتِ بادشاهی را عین سرانجامِ مقاصدِ دارینِ خود تصور نموده حتی الامکان در آں سعی مبذول[2] میدارد، و به تن آسانی کمتر پرداخته بقدرِ مقدور اوقات را صرفِ بند و بستِ مهامِ ملکی می سازد،

از آنجا که برهم خوردگیٔ ولایتِ دکن که دریں مدتِ ده[3] سال پرداخت نشده، ازاں قبیل نیست که نسقِ آں بزودی دست بهم دهد و سرانجامِ ولایت[4] نوعے که در بودنِ خود می تواں کرد غائبانه میسر نه، و معهذا می دانست که مطمحِ نظرِ اعلیٰ حضرت پرداختِ ولایت است و بالفعل در دولت آباد آں چناں کار ضروری نیست که نظم و نسقِ پایان گهات ناکرده بسرعتِ تمام[5] آنجا باید رفت، بنا براں باوجود سازگاری و خوبی هواے دولت آباد، والعقیده که بآں سرزمین داشت میخواست چندگاه در برهان پور توقف نموده[6]، خاطر از خاندیس و برار و پایاں گهات جمع سازد، الحال که یرلیغِ اشرف بدینگونه نفاذ یافت مستعدِ عزیمتِ دولت آباد است، لیکن اگر حکم شود که اوائلِ شهریور از ینجا روانه آں طرف گردد، شاید پرداختِ پایاں گهات بهتر ازیں صورت بیابد، دیگر آنچه بخاطرِ مقدس برسد محض حکمت است،

در جوابِ عرضداشتِ ایں مرید که در بابِ اضافه اسد[7] الله ولد میر فضل الله و تجویزِ خدمتِ فوجداریٔ بگلانه باو بدرگاهِ جهاں پناه ارسال داشته بود، حکمِ ارفع بپیرایه ورود گرفته که اگر غرضِ آں مرید اینست که موماً الیه در زمرۂ بندهاے بادشاهی منسلک بوده فوجداریٔ بگلانه بتقدیم رساند، پس تجویزِ اضافه حسابی نیست، چه بگلانه در انعامِ آں مرید است، بجهتِ انتظامِ مهامِ آنجا سوا منصب

---

۱ تم: "من" محذوف ۲ س: "منظور" ۳ ب: "دو سال" ۴ ب: "ولایت" محذوف ۵ تم: "در تمام" محذوف ۶ تم: توقف گزیده،

۷ ب- اسدالله،

درگاهی هرچه آں مرید را باو باید[1] داد از جانب خود بدهد"

قبلهٔ حاجات وکعبهٔ مرادات جهانیاں سلامت! آنچه بخاطرِ اقدس رسید صواب است، اما ایں مرید در صدرِ رهماں عرضداشت کم حاصلی و زیادتیِ خرچ بکلانه نگاشته اظهارِ تفویض آں بیکے از بندهاے بادشاهی نموده و نظر بانکه[2] عمر افغاں براے همیں خدمت از منصب سه صدی[3] یکصد سوار بهزاری هزار سوار دو اسپه و سه اسپه سرفراز شد[4] اضافهٔ اسد الله[5] را که سید و خانه زادِ کارآمدنی است در اصل منصبِ او پانصدی و یکصد سوار دو اسپه سه اسپه است تجویز کرده، و چوں اکثر جاگیرِ اصل و اضافهٔ او را همانجا داده التماس عوضِ محالِ انعام نموده این معنی را متضمن کفایت سرکار گرده نگارداشته، معروض داشته بود، اگر پایهٔ قبول یابد فبها و الاتنخواهِ اضافه را از بکلانه که تفضلِ آنحضرت[6] است باو خواهد داد.

یرلیغ گیتی مطاع[7] عز صدور یافته که چوں از عرضداشتِ آں مرید واضح گشت که نه از عمر ترین بکلانه بواقعی می شد[8] و نه از جمعے که ایں مرید تعین ساخته بود، لهذا حکم می شود که او را بدرگاه خلافت دستوری دهد"

مرشدِ کامل من سلامت! برایستادهاے پایهٔ سریرِ خلافت[9] ظاهر خواهد بود که چه قدر جمعیت ایں مرید به بکلانه رفت، و تاچند در آنجا بود که ضبطِ شایسته از آنها بفعل نیامد، اگر ایں فدوی یکچندے جمعیتے درخورِ کار آنجا میداشت[10] حقیقتِ عمل بعرضِ مقدس میرسید، بحسبِ امتثالِ فرمانِ والا عمر ترین را رخصتِ بارگاه معلّیٰ مینماید،

آنچه در بابِ معاف فرمودنِ مبلغ پنجاه هزار روپیه تتمهٔ پیشکشِ مقرری[11] زمیندار چانده از

---

۱ ب. آں مرید آن را باو باید داد، ۲ س ت باآنکه ۳ س سیصدی، ۴ س شده، تم سرافراز شده

۵ ب. اسعد الله، ۶ س ت م اعلیٰ حضرت، ۷ ب. مطاع محذوف، ۸ م. بواقعی شد ۹ س ت ب سریرِ اعلیٰ

۱۰ می گذاشت، ۱۱ س. مقرری زمیندار . . . . . . بقایاے پیشکش

ابتدائے فرودیں ماہ سال[۱] بست وششم از جلوس ابد طراز و تحصیلِ بقایائے پیشکش سال بست و پنجم کہ تا آخر اسفندار برذمۂ او بود[۲] حکم شدہ، انشاء اللہ تعالیٰ بموجب آں عامل خواہد گشت،

دیگر حکمِ لازم الاتباع شرف نفاذ یافتہ کہ "آں مرید شاہ بیگ خاں را کہ جمعیتِ موافق ضابطہ ندارد[۳] بہ والا درگاہ رخصت نمودہ، پرگناتِ تیولِ او را اگر می خواستہ باشد، در عوض نقدی خود بگیرد و الا کسے دیگر کہ کار طلب و جمعیت دار باشد بجائے او بفرستد"

قبلہ و کعبۂ ایں مرید سلامت! از آنجا کہ حقیقتِ بندہائے تعیناتِ دکن و حالتِ آنہا در پیشگاہِ[۴] خلافت روشن است و کسے کہ از شاہ بیگ خاں بیش جمعیت باشد و سرانجام[۵] آں صوبہ دلخواہ تواند کرد بخاطرِ ناقص نمی رسد،

و از روئے عنایت حکم شدہ کہ "اگر آں مرید خواہد محالِ تیولِ او را عوضِ نقدیٔ خود بگیرد" بنابراں انشاء اللہ تعالیٰ درہمیں چند روز یکے از ملازمانِ کار آمدنیٔ خود را با جمعیتِ خوب آنجا تعین کردہ[۶] شاہ بیگ خاں را رخصتِ آستاں بوسِ معلّیٰ خواہد نمود،

و چوں برائے بند و بستِ صوبۂ برار جمعیتے لائق درکار است از تفضلاتِ بے نہایاتِ بادشاہی امیدوار است کہ ہرگاہ حالِ[۷] حاصلِ پرگناتِ جاگیرِ شاہ بیگ خاں بعرضِ اقدس برسد، نظر بریافت دہ ماہہ نقد بلا آفتِ ایں مرید فدویٔ خود فرمودہ، پرگنہ ایلچپور و انکوٹ[۸] نجمیع کہ بخاطرِ مبارک[۹] پرتو اندازد تنخواہِ ایں مرید عنایت فرمایند، دیگر بہرچہ حکم شود سعادتِ خود خواہد دانست،

آفتابِ عالمتابِ خلافت از افقِ سلطنت و عظمت جاوداں تاباں بماناد،

---

۱ س و ب "سال" محذوف، ۲ ب۔ برذمۂ او بودہ باشد، ۳ س۔ ندادہ، ۴ ب "پیش"

۵ س۔ و باد سرانجام،

۶ س۔ تعین ساختہ، ۷ م۔ "حال" محذوف ۸ س انکوٹ را، ۹ س و ب "مبارک" محذوف

۴/۵۲

بعد ادای آداب ارادت و بندگی ذره صفت بعرض مقدس میرساند که درینولا منشور لامع النور مصحوب فاضل یساول شانزدهم جمادی الثانیه عز ورود بخشید، این فدوی تسلیمات مریدی بتقدیم رسانیده، بر احکام مطاعهٔ آن آگهی یافت، و آنچه از روی اندرز[1] نصیحت نگاشتهٔ قلم جواهر رقم شده بود بجان و دل تلقی نمود،

پیر دستگیر سلامت! عیوب بندهٔ سراسر تقصیر زیاده از آن است که توان شمرد، چنانچه سابقاً مکرر اظهار آن کرده، به برکت ارشاد مرشد حقیقی توفیق اصلاح آن رفیق[2] باد، اما الحمدلله تعالیٰ که با همه عیب[3] هیچگاه مصدر امری که خلاف مرضی خدا و سایهٔ خدا بوده باشد نگشته، با احدی در مقام بدی و بداندیشی نبوده و نیست،

مقدمهٔ که درین ولا بسامع جاه و جلال رسیده محض خلاف است، حقیقت آن از فشانی که پیش ازین بوکیل دربار معلّٰی در جواب حسب الحکمی که او نوشته بود، مرسول گشته، بعرض اقدس رسیده باشد، این مرید چنین سلوک را با سایر الناس مذموم میداند تا باین قسم جاها چه رسد،

بر خاطر ملکوت ناظر هویدا است که دفع تقدیرات ایزد جهان آفرین مقدور بشر نیست و هرچه سرنوشت است البته می رسد، آنچه بر آدمی وارد میشود، از مکروه و مرغوب بگذرد[4]،

ارشاد قبله و کعبهٔ حقیقی که بوفور دانش و کثرت تجربه و قوت خرد دوربین، بر عالمیان امتیاز دارند، اگرچه متضمن بهبود بندها ست لیکن امید[5] از الطاف عام مرشد کامل مکمل چنان بوده و هست که چون حق جلّ شانهٔ که آفریدهای خود را نعمتهای بی تناهی جاودانی ارزانی میدارد[6] با کمال قدرت

---

[1] ب. آنچه از روی آن روز نصیحت، [2] ب. رفتن بعد، [3] س دم، با همه هیچ گاه،

[4] س و م می گذرد، [5] س و ب امید" محذوف، . . [6] س. جاودانی ارزانی میداد،

بے صدور زلتے و معصیتے مواخذہ نمی کند اعلیٰ حضرت نیز کہ سایۂ آفریدگار اند تخلق باخلاق الٰہی نمودہ، بدونِ جرم و خطا بمجرد قولے کہ صدقِ آں لائح نباشد، مریداں را بچنیں اعتراضات کہ زیادہ بر حوصلۂ آنہا است معاتب و مخاطب نفرمایند،

قبلۂ جہانیاں سلامت: درباب روانہ شدنِ ایں فدوی بدولت آباد و ارسالِ مبلغ از خزانۂ آنجا بحضور پرنور حکم ارفع بنفاذ پیوستہ، انشاء اللہ تعالیٰ ساعتِ نیک اختیار نمودہ عازم خواہد گشت، وچوں برائے فرستادنِ خزانہ برشد قلی دیوانِ بالاگھات نیز فرمانِ والاشرف صدور یافتہ، بعد از آنکہ موصی الیہ سرانجام آں بکند، ایں مرید بموجبے کہ حکم شدہ مصحوبِ سزاوار خاں، روانہ درگاہِ خلایق پناہ خواہد ساخت،

ظلِ ظلیل خلافت وجہانبانی برمفارقِ کافۂ انام جاوداں گسترده بماناد،

۵/۵۳

زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ و مراسمِ ارادت و بندگی بجا آوردہ بعرضِ مقدس میرساند کہ حقیقتِ تصدق شدنِ عرب خاں از روزنامچۂ وقائع بسامع جاہ و جلال رسیدہ باشد، چوں قلعۂ فتح آباد سرحد است و بودنِ یکے از بندہائے معتمد در انجا لازم، بنابراں ایں فدوی میر خلیل را کہ خانہ زاد کار طلب خوش سلوک است و خدمتِ توپخانہ راخوب کردہ بود، بداں صوب دستوری داد کہ بسرعت خود را بآنجا رسانیدہ، بلوازم خدمت مرجوعہ بپردازد، پانصدی ذات دویست سوار برادر وے و شش صد سوار دو اسپہ سہ اسپہ بر اصل منصب او کہ ہزار و پانصدی ذات ہشتصد سوار بودہ، افزودہ منصبِ او را از اصل و اضافہ دو ہزاری ذات یکہزار سوار ششصد سوار دو اسپہ و سہ اسپہ بشرطِ قلعہ داریٔ فتح آباد تجویز نمود، و سوائے پرگنہ دریاپور کہ بہ ہفتاد لک دام بجاگیر او ست و از حسنِ سلوکِ

ل س تعلق وم ۲ م نمودہ، محذوف ۳ م شدہ محذوف، ۴ م سرافراز خاں ۵ س ۔ سوار برادر ای،

خویش در دو سال نسبت بسالے کہ تنخواہِ او شدہ زیادہ بردہ بآں[1] زود آباد و ساختہ حویلی فتح آباد و را
کہ ہشتاد و ہشت لک دام جمع داشت سہ لک دام تخفیف دادہ، ہشتاد و پنج لک از انتقال عزب خان
باو تنخواہ کرد، اگر در قلاعِ سرحد ایں قسم بندہا ے سربراہ باوقوف باشند موجبِ اطمینانِ خاطر است
از فیوضاتِ عامۂ اعلیٰ حضرت اگر بعنایتِ خطاب سرفرازی یا بد بکمال ذرہ پروری و خانہ زاد نوازی است
از آنجا کہ ہوش دار پسرِ ملتفت خان خانہ زادِ قابل تربیت و بندو قچی بسیار خوبی است او را
بداروغگی توپخانہ مقرر نمودہ چوں مدتے است اضافہ نیافتہ دو صدی ذات و یکصد سوار بشرطِ ایں
خدمت بر منصبِ او افزود کہ از اصل و اضافہ بمنصبِ نہ صدی ذات چہار صد سوار سرفراز باشد،
آفتابِ عالمتابِ خلافت از مطلعِ عظمت تاباں بماناد،

۶
۵۴

مرید اخلاص سرشت وظایفِ عقیدت و ارادت بجا آوردہ ذرہ آسا بعرضِ اقدسِ اعلیٰ
میرساند کہ فرمانِ والاشان مزین بخطِ قدسی نمط با خلعتِ سراپا سعادت پنجشنبہ چہاردہم شعبان المکرم
مصحوب علی رضا شرفِ ورود ارزانی داشتہ سرمایۂ مباہاتِ ایں فدوی گشت و دراز[2] اے
آں دو گرامی عطیہ آداب بندگی و تسلیماتِ مریدی بتقدیم رسانید،
بر ضمیرِ خورشید نظیرِ مرشدِ جہانیاں ہویدا است و خواہد بود کہ ایں مرید ہمیشہ از درگاہِ حضرت بے نیاز
مسئلت مینماید کہ توفیقِ مرضیاتِ پیر و مرشدِ خود بیابد امید کہ ہموارہ موفق باشد،
درباب سلوک با دنیاداران دکن نوعیکہ حکم شدہ بعمل خواہد آمد، چوں شنیدہ میشود کہ در ایں
آیام عادل خان با قطب الملک در مقامِ پرخاش و ستیز آمدہ[3] می خواہد کہ دستِ تصرف بولایت

---

[1] ب، بانزدہ، [2] ب و دراز رواں دو گرامی عطیہ،
[3] س - درآمدہ،

متعلقۂ او که از زمینداران کرناتک انتزاع[1] نموده دراز کند، برتقدیر[2] وقوع بطریقے که حکم شود در امدادِ او خواهد کوشید[3]،

از انجا که حکمِ گیتی مطاع زینتِ صدور یافته که آں مرید از رعایتِ قطب الملک دست باز نداشته او را از خود راضی[4] دارد"

اگر ایں مرید بر احکامِ مطاعه که در ہر باب از پیشگاہِ خلافت باو صادر میگردد، آگہی یافته باز خواستِ جواب می نموده باشد، او را از خود راضی می تواند داشت،

"یرلیغِ عالم مطاع عزِ نفاذ کرده که "آں مرید در آبادانی صوبجاتِ دکن سعی نماید و مرشد قلی خاں را که بندۂ فہمیده کار آمدنی است و از خدمتِ دیوانی استقلال داده ہر چه از روے دولتخواہی معروض دارد بشنود، و در اجراے عملِ تبائی[5] و برطرف نمودنِ ضوابطِ گوناگوں که باعثِ خرابیٔ آں ولایت است اہتمام بکار برد"،

پیر دستگیر سلامت! در پرداختِ ہر چہار صوبۂ دکن و از دیادِ آبادیٔ آں حتی الامکان بسعی مصروف شده و می شود، امید که بعمل تبائی ایں ولایت نسق شایسته بیابد، انچه از کاردانی و فہمیدگیِ مرشد قلی که برزبانِ کلکِ الہام بیان گذشته محض کرامات است ایں مرید او را اینچنیں بنده دانسته التماسِ خدمتِ دیوانیٔ بالاگھات براے[6] او نموده بود، اعانتِ[7] او در ہمه باب بعمل آمده و خواہد آمد،

کعبۂ مرادات جہانیاں سلامت! موميٰ اليه از فیوضاتِ بید یرلیغ اعلیٰ حضرت امیدوارِ خطاب است، تا موجبِ ازدیادِ اعتبار[8] او گردد، ہلبلفت خاں نیز اگر علم عنایت شود باعثِ افتخارِ اوست،

در بابِ پرگنۂ بیر حکمِ ارفع شرفِ نفاذ یافته که "از ابتداے فصل خریف شملان[9] ئیل در دست

---

[1] ب افتاح نموده [2] ب برتقریر، [3] ب خواہد شد، [4] ب راضی شود، [5] ب بنائی،
[6] س براے او بود، [7] ب عنایت، [8] س اعتبار، [9] س سیلان سیل، ب تیلان نیل.

بخالصۂ شریفہ متعلق باشد و عوض آنچہ پرگنۂ مذکور در تیول این ید است نقد از قرار دہ ماہہ مرحمت خواہد شد
قبلۂ حاجاتِ عالمیاں سلامت! از آنجا کہ قصبۂ شاہ گدہ منجملۂ گانوازِ پرگنہ بیر ہمیشہ بجاگیر این فدوی بود و مع ہذا در تمامی ولایت دکن سیلہ دیکہ[1] خوب قابلِ ارسال حضورِ پرنور غیر از شاہ گدہ بہم نہ رسد[2] امیدوار است کہ آں ہر دو محل بحال حکم شود، و چوں مطلب اصلی آنست کہ مرشد قلی بہ موجبے کہ معروض داشتہ پرداخت آں پرگنہ نمودہ عمل کل پرگنہ را یکے قرار دہد این مرید نیز آں محال را بعہدۂ اہتمام او واگذاشت[3]
حکمے کہ در بابِ تنخواہِ سزاوار خاں بعد در پیوستۂ این عقیدت سرشت ادراک بر آں آگاہ ساخت
چوں پرگنۂ انکوت وغیرہ قبل ازیں بشاہ بیگ خاں تنخواہ شدہ بود، مشار الیہ عوض پرگنہ ندربار و سلطان پور راضی گشت لیکن از انجا کہ آں ہر دو پرگنہ از جمع افتادہ التماس وارد کہ یک کرور و شصت لک دام کہ بعہدۂ شمس الملک[4] شایستہ خاں تن شدہ بود، باو مرحمت گردد و چہل لک دام باقی طلب را از جاے دیگر بیابد،
سرادقِ عظمت با دتا دِ دوام مربوط باد،

۷
۵۵

مرید عقیدت سرشت زمین خدمت بہ لبِ ادب بوسیدہ ذرہ مثال بمسامعِ جاہ و جلال میرساند کہ دو منشور لامع النور سعادت گنجور تحسین مزین بخطِ قدسی نمط دو دئین سراسر مرقوم بقلم جواہر رقم با خلعتِ سراپا مکرمت و عنایت متواتر پرتو در وانداختہ تارکِ افتخارِ این فدوی را باوجِ فلکِ دوّار رسانیدہ تسلیمات مریدی وآدابِ بندگی بجا آوردہ سربلند و سرفراز گشت، و بر احکام مطالعہ

[1] ب۔ و محذوف، [2] شاید این سیمہ است کہ نوعے از انواع انگور است، و این علاقہ برائے انگور دکنی مشہور بود، [3] س غیر از شاہ گدہ بہم نمی رسد، [4] ن خواہد واگذاشت
[5] س بعمدۃ الملک،

آگہی یافت انشاء اللہ تعالیٰ درہر باب مطابقِ یرلیغ مقدس بعمل خواہد آمد، شکرِ عنایات کہ از کمینِ ذرہ پروری بظہور پیوستہ چگونہ ادا تواند نمود، حق جل شانہ سایۂ بلند پایۂ اعلیٰ حضرت را بر مفارقِ مریداں ابدالدہر مبسوط داراد،

درباب جواہرِ شایستۂ پسندِ اقدس حسب الحکم الارفع بقطب الملک قدغن شد کہ بموجب نوشتۂ خان سعادت نشان عمل نمودہ تساہل نورزد، مرشد قلی خان را کہ بمقتضاے بندہ نوازی از پیشگاہِ کرم پایۂ اعتبارِ او بعنایتِ خطابِ خانی برتری گرفتہ[1] او را ازیں مضمونِ حکم لازم الاتباع اطلاع دادہ[2] تاکید نمود کہ در بالاے گھاٹ عمل بتائی جاری ساختہ نوعے چند بکار برد کہ موردِ تحسین و آفریں گردد، و ملتفت خاں کہ بمحض تفضل بعطیۂ علم مباہات اندوختہ نیز براے اجراے عمل بتاہی در محال پایاں گھاٹ کہ بسیار عمدہ و کد طلب است حکم رسانیدہ، آنچہ دریں باب بخاطرِ او رسیدہ از عرضداشتِ او مذکورِ قدسی انجمن خواہد گردید[3]، ملتمسِ ایں مرید را کہ دربارۂ مفتخر خاں نمودہ بود، درجۂ قبول بخشیدن سبب ازدیادِ سرفرازیِ ایں ارادت آئین گشت، ایزدِ متعال فراواں سال کشتِ آمالِ عالمیاں را از سحابِ مراحم قبلۂ جہانیاں سرسبز داراد،

حکم شدہ کہ آں مرید بایستے اورا نزدِ خود نگاہ داشتہ ترتیب می نمود، شاہ بیگ خاں را کہ در اورنگ آباد بیکار است بفتح آباد می فرستاد،

پیر و دستگیرِ صافی ضمیر سلامت! از آنجا کہ بندہاے تعنیاتِ صوبجات چناں قرار گرفتہ اند کہ در صوبجات تا بخدمتے از خدمات فوجداری و قلعہ داری و مانندِ آں نامزد نشوند ترقی نمی کنند[4]، مفتخر خاں کہ برادرِ خوردِ ش بعنایتِ خطاب و خدمتِ بخشیگری و اضافۂ منصب امتیاز یافتہ از روے کارطلبی ظاہر ساخت[5] کہ اگر بخدمتِ فتح آباد تعین شود، آنچہ لازمۂ سعی و اہتمام است بجا خواہد آورد،

[1] س او را از مضمون تب، او از مضمون [2] ب خواہد گردد [3] مفتخر خان [4] س ظاہر خواست،

بنابراں این مرید نظر بفهمیدگی و کاردانیِ مومیٰ الیه نموده او را بدان صوب دستوری داد، و چوں پیش از
دریں صوبه بندهاے عمدهٔ این فدوی بوده اند دریں ولا غیر ازیں و کنیاں کسے که بمنصب و جمعیت باید
باشد اگر یک بنده مثل شاه بیگ خاں پیش این مرید باشد گنجائش دارد،

کعبهٔ حاجاتِ کائنات سلامت! محمد صفی که بخدمتِ بخشی گریِ دکن سربلند است، چوں
خانه زاد کارآمدنی است، و دریں وقت که بعض بندها بالتماس این مرید بهر گونه نوازشِ بادشاهانه
کامیاب شده اند، بتفضلاتِ بیدریغِ اعلیٰ حضرت امیدوار ترگشته اگر او نیز بعطیهٔ خطابے سرفراز
شود، از بنده پروری و خانه زاد نوازی بعید نخواهد بود،

حکمِ اقدس بنفاذ پیوسته که "حسب الالتماسِ آں مرید هوشدار[1] بخدمتِ داروغگیِ توپخانه
بمنصبِ هشتصدی ذات و چهار صد سوار سربلند شد"

قبلهٔ مراداتِ بندهاے سلامت! این فدوی تا او را شایستهٔ منصبِ هزاری ندید نهصدی
تجویز نموده، خانه زاد قابلِ تربیت است، دیگر هر چه بخاطرِ ملکوت ناظر پرتو می اندازد صواب است،
سرادقاتِ خلافت و عظمت باوتادِ خلود مربوط باد،

۸/۵۶

مرید اخلاص سرشت آدابِ عقیدت و ارادت از خلوصِ نیت و صفائیِ طویت بجا آورده
ذره مثال بمسامعِ جاه و جلال میرساند که دریں ایامِ خجسته فرجام دو منشور لامع النور متواتر پرتو ورود[2]
بخشید، شرف برشرف افزود، و تسلیماتِ مریدی بتقدیم رسانیده، بر والا مضامین آگهی یافت،

حکمِ جهاں مطاع لازم الاتباع زینتِ صدور گرفته که چوں هنگامِ بارش بسر آمده، آں
مرید بے تعلل روانهٔ دولت آباد گردد"،

---

[1] ب۔ هشدار [2] م انداخت،

پیر دستگیر[1] و مرشد صافی ضمیر سلامت! از انجا که امسال درین ولایت باران نسبت با و ل
در آخرِ موسم بسیار شد و خیلے شدت نموده، بامتداد انجامید، چنانچه نقل و حرکت صعوبتے داشت،
بنابراں هشتم ذیقعد که قبل ازیں مقرر شده بود برآمدن از برهان پور میسر نگشت، انشاء الله تعالیٰ
هفدهم ذی الحجه عزیمتِ دولت آباد نموده، بعد از وصول حسب الحکم الاقدس اکثر اوقات در انجا بسر
خواهد برد،

عنایتِ خطاب مجدصفی موجبِ مزید سرفرازیٔ ایں مرید اخلاص آئین گردید، ایزد بیهمال
ظلالِ مکرمت و افضالِ اعلیٰ حضرت را بر مفارقِ مریداں فراواں سال مستدام داراد،
یرلیغِ معلی بعز نفاذ پیوسته که "در ارسالِ مبلغے که از سرکارِ گردوں مدارِ اعلیٰ و سرکارِ نواب بیگم صاحب
در خزانۂ عامره سورت فراهم آمده، فرمان عالیشان بحافظ ناصر[2] صادر شده، ایں مرید معتمدے از
ملازمانِ خود را بسرحدِ پرگنۂ سلطان پور بفرستد"،
قبله و کعبۂ حقیقی سلامت! چوں یکے از نوکرانِ ایں فدوی با جمیعتِ خوب در بگلانه میباشد
و درینو لا سزاوار خال بداں صوب رخصت شده، ایں معنی را بدرگاهِ جهاں پناه عرض داشته[3]
التماس درباره خود نمود، لهذا ایں مرید برائے محافظت و همراهیٔ خزانه نشانے از روے تاکید باو
فرستاده، فوجدارِ بگلانه را نیز قدغن نمود که بهایت حزم و احتیاط بکار برده، از حدود خویش بسلامت بگذرانند،
از انجا[4] که موصی الیه خانه زادِ قدیم است اگر ملتمسِ او درجۂ پذیرائی بیابد، زهے سر[5] فرازیٔ او،
آفتابِ عالمتاب خلافت بر ساکنانِ عرصۂ ربعِ مسکون تابال[6] بماناد،

---

[1] تم - د " محذوف [2] تم حافظ ناظر [3] تن و تب، عرضداشت [4] تم و از آنجا،
[5] تب برائے روز بے . تم سرافرازی او،
[6] تم تابنده،

۳

قیامِ دولت آباد

۱/۵۷

زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده[1] و وظائفِ ارادت و بندگی بجا آورده، فدوی مثال بمسامعِ جاه و جلال می رساند که این عقیدت آئین شانزدهم شهر ذی الحجه[10] چنانچه پیش ازین معروضداشته[2] از برهان پور برآمده و محمد طاهر را که مدتے دریں ملک بسر برده، بر خصوصیاتِ عملِ این ولایت[9] واقف گشته و خاطر ازین مرید از حسنِ سلوکِ او با سکنه[3] و رعایا جمع بود، در آنجا گذاشته، عزیمت دولت آباد نمود، و از کتل[4] خردا پور[5] که جانبِ راستِ توندپور[6] بفاصلۀ دو نیم کروه واقع است و نسبت بکتلِ دهنگره[7] وغیره سهولتِ تمام داشت عبور کرده، چهاردهم محرم مکرم که منجمانِ اینجا اختیار نموده بودند داخلِ دولت آباد شد، امید که بیمنِ نیتِ حق طویتِ اعلیٰ حضرت پرداختِ مهماتِ این ولایت نیز بدستورِ پایان گهات صورت گرفته جرائے عملِ بتائی که حسب الحکم الاقدس قرار یافته سببِ ازدیادِ آبادی گردد،

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! چوں این فدوی را برائے خدمتِ دیوانی آدمِ فهمیدۀ کاردان درکار است و مرشد قلی خاں با وجود خدمتِ مرجوعۀ خویش این خدمت را نیز سربراه مینواند نمود، اگر حکمِ مقدس شرفِ نفاذ یابد[11] امورِ دیوانی را بدو تفویض نماید، والا باز یکے از ملازمانِ خود را بدان خدمت نصب[8] کند، دیگر بهر طریق که ارشاد شود متضمنِ بهبودِ این مرید خواهد بود،

آفتابِ عالمتابِ خلافت و جهاں بانی تا انقراضِ دوراں بر مفارقِ جهانیاں تابان و نامی

۱ ق، دب "و" محذوف ۲ ق، دب عرضداشت ۳ ق سکینه ۴ ق، دب ازکوتل ۵ ق فردا پور، م هردیوار
۶ م توانديور بفاصله ۷ ق .رو ینگر، م رو به گره ۸ ق نصیب ۹ م آباد ۱۰ م ذی حجه ۱۱ ق، دب یافته، م "امور" محذوف

۲
۵۸

مرید اخلاص سرشت زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده، ذرّه آسا بعرضِ اقدس میرساند که بورود دو منشور لامع النور که متواتر شرفِ صدور یافته بود امتیاز حاصل نموده، تسلیماتِ مریدی و آدابِ بندگی بجا آورد،

در فرمانِ اوّل حکمِ اشرف بنفاذ پیوسته که "آں مرید صد نفر دیگ انداز از قلاعِ دکن انتخاب نموده بحضورِ پرنور بفرستد"

قبله و کعبهٔ حقیقی سلامت! ایں فدوی بمجرّد اطلاع بر مضمونِ یرلیغِ گیتی مطاع متصدیاں را قدغن کرده که توپ اندازاں را از قلاع طلبیده از نظرِ ایں مرید بگذرانند، تا جمعے[1] را که شایستگی داشته باشند بدرگاهِ جہاں پناه روانه[2] سازد، هرگاه که از قلاع بیایند پنجاه نفر روانه کرده، بعد ازاں که عوضِ فرستادها نگاه داشته آید، تتمه را نیز بدرگاهِ والا رخصت خواهد نمود،

اما ازانجا که حقیقتِ توپ اندازی و وقوفِ آنها پوشیده نیست و فرستادنِ آنها بدرگاهِ معلّٰی محض برائے پاسِ حکمِ اعلیٰ است و در بیجاپور و گلکنده توپ اندازانِ خوب نشان می دهند، و دنیادارانِ آنجا با وجودِ لافِ عقیدت و بندگی و شمولِ عنایات و تفقداتِ بے اندازهٔ بادشاهانه که زیاده از حوصلهٔ آنها شده و میشود دریں لیساق ظفر مساق که بخیریت نوبتِ چهارم بوقوع خواهد آمد هیچ گونه خدمت بتقدیم نرسانیده، اگر حکمِ اقدس دریں باب بآنها صادر گردد سعادتِ خود دانسته امتثال خواهند نمود،

در منشورِ ثانی یرلیغِ واجب الاتباع کرامت ورود گرفته که "چوں در صوبهٔ دکن داروغگیِ توپخانه خدمت کلانیست و هوشدار لیاقتِ آں ندارد اگر صفی خاں قبولِ ایں خدمت نماید و آں را با خدمت بخشی گری فراهم تواند آورد، آں مرید باو بفرمایند[3] و الا میر احمد رضوی هم بدنیست، خدماتِ بادشاهی را فهمیده بمردمِ بادشاهی میفرموده باشد[4]"

---

[1] ب: جمعیتے [2] ب: لفظ "روانه" و "سازد" کے درمیان یہ عبارت زائد ہے: "بیرلیغ اعلیٰ حضرت امیدوار خطاب است تا موجب ازدیاد اعتبار او گردد، بلتفت خان نیز اگر علم عنایت شد، باعثِ افتخار او ست در باب پرگنه" [3] در اصل یہ عبارت خطا کی ہے [3] ت: فرمایند [4] ت: بمردم می فرموده باشند،

مرشدِ جہانیاں سلامت: بر ضمیرِ صافی اعلیٰ حضرت ہویدا است کہ ایں مرید از سنِ ہیزدہ سالگی بخدمتِ صوبداری قیام می نماید، ہرگز خدماتِ بادشاہی را بیجا[1] تجویز نکردہ والا چگونہ درجۂ پذیرائی می یافت، تا حال ہیچ ملتمس از تجویز کردہای فدوی مصدرِ امرے کہ نباید نشدہ[2]، چوں فہمیدہ بود کہ داروغہ توپخانہ را با وجود سربراہی و دیانت وقوفے از تفنگ اندازی و لوازمِ ایں خدمت باید و او راکہ بہرہ ازیں کار دارد، و تفنگچی اول است، خانہ زادِ درگاہ دانستہ تجویز نمودہ[3] بود، دریں ولا ہر چند از و چیزے کہ خلافِ دیانت و امانت بودہ باشد بظہور نرسیدہ، چوں مرضیِ اقدس نیست، حسب الحکم الارفع صفی خاں را از نویدِ ایں عنایت و خانہ زاد نوازی آگاہ ساختہ، لیکن از آنجا کہ جمع میانِ ایں خدمت و بخشی گری صوبہ تے دارد و حقیقتِ جاگیرہاے دکن پوشیدہ نیست و بدونِ مصالحِ ایں نوع، خدماتِ عمدہ متمشی و دلگرمی[4] نمی شود، امیدوار است کہ بتقریبِ ایں خدمت باضافہ سرفراز گشتہ از روے دلگرمی بمراہم ہر دو خدمت بپردازد، میر احمد رضوی نیز چنانچہ بخاطرِ ملکوت ناظر پرتو انداختہ بد نیست،

درباب ارسالِ انبہ زینتِ نگارش یافتہ بود،

قبلۂ دارینِ مریداں سلامت! اگرچہ ایں عقیدت آئین بموجب نوشتۂ وکیلِ دربارِ معلّٰی کہ از پیشگاہِ خلافت مکرر باد تاکید شدہ قبل از آنکہ انبہ خستہ بہ بند ہمہ جا مردم برائے محافظت تعین نمودہ، قدغن کردہ، اما چوں امسال در دکن انبہا خوب بار نہ نمودہ[5]، خصوصاً انبۂ "بادشاہ پسند" کہ اصلاً بار نیاوردہ، چنانچہ ایں معنی از وقائع صوبہ بمسامعِ جاہ و جلال رسیدہ[6] باشد، حتی المقدور در فرستادنِ آں کوتاہی نخواہد رفت، امیر صابر و داراب خویشِ ملتفت خاں کہ در برہان پور اند و بانہا نیز دریں باب حکم شدہ تاکیدات بلیغ[7] نمودہ کہ انبۂ قابل ارسالِ حضور سراسر فور کہ برہان پور فرستادہ خواہد شد[8] باحتیاطِ تمام مصحوبِ ڈاکچوکی بادشاہی

---

[1] ت بجا، [2] ب شدہ [3] ب تجویز نمودہ کردہائے کہ ایں فدوی دریں ولا، [4] ب ملتمس نمی شود، [5] ت خوب بار نیامدہ، [6] ب "باشد" محذوف [7] ت بلیغ [8] ب خواہد باشد،

متواتر می فرستاده باشند، امید که خوب برسد،

سرادقِ سلطنت وحشمت باد تا دخلود و دوام منوط و مربوط باد،

۳/۵۹

مریدِ اخلاص سرشت بعد اداے مراسمِ عقیدت ولوازمِ ارادت، ذرّہ صفت بعرضِ مقدّس معلّی میرساند منشورِ لامع النّور آخرین مزین بخطِ قدسی نمط که دریں ولا از پیشگاہِ والا شرفِ صدور یافته بود در عرض یک هفته پرتوِ ورود انداخته سعادت بر سعادت افزود، این فدوی تسلیماتِ بندگی بجا آورده آں صحائفِ شرف وکرامت را آرایشِ تارکِ مباهاتِ خود ساخت،

مرقومِ قلمِ جواهر رقم گهربار درنثار گشته که هرچند نظر بآنکه دریں سه سال آں مرید پرداختِ صوبجاتِ دکن از قرارِ واقع نموده بایستے تمام تیولِ او دراں صوبجات تنخواه باشد، تا در افزونیِ آباداں می کوشید، امّا چوں ازرهگذشت[1] قلتِ حاصلِ جاگیرِ دکن نقصانے بآں مرید می رسید[2] و سالِ دیگر نیز ده کرور دام[3] بقرار ده ماهه[4] نقد از خزانهٔ صوبهٔ مالوه تن شده، ده کرور دام تتمهٔ نقدی را از نصفِ ربع نوئت ئیل[5] با پرگنه ندربار در صوبجاتِ دکن از محالِ جاگیرداراں انتخاب نموده بگیرد،

پیر دستگیر سلامت! اگرچه پرداختِ مهماتِ پرگنات بعهدهٔ دیوانیان است، وانچه بقدرِ مقدور در تکثیرِ زراعت وتوفیر[6] عمارت نهادن نورزیده اند لیکن سعی واهتمامے که دریں فرصتِ اندک در بابِ پیش آمدنِ ایں ولایت ازیں مرید بظهور رسیده، چوں عرضِ آں لاف وگزاف بود وایں فدوی بدیں شیوهٔ نکته آشنا است، بنا برآں هرگز دریں وادی نیامده راضی نه شد که دیوانیانِ اینجا نیز ایں معنی را معروض دارند، هرگاه ایں مرید تقدیمِ خدماتِ پیر و مرشدِ دوجهانی را بمنزلهٔ طاعاتِ پروردگارِ حقیقی

---

۱ ت، ن: رهگذر، ۲ ت، ن: میرساند، ب: می رسید، در سالِ دیگر، ۳ ب: "دام" محذوف
۴ ب: ده ماهه ۵ ب: قوی ئیل، ت، ن: یونت ئیل ۶ ن، ت: توقیر،

عز اسمہٗ تصوری نمودہ باشد حتی الامکان در نظم و نسق معاملات ایں ملک چگونہ بتقصیر از خویش راضی خواہد
گشت، ولایتے کہ از مدتے بجہات کثیرہ ویران و خراب شدہ اگرچہ معموری آں در عرض دو سہ سال
چنانچہ باید صورت نیابد از غفلت و کوتاہی نیست، و معہذا دریں سال از توجہ باطن فیض مواطن اعلیٰ
حضرت در اکثر محال بالاے گھات و پایان گھات قریب یک سواے از جمع عمل دیانت خاں
اضافہ آمدہ، چنانچہ بتفصیل از عرائض دیوانیاں بعرض والا خواہد رسید، انشاء اللہ تعالیٰ بمرور و تدریج
آثار آبادانی ظاہر خواہد شد،

عنایت دہ کرور دام نقدی از خزانۂ عامرۂ صوبۂ مالوہ کہ محض تفضل و مرید نوازی است باعث
امتیاز و سربلندی گردید، بازاے ایں مکرمت بے پایاں تسلیمات مریدی بتقدیم رسانیدہ، توفیق اداے
شکر آں را از درگاہ ایزد بے نیاز مسلت مینماید، سایۂ بلند پایۂ مراحم و تلطفات بے اندازۂ اعلیٰ حضرت
بر مفارق مریداں مستدام بماناد،

بر ضمیر منیر خورشید نظیر پیر دستگیر ہویدا است کہ ایں مرید با اخراجات بے فائدہ کمتر پرداختہ آنچہ
از تفضلات مرشد حقیقی میباید صرف علوفۂ سپاہ مینماید، و دریں مدت انتظام جمعیت ایں مرید از وجہ
نقدی بودہ، بر تقدیرے کہ فتورے دراں واقع شود بقدر آں تفرقہ بحال جمعیت راہ خواہد یافت،
چوں از پیشگاہ خلافت بخدمت ایں صوبۂ عمدۂ سرحد سرفراز است و بندوبست آنرا موافق مرضی
طبع مقدس بر ذمۂ عقیدت خویش لازم می داند، در صورتے کہ جاگیر تیول داراں را انتخاب نمودہ
در طلب نقدی بگیرد، اگر[1] عوض تنخواہ نشود، آں جماعت را بواسطۂ بیچاگری بدرگاہ جہاں پناہ رخصت
میباید کرد، حال آنکہ بودن جمعیت خوب دریں صوبہ[2] بنا بر مصلحت ملکی ضرور[3] مینماید و گر عوض بانہا[4]
تن شود، ہر چند پائی[5] باقی دریں ولایت نماندہ کہ بہ تنخواہ آں جماعت وفا کند، چوں محال زبون

۱ ب: "اگر" محذوف ۲ ب: صورت ۳ ب: ضرور محذوف ۴ ب: آنہاش ۵ ت- پاے باقی.

عوض پرگنات جید بآنها باید داد، البته این معنی سبب برهم خوردگی و دل شکستگی بندها خواهد شد، یقین که آنچه درین باب بخاطر ملکوت ناظر رسیده متضمن صلاح حال و مآل این مرید که کارهاے خود را بکرم الٰهی و عنایات مرشد حقیقی سپرده خواهد بود، اطاعت الحکم الاقدس[1] برخے از محال خالصهٔ شریفه تیول داران را بموجب افراد جداگانه انتخاب کرده ارسال داشته، امید وار است که ایستادهاے پایهٔ سریر خلافت مصیر نظر بده ماهه نقد که این مرید می یافت و نقصان خرچ و آفت که در جاگیرداری میرسد نموده دو کرور دام را ازین پرگنات که حاصل آن سراسری شش ماهه نیست بعد تخفیفے که از روے تفضل حکم شود، از ابتداے فصل خریف یوئت ئیل[2] این فدوی تنخواه کنند محصول پرگنه ندربار آنچه این مرید معروض داشته بود وصولی بے آفت است، و دیوانیان حضور اشرف یافت حساب نموده بمسامع جاه و جلال رسانیده اند کیفیت حاصل سنوات گذشتهٔ پرگنهٔ مذکور با حاصل سال هزار و شصت و سیوم که عمل بتائی است از اوراق علیحده سمت وضوح خواهد گرفت، درین قسم امور خلاف معروض نمی توان داشت،

ازآنجا که آن پرگنه قبل ازین بمبلغ شصت لک دام به بهائی مراد بخش مرحمت شده بود، اگر بهمال جمع نقدی باین فدوی نیز تن گردد، عین عنایت است، درصورت پذیرائی یافتن این ملتمس، چون محصول ربیع آن پرگنه را که درین ملک بیشتر رس است و تا حال اثرے ازاں نمانده، سزاوارخاں متصرف گشته باز گرداند حصهٔ نصف ربیعی برو دشوار خواهد بود، امیدوارست که تنخواه آن نیز از ابتداے فصل خریف قرار یابد، بعد ازانکه مقدمهٔ تنخواه ندربار مشخص شود در باب سزاوارخاں مطابق یرلیغ اعلیٰ کاربند گردیده، اگر موافق طلب او جاگیر درانجا بهم رسد فبها، والا او را بدرگاه آسمان جاه دستوری خواهد داد،

ضابطهٔ داغ نوعیکه بمقتضاے عموم لطف و کرم مقرر شده، بسبب مزید انتظام احوال بندها

---

[1] ب. حکم الاقدس، ق اطاعةً لحکم الاقدس [2] ب قوی ئیل، ق یونت ئیل [3] ب گردانید،

گشته از ابتدائے ورودِ فرمان عالی شان بعمل خواہد آمد،

سرادقِ عظمت باوتادِ خلود مربوط باد،

۴۷/۶۰

بعد ادائے آدابِ عقیدت و ارادت ذرہ صفت بعرضِ مقدسِ اعلیٰ میرساند. فرمان والا شان مکرمت عنوان مزین بخطِ قدسی نمط خاص کہ در جوابِ عرضداشتِ ایں مرید فدوی شرفِ صدور یافتہ بود، سعادتِ وصول ارزانی داشتہ موجبِ امتیازِ این عقیدت آئین گردید، تسلیماتِ بندگی بجا آوردہ، آں صحیفۂ عزت و کرامت را آرایشِ تارکِ مباہاتِ خود ساخت، عنایات و تلطفاتِ بے اندازہ از مطالعۂ منشورِ لامع النور پرتوِ ظہور انداختہ، ادائے شکرِ آں مقدورِ زبانِ قاصر بیان نیست، حق تعالیٰ سایۂ مرید نوازیٔ اعلیٰ حضرت را استدام داراد،

مرقومِ قلمِ جواہر رقم شدہ بود، "کہ انبۂ بادشاہ پسند پیش از چہار پنج تبہ نرسیدہ، سال آیندہ از درگاہِ معلیٰ شخصے تعین کردہ خواہد شد کہ باہتمام خود انبہ ارسال می داشتہ باشد"

پیر و دستگیر سلامت! تعین فرمودن یکے از بندہائے حضورِ پرنور برائے ایں کار بسیار خوب بخاطرِ مبارک رسیدہ، دریں موسم ہمگی سہ انبہ[1] از درخت بادشاہ پسند نزدِ ایں مرید آوردہ بودند[2] تا معلوم شود کہ قابلِ ارسال شدہ یا نہ، باقی ہرچہ بود از ہمانجا بحضورِ فائض النورِ اقدس مرسل گردیدہ، وجہ کمیٔ انبۂ[3] بادشاہ پسند نوعے کہ پیش[4] ازیں مکرر بعرضِ مقدس رسیدہ آن است کہ ازاں درخت یک شاخ ماندہ کہ بار می آید، دیگر شاخہاش از تند باد شکستہ، ایں فدوی چگونہ راضی تواند شد کہ انبِ لائقِ صرفِ خاص دریں جا صرف شود،

حکمِ اشرف اعلیٰ بنفاذ پیوستہ کہ "ازاں مرید بسیار بدیع نمود کہ در عذرِ پیش نیامدن صوبجاتِ دکن

۱؎ س: سہ انب. ۲؎ ت: شد. ۳؎ س: انب، ۴؎ ت: نوعکہ پیش ایں مقرر بعرض.

عرض داشتہ کہ پرداختِ مہماتِ پرگنات بعہدۂ دیوانیاں است"

قبلۂ وجہانیٔ مریداں سلامت! اگرچہ خدمتِ بندوبست ونظم ونسقِ ایں مملکت از پیشگاہِ خلافت بایں فدوی مفوض است لیکن چوں جزوِ[1] کارِ دیوانیاں می باشد، وبذاتِ خویش مباشرِ آں نمی تواں شد، بنابراں حقیقتِ حال را معروض داشتہ بود، از آنجا کہ ایں اخلاص سرشت در تقدیمِ خدماتِ پیرومرشدِ حقیقی زیادہ از آنچہ براے معاملاتِ خود سعی تواں کرد، جدوکوشش بکار می برد، در تکثیرِ زراعت وعمارتِ ایں ولایت نیز بقدرِ امکان تقصیر نہ رفتہ، دریں صورت بر ہر تقدیر خواہ تنخواہ طلب نقدی بدستورِ سابق مقرر باشد وخواہ عوضِ آں جاگیر مرحمت شود، وظائفِ خدمت ومراسمِ مریدی بجا آوردہ، اصلاً تہاون از خود راضی نخواہد گشت، ایں فدوی آنچہ نظر بمصلحتِ مُلکی بایستے معروض داشت قبل ازیں عرضداشت نمودہ یقین کہ ہرچہ بخاطرِ ملکوت ناظرِ اعلیٰ حضرت کہ مرأتِ حقایق نما است پرتوِ صواب می اندازد بے حکمت نخواہد بود،

درباب سزا دادن زمینداران[؟] مطابقِ حکمِ لازم الاذعان بعمل آوردہ اورا عنقریب رخصتِ درگاہِ سلاطین پناہ خواہد نمود،

کعبۂ حاجاتِ عالمیاں سلامت! کیفیتِ بقایاے پیشکشِ سنواتِ گذشتہ کہ بر ذمۂ زمیندارِ دیوگدہ ماندہ، صورتِ وصولِ آں از افرادِ جداگانہ بعرضِ مقدس خواہد رسید، چوں زمیندارِ مذکور بندۂ دولت خواہ برجادۂ عبودیت مستقیم است، و ہر سال مبلغِ یک لک روپیہ از وجہِ پیشکش اورا بسرکارِ گردوں وقار واصل باید ساخت، وبوقوع[2] حاصل محالِ زمینداریٔ او نسبتِ سابق روبکمی آوردہ ازعہدہ[3] اداے بقایا برنمی تواند آمد، واز عنایاتِ بادشاہانہ پیشکشِ زمیندارِ چاندہ بکل معاف گشتہ او نیز امیدوار است کہ بقایاے سابق باو معاف شود، تا فی الجملہ سبکبار گردیدہ وجہِ پیشکشِ مقرری ہرسال بخزانۂ عامرہ می رسانیدہ باشد،

آفتابِ عالمتابِ خلافت از مطلعِ شوکت وابہت تاباں بماناد.

---

[1] ب ضروری ، . . . [2] س وبسببِ وقوع ، [3] ب ازعہدہ بقایا برنمی تواند آمد ،

۵/۶۱

مرید عقیدت سرشت آداب ارادت از خلوص طویت بجا آورده ذره مثال بمسامع عزّ و جلال
میرساند که منشور لامع النور سعادت گنجور مزین بخط قدسی نمط غرهٔ ماه[1] ربیع الاوّل شرف ورود ارزانی داشته،
باعث امتیاز این فدوی گشت، از توجه بصوب مستقرِ[2] خلافت اکبرآباد و تفرج[3] مسجدے که حسب الحکم الاقدس
اساس یافته و مراجعت بدار الخلافت شاهجهان آباد زینت نگارش یافته، بناے که معمار همت[4] والا متوجه
تاسیس آن باشد از تعریف و توصیف مستغنی است. حق تعالی آنحضرت را فراوان سال بانی مبانی خیرات
داشته، انتظام کارگاه آفرینش را بوجود فائض الجود[5] مربوط کناد،

حکم جهان مطاع که در باب ارسال دو هزار بان بنفاذ پیوسته امتثال آنرا سعادت خود دانسته مطابق فرموده بعمل خواهد آورد،
آفتاب عالمتاب خلافت و جهانبانی از مطلع خلود و دوام تابان و نورافشان بماناد،

۶/۶۲

مرید عقیدت سرشت زمین خدمت بلب ادب بوسیده وظائف ارادت از صفائی طویت
بجا آورده ذره آسا بموقف عرض والا می رساند، منشور لامع النور سعادت گنجور که در جواب عرضداشت این
فدوی بقلم قدسی رقم زینت نگارش یافته بود، شرف ورود ارزانی داشته، سبب امتیاز و مباهات این
مرید گردید، آداب تسلیمات[6] بندگی بتقدیم رسانیده آن مثال عدیم المثال آرائش تارک عزت خود ساخته،
در باب[7] ارسال بانها حسب الحکم گیتی مطاع عمل نموده، متعاقب هزار بان خوب راست رو مصحوب یکے از
منصب داران روانه حضور پر نور ساخته بعد از آن نیز بهمان دستور بهر دفعه یک یک هزار خواهد فرستاد،

حکم اقدس بنفاذ پیوسته که "چون از جانب بنگاله و اودیسه فیل نر و ماده کمتر بدرگاه جهان پناه

---

[1] م ماه محذوف، [2] تب مقر خلافت، [3] س متفرج، م تفرج، [4] تب همت والا متوجه . . . . . فراوان سال محذوف،
[5] تب فائز الجود، [6] س آداب تسلیمات و بندگی، [7] تب تا باب محذوف،

می آید این مرید مقرر کند که قطب الملک از جملۂ ہشت لک روپیہ کہ ہر سال بسرکار معلی میرساند، عوضِ نصف زرفیل میداده باشد"

پیر دستگیر و مرشدِ صافی ضمیر سلامت! اگرچہ حقیقتِ دخل و خرچ[1] خزانۂ عامرۂ اینجا قبل ازین بسامع جاہ و جلال رسیده لیکن برائے اطاعت یرلیغ واجب الاتباع بموی الیہ نوشت کہ چہار لک روپیہ نقد و چہار لک روپیہ را فیل زیاده میفرستاده باشد،

عنایتِ اضافۂ منصب و ایالتِ صوبۂ گجرات بہ بہائی مراد بخش موجبِ مزید امیدواری سایر مریداں گردید، از عہدۂ اداے شکرِ مراحم بے کرانِ اعلیٰ حضرت چگونہ تواں برآمد حق عزشانہ سایۂ بلند پایۂ پیر و مرشدِ حقیقی را فراواں سال پاینده دارد کہ بمحضِ تفضل مریداں را بانواعِ نوازش و عنایاتِ[2] اقسامِ نصیحت و موعظت سربلند میفرمایند،

مرشدِ مرید نواز سلامت! دریں ولا از نوشتۂ وکیلِ دربارِ جہاں مدار[3] چنیں ظاہر گشت کہ درباب[4] پرگنۂ ایلچپور بر زبانِ قدسی بیان گذشتہ کہ ہرگاه آں مرید پرگنۂ مسطور را بخواہشِ تمام گرفتہ و درجمعِ آں تخفیفے رفتہ دیگر گفتگو چیست"؟

قبلہ و کعبۂ مریداں سلامت! از آنجا کہ پیش ازیں مکرر در حضورِ پرنور حکم شده بود کہ اگر آں مرید بعض محال تیولداراں را عوضِ طلبِ نقدی بگیرد، تنخواهِ آں بجمع مناسب مقرر خواہد شد، بنا براں این فدوی از پرگناتِ جاگیرِ شاه بیگ خاں درباب پرگنۂ ایلچپور التماس نموده، حقیقتِ حالِ حاصل آں را بمہرِ ملتفت خاں دیوان، بہ بارگاهِ خلافت فرستاده بود، کہ تخفیف نظر بآں قرار یابد تا دریافتِ[5] دو ماہہ[6] نقد بلا آفت چنداں نقصان نشود، اگر مرضیِ طبعِ مبارک چناں است کہ البتہ این مرید پرگنۂ مذکور را ہمیں جمع بیگرد، باوجود آنکہ قریب

[1] نس دخل و خروج، [2] نس عنایت [3] تب جہانیان مدار،
[4] تب دروادیِ [5] نس باید [6] تب دوماہہ،

ودلک روپیہ کمی خواہد رسید، چوں جان و مالِ مریداں فدائے رضائے اعلیٰ حضرت است از فرمان برداری چہ چارہ،

قبلۂ آمال و کعبۂ امانیِ جہانیاں سلامت! از آنجا کہ قلعۂ احمد نگر نزدیک[1] سرحد واقع شدہ و شاہ بیگ خاں کہ سابق نیز خدمتِ محافظتِ آں حصن داشت، خواہشِ قلعہ داریِ آنجا نمودہ[2] اگر حکمِ ارفع اعلیٰ شرفِ صدور یابد، مومی الیہ را بدیں خدمت تعیین ساختہ مرزا خاں را کہ خانہ زادِ درگاہِ سلاطین پناہ است چند گاہ در حضورِ خود نگاہ دارد،

آفتابِ عالمتابِ خلافت از افقِ عظمت و حشمت طالع و لامع بماناد،

۶۳

بعد تقدیمِ وظائفِ عقیدت و بندگی ذرہ مثال بمسامعِ جاہ و جلال میرساند کہ بورودِ دو فرمان خجستہ عنوان مزین بخطِ قدسی نمط در جوابِ عرض داشتِ ایں فدوی شرفِ صدور یافتہ بود، فرقِ مباہات باوجِ امتیاز افراختہ تسلیماتِ مریدی بجا آورد،

حکمِ اقدس بنفاذ پیوستہ کہ از ابتدائے فصلِ ربیع یوئت نیل[3] عوضِ پرگنۂ ایلچپور نقد بہ آں مرید تن می شدہ باشد، آباداں ساختنِ دکن کہ بعہدۂ ایں مرید است از گذاشتنِ ایلچپور معلوم شد،

قبلۂ حقیقی سلامت! اگرچہ ایں مرید ہرگز ادعائے کارے نگردد و در خورِ استقلال ہرچہ شدہ و می شود ہمہ از تربیت و ارشادِ مرشدِ مرید نواز است، اما پرگنہ کہ در ہشت سال از جمع افتادہ باشد در یک فصل[4] دو فصل آبادیِ آں چگونہ صورت می یابد،

یرلیغِ عالم مطیع کرامتِ صدور یافتہ کہ حسب[5] الالتماسِ آں مرید مرزا خاں از حراستِ قلعۂ احمد نگر عزل[6] شدہ وجہ تغیرِ او را بایستے معروض داشت، شاہ بیگ خاں را بجائے او تعین نماید، دیگر

۱؎ ب: نزدیک ۲؎ ب: نمودہ محذوف ۳؎ س: لولت بل ۴؎ ب: بریک فصل آبادی آن ۵؎ ب: حسب الحکم الالتماس محذوف ۶؎ ب: عزل محذوف

ایلچپور که بودنِ مردِ هوشیار آبادان کار در آنجا ضرورت است، بجلال کاکر یا ملتفت خان تنخواه داده، اگر خواهد بقدرِ اضافه هم [1] بیکے [2] ازینها تجویز کند،

قبله وکعبهٔ دوجهانی این مرید سلامت: سببِ تغیرِ مرزا خان همان است که بخاطرِ ملکوت ناظرِ تو انداخته، چون یقین بود که حقیقتِ حالِ او بر پیشگاهِ خلافت هویدا است، باظهارِ آن نه پرداخته و نظر بخانه زادی او نموده، بودنِ او را پیشِ خود مناسب دیده عرض داشته بود، شاه بیگ خان را بقلعهٔ احمدنگر تعین کرده، در بابِ تنخواهِ تیولِ او و مرزا خان بموجبِ حکمِ گیتی مطاع بعمل آورد، و چون جلال کاکر سپاهی صرف است و نسبتے بآبادان کاری ندارد، باوجودِ آن قبل ازیں بدو سه ماه بخدمتِ فوجداریِ پونار که در سرحدِ دیوگده است، مقرر شده، چنانچه از واقعهٔ این صوبه بموقفِ مقدس رسیده باشد، و ملتفت خان پرداختِ عمل بتائی پایان گهات درمیان داشت، و باین تجویز راضی نبود، بنا بران تفویضِ پرگنهٔ ایلچپور به یکے از اینان موقوف گشت، اگر به راو کرن که پانصدی ذات و پانصد [3] سوار برآوردی، پیش ازیں [4] از منصبِ او کم شده و آبادان کاری او از پرگنهٔ گاندا پور که بجاگیرش بوده و تغیر شده، ظاهر میگردد، پانصدی ذات پانصد سوار کمی منصب مرحمت شود، و سوارانِ برآوردی برای خدمتِ ایلچپور دو اسپه سه اسپه قرار یابد و پرگنهٔ مذکور در وجه طلبِ اضافه در عوضِ پرگنهٔ پوسد [5] که در برار دارد تن نموده آید، و هر چه از ان پرگنه بماند بدیگر بندهای [6] آبادان کار تنخواه شود گنجایش دارد، باقی آنچه رای عالم آرای مملکت پیرا اقتضا فرماید محض ثواب خواهد بود،

حسب الحکم الاعلیٰ بمتصدیان تاکید نمود که بالفعل هفتاد و شش باندار که در [7] تمامی قلاعِ دکن موجود است چهل نفر اول انتخاب کرده، بزودی روانهٔ درگاه والا سازند و بعد از آن که باندارانِ خوب بهم رسند،

۱ ب یکے ۲ ب - ازینها ۳ ب "ذات و پانصد" محذوف، ۴ ب بمنصب ۵ ب بوسند، ۶ ب بدیگر آبادانکار
۷ ب "باندار که در تمامی قلاع .... باندارانِ خوب بهم رسند" محذوف.

وعوض[1] نگاه داشته میشود پنجاه نفر دیگر نیز بفرستند،

رستم برادرِ ایرج خاں رامی خواست (که[2]) دستوری دہد که خود را باستلام عتبۂ خلافت برساند، لیکن چوں او پے بردہ[3] که طلب او بدرگاہِ جہاں پناہ براے ہمراہیٔ برادر است، از روے کارطلبی خواہش آں دارد که ہر آئینہ مصدرِ خدمتے گردد، و دریں صوبہ نیز وجودِ امثالِ او بجہتِ خدماتے که روی دہد ضرورت است، اگر حکم شود ہمیں باشد، و الا او را رخصت نماید،

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! پیش ورودِ ایں منشور لامع النور، بوصولِ خلعت خاصۂ زمستانی که مصحوب محمد نصیر صاحبِ اہتمامِ کارخانہ برہان پور بایں مرید عنایت شدہ بود، امتیاز و سربلندی یافتہ تسلیمات بجا آوردہ او را بے توقف رخصت نمودہ، بملتفت خاں قدغن کرد که در سرانجامِ مصالح ضروریٔ[4] کارخانۂ سرکارِ معلّٰی جہدِ بلیغ نماید،

آفتابِ جہانتابِ خلافت برمفارقِ عالمیاں تاباں بماناد،

۸

۶۴

زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ و وظائفِ ارادت بجا آوردہ بموقفِ عرضِ مقدس میرساند که[5] والا منشور لامع النور مزین بخطِ قدسی نمط که در جوابِ عرضداشتِ ایں اخلاص آئین عز صدور یافتہ بود، بوصولِ کرامت موصولِ آں مباہی گشتہ تسلیماتِ بندگی بتقدیم رسانید،

حکمِ ارفع اعلیٰ زینتِ نفاذ یافتہ[6] که چوں تفویضِ خدمتِ ایلچپور بشبل راؤ کرن راجپوتے مناسبت نداشت، لہذا آں[6] خدمت باسد اللہ ولد رشید خاں مقرر گشت، کارہا رابیکے[7] باید فرمود که از عہدہ توانند[8] برآمد،

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! آنچه بخاطرِ ملکوت ناظر می رسید محض صواب است و ایں مرید با ایں ہمہ

---

[1] ب۔ بعوض، [2] س بے بردہ۔ [3] ب ضروری، [4] ع "که" محذوف [5] س نفاذ گرفتہ،

[6] ع لہذا اسد اللہ ولد رشید خان بایں خدمت مامور گشت، [7] ب بیکے [8] س و ب آنکه

قصورِ فهم[1] آں را کجا تواند دریافت، لیکن چوں[2] خدمتِ ایلچپور دریں ایام غیر از[3] جاگیرداری و آباداں ساختنِ آں کارے نیست، و ایں فدوی در پیشگاہِ خلافت متہم است بہ بدسلوکی براجوتیہ[4] بنابراں حقیقتِ کمی منصب و آباداں کاری را و کرن نوعیکہ می دیدہ و شنیدہ معروض داشتہ بود، صوبہ داری برار بایں منصب و جمعیت از اسد اللہ نیز نمی آید، بموجبِ حکمِ اقدس او را با ایلچپور و الہام اللہ را بجاند فرستادہ، جاگیر آنہا را بعنوانے کہ در ضمنِ فرمانِ عالیشان مثبت است[5] مقرر خواہد ساخت، کیفیتِ تنخواہ تیولِ شاہ بیگ خاں و مرزا خاں بطریقے کہ قرار یافتہ از افرادِ[6] جداگانہ بعرضِ الاخواہد رسید،

نگاشتۂ قلمِ خجستہ رقم شدہ کہ "پارچہاے کہ ایں مرید در برہان پور تیار نمودہ باشد، بزودی بفرستد" شکرِ ایں عاطفت و بندہ نوازی بکدام زبان ادا نماید تقصیرے کہ در تحصیلِ ایں شرف بوقوع آمدہ از رہگذرِ کمیابی کاری گران است، چہ بیشتر بافندہاے خوب در برہان پور در کارخانۂ بادشاہی و نواب بیگم صاحب جیو می باشند و جمعے کہ در کارخانۂ ایں فدوی بودند کارِ آنہا شائستگیِ پسندِ طبعِ اقدس نداشت، پارۂ اسباب کہ تا رسیدنِ نصیر[7] اصورتِ اتمام یافتہ بود، سعادتِ دارین خود دانستہ ارسال نمود،

مرقومِ کلکِ دربار جواہر نثار گشتہ کہ "ازیں مرید عجب نمود کہ دیوانِ خود را بمحافظتِ برہان پور گذاشتہ تا حال کسے را دیواں نکردہ"

قبلۂ دوجہانی سلامت! موجبِ تاخیر دریں امر از مطاوئ نشانے کہ بوکیلِ دربارِ جہاں مدار[8] در جوابِ ہمیں مقدمہ کہ قبل ازیں حسب الحکم والا[9] نوشتہ بود فرستادہ، مفصل بعرضِ مقدس رسیدہ باشد، دریں ولا بست و دوم رجب المرجب ضیاء الدین حسین را کہ سابقاً میر بخشیِ ایں فدوی بود و ثانی الحال بایلچپور تعین نمودہ، بخدمتِ دیوانی منصوب ساخت،

نیرِ عالم افروزِ خلافت فراواں سال از افقِ عظمت و جلال تاباں بماناد،

۱ س: "فہم" محذوف ۲ ع: چون محذوف ۳ س، ع: باراجوتیہ ۴ س و ب: "از" محذوف ۵ ب: ثبت است ۶ ب: از عرض افزود ۷ ب: نصرا ۸ ب: جہاندار ۹ س و ب: ۱۰ ادرا محذوف،

۹
۶۵

مرید عقیدت سرشت آداب بندگی و ارادت از صفائی طویت بجا آورده ذرّه صفت بموقف عرض مقدسِ معلّی میرساند که حقیقتِ صعوبت و دشواری ضابطهٔ داغ که بتازگی در پیشگاهِ خلافت قرار یافته وحسب الحکم الاقدس خال سعادت نشان افرادِ دستورالعمل آں را نزدِ متصدیانِ دکن فرستاده بوده[1] اند مکرر داخلِ واقعه گشته، شاید بمسامعِ جاه وجلالِ والا رسیده باشد، لیکن چوں تاحال از بارگاهِ عظمت و جلال جواب ایں مقدمه بایں مرید صادر نشده وضابطهٔ جدید که باوجود تاکیدات ایں فدوی (کم) درباب اجرای آں نموده، غیر از متصدیان صوبه که برای پاسِ حکم ابتدای ثلث خریف شملانِ تیل[2] مطابقِ آں کاربند شده اند، از هیچ کس بعمل نیامده بسببِ مزید تفرقهٔ سپاه وافزونی مطالباتِ متعذر[3] التحصیل بود، واعلیٰ حضرت از روی عنایت، ایالتِ ایں چهار صوبه راکه ولایتِ کلان است واز جهتِ اتصالِ بسرحد و حاکمِ صاحب خزانه باجمعیت نسبتے به صوبهٔ بنگاله و گجرات ندارد، بایں مرید تفویض فرموده اند، بنابراں دریں وادی عرضداشت[4] نمودن لازم دیدتا تا ثانی الحال محمول بر غفلت و نارسائی ایں فدوی نگردد،

پیرو دستگیر سلامت! کیفیتِ لشکرے که بالفعل دریں صوبجات است، از عهدهٔ ضبطِ محالِ تیول خود بآسانی برنمی تواند[5] آمد وکثرتِ جمعیتِ دنیاداران دکن بر ضمیرِ منیر هویدا است وبحسبِ ضابطهٔ تازه اگرچه کمیت[6] لشکر می افزاید، اما کیفیت که مطلوب است[7] اصلاح نمی ماند، چه موافقِ ایں ضابطه علوفهٔ تابینان از بست[8] روپیه تا مقدار دوازده مقرر شده، وسوار از سابق[9] قریب نه هزار افزوده، جاگیرِ بیشتر منصب داراں از سه ماه کمتر است، وپیدا است که ایں نوع مردم که بدیں قلیل نوکر باشند، حالِ اسپانِ ایشاں چه خواهد بود، واز آنها چه کار خواهد کشود، باوجود آنکه پیش ازیں حصهٔ ذات را سه ماهی شش‌ای[10] وتلک دکنها خرچ پرگنات و سواری بحساب سی و دو روپیه درماهه تنخواه می یافتند اکثرے ازینها[11] تاحال تمام بداغ نرسانیده اند وتصحیح نداده، وبدیں سبب مبلغهاے کلی مطالبهٔ تفاوتِ داغ وتصحیح بنامِ هرکدام در دفاترِ ایں صوبه ثبت گشته، اکنوں که حصهٔ ذات

۱ ب: نمودند ۲ ب: میلان تیل، س: سیلان تیل ۳ ب: مستند ۴ س: عرضه داشت ۵ س: بر تواند آمد ۶ ب: کم است ۷ ب: «است» محذوف
۸ ب: از هشت روپیه ۹ ب: کاربموافق شده ۱۰ ب: هشتاد و یک س: سوی ده یک ۱۱ س: از ایشان،

یک ماہہ و دو ماہہ خواہند یافت، ظاہر است کہ بذاتِ آنہا چہ خواہد رسید، خاصہ دریں ہنگام کہ عمل تباہی بمیاں آمدہ، و اخراجاتِ پرگنات بتقریبِ محافظتِ غلات و دو چنداں شدہ، و در بابِ تحصیلِ مطالبات فرمانِ عالیشان از روے قدغن بنفاذ پیوستہ کہ "از حاصلِ جاگیر بعضے چہارم حصہ و از جمعے پنجم و ششم حصہ باز یافت می نمودہ باشند"، معلوم است کہ بعد وضعِ مطالبہ بدیں طریق چہ خواہد ماند و از عہدۂ سرانجامِ جمعیت چگونہ میتواند برآمد، چوں ہمہ وقت امنیت نمی باشد و تحتمل کہ گاہے بجمعیتِ خوب احتیاج افتد، اگر اعلیٰ حضرت بنفسِ نفیس متوجہ شدہ، بناظمانِ مہماتِ حضورِ پرنور حکم فرمایند تا بتامل کار نظر انداختہ، دریں باب غور نمایند، از صلاحِ دولتِ ابد مدت دور نخواہد بود، دیگر ہر چہ راے مملکت پیراے خورشید ضیاے اقتضا فرماید عین صواب است،

قبلۂ امانی و کعبۂ آمال بندہا سلامت! حسب الحکم الارفع الہام اللہ ولد رشید خاں را چاندور فرستادہ اسد اللہ را بالچپور دستوری داد، از آنجا کہ اسد اللہ خانہ زادِ کار آمدنی قابلِ تربیت است و بخدمتِ کلانی سرفراز شدہ، اگر بمقتضاے ذرہ پروری بعنایتِ خطاب سرفرازی یابد، موجبِ امتیاز و سربلندی او خواہد بود،

آفتابِ عالمتابِ خلافت برمفارقِ مریداں و بندہا تاباں بماناد،

$\frac{10}{66}$

زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ ذرہ آسا بموقفِ عرضِ والا میرساند کہ[۳] درحینے کہ آں مرید از پیشگاہِ خلافت بدنیصوب دستوری یافت در دل جاگیر ایں فدوی بعرضِ مقدس رسید، یرلیغ جہاں مطاع صادر شدہ بود کہ اگر بعد وصول بدکن برآں مرید ظاہر گردد کہ پرگناتِ سیر حاصل تر

۱؎ ب حصہ جات و دو ماہہ و یک ماہہ ۲؎ س تا بانکار نظر انداختہ ب تا بتامل نظر کار انداختہ،

۳؎ م "کہ" محذوف ۴؎ س و ب می رساند،

ازیں محال در تصرفِ تیولداران آنجا ہست وخواہد کہ بعضِ آں را بطریقِ معاوضہ بگیرد مختار است" وایں ید
باوجود چنین حکمِ ناطق نظر[1] باہتمام مہماتِ ملکی و رضامندی وخوشنودی بندہاے پیش منصب کار آمدنی معاوضہ
با تیولِ آنہا لایق ندیدہ جاگیرِ ہمہ را بحال داشتہ وخود بہمان[2] محال کہ از بارگاہِ جلال تن شدہ بود اکتفا نمودن چو
بہ یقین می دانست کہ اگر برخے محال از تغیرِ بعض بندہا کہ شایستگیِ چناں جاگیر نداشتہ باشند بہ تیولِ ایں ید
انتقال بیابد بہ ہیچ وجہ متضمنِ نقصانِ سرکارِ[3] گردوں مدار نخواہد بود، بنا براں یک کرور و بست و ہفت
لک دام و کسرے محالِ در و بست کہ بغایت زبون و کم حاصل بود، وعوضِ آں تقریبات بہم رسید،
از ابتداے مختلف معاوضہ نمودہ، افرادِ حقیقت را بدرگاہِ آسمان جاہ ارسال داشتہ بود، تا دیوانیانِ عظام
بمسامعِ جاہ و جلال رسانیدہ باشند[4]، تنخواہِ آں بفرستند[5]، دریں ولا کہ سند رسید معلوم شد کہ معاوضۂ بعض محال
منظور نگردیدہ، چندے از ہمان[6] کتاتِ کم حاصل بحال ماند و در برخے از محالِ سابقِ ایں مرید بقدر تخفیفے
قرار یافتہ،

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! اگر سببِ منظور نشدن، مظنۂ افزونی حاصل بودہ باشد محصولِ کل جاگیر
ایں فدوی دریں صوبہ با محالِ عوضِ سراسری ہشت ماہہ بیش نیست، وایں یک کرور و بست و ہفت
لک دام کہ معاوضہ شدہ، نہ ماہہ و کسرے حاصل دارد، چنانچہ کیفیتِ آں از اوراقِ جداگانہ کہ بہ تفصیل[7]
دربارِ معلّی فرستادہ، مذکورِ محفلِ معلّی خواہد گشت، اگر در حاصل شبہہ باشد حکم شود کہ از ابتداے خریف یو
ئیل محالے کہ ایں فدوی معاوضہ کردہ[8] و حاصلش نہ ماہہ و کسری است بخالصۂ شریفہ ضبط شود وعوضِ آں
نقد از قرار[9] ہشت ماہہ بایں مرید مرحمت گردد تا براے ایں قسم جزئیات مکرر در عرض[10] والتماس[11] جرأت نتواند نمود،

[1] س انتظام، م نظر بمہمات [2] س و ب بہمہ حال [3] م، سرکار محذوف [4] ب رسانیدہ شدہ بود [5] ب بفرستند،

[6] ب لونت نیل [7] ب محالے محذوف [8] م معاوضہ نمودہ،

[9] م بقرار [10] س مکرر در عرض عرض والتماس، [11] س و ب ہمہ

قبله و کعبهٔ دوجهانی[1] این مرید سلامت! چون قبل ازین حقیقتِ ضعفِ بصر و پیری و ناتوانیِ اوزبک خان[2] بعرضِ اقدس رسیده حکم شده بود که این مرید او را پیشِ خود طلب داشته ملاحظهٔ احوالِ او نماید، لهذا مومی الیه را طلبیده آنچه از احوالِ او مشاهده نموده بواقعه نویس[3] گفت که بے کم و زیاده داخلِ واقعه سازد، و از آنجا که حکمے در بابِ او نافذ نگشت و خالی گذاشتنِ قلعهٔ سرحد مناسب نمی نمود تا رسیدنِ حکمِ ارفع باز او را به قلعهٔ او فرستاد، درین ایام که از نوشتهٔ واقعه نویسِ آنجا بوضوح پیوست که بعض امورِ منافیِ قلعه داری از و بوقوع می آید بصفی خان گفته شد که مکتوبے مشتمل بر نصیحت[4] و تاکید باو بنویسد تا پیشتر بمراسمِ حزم و احتیاط بپردازد و او در جواب اظهارِ استغفار از خدمت و جاگیر کرده چنانچه مفصلاً از واقعه بعرضِ اقدس خواهد رسید، و نیز جمعے کثیر از رعایای جاگیر از دستِ جور و تعدّیِ او دادخواه شدند، اگر حکم شود خواجه برخوردار را که بندهٔ اعتمادی و کارآمدنی است و بمنصبِ یکهزار و پانصدی ذات و سوار سرفرازی دارد پانصدی ذات و سوار بشرطِ قلعه داریِ او سه اضافه نموده و محال و تیول اوزبک خان را بجاگیرِ او مقرر داشته بمحافظتِ آن قلعه تعین کند، دیگر هر چه بخاطرِ ملکوت ناظر پرتو انداز د محض ثواب خواهد بود،

آفتابِ عالمتابِ خلافت تا قیامِ قیامت از مطلعِ سلطنت تابان بماناد،

۱۱/۶۷

زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده ذره مثال بمسامعِ جاه و جلال میرساند که چون درین ولا رعایای پرگنهٔ ترنبک مکرر از تعدّی و بدسلوکیِ درویش بیگ قاقشال استغاثه نموده بودند و هر چند او را نصیحت کرده شد که دستِ تطاول از دامنِ رعیت کوتاه سازد مفید نیامد، بنابران خدمتِ قلعه داری و فوجداریِ آنجا ما که بعهدهٔ او است به شفقت الله خلفِ سزاوار خان که خانه زادِ کار طلب بسلوکیست[5] باضافهٔ یکصدی ذات و سوار بشرطِ خدمت تجویز کرده تا از اصل[6] و اضافه بمنصبِ هفتصدی چارصد سوار سرافراز باشد، اگر منظور شود

۱ م: «دوجهانی» محذوف ۲ ب: اورنگ خان ۳ ب: بواقع نویس ۴ س: د ب: تصیعب ۵ ب: کار طلب سلوک است ۶ ب: حاصل

او را دستوری دہد و الا بدیگرے مقرر نماید،

پیر و مرشدِ حقیقی[1] سلامت! راجہ سنگرام زمیندار جمو[2] کہ خدمتِ فوجداریٔ جامو و مانجرو داشت، تصدقِ فرقِ مبارک شدہ سارنگدھر نبیرۂ او[3] کہ خانہ زادِ کار آمد نیست، چوں فرزندِ پسرِ کلان است کہ پیش از سنگرام گذشتہ، پسرانِ راجہ متوفی کہ اعمامِ او یند و راو کرن و دیگر راجپوتانِ اینجا اتفاق نمودہ اند کہ جانشینِ پدرِ کلان او باشد، اگر از پیش گاہِ خلافت تکیۂ راجہ مسطور بسارنگدھر عنایت شود و منصبِ او و اعمامش بموجبے کہ از واقعہ بعرضِ ارفعِ اعلیٰ خواہد رسید مقرر گردد، از عہدۂ خدمتے کہ بسنگرام مفوض بود می توانند بر آمد[4] و جمعیتِ آنہا نیز متفرق نمی شود،

قبلۂ حاجاتِ مریدان سلامت! اگرچہ قبل ازیں متواتر از نوشتۂ ہرکارہاے گلکندہ و عرائضِ حاجبِ آنجا معلوم شدہ بود، کہ قطب الملک از محمد سعید سرخیلِ خود کہ بمیر جملہ ملقب است متوہم گشتہ قصدِ گرفتنِ او دارد، و مومیٰ الیہ نیز ایں معنی را دریافتہ بہ لطائف الحیل خود را از آسیبِ او محافظت میکند، چنانچہ ایں مقدمہ از نقلِ نوشتجاتِ ہرکارہا کہ داخلِ واقعہ می کردند، مذکورِ محفلِ معلّٰی شدہ باشد، لیکن چوں دریں ولا از عرض داشتِ عبد اللطیف حاجبِ گلکندہ کہ بعینہ از نظرِ انور خواہد گشت، بوضوح انجامید کہ میر جملہ با قطب الملک یکرو شدہ اصلا راضی نیست کہ نزدِ او بیاید و قطب الملک پردہ از روے کار برداشتہ براے دستگیر ساختن و برانداختنِ او اہتمام و اتمام دارد، لہذا ایں مرید بحاجبِ مذبور نوشت کہ چوں شنیدہ میشود کہ محمد سعید میر جملہ ہموارہ اظہارِ عقیدت و ارادت نسبت بدرگاہِ سلاطین پناہ مینماید دریں وقت او را با نواعِ نوازشاتِ بادشاہی مستمال ساختہ بہ بندگیٔ درگاہِ والا جاہ رہنمون گرداند،[6] اگر توفیقِ ایں سعادت بیابد زہے وقت و طالعِ[7] او،

سایۂ بلند پایۂ خلافت بر مفارقِ ساکنانِ ربع مسکون مبسوط بادا،

---

۱ ب: حقیقت ۲ ب: جمہ ۳ ب: "او" محذوف ۴ ب: میتواند برآمد ۵ ب: موصی الیہ

۶ ق و ب: گردد ۷ ق: بخت و طالع،

وظائفِ عقیدت و ارادت بجا آوردہ ذرّہ آسا بموقفِ عرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند کہ کیفیتِ مداخل[1] و مخارجِ صوبجاتِ دکن آن است کہ ہر سال قریبِ شش لک و سی و سہ ہزار[2] روپیہ بخرجِ اہتمامِ توپ خانہ و اہلِ وظائف و سائرِ اخراجاتِ لازمی ہر چہار صوبہ مقرر است، و بست و پنج لک و چہل و سہ ہزار روپیہ در طلب نقدیِ این مرید و روزیانۂ خانہ زادانِ درگاہِ والا وغیرہ تنخواہ شدہ کہ ہمگی سی و یک لک ہفتاد و شش ہزار روپیہ است، و محصولِ پرگنۂ[3] ابیر و دیگر محالِ خالصہ شریفہ با ہشت لک روپیہ، پیشکشِ قطب الملک و یک لک روپیہ پیشکشِ زمیندار دیوگدہ از یازدہ[4] لک و چہل ہزار افزون نیست، درین صورت ہر سال بست لک و سی و شش ہزار روپیہ دیگر باید کہ داخلِ اینجا با خرچ برابر شود، و از آنجا کہ ہشتاد لک و شصت ہزار روپیہ بہ تقریبات در خزانۂ عامرۂ دکن فراہم آمدہ بود و مدتے با این اخراجات وفا می کرد، این مرید در ایام کہ داخلِ این صوبہ گردید با وجودِ ظہورِ حقیقت باظہارِ آن نپرداختہ عرضداشت ننمودہ، اکنون کہ مبلغے از موجوداتِ خزانۂ والا در چندگاہ صرفِ اخراجاتِ مسطورہ شدہ، و موازیِ بست لک روپیہ ذخیرۂ دولت آباد و اسیر ہشت[5] لک پنجاہ ہزار روپیہ باقی ماندہ و اقلاً این مقدار خزانہ برائے احتیاط ضرور است کہ درین قسم صوبۂ عمدۂ سرحد[6] ہمہ وقت موجود باشد، واجب دید کہ صورتِ حال را ببارگاہِ جلال معروض دارد، اگر حکمِ اقدس زینتِ نفاذ یابد از ابتدائے فصلِ خریف موافقِ حال حاصل بست لک و سی و شش ہزار روپیہ وصولیِ محالِ تیول داران را بخالصۂ شریفہ ضبط کند تا[7] در آیندہ دخل با خرچ مساوی گردد، لیکن چون جمعِ دامیِ این صوبہ جات بعد وضعِ تخفیف یک ارب و چہل و چہار کرور و نود لک دام است و محصولِ آن با دوازدہ لک روپیہ و کمی کہ دیوانیانِ سابق بجہتِ[8] قائم داشتنِ جمع بصیغۂ آفت نوشتہ اند، یک کرور

---

۱ ب۔ متداخل و متخارج، ۲ ب۔ و سی ہزار، ۳ ع محصول پرگنہ . . . . . . خالصہ شریفہ با ہشت" محذوف
۴ ع پانزدہ لک و چہل و ہشت ہزار، ۵ ب سوائی ہشت لک، ۶ ع سرحدی، ۷ ب تا محذوف ۸ ع جہت

روپیہ است کہ سرا سری سہ ماہہ درست نمی شود، از آنجملہ دوازدہ کرور دام در جاگیر و سہ کرور دام در وجہ انعام

ایں مرید و خانہ زادِ درگاہِ معلّٰی تن گردیدہ، بر تقدیرے کہ محالِ بست لک[1] و سی و شش ہزار روپیہ وصولی دیگر

خالصہ کردہ شود، یقین کہ اکثر[6] بندہا تعینِ دکن بے جاگیر خواہند ماند ضرورۃً[2] اینہا را[3] رخصتِ بارگاہِ خلافت باید

نمود، و نزدیک سہ لک از جمعیتِ اینجا کہ کیفیتِ آں بر پیشگاہِ خاطرِ ملکوت ناظر ہویدا است کم خواہد شد، و دریں صوبہ

کہ از جہاتِ کثیرہ با صوبۂ بنگالہ و گجرات نسبتے ندارد، باید کہ جمعیتِ خوب ہمیشہ موجود باشد،

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! قبل ازیں نیز کہ ایں مرید بصوبہ داریِ دکن امتیاز داشت ہمیں مراتب را منظور

فرمودہ، از جملہ جاگیرِ ایں فدوی چند پرگنہ را در صوبجاتِ دیگر عنایت نمودہ بودند، و طلبِ نقدی از صوبۂ مالوہ

و بندر صورت مرحمت[4] شد و چند کس از بندہاے پیش منصب کہ جاگیر در صوبہاے دیگر داشتند، دریں صوبہ

بسر بردند، بنا براں امیدوار است کہ دریں باب نوعے کہ راے ممالک آراے خورشید ضیاے اقتضا

فرماید بایں مرید ارشاد شود، تا مطابقِ آں کامبند گردد،

آفتابِ جہانتابِ خلافت ابد الدہر تاباں بماناد،

۱۳

۶۹

مریدِ جاں سپار آدابِ عقیدت و ارادت بجا آوردہ ذرہ صفت بعرضِ مقدسِ معلّٰی میرساند کہ دو منشور

لامع النور اولین مزین بخطِ خاصِ مبارک و دومین سر اسر نگاشتۂ خامۂ عنبر[5] شمامہ کہ در جوابِ عرائضِ ایں

فدوی صادر شدہ بود، متواتر بورودِ کرامت آمود آں مباہی گشتہ تسلیماتِ مریدی و آدابِ بندگی بتقدیم

رسانید، بر قدسی مضامینِ آں صحائف شرفِ آگہی یافت،

بموجبِ حکمِ ارفع در بابِ ضابطۂ داغ کہ بخاطرِ ناقص میرسد متعاقب عرض داشت خواہد نمود، و تحصیل

مطالبات مطابقِ یرلیغِ گیتی مطاع بعمل خواہد آمد، و تمامیِ محصولِ پرگنہ پوسد از محالِ تیولِ راو کرن تا وصول

---

[1] ب: ہشت لک، [2] ع: بضرورت، [3] ب: آں را، [4] ع: مرحمت شد۔۔۔۔ "دریں صوبہ" محذوف [5] م: عنبریں۔
[6] غ: "اکثر" محذوف

مطالبہ کہ بر ذمۂ اوست از ابتدائے خریف یونٹ ئیل[1] بخالصہ شریفہ ضبط خواہد شد،

زینتِ نگارش یافتہ کہ فیل نادر بے عیبے کہ عادل خاں بے طلب بدرگاہِ سلاطین پناہ فرستادہ بود از نظرِ انور گذشتہ سببِ مجرئی او گشت" زہے سعادتِ او کہ توفیقِ ارسالِ چیزے کہ پسند طبع دشوار پسند آمدہ موجبِ مجرئی او شدہ[2] یافتہ، از آنجا کہ پایۂ قدر و منزلتِ مومی الیہ از تفضلاتِ بے پایانِ اعلیٰ حضرت از ہمہ گذشتہ، و ہموارہ عنایتِ[3] بیدریغ بحال او مبذول است اگر بعد سرفرازی یافتن بخطاب شاہی کہ منتہاے آرزوہائے او بود بمقتضاے نیک اختری و سعادتمندی از جملہ فیلانِ نامی کہ از کرناتک بدست آوردہ، یک فیلِ خوب پیش کش نمودہ باشد، گنجایش دارد،

در جوابِ التماسِ ایں مرید کہ براے کدخدائی خانہ زادِ درگاہِ معلیٰ نمودہ بود حکم اقدس بنفاذ پیوستہ کہ اختیارِ فرزندانِ آں مرید با اوست، ہر طور مناسب داند بعمل آورد، اگر بخواستہ باشد محمد سلطان را بخدمتِ با سعادت بفرستد کہ چند روزے اورا نگاہ داشتہ باز رخصت خواہیم فرمود کہ پیشِ آں مرید برود"،

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! از اینکہ[4] ایں فدوی بواسطۂ تعلقے کہ پدراں را با بعض[5] فرزنداں میباشد از روے عجز عرضِ احوالِ خود نمود، لازم نمی آید کہ اختیارِ خانہ زادِ حضرت با ایں[6] مرید بودہ باشد، ہر گاہ عنانِ اختیارِ ایں مرید در جمیع امور بدستِ حق پرستِ اعلیٰ حضرت است بفرزنداں چہ رسد، حق تعالیٰ سایۂ آسماں پایہ را بر مفارقِ مریداں و خانہ زاداں مبسوط دارا د، سعادتِ دارین دانستہ حسب الحکم الاعلیٰ اورا با ہزار سوار تیرانداز و برق انداز خوب شبِ شنبہ دوازدہم ذی الحجہ ان شاء اللہ تعالیٰ رخصت خواہد نمود کہ براہ مندسور روانۂ ملازمت والا گردد،

مرشدِ کامل سلامت! از آں ہنگام کہ ارادۂ نہضتِ رایاتِ نصرت آیات بصوبِ اجمیر و قصدِ تنبیہ رانا بر تقدیرے کہ امتثالِ احکامِ مطاعہ نماید از نوشتۂ وکیلِ دربارِ جہاں مدار معلوم خانہ زادِ حضرت شدہ از روے

---

[1] ب بوقت ئیل [2] م، دشدہ [3] م عنایات [4] ب آئین محذوف [5] ب، ت با بعض محذوف [6] م باین ،

کار طلبی شب و روز بے آرام بوده بجد داشت که ایں مرید در بارهٔ طلب او بدرگاه سپهر اشتباه عرض داشت[1] نماید و از آنجا که ایں فدوی بجهت نسبت او معروض داشته بود دریں[2] ایام حصول شرف حضور پرنور نیز[3] بر زبان عنایت ترجمان گذشته که او را بملازمت سراسر سعادت طلب خواهیم فرمود، لهذا دریں باب عرض داشت نکرده انتظار می برد، که شاید دریں وقت حکم طلب او صادر گردد،

زهی کرامات پیر دستگیر که بصفائی ضمیر منیر مراد خانه زاد خود را دریافته موافق آرزوے او حکم فرمودند،

در وادی دلاساے میر جمله قطب الملک، باوجود آنکه عادل خاں اهتمام تمام دارد که او را نوکر خود کنند و قطب الملک نیز در مقام استمالت اوست، حتی المقدور بیشتر از بیشتر سعی خواهد نمود، چوں دریں ولا از عرض داشت عبداللطیف، حاجب گلکنڈه، که بعینه از نظر خجسته اثر خواهد گذشت، واضح شده بود که قطب الملک از استماع تعین گشتن محمد مومن بصوب کرناٹک متوهم شده می خواهد که بتزویر او را از گرفتن[4] بمقصد مانع آید، ایں مرید نشانے که نقل آں بحضور اقدس فرستاده بحاجب مذکور نوشت، تا قطب الملک را بر مضمون آں آگاه ساخته از قبح ارادهاے دور از کار که یاراے امتثال او نیست، واقف گرداند،

مرقوم قلم قدسی رقم شده بود که عادل خاں از آں مرید ملاحظه نموده راضی است، که پیشکش خوبی براے آں مرید بفرستد مشروط بآنکه راه امداد زمیندار کرناٹک مسدود شود،

قبلۂ ایں مرید سلامت! از آنجا که قبل از ورود فرمان عالیشان، ایں معنی بریں فدوی ظاهر شده بود و مقصود اصل ایں مرید آں است که بایں تقریب پیشکش شایسته از جواهر و فیلان خوب بجهت سرکار معلی بگیرد، بنابراں بجعفر حاجب بیجاپور نوشته، بوکلاے عادل خاں اظهار نموده[5] که چوں طریق اعانت مرزبان کرناٹک باوجود قبول اسلام تعهد پیشکشے گراں نموده، بموجب حکم ارفع مفتوح گشته، دریں صورت اگر عدالت مرتبت پیشکشے لائق از جواهر نفیسه و فیلان نامی که سزاوار پسند طبع اقدس تواند بود، بوساطت

---

۱ ن: آں عرضه داشت، ۲ ن: وب درایام ۳ م: بزبان ۴ ن: رفتن ۵ ن: نموده بود،

این فدوی بپایہ گاہِ خلافت ارسال دارد، و در بابِ بذلِ این مامول بدرگاہِ جہان پناہ عرضداشت کند،
تا بوسیلۂ آن بپایۂ سریرِ اعلیٰ معروض داشتہ آید، محتمل کہ ملتمسِ او درجۂ پذیرائی یابد، و درین ولا کہ مشار الیہ بعد
اطلاع برانچہ بحاجبِ مذبور[1] و کلاے او نوشتہ و گفتہ شدہ بود، عرضداشتے بر التماسِ بازداشتنِ محمد مومن
از رفتن بکرناتک بحضور سراسر نور ارسال داشتہ شدہ، بوالا درگاہ نمودہ باین مرید نیز درین باب نوشتہ و تعہد
پیشکشے کردہ، این فدوی مجدداً بجہتِ سرانجامِ پیشکشِ بادشاہی از روے نہایت[2] مبالغہ باو نگاشتہ براے
انصرامِ این مطلب تعیین نمود، تا فی الحال در تقدیمِ این امر بہر طریق ارشاد شود بعمل خواہد آورد، امید کہ باقبالِ
لایزالِ اعلیٰ حضرت برین منصوبہ کہ اضطراب افزاے دنیاداران دکن شدہ آنہا را از خوابِ غرور
بیدار ساختہ باشد، بیک توجہ پیر دستگیر ثمراتِ نیکو مترتب گردد[3]، از جملہ آنچہ درین مدت از ولایتِ کرناتک یافتہ
اندوپوشیدہ داشتہ مبلغہاے کلی از نقد و جنس بسرکارِ گردون مدار عاید شود، اگر فرمانِ مکرمت عنوان کہ
بمقتضاے ذرہ پروری باتبرکاتِ خاصہ بخانِ مذکور شرف صدور می یابد بتشخیص این مقدمہ کہ بسیار نزدیک
بکار است موقوف گردد، مناسب می نماید، دیگر ہرچہ بخاطرِ ملکوت ناظر برسد محض ثواب است،

آفتابِ جہان تابِ خلافت تا انقراضِ دوران تابان بماناد،

۱۴۷

خانہ زادِ عقیدت[4] نہاد زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ، آدابِ بندگی و خانہ زادی بجا
آوردہ ذرہ آسا بموقفِ عرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند کہ این خانہ زاد فدوی کہ صورتِ ارادۂ او در مرآت
ضمیرِ منیرِ اعلیٰ حضرت پرتو انداختہ و بمقتضاے ذرہ پروری حکمِ طلب او بدرگاہِ جہان پناہ صادر گشت، ازین
مژدۂ سعادت افزا(و) نویدِ دولت پیرا تارکِ افتخار باوجِ فلکِ دوار رسانیدہ و از بختِ خویش منت پذیر شد[5]

---

[1] مرکوز و کلاے [2] تم نہایت، محذوف [3] تم گشتہ [4] اگرچہ حقیقۃً یہ خط شہزادہ محمد سلطان کی طرف سے ہے، لیکن چونکہ
اُسے اورنگ زیب ہی نے لکھکر اپنے خط کیساتھ روانہ کیا ہی اور در اصل اسکا لکھنے والا وہی ہو اسلیے اسے اس جگہ درج کیا جاتا ہے،

شبِ شنبه دوازدہم ماہ ذی الحجہ بقصدِ استلامِ عتبۂ خلافت کہ مہین آرزوے ناموران شش جہت است،
این مرید اخلاص سرشت اعلیٰ حضرت رخصت شد، و روز مبارکِ دوشنبه چہاردہم کوچ کردہ حسب الحکم الارفع
براہ مندسور روانۂ بارگاہِ معلّیٰ گردید، از آنجاکہ اشتیاقِ دریافتِ شرفِ آستانبوسِ والاکہ منتہاے مقاصدِ
سعادتمندان است، بریں خانہ زاد کہ از دیر باز امیدوارِ حصولِ این دولتِ عظمیٰ و موہبتِ کبریٰ بودہ مستولی است
انشاءاللہ تعالیٰ بسرعت طے مسافت نمودہ، بادراکِ عزِ زمین بوسِ مقدس خواہد شتافت، امید کہ حق جل
شانہ عنقریب دیدۂ مرادِ این خانہ زادِ مہجور محروم را از طوطیاے ترابِ اقدامِ مبارک نورِ تازہ و ضیاے
بے اندازہ کرامت فرماید، زیادہ جرأت حدِ خود ندیدہ، بدعا ختم نمود،
آفتابِ عالمتابِ خلافت و جہانبانی از افقِ حشمت و کشورستانی جاودان تابان بماناد،

۱۵ — ۱ب

مریدِ اخلاص سرشت زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ ذرہ آسا بموقفِ عرضِ والا میرساند کہ منشورِ
لامع النور مزین بخطِ قدسی نمطِ خاص کہ در جوابِ عرضداشتِ این عقیدت آئین کرامت ورود یافتہ بود
بوصولِ سعادت حصولِ آن افتخار و امتیاز اندوختہ تسلیماتِ مریدی بجا آورد، از عنایتِ تخفیفے کہ در محالِ تیول
این فدوی شدہ و مختار ساختن در معاوضۂ بعض محالِ کم حاصل با پرگناتِ بیش حاصلِ جاگیر دارانِ دکن
مباہی گشت، حق تعالیٰ سایۂ مرید نوازی و بندہ پروریٔ اعلیٰ حضرت را مستدام داراد،
از مطاویٔ فرمانِ عالیشان ہویدا بود کہ ظاہرا بخاطرِ مقدس چنان قرار یافتہ کہ این مرید محالِ
دروبست را معاوضہ نکردہ، در ہر پرگنہ مواضع انتخابی گرفتہ و مواضعِ زبون بجاگیرداران دادہ،
پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! این اخلاص سرشت کہ در جمیع امور استرضاے خاطرِ ملکوت ناظر را منظور
داشتہ[1] اصلا پیرامونِ خلافتِ[2] آن نگشتہ و مدتے است بخدماتِ صوبجات پرداختہ می داند کہ شرکت

[1] س: دیدہ [2] ش و م: عرضہ داشت [3] ب: داشت [4] ب: خلافت،

دریک محال سبب ویرانی است وتا محال دروبست بجاگیر کسے نباشد عملِ آں بواقعی از و نمی آید، چگونه
تجویزِ این معنی خواهد نمود، درسرکارِ بیجاگده وغیره هرچه بواسطهٔ قلتِ حاصل و زبونی گذشته محال دروبست بوده
وسائر پرگنهٔ جنیر مثل دیگر پرگنات محلے وموضعے علحده نیست، داخلِ جمع همان پرگنه است، خاندوران
دروقتیکه پرگنهٔ مذکور بجاگیر سزاوارخان بود از رهگذر نفاقتے که باو داشت سائرِ جنیر را از چند پرگنه برآورده بجمع
برائے قرار داده بود، وآں راچوکی نام کرده، انشاء الله تعالی مطابقِ حکم اشرف ارفع بعد ازین نیز درمعاوضه
رعایتِ محالِ دروبست را از دست نخواهد داد،

پذیرائی یافتنِ تجویزِ تفویضِ محافظتِ قلعهٔ اوسه بخواجه برخوردار و اضافهٔ شرطی او باعثِ مزید اعتبار
این یدگردید، حسب الحکم الاقدس مومی الیه را بخدمتِ قلعهٔ مسطور تعین ساخته و دلِ جاگیرِ او را بدرگاهِ آسمان
جاه فرستاد، و اوزبک خاں را رخصتِ استلامِ عتبهٔ خلافت بخواهد نمود،

ازآنجاکه قبل ازین مرزا خاں باوجود صدورِ حکمِ مقدس بدونِ ورودِ فرمانِ والاشان باو قلعهٔ احمدنگر
را بشاه بیگ خاں سپرده بود واحتمال داشت که اوزبک خاں نیز نسبت باو عمل نماید، لهذا این یدنشانے
درین باب باو بفرستاده بصفی خان گفت که اورا از مضمونِ یرلیغِ اعلیٰ آگاه گردانیده استفسار کند که
اگر بمجردِ وصولِ نشان و ارسالِ فقرهٔ فرمانِ رفیع الشان قلعه را حواله بخواجه برخوردار خواهد کرد، فبها
والا التماسِ فرمانِ والا بنامِ او نموده آید تا ثانی الحال خواجه مذبور را مثل خواجه شاه بیگ خاں بیرونِ قلعه
نباید نشست، واین معنی سببِ خفتِ او نشود،

مرقومِ قلمِ خجسته رقم شده بود که "میر جمله قطب الملک بکرناتک رفت، چوں این طرف نتوانست
آمد لاعلاج شده بداں طرف شتافت"،

۱ ب: چند محذوف، ۲ ب: یراق، ۳ ب: جوگی ن چرگی ۴ ب: بسپرده، ۵ ب: ادرنگ خاں،
۶ م: گفت" محذوف ۷ قلعه را بخواجه برخوردار حواله کرد، ۸ نموده رسید... جهت" محذوف ۹ م و ب: دولت ۱۰ م: بود" محذوف
۱۱ م: نقابت ن: نقادی،

قبلهٔ کعبهٔ این مرید حقیقی[1] سلامت، صورت[2] این مقدمه آن است که قطب الملک پیش ازین بچند سال بتقلید عادل خان نظر بر زبونیِ مرزبانِ کرناتک نموده میر جمله را با اکثر لشکرِ خود بدان صواب فرستاده که برخی از ولایتِ کرناتک را انتزاع کند، و مومیٔ الیه بآن سرزمین رسیده بعض قلاع و محال را با خزائن و دفائن و دیگر غنائم بدست آورد، و چون او را بدان جا قوتے و استقلالے پیدا شده، و سرانِ سپاهِ قطب الملک را که با او تعین بودند بحسنِ سلوک و رعایت از خود ساخته و سواے آن جمعیتِ[3] خوبی فراهم آورد، و قطب الملک از او بدگمان شده او را طلبیده بود، و بعد از آمدنِ او قصدِ آن داشت که او را نابینا کند، و او دران وقت بلطائف الحیل خود را از جنگِ[4] او خلاصی نموده، باز بجانبِ کرناتک رفت، و قرار داد که دیگر نزدِ قطب الملک نیاید، تا آنکه درین ولا قطب الملک بر مافی الضمیرِ او وقوف یافته او را طلب نمود، و هرچند درین وادی مبالغه کرد سود مند نیفتاده موجبِ افزونیِ توهمِ میر جمله گشته، و عذرهاے موجّه[5] پیش آورده بآمدن تن در نداد، رفته رفته پرده از روے کار بر افتاده و اکنون همان ولایت و قلاع را که گرفته بود دارد و لشکرِ[6] قطب الملک بدستور با او[7] همراه است، و با مرزبانِ کرناتک طرحِ اخلاص انداخته، عادل خان را نیز از خود راضی دارد، غالبًا این مقدمه از قرار واقع مذکورِ محفلِ جلال نشده،

پیر دستگیر سلامت، بر تقدیرے که مشار الیه توفیقِ بندگیِ درگاهِ سلاطین پناه یافته بدین طرف رجوع کند یارا ے کیست که سدِّ راهِ او تواند شد، این مرید مکرر با او نوشته که اگر بدین اندیشه از سعادت بندگیِ بارگاهِ معلّٰی باز می مانده باشد، صریح معروض دارد تا فوجِ شایسته از بندهاے بادشاهی تا جائے که خواهد والتماس نماید باوردنِ او تعین کند، و از آن جا که راهِ آمد و رفتِ قاصدان مسدود گشته تا حال جواب نرسیده، اگر طالع یاور و بخت رهبرِ او خواهد بود، یقین که خود را ازین دولت محروم نساخته، فکرے دیگر نخواهد[8] نمود، آفتابِ جهان تابِ خلافت از افقِ عظمت تابنده بماناد،

[1] م حقیقی محذوف [2] م "صورت" محذوف [3] ن دسوای آن جمعیت فوجے فراهم آورد [4] ب از جنگ [5] م بوجه [6] م واد ولشکر [7] م با [8] س دب نخواهد بود،

۱۶
۷۲

مرید عقیدت سرشت آداب بندگی و ارادت بجا آورده ذرّه مثال بمسامع جاه و جلال میرساند که آنچه قبل ازیں در جواب عرضداشت ایں مرید که بتقریب ضابطهٔ داغ بدرگاه والاجاه ارسال داشته بود حکم شده که "چوں حاصل جاگیر اکثر بندهاے تعین صوبه دکن چار[۱] ماهه و کمتر ازاں است بنابراں در سه ماهه که هر اسپے هفتده روپیه[۲] و در دو ماهه که هر اسپے پانزده روپیه مقرر شده از ابتداے غرّه ماه مهر که سر آغاز خریف یونت ئیل است، بدستور چهار ماهه هر اسپے بست روپیه ماهیانه مقرر فرمودیم" محض کرامات است؛ چه سواے که علوفه اش کمتر از بست روپیه باشد بهیچ مصلحت بکار نمی آید، لیکن ازاں جا که موافق ایں ضابطه بجمعے نفعے و بطائفهٔ نقصان خواهد رسید، دفکر اداے مطالبات سرکار گردد تمدار نیز باید نمود،

و[۳] از روے نهایت مرید نوازی حکم شده بود که "اگر ایں مرید را نحوے دیگر بخاطر رسد معروض دارد تا اگر مقرون بحساب باشد و پسند افتد یرلیغ اعلیٰ مطابق آں شرف نفاذ یابد"،

لهذا دریں باب آنچه بخاطر قاصر ایں فدوی رسیده بود مفصلاً برافراد جداگانه نوشته بدرگاه آسمان جاه ارسال داشت، تا از روے آں حقیقت بعرض مقدس برسد، امید که درجهٔ استحسان یافته بمعرض پذیرائی درآید،

پیر و مرشد حقیقی سلامت! دوم شهر حال یکے از همراهان ملازم ایں فدوی که پیش ازیں بچند گاه او را با نشانے مشتمل بر مقدمات استمالت و تسلیه میر جمله قطب الملک نزد او فرستاده بود، با دو نفر پیاده از نوکران میر مذکور در عرض بست روز آمده، عرضداشتے که مومیٰ الیه بعد وصول نشان بخط خود نوشته بود رسانیدند. ایں مرید جواب آں را نوعے که بخاطر فاتر رسید مرقوم داشته، و او را پیش از پیش بنوید[۴] عنایات و تفضلات اعلیٰ حضرت امیدوار ساخته عرضداشت او را العینه بحضور پر نور فرستاد[۵]، تا درباره او بطریقے که ارشاد شود بعمل آورد.

قبلهٔ آمال و کعبهٔ امانی سلامت! محمد شاه قلعه دار قندهار بندهٔ قدیمی درگاه است و از مراحم بیدریغ

[۱] م: چهار. [۲] س: دبت، روپیه: محذوف. [۳] م: "و" محذوف. [۴] ب: بپیوند. [۵] م: فرستاده

امیدوارِ عنایت خطاب اگر بمقتضای ذره پروری بدین موهبت سرافراز گردد موجبِ افتخار و مباهات او خواهد بود،

آفتابِ عالمتابِ خلافت از افقِ عظمت و حشمت تابنده بماناد،

۱۷ / ۷۳

مریدِ اخلاص سرشت بعد تقدیمِ مراسمِ عقیدت و ارادت ذره صفت به موقفِ عرضِ والا میرساند که دو فرمانِ عالیشان فرخنده عنوان که بخطِ خاصِ مبارک مزیّن و محلی بود، بعزِ ورودِ آں سربلند گشته، تسلیماتِ بندگی بجا آورد،

اولاً شرفِ اندراج یافته که "از افرادِ[۱] متعلقهٔ پرگنهٔ اسیر که ملتفت خان بدرگاهِ جهان پناه ارسال داشته بوضوح پیوست که چهل لک دام که آں مرید از آں پرگنه به تیولِ خود گرفته شانزده ماهه حاصل دارد، و چون در یک پرگنه بجهتِ خود مواضعِ سیرحاصل گرفتن و بدیگراں کم حاصل که[۲] یک و نیم ماهه و دو ماهه بیش نباشد تنخواه کردن از مسلمانی و انصاف بعید است، بنابراں[۳] بست لک دام کم حاصل در پرگنهٔ مذکور عوضِ نقدی تن نموده شد، تا حاصلِ شصت لک دام جاگیرِ آں مرید که در آں پرگنه است دوازده ماهه بوده باشد"

پیرِ دستگیر سلامت! بر ضمیرِ منیرِ خورشید نظیر هویدا است که این مرید درین مدت که بخدمتِ صوبه داری سرفراز گشته هرگز بچنین بی انصافی که از مسلمانیِ مریدانِ مرشدِ کامل مکمل دور است رضا نداده[۴] حتی المقدور در تحصیلِ مرضاتِ الٰهی و خوشنودیِ سایهٔ او کشیده و این چهل لک دام را که باعثِ این مقدار زجر و سرزنش شده و از جمله آں سی و سه لک دام بهادرپوره است که حاصلِ سائر دارد و همه[۵] سه چهار موضع قریبِ شهر که محصول آں شش ماهه نمی رسد خود نگرفته بلکه بموجبِ حکمِ اقدس پیش از رخصت شدنِ این مرید بدین صوب دیوانیان حضور پرنور از تغیرِ شایسته خان بهمان جمع داخلِ دول نموده اند عجب است از متکفلانِ مهمات

---

۱ ب افراد حیه ۲ س و ب "و" بجای "کم" ۳ یک نیم ماهه ۴ هشت لک دام جاگیرِ آں مرید که در آں پرگنه است مذکور عوضِ نقدی تن نموده شد ۵ س و ب وحتی المقدور ۶ س و ب "ان" محذوف ۷ س و ب تمهٔ ان همان

دیوانی خصوصاً از دستورِ اعظم که با قوتِ حافظه که دارند در وقتِ عرضِ افراد[۱] چه نقلِ دلِ جاگیرِ این مرید را
که خود تن نموده اند، معروض نداشته اند، غالباً ایشان را نیز یارائے آں نیست که این قسم مقدمات بصدق
مقرون را بعرضِ والا تواند رسانید[۲]، والانسیاں از ایشان چه گنجائش دارد، هر گاه بر خلافِ رسم و عادت
دریں ایام از[۳] قبیل[۴] چیزها مذکورِ محفلِ اعلیٰ شده بدونِ تحقیق و استفسار بمجرد استماع موجبِ گرانیٔ خاطرِ مبارک
گردد مسلمانی که سرمایۂ سعادتِ جاودانی است، به تقریبِ این امورِ جزئیٔ فانی بر زبانِ حق بیان گذارد
چه چاره، اگر با وجود جاگیرِ ملے دکن که با چهل لک دام اسیر و باقی محال سیر حاصل که عوضِ ده ماهه نقد عنایت
شده سراسری به هشت ماهه نمیرسد، افزونی یافتِ این فدوی خاطر نشانِ اعلیٰ حضرت گردیده باشد،
و مرضیِ طبعِ مبارک چنان است که بست لک دام از نقدی وضع شود، از آنجا که جان و مالِ مریداں
فدائے پیر و مرشدِ حقیقی است عوض چه در کار است،

ثانیاً زینت نگارش یافته که خانِ مذکور[۵] عرض داشت کرده که اگر قریب چهل پنجاه هزار روپیه برائے
بستنِ بندها در صوبۂ خاندیس و برار پایان گهات بطریقِ تقاوی مرحمت شود در عرضِ دو سال آں مبلغ
بخزانۂ عامره عاید خواهد گشت و هم آبادیٔ موفور بظهور خواهد رسید، واد چوں این معنی را بایں مرید باز نمود
جواب شنیده که در بارۂ پرگناتِ جاگیرداران، او بدرگاهِ جهان پناه عرضه دارد[۶] بهر چه فرمان رود بعمل
آید، از آں مرید توقعِ آں بود که بلا توقف این وجه را از خزانۂ عامرۂ بادشاهی تن می کرد و تعهد می نمود[۷]
که اگر در پیشگاهِ خلافت درجۂ پذیرائی نیابد وجهِ مرقوم را از سرکارِ خود بخالصه شریفه خواهد رسانید،

قبله و کعبۂ مریداں سلامت، اگر این فدوی با چنیں اعتماد و اعتبار جرأت بر[۸] امتثال[۹] این
مقدمات نتواند کرد جائے تعجب نیست، هر گاه از عهده باز خواستِ امورے که خود نکرده و قابلِ باز
خواست نیست بر آمدن دشوار باشد، بریں گونه تعهدات چه سان اقدام تواں کرد، و قبل ازیں که

۱ م: روا دار چه ۲ م: والا تواند رسانید ۳ مخذوف ۴ س: از ین قبیل ۵ س و م: مذکور ۶ س و ب: عریضه دارند تا هرچه ۷ س و ب
۸ در م محذوف ۹ س: در جرأتِ امتثال،

درہمیں صوبہ اختیارے و استقلالے داشت، اصلا راضی نبود کہ ایں نوع مطالب بورود حکم اشرف موقوف گردد، و دیوانیاں دراں باب ببارگاہ معلی عرضداشت کنند، الحال غیراز پا با نداز[۱]ہ گلیم دراز کردن و خود را در معرض باز پرس دنیا و ردن گریزنیست، باوجود خرسندی[۲] بدیں موضع نیز بچنیں عتابہا معاتب میشود،

سایۂ بلند پایۂ خلافت بر مفارق مریداں جاوداں مبسوط بادا،

۱۸/۷۴

مرید اخلاص سرشت بعد ادائے وظائف عقیدت و ارادت ذرہ آسا بموقف عرض والا میرساند، منشور لامع النور سعادت گنجور کہ در جواب عرضداشت ایں مرید صافی طویت بقلم مبارک رقم خاص زینت نگارش یافتہ بود، وصول[۳] آں دیباچۂ عزت و شرف موجب مزید امتیاز ایں فدوی گردید، تسلیمات بندگی بجا آوردہ برقدسی مضامین آں صحیفۂ عنایت و مکرمت آگہی یافت،

پیش از صدور حکم لازم الامتثال نشانے دیگر مشتمل بر خط[۴] خود بمحمد سعید نوشتہ او را پیش از پیش بمراحم و تلطفات بادشاہانہ امیدوار ساختہ دقیقہ از دقایق استمالت و ترغیب او بدریافت سعادت بندگی درگاہ آسماں جاہ فرو نگذاشتہ انتظار جواب می برد، بعد از آں کہ عرضداشت[۵] او برسد کیفیت را بحضور معلی معروض خواہد داشت،

پیر دستگیر سلامت! از آنجا[۶] کہ مومی الیہ میان دو دنیادار دکن[۷] صاحب جمعیت کہ خواہش او دارند واقع شدہ، بالفعل با نہا کجدار و گریز[۸] کردہ کار[۹] را یک رونقی تواند ساخت، و نمی خواہد کہ پیش از حصول اطمینان خاطر، خبر رجوع و بازگشت او بدرگاہ سلاطین پناہ آشکارا گردد، بنابراں اگر کسے را بریں مقدمہ و بر مطالب

---

[۱] س و ب برانداز ۂ [۲] س و ب خورسندی [۳] م بوصول، [۴] ب خط "محذوف" [۵] س می زد، [۶] س عرضداشت [۶] ب آنجا. [۷] س و ب دکن "محذوف" [۸] س گریزم آبا نہا کج دار مریز کردہ، [۱۰] م "را" محذوف،

عرائضِ او که این مرید به پیشگاهِ خلافت ارسال داشته و خواهد داشت اطلاع حاصل نشود[1] از مصلحت دور نخواهد بود،

عنایاتے که بمقتضائے تفضّل و ذره پروری از اضافۂ روزیانه وغیره درباره خانه زاد بظهور رسید، افزوں ترازاں است که از عهدۂ شکرِ آں تواں برآمد حق سبحانه تعالیٰ سایۂ بلند پایۂ اعلیٰ حضرت را بر مفارق مریداں و خانه زاداں مستدام داراد،

از عنایاتِ قبولِ محقرے که این مرید مصحوبِ خانه زادِ حضرت برسمِ پیش کش فرستاده بود، مباهی گردیده تسلیماتِ بے نهایات بتقدیم رساند، وجه تاخیرِ ارسالِ پیش کش نوعے که بخاطرِ اقدس تواند اخته بیان واقع است، هرگاه در راهِ عقیدت بجاں مضائقه نباشد معلوم است که مالِ دنیا چه قدر خواهد داشت اهتمامِ تمام دارد که شاید چیزِ نفیسے که قابلِ پسندِ طبعِ مقدس تواند بود، بهم رسد تا سعادتِ خود دانسته ارسالِ درگاهِ والا نماید، پذیرائی یافتنِ التماسِ این فدوی درباب عنایتِ خطاب بمحمد شاه باعثِ امیدواری این مرید و سربلندی او گردید،

جوابِ مقدمۂ ضابطۂ داغ که داخلِ عرض داشتِ این مرید شده بود، و افرادِ کیفیتِ آں را باهماں عریضه ارسال داشته، از مطاوی فرمانِ والاشان ظاهر نه گشت، غالباً ایستاده هائے پایۂ سریرِ خلافت مصیر مسامعِ جاه و جلال نه رسانیده باشند،[2] اگر مذکورِ محفلِ اعلیٰ گردیده جوابِ آں بصدور پیوندد که بسببِ انتظامِ احوالِ بندهائے تعیینِ این صوبه که ازیں رهگذر اضطراب دارند خواهد بود،

نیرِ جهاں تابِ خلافت از مطلعِ دوام و بقا تاباں بماناد،

۱۹/۶۵

مریدِ عقیدت سرشت زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده ذره صفت بعرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند فرمان

---

[1] س: بشود، [2] س و ب: بمسامعِ جلال،

والاشان عنایت عنوان که مشتمل بود بر دستوری یافتن خانه زاد درگاه جهان پناه از پیشگاه خلافت و تفصیل عنایاتے که بمقتضاے تفضل شامل حال او گردیده و نوید التفات خلعت خاصه که در نظر اخلاص مریدان بهتر از کردار عالم است و دیگر الطاف که درباره این فدوی بظهور رسید در ساعت مسعود پرتو ورود انداخته تارک افتخار این مرید را بذروهٔ افلاک رسانید تسلیمات و آداب بجا آورده بر جواب مطالب عرضداشت[1] آگهی یافت ایزد متعال سایهٔ بلند پایهٔ مرشد مرید نواز خانه زاد پرور را فراوان سال مبسوط داراد،

درباب تعین منصب و استمالت میر جمله قطب الملک و فرستادن بندهاے درگاه آسمان جاه بآوردن او نوعیکه ارشاد شده انشاء الله تعالے بعمل خواهد آمد، عرضداشت[1] میر مومی الیه را که بعد ملاقات محمد مومن ملازم سرکار گردون مدار نزد این مرید فرستاده بود درین ولا رسیده با عرضداشت[2] او بحضور پر نور ارسال داشت، از نظر انور اقدس خواهد گذشت[3]،

نامه که عبد اللطیف برادر معز الملک که او نیز پیش میر مذکور رفته بود بنام فاضل خان فرستاده[4] نیز پیش وکیل دربار معلی فرستاده شده مضامین نوشتجات او بعرض مقدس خواهد رسید،

این اخلاص سرشت قبل از ورود حکم گیتی مطاع براے استمالت و دلاساے محمد امین خلعت الصدق میر مذکور یکے از مردم فهمیده خود را با نشانے و خلعتے تعین نموده که بمشار الیه برساند و او را استمالت و امیدوار سازد، هرگاه عرض[5] داشت او برسد حقیقت را معروض خواهد داشت،

قبلهٔ و کعبهٔ دو[6] جهانی این مرید سلامت! کیفیت تفویض خدمت و تجویز اضافه پسران میر موسی که خانه زادان نجیب[7] کار آمدنی اند از روزنامچهٔ وقائع بمسامع جاه و جلال خواهد رسید،

از انجا که در سرکار کلم[8] فوجدار در کار بود این فدوی بشرط[9] خدمت فوجداری آنجا دو صدی ذات و یک صد سوار بر اصل منصب هوش دار پسر ملتفت خان که خانه زاد کار طلب است اضافه تجویز نموده[10]

۱؎ س عرضداشت، ۲؎ س عرضه داشت، ۳؎ ب خواهد گشت ۴؎ م فرستاده محذوف ۵؎ س عرضه داشت ۶؎ م دو جهانی محذوف
۷؎ س نجیب ۸؎ م کلم محذوف ۹؎ م بشرط خدمت محذوف ۱۰؎ م نموده،

از اصل و اضافه بمنصب پانصدی ذات و پانصد سوار سرفراز بود، بمرام خدمت مرجوعه بپردازد، امید که بدرجه قبول موصول گردد

آفتاب جهان تاب خلافت تابان بادا؛

$\frac{۲۰}{۷۶}$

وظائف عقیدت و ارادت بجا آورده ذره مثال بمسامع جاه و جلال میرساند فرمان عالی شان لازم الاذعان که نگاشته خامهٔ دبیران عطارد نشان شده بود شرف وصول ارزانی داشت، حکم جهان مطاع عز نفاذ یافته که چون پرگنهٔ ایکل معموله[۱] صوبه بهار از شمس الدین داروغه توپ خانهٔ دکن تغیر شده آن مرید عوض پرگنهٔ مذکور محلے که حاصلش از هفت ماهه کمتر نباشد در صوبهٔ دکن باو تن کند؛

پیر دستگیر سلامت! این فدوی بموجب حکم اقدس اعلیٰ پرگنهٔ بال کنده را که داخل محال تیول او نزدیک خالصه بود تا حال تنخواه نشده و حال حاصل آن بتحقیق[۲] قریب هفت ماهه بود، به تنخواه مومی الیه مقرر نمود، از آنجا که او خانه زاد کار آمدنی درگاه معلی است و در نظم و نسق خدمت مرجوعه اهتمام تمام دارد، و در هنگام تعیین شدن[۳] دکن چون جاگیر او در هندوستان فیض نشان بحال بود، بتقریب این خدمت مشمول عاطفت نگشته و اکنون تمامی جاگیر او درین صوبه مقرر گردیده، اگر عنایت نسبت باو پرتو ظهور بخشد از خانه زاد پروری دور نیست؛

قبلهٔ آمال و کعبهٔ امانی جهانیان سلامت! تبرک خلعت خاص که مصحوب خانه زاد درگاه محمد سلطان از کمال لطف و احسان باین مرید عطا شده بود، بوصول سعادت حصول آن سربلند گشته تسلیمات مریدی و آداب بندگی بتقدیم رسانید، عنایات بے اندازه که بمحض تفضل درباره خانه زاد مبذول شده و کیفیت آن از تقریر او هویدا شده[۴]، بدان مثابه نیست که زبان قاصر بیان از عهدهٔ ادائے شکر آن بیرون تواند آمد،

حق تعالیٰ سایهٔ مرید نوازی و خانه زاد پروری اعلیٰ حضرت را جاوداں مبسوط دارد،

[۱] تم از معموله [۲] تم تحقیق [۳] تم تعیین شدن دکن [۴] تم شده [۵] تم گردید،

۲۱
۷۷

مرید عقیدت سرشت آداب بندگی و ارادت از صفائی طویت بجا آورده ذرّه مثال بمسامع جاه و جلال میرساند. فرمان عالیشان مکرمت عنوان که در جواب عرض داشت این اخلاص آئین نگاشتهٔ خامهٔ ویراں عطارد رقم شده بود، بگرامی وصول آن مباهی گردید تسلیمات عنایت پذیرائی یافتن تجویز محال عوض از ابتداے که این مرید معاوضه نموده و مرحمت فرمودن دوازده لک دام تخفیف در پرگنات سرکار بیجاگده بتقدیم رسانید، زبان قاصر بیان در اداے شکر مراحم و تفضلات اعلیٰ حضرت بعجز معترف است، حق سبحانه تعالیٰ سایهٔ خلافت پیرایه بلند پایه مرشد مرید نواز را مستدام داراد،

قبلهٔ آمال و امانی جهانیان سلامت! اندرمن زمیندار دهندهره که حسب الحکم الاقدس از دیرباز در قلعهٔ سیر[1] محبوس است، درین ولا کس خود را نزد این مرید فرستاده اظهار نموده که اگر بتصدق فرق مبارک مقدس اعلیٰ از زندان مکافات رهائی یابد، پنجاه هزار روپیه برسم پیش کش درگاه آسمان جاه به خزانهٔ عامره رسانیده، تا یک سال بے منصب و جاگیر[2] با پنجاه سوار و یک صد پیاده در صوبهٔ دکن خدمت کرده، بعد ازاں موافق منصبے که از پیشگاه والا بدان سربلند گردد، جمعیت نگاه داشته و همه وقت حاضر بوده اصلا ارادهٔ بازگشت بوطن قدیم خویش نخواهد نمود، و نرسنگ[3] داس قلعه دار سیر[4] ضامن افعال و متعهد اداے وجه پیشکش میشود، چون از مدتے گرفتار جزاے کردار خود است و حال خرابی دارد اگر بمقتضاے جرم بخشی و عذر پذیری که در ذات اقدس ودیعت نهادهٔ دست قدرت است، رقم عفو بر جریدهٔ تقصیرات او کشیده آید، از ذره پروری اعلیٰ حضرت دور نمی نماید، دیگر هرچه راے خورشید ضیاے اقتضا فرماید عین صواب است،

پیر دستگیر سلامت! محمد غیاث ولد اسلام خان در هندوستان فیض نشان جاگیر نداشت

[1] ت ب: قلعه سیر [2] ت م ب: بے جاگیر [3] س: بیرسنگ دیو، [4] ت ب: سیر

داشت ودر دکن حاصل جاگیر او پنج ماهه بیش نیست ازاں جا که خانه زاد قابل تربیت است[1] درین ولا از وقایع سرکار دهکر هویدا شده بود که فرستادن یکے از بندها بفوجداری آں ضرور است، بنابراں ایں فدوی خدمت فوجداری سرکار مذکور باو مقرر داشته یکصدی ذات و یک صد سوار بشرط خدمت اضافه تجویز نمود، تا از اصل و اضافه بمنصب شش صدی ذات دو و بیست سوار سرفراز باشد، و طلب اضافه را موافق حاصل سه ماهه در پرگنهٔ دهکر باو تنخواه کرد[2] اگر بدرجهٔ قبول برسد از خانه زاد پروری بعید نخواهد بود، خیام سپهر احتشام خلافت باوتاد خلود مربوط بماناد،

---

[1] ن س و ب ضرورت است [2] بر خواهد کرد [3] ب باو داد،

(۴)

فتوحاتِ ریاستہاے ہمسایہ

(الف)

دیوگڈہ

$\frac{1}{۲۸}$

مریدِ اخلاص سرشت وظائفِ عقیدت و ارادت بجا آوردہ ذرہ مثال بمسامعِ جاہ و جلال میرساند والا منشور[1] لامع النور کہ در جوابِ عرض داشت[2] این فدوی نگاشتۂ خامۂ دبیرانِ بلاغت تبیان[ع] عطارد نشان شدہ[3] بود، و دیباچۂ آن صحیفۂ عزت و کرامت بخطِ قدسی نمط اشرف زینت یافتہ در اسعدِ ساعات[4] پرتوِ ورود انداختہ، باعثِ مزیدِ امتیاز و مباہاتِ این مرید گردید،

حکمِ گیتی مطاع بنفاذ پیوستہ کہ "معاف فرمودنِ بقایاے پیشکشِ زمیندارِ دیوگدہ از رہگذرِ ناداریِ او معنی ندارد، این ہمان زمیندار است کہ خاندوران بہادر مرحوم بر سرِ او رفتہ یک صد و ہفتاد فیل[5] و مبلغی نقد از و گرفتہ بود، و امروز نیز آنچہ بعرضِ ارفع رسیدہ زیادہ از دویست فیل کہ در آن میان جتاشنکر[6] نام نرہ ایست[7]، در تصرفِ اوست، چون تعیناتیانِ دکن یساقی ندارند، آن مرید پس از انقضاے ایامِ بارش اگر می خواستہ باشند خانہ زادِ درگاہ محمد سلطان، و الا یکی از معتمدانِ خدمت گذار را

[1] م والا منشورے کہ در جواب [2] س و م عرضہ داشت [3] ب نشان بود، [4] م ساعت،

[5] ب فیلان، [6] م جیناشنکر، ب چناشنکر، ق جتاشنکر،

[7] س سرالیست، م نیرہ ایست ب نرہ است، [ع] س و ب بنان ق بیان،

باجمعیتِ خوبی[1] از بندہاے بادشاہی و مردمِ خود بر سرِ او بفرستد، تا آں فیلِ نامی را با فیلانِ دیگر از دِ بگیرد، و بقایاے پیش کش را تحصیل نماید۔"

پیر دستگیر سلامت[2]! ایں مرید کہ شاگرد و تربیت کردۂ مرشدِ حقیقی است بقدرِ مقدور[3] اطلاع بر کیفیتِ ولایتِ اطراف و جوانبِ ایں مملکت حاصل نمودہ مترصدِ آں باشد کہ اگر چناں کارے و خدمتِ روے دہد سپاہ معطل نداشتہ بتقدیمِ آں برگمارد، چگونہ راضی خواہد بود کہ زمیندارِ مذکور با وجودِ دسترس و سامانِ زر اداے پیشکشِ سرکارِ معلی از راہِ تمرد و سرکشی نہادن ورزد،

از[4] آنجا کہ او بے تعین شدنِ فوجے برہاں پور آمدہ ایں مرید را دیدہ بود و متعہدِ وصولِ وجہ پیشکشِ مقرری گردیدہ و بعد ازاں ایں فدوی یکے از ملازمانِ خود را بجہتِ تحقیقِ فیلانِ مومی الیہ فرستادہ وا و دراں سرزمین مدت سہ ماہہ اقامت نمودہ و بر جمیع مراتب واقف گشتہ ظاہر ساخت کہ زمیندارِ مذبور زیادہ از چہار دہ فیل ندارد و مع ہذا خانِ مرحوم بر سرِ پدرِ او کہ آں زماں فتورے بسامانش راہ نیافتہ بود دفعہ فیلاں کہ از بسالہاے دراز فراہم آوردہ بود از و گرفتہ و ایں زمیندار بنہایت مسرف و تلف کار و ضائع روزگار است و از بے رشدیٔ خویش بمہماتِ ولایت نپرداختہ پریشان می گزراند، و بر تقدیرے کہ بازخواستِ بقایاے پیش کش از و بتعینِ فوجے گرد آید بجز برہم زدگیٔ ولایتِ او اثرے بر آں مترتب نخواہد گشت،

بنا براں ایں مرید بوصولِ پیش کشِ مقرریٔ ہر سالہ نمودہ حقیقت را ببارگاہِ خلافت معروض داشتہ بود[5]، اکنوں کہ یرلیغِ اعلی بدیں موجب صدور گرفتہ امتثالِ آں را سعادتِ خود دانستہ بمقتضاے آں کاربند خواہد گردید[6]،

---

[1] ب خونی، [2] ب "سلامت" محذوف [3] نسخہ م میں یہ خط اس طرح یک بیک اس جگہ ختم ہو جاتا ہے، "بقدرِ مقدور بموجب امر لازم الامتثال سعیٔ موفورہ بجا می آرد، آفتابِ جہانتاب خلافت تابان و درخشاں باد" [4] ق و ب "از" محذوف، [5] ب "بود" محذوف، [6] ب خواہد گرد،

اگر مرضیِ طبعِ مبارک چنان است که ولایتِ او داخلِ ممالکِ محروسه شود، حکمِ صریح شرفِ ورود یابد تا این مرید خانه زادِ اعلیٰ حضرت را که جوان شده و از روے کار طلبی می خواهد بچنین مهمات بپردازد، با جمعیتے لائق دستوری دهد که بعنایتِ ایزد و قدیر و اقبالِ لایزالِ بیرون دست گیر در اندک فرصتے دمار از روزگارِ او برآورده، محالِ زمینداریِ او را متخلص سازد، و دران مرز و بوم اثرے از آں[1] مدبر نگذارد،

دگر مقصودِ ایستادهاے پایهٔ سریرِ سلیمانی تحصیلِ باقی پیش کشِ مقرری و گرفتنِ فیلان است، درین صورت از بندهاے معتمدِ بادشاهی هر که حکم شود با مردمِ تعیناتِ این صوبه بر سرِ ولایتِ او بفرستد، تا هر قدر فیل که[2] پیشِ او موجود باشد کام و ناکام بگیرد و پیش کش را رو براه سازد،

قبله و کعبهٔ دو جهانیِ این مرید سلامت! اگرچه این فدوی با وجود سبقِ تحقیق درین ولا نیز مردم[3] بتفحصِ فیلانِ زمیندار مذکور گماشته، درین باب غایتِ سعی بجا خواهد آورد، لیکن چون فیلِ جتاشنکر[4] نام را درینجا کسے نشان نمیدهد، و میگویند که در سرزمینِ او قلعه ایست بر کوه، بدین اسم مشهور، و بودنِ این مقدار فیل نزدِ او مستبعد می نماید، چه اگر می داشت عمدة الملک شاه نواز خان در حینے که حسب الحکمِ والا همراهیِ لشکرِ این صوبه بر سرِ او رفته بود یقین که فیلان را در عوضِ پیشکش از وی گرفت، و دران وقت بسبب بے[5] استطاعت ادا نه پیش گاهِ خلافت مبلغ از وجه مقرریِ هر ساله معاف نمی شد، و تا ششماه بجهتِ وصولِ پیش کش در برهانپور نمی بود[6]،

اگر بموجبِ حکمِ اقدس شخصے که اطلاع بر کمیتِ فیلانِ او و وارد و تعریفِ جتاشنکر بعرضِ ارفعِ اطهر رسانیده پیشِ این فدوی بیاید و لشکرِ ظفر اثر را بمقامیکه افیال در آنجا بوده باشد، دلالت کند بهتر خواهد بود،

قبلهٔ حاجاتِ عالمیان سلامت! از آں جا که در بالای گهات در آغازِ هنگامِ نسقِ[7] خریفِ بارانی

[1] ب اثرے پدید نگذارد، [2] ب "که" محذوف [3] ن مردم را، [4] ب جتاسنگھ

[5] ب "بے" محذوف [6] ب "نمی بود" محذوف، [7] ن فصل،

نشده، پس ازاں باوجود آنکه وقتِ کشت و کارِ خریف پیشتر گذشته بود، چون شانزده روز متصل بارید، مزارعان
را فرصتِ تخم ریزی دست نداد، بنا براں امسال دراکثر محالِ بالای گهات مزروعاتِ خریفی نشد، چون
دریں ولا از چهاردهم شهر حال بمحض فضلِ الٰهی در حوالیِ دولت آباد باز باراں شروع نموده تا امروز که ہشتم[1] ماه است
بارش خاطرخواه میشود، امید است که فصلِ ربیع موافق مدعا شکل یافته[2]، جبرِ نقصانِ خریف نماید، در بیجاپور
تاحال اثرے از باراں پدید نیست، دوراں مرزبوم نسبت بسابق غلاے بهم رسیده،

آفتابِ عالمتابِ خلافت و کشورکشائی ابدالدهر بر مفارقِ جهانیاں تاباں باناد،

۲/۷۹

آدابِ عقیدت وارادت از خلوصِ نیت، ومراسمِ عبودیت بجا آورده، ذره مثال بمسامعِ جاه و
جلال میرساند، دو منشور لامع النور، اولین سراسر مرقوم قلم خجسته رقم خاص مبارک، و دویمین نگاشته خامه
دبیران عطارد نشان که در جوابِ عرضداشت این فدوی شرفِ اصدار یافته بود، متواتر سایه ورود
انداخته، موجبِ مزید امتیاز ومباهات این مرید گردید، و وصولِ عطیه خلعتِ خاص که دریں ولا
بعنایتِ آن اختصاص یافته تارک عزتِ این فدوی را باوجِ شرف و افتخار رسانید، تسلیماتِ بندگی
بجا آورده بشکرِ تفضلات و تلطفاتِ پیر و مرشدِ حقیقی رطب اللسان گشت[3] و بر مضامینِ آن صحائفِ کرامت
آگهی حاصل نموده[4]،

حکمِ جهان مطاع عالم مطیع بنفاذ پیوسته که "اگر آں مرید ولایتِ دیوکده را تواند گرفت و نگاهداشت
خانه زاد والا درگاه محمد سلطان را با آنجا بفرستد[5] والا هادی دادخاں را تعین نماید، و لشکرِ خوبی باو همراه
سازد"،

---

[1] ب: ہشتم، [2] س: جبر [3] س و ب: "و" محذوف [4] ب: "نمود" محذوف،

[5] ب: با خاطر بفرستد، س: بفرستند،

پیر دستگیر سلامت! اگرچہ بعنایت بیغایت الٰہی و یمن اقبال لایزال اعلیحضرت خلافت پناہی گرفتن و برکشودن آں ولایت در کمال آسان است و باندک سعی دست بہم می تواند داد، لیکن نگاہداشتن و بضبط در آوردن[1] آں خالی از دشواری نیست، وجز ایں کہ سوائے محصول آنجا ہر سال مبلغے کلّی صرف لوازم آں بند و بست آں سرزمین نمودہ شود اثرے بر تسخیر آں مترتب نہ، و ایں جاست کہ تا حال اولیائے دولت قاہرہ ہمت بانتزاع آں مرز و بوم مصروف نداشتہ اند، و داخل ممالک محروسہ نگردیدہ، ایں فدوی نیز نظر بہمین مراتب از پیش خود شروع در آں کار مناسب ندیدہ معروض داشتہ بود کہ اگر درین باب حکم جازم زینت صدور یابد خانہ زاد بارگاہ معلّی را کہ مستعد خدمت است، بتقدیم آں مہم برگمارد، اکنون بمقتضائے رائے صواب نمائے مملکت پیرا افواج ظفر قرین بادشاہی را بر سر او تعین خواہد نمود کہ وجہ پیشکش را از بقایا و حال صورت دادہ فیلانے کہ نزد او موجود باشد و زمیندار چاندا نشان دہد، با فیل چانشنگر، کام و ناکام از و بگیرند، بعد ازاں کہ بندہاے درگاہ آسماں جاہ کہ جابجا تعین اند و قبل ازیں برائے احضار آنہا نوشت جات بقدغن رفتہ فراہم آیند، بآئینے کہ حکم شدہ آنہا را روانہ آں طرف خواہد ساخت،

قبلہ و کعبۂ دو جہانی سلامت! ہادی داد خاں ہر چند بندۂ کار آمدنی جمعیت دار است، اما چوں دریں مدت ہمچنین خدمتے نپرداختہ و شاید کہ ازیں رہ گذر بعض بندہاے بارگاہ خلافت و دل نہاد ہمراہی او نگردند و نفاق و ناسازی کہ باعث برہمزدگی کار است، میان آنہا بہم رسد[2]، و باوجود آں بحسب تدبیر نیز[3] چناں نیکو می نماید کہ عساکر منصورہ از دو راہ بآں ولایت در آیند، بنا برآں بخاطر قاصر ایں مرید رسیدہ کہ نصف جمعیت ایں صوبہ با خان مومی الیہ و نصف دیگر با مرزا خان کہ بسبب[4] انتساب مشار الیہ با امرائے عظام[5] ہیچ کس از رفاقت او سرباز نخواہد زد[6]، مقرر گردد تا بنیان

[1] ب: برآوردن [2] ب: آنہا ہم رسید، [3] ت و م: "نیز" محذوف [4] م: نسبت [5] م: عظام و ہیچ کس،
[6] م: نخواہد کشید،

این فدوی نیز بسرکردگی محمد طاہر یا دیگرے از معتمداں یا مرزا خاں رفیق باشند،

درین ولا حسب الحکم الاقدس فیلانِ فرستادۂ قطب الملک را مصحوب بدیع الزماں ملازمِ سرکارِ گردوں مدار کہ درین چندگاہ بداروغگیِ فیلانِ مذکور مقرر بود، بدرگاہِ معلّی روانہ نمود[1] اگر بخت[2] یاوری کند و فیلاں را[3] آسودہ داشتہ از نظرِ انورِ اطہر بگذراند، باعثِ مجریِ خدمتِ او خواہد شد، زیادہ جرأت از حدِ ادب دور است،

عرض داشتے کہ بتازگی از میر محمد سعید رسیدہ بود، ترجمۂ آں را بحضورِ پرنور ارسال داشت،

آفتابِ عالمتابِ خلافت و کشورکشائی از افقِ سلطنت و فرمان روائی[4] تاباں بماناد،

۳۸

بعد ادائے وظائفِ عقیدت و ارادت ذرّہ صفت بعرضِ مقدس میرساند، والا منشورے کہ در جوابِ عرضداشتِ این فدوی نگاشتۂ خامۂ دبیرانِ عطارد رقم شدہ بود، بورودِ آں سرفراز گردیدہ تسلیماتِ بندگی بجا آوردہ، بر قدسیِ[5] احکام اطلاع حاصل نمود،

درباب وصولِ تمامیِ پیشکش و گرفتنِ جمیع فیلانِ زمیندار دیوکدہ باخیل جتا تنکر بمرزا خاں و ہادی داد خاں قدغن بلیغ رفتہ انشاء اللہ تعالیٰ باقبالِ لایزالِ اعلیٰ حضرت عنقریب این مہم نوعے کہ باید بانجام خواہد رسید، و ہر قدر فیل داشتہ باشد ازو گرفتہ خواہد شد،

درباب فیلے کہ این مرید از قطب الملک گرفتہ پیش کشِ درگاہِ جہاں پناہ نمودہ بود، یرلیغِ معلّی شرفِ صدور یافتہ کہ بصیغۂ پیش کشِ آں مرید پذیرفتہ نخواہد شد، و بہائے آں بمشار الیہ مجریٰ دادہ خواہد آمد کہ[6] این ادائے از حسنِ معاملت دور است،

---

[1] ب۔ روانہ بود، [2] ب بادیاوری کند، س بخت ویاوری کند [3] م فیلاں را چنانچہ آسودہ داشتہ،

[4] م فرمان روانی، [5] ب بر احکام قدس،

[6] م۔ مجری دادہ خواہد کہ این از حسن معاملت،

پیرو دستگیر سلامت[1]! این مرید که از یمنِ تربیتِ مرشد کامل بسوی معاملت متهم نیست، اگر[2] می دانست که قطب الملک درین[3] باب مضائقه خواهد نمود، چگونه قیمتِ آن فیل را باو مجری نمیداد، از آنجا که مومی الیه بعد اطلاع برین مقدمه رهینِ منت گردیده بود، چنانچه از نوشتهٔ او که بحاجب مقیمیِ خود فرستاده بود[4] بوساطت وکیلِ این فدوی از نظرِ انور خواهد گذشت، هویداست، بنابراں این مرید آن فیل را ازو قبول نموده وکفایت سرکارِ اعلیٰ پنداشته می خواست پیشکش کند، هرگاه این معنی مرضیِ طبعِ مبارک نباشد، من بعد چنین نخواهد شد و سررشتهٔ نیک معاملگی از دست نخواهد رفت،

قلعه دنداراجپوری[5] بقلمروِ بادشاهی اتصال ندارد، چون هنگامِ دستوری یافتنِ این مرید بدین صوب حکم شده بود، بنابراں درین وقت لازم دانسته حقیقت را معروض داشت،

ظلِّ ظلیلِ خلافت ابدا[6] لتظلیل بماناد،

---

[1] ب «سلامت» محذوف [2] ت و ب اگرچه،

[3] ب «درین» محذوف، [4] ت فرستاده و بوساطت،

[5] م قلعه داوندا راجپوری تعلق بقلمرو بادشاهی ندارد،

[6] م ابد التظلیل،

(ب)

جوار

۱/۱۸

مرید اخلاص سرشت زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده ذرّہ مثال بسامع جاه و جلال میرساند که نیّرِ سپہرِ عزّت و شرف یعنی فرمانِ والاشان عنایت عنوان نگاشتهٔ کلکِ گہر بارِ جواہر سلک در خجسته تر ساعتے[1] پرتوِ ورود انداخته، این مرید تسلیماتِ بندگی بجا آورده، آن صحیفهٔ سعادت را آرائشِ تارکِ امتیاز و مباہاتِ خود ساخته بر احکامِ مقدّسه مطالعه آگہی یافته، ہماں روز ملتفت خان را که خانه زادِ فہمیده کارآمدنیٔ درگاهِ سلاطین پناه است، بر مضمونِ منشورِ لامع النّور اطلاع بخشیده، عرض داشتے که مومی الیه درجوابِ حکمِ اقدس بپایهٔ سریرِ اعلیٰ ارسال داشته، از نظرِ انور اطہر خواہد گذشت،

حکمِ گیتی مطاع زینتِ نفاذ یافته که وقتِ شکارِ فیل ہمیں است، آن مرید یکے از مردمِ فہمیدهٔ سربراهِ خود را به سلطان پور بفرستد که باتفاقِ جاگیردارِ آں جا کہیدهٔ نماید۔

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! این فدوی پارسال نیز سرانجامِ شکارِ فیل نموده، ملازمانِ خود را با فیلاں بداں جانب تعین کرده بود که باتفاقِ سزاوار خاں براہیم شکار بپردازند و از آنجا که بهیلانِ آں سرزمین باوجود[2] رعایت از روے تمرّد در رہبری کوتاہی ورزیده، فیلانِ صحرا را کمتر نشان داده[3] بیش از ہفت فیل از نر و ماده بدست نیامد، و چوں ہیچ کدام از آنہا قابلِ ارسالِ حضورِ پرنور نبود، این مرید حقیقتِ کہیده را نیز نتوانست عرضداشت نمود اکنوں اگرچه وقتِ شکارِ فیل ہمین است، اما چوں سرانجامِ ضروریات نشده و تا تہیهٔ این[4] ہنگام خواہد گذشت، قرار داد

[1] ب ساعت، [2] ب باوجود که [3] ب نشان دادن، [4] س تہیهٔ آن،

کہ امسال بہ ترتیبِ مایحتاج الیہ و فراہم آوردنِ آذوقہ پرداختہ انشاء اللہ تعالیٰ سالِ آیندہ مطابقِ حکمِ ارفع اعلیٰ بعمل آورد،

قبلۂ آمال[1] و کعبۂ امانی سلامت! چوں ہادی داد خاں بمنصبِ دو ہزار و پانصدی ذات و سوار سرفراز است و بخدمتِ صوبہ داریِ تلنگانہ قیام می نماید، و جمعیتِ خوب با اوست اگر بعنایتِ علم و نقارہ سربلند گردد، گنجایش دارد،

پیر و دستگیر سلامت! از آنجا کہ زمیندار جوار در یں لا قدم از جادۂ صواب بیروں کشیدہ مرتکبِ اعمالِ نکوہیدہ می گردد، با آنکہ پیشکشے بجہتِ سرکارِ معلّیٰ برو مقرر نیست، در تقدیمِ خدماتِ مرجوعۂ پادشاہی نیز تہاون و تعلل روا می دارد، تنبیہ ایں چنیں کوتہ اندیشاں برائے عبرتِ دیگراں لازم است و راؤ کرن کہ خانہ زادِ کار طلبِ درگاہ والا است تعہد سے نماید کہ اگر ولایتِ جوار بانعام یا در تنخواہ اضافہ او از پیش گاہِ اعلیٰ عنایت شود پنجاہ ہزار روپیہ برسمِ پیشکش بخزانۂ عامرہ رسانیدہ و جمعیتِ خویش بند و بستِ آں سرزمین بواقعی کردہ، آں ولایت را داخلِ ممالکِ محروسہ خواہد ساخت، بنابراں ایں مرید امیدوار است کہ ہرچہ دریں باب بخاطرِ ملکوت ناظر پرتوِ صواب اندازد، بارشادِ آں سرفرازی یابد ظلِّ ظلیلِ خلافت برمفارقِ کافۂ برایا ابد[2] التظلیل یاماناد،

۲/۸۴

مرید اخلاص سرشت و ظائفِ عقیدت و ارادت بجا آوردہ بعرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند، منشورِ لامع النور سعادت ظہور کہ بقلمِ والا رقمِ خاص زینتِ نگارش یافتہ بود در ساعتِ مسعود و بورود و کرامت آمودِ آں دیباچۂ شرف و سربلندی تارکِ عزت باوجِ امتیاز افراختہ تسلیماتِ بندگی بتقدیم رسانیدہ[3] براحکامِ مطاعہ آگہی یافت،

---

[1] ب قبلۂ اباں [2] ت ابد الی التظلیل، [3] ب رسانیدہ د، ت رسانید، و،

پیر و دستگیر سلامت! این مرید در همان ایام که فرمانِ عالیشان در بابِ فیلان صادر شده قطب الملک را بر صورتِ حکم لازم الامتثال[1] آگاه ساخته بود و از آن جا که مومی الیه در آن وقت جواب مشخصے ننوشت[2]، این فدوی در عرضِ جواب تاخیر نمود، اکنون که مشار الیه بعد اطلاع بر مضمونِ فرمانِ والاشان که مصحوبِ عبد اللطیف برادر معز الملک بنامِ او نافذ گشته بود و دران منشور تاکیدِ ارسالِ فیلان شده، در مقامِ سرانجامِ فرستادنِ فیلان درآمده محمد مومن ملازمِ سرکار گردون مدار که از پیشِ میر جمله مراجعت نموده به گل کنده رسیده بود، بقدغن نوشته بود، که هر قدر[3] فیل نر و ماده عوضِ نصفِ زرِ[4] نقدی مقرری از قطب الملک بدست تواند آورد بگیرد و بزودی بیاورد، و بحاجبِ مقیمیِ او نیز دریں باب تاکید نمود،

حکمِ گیتی مطاع پیرایۂ صدور یافته که آن مرید یک لک روپیه از خزانۂ عامره گرفته مصحوبِ مردم معتمد با وقوفِ خود بجهتِ ابتیاعِ فیل به گل کنده بفرستد،

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! اگرچه دریں اوان فیل در گل کنده نسبت به سابق بسیار کم است و گران بدست می آید، لیکن برائے[5] اطاعتِ حکمِ والا که مشتمل[6] بر سعاداتِ هر دو سرا است، این مرید عنقریب یکے از نوکرانِ خود را که وقوفے داشته باشد، با مبلغے[7] از سرکارِ سپهر مدار بآن طرف خواهد فرستاد، که فیل بخرد، و هرچه خریده بیاورد، بدرگاهِ جهان پناه ارسال خواهد داشت، تا اگر قیمت مناسب باشد و پسندِ پیش گاهِ اقدس آید، دفعۂ دیگر نیز بطلبند،

در سرانجامِ ارسالِ اسپِ[8] خوب بقدر مقدور دقیقه از دقائقِ سعی و اهتمام فروگذاشت نخواهد شد، امید که موافقِ مرضیِ طبعِ مقدس بعمل آمده سببِ مجرئ بندہا شود،

قبلۂ آمال و امانی سلامت! چون زمیندارِ جوار در نیولا قدم از جادۂ صواب بیرون کشیده باعمال

---

[1] س و ب لازم الامتثال [2] س و ب بنوشت [3] م قدر، [4] س و ب نصف از نقدی، [5] ب "برائے" محذوف
[6] م و س مشعر [7] س بامبلغے کذم مبلغے از زرِ سرکار، [8] س انبه،

نکوهیده قیام مینماید، و بآنکه بیش کشتے بسرکارِ متعلی نمیدہد، در تقدیم خدمات مرجوعهٔ بادشاهی نیز کوتاهی روا میدارد، تا این چنین کوته اندیشاں متنبه نشوند، دیگراں عبرت پذیر نمی گردند، وراؤ کرن که خانه زادِ کار طلب درگاهِ سلاطین پناه است تعهد می نماید که اگر ولایتِ جوار بانعام یا در تنخواهِ اضافهٔ او از پیشگاهِ خلافت عنایت شود، پنجاه هزار روپیه برسم پیشکش بخزانهٔ عامره رسانیده و بندوبستِ آں سرزمین بواقعی کرده، در استمالت رعیت و سرانجام خدماتِ بادشاهی مساعئ جمیله بظهور خواهد آورد، بنا براں ایں مرید امیدوار است که هرچه دریں باب بخاطرِ ملکوت ناظر پرتو اندازد و رائے ممالک آرائے خورشید ضیا بداں توجه فرماید بارشادِ آن سرفرازی یابد،

آفتابِ عالمتابِ خلافت از مطلعِ سعادت تاباں بماناد،

$\frac{۳}{۸۴}$

زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده و[۱] ظائفِ عقیدت و ارادت از صدقِ نیت و صفائی طویت بجا آورده بعرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند که ایں مرید فدوی در خجسته تر زمانے بوصولِ فرمانِ والاشان که نگاشتهٔ خامهٔ دبیرانِ عطارد رقم شده بود امتیاز حاصل نموده تسلیماتِ بندگی بتقدیم رسانید، و بر احکام مطاعه آگهی یافت،

عنایتِ اضافهٔ پانصد سوار براؤ کرن و حکمِ تنخواهِ ولایتِ جوار بجمع چهل[۲] لک دام باو، در طلبِ اضافهٔ مذکور موجبِ افتخار و سربلندئ مومی الیه گردید، ایں اخلاص آئین حسب الحکم الاقدس آں ولایت را باو مقرر داشته وجهِ پیشکش ازو تحصیل نموده[۳] بخزانهٔ عامره عاید خواهد ساخت، اگر دریں باب منشورے بنام او پیرایهٔ صدور گیرد و ملکِ جوار بطریقِ وطن باو مرحمت شود، باعث ازدیادِ سرفرازی و دلگرمئ اوست،

---

[۱] م باد [۲] م چہل لک، [۳] م "نموده" محذوف.

پیر دستگیر سلامت[1]! چوں قبل ازیں پانصدی ذات از منصب راؤ کرن کم شده، دریں ولا که از روے تفضلات بے پایاں بایں عنایات[2] نمایاں سربلند گشته، امیدوار است که کمیِ ذاتِ او بحال حکم شود، و تنخواهِ آں[3] از ولایتِ جوار مقرر گردد،

پذیرائیِ ملتمسِ ایں مرید در بابِ عنایتِ علم و نقاره بهادی دادخاں گلشنِ امانی بندها را طراوت بخشید، حق تعالیٰ سایهٔ بلند پایهٔ ذرّه پروریِ کعبهٔ مرادات را بر مفارقِ کافهٔ انام مستدام داراد،

در وادیِ شکارِ فیل مطابقِ یرلیغِ اعلیٰ سعی و کوشش بظهور خواهد آمد، بالفعل جمعے را بسر انجامِ ضروریاتِ ایں کار و تفحصِ فیلانِ صحرائی تعین کرده شد،

نیّرِ جهانتابِ خلافت از افقِ عظمت تاباں بماناد،

———

[1] س و ب، «سلامت» محذوف.

[2] م عنایت

[3] م - آں نیز از،

(ج)

کرناٹک

۱/۸۴

مریدِ اخلاص سرشت آدابِ عقیدت و ارادت بجا آورده، ذره مثال بمسامعِ جاه و جلال
میرساند، که دریں ولا سری رنگ رائیل نبیرهٔ رام راج که عمدهٔ زمینداران کرناٹک است و جدش
بافزونی شوکت دراں مرز بوم شهرتے داشت، برهمنے از معتمدانِ خود را بعرض داشت و یک زنجیر
فیل که بالفعل بسیار لاغر است و بعد از آنکه فربه شود از نظر انور خواهد گذشت، براهِ گل کنده نزدِ ایں فدوی
فرستاده از روے انکسار اظهار نموده که دریں چند سال عادل خان و قطب الملک باعتضاد عنایات[1]
اعلیٰ حضرت، دستِ تصرف بولایتِ کرناٹک دراز کرده، پیش تر آں را با نقود و جواهر و فیلان بسیار
بضبط در آورده اند، و همگی سعیِ آں دارند که او را از ملکِ موروثی که دریں مدت هرگز دست براں نیافته
بودند، آواره نموده، مطلقاً مستاصل[2] سازند، و چوں بر عالمیاں ظاهر است که آنها را ایں قدرت نیست
و هر چه شده و می شود از تائیداتِ درگاهِ جهاں پناه است که شاملِ حالِ آنها گشته، لهذا او نیز التجا بدیں
آستانِ سعادت آشیاں آورده امیدوار است که قبلهٔ حاجاتِ جهانیاں، او را دستگیری نموده،
وا از خاکِ مذلت بر گرفته، ولایتِ متعلقهٔ او را داخلِ ممالکِ محروسه فرمایند، و حکمِ اقدسِ اعلیٰ بدنیاداران
دکن شرفِ صدور یابد که عهد و پیمانِ پدرانِ خود را پاس داشته، از حدودِ قدیم[3] تجاوز ننموده، زند و دیگر
دست از ملکِ موروثیِ او باز دارند، و بشکرانهٔ ایں بنده نوازی و ذره پروری پنجاه لک هون و دویست
زنجیر فیل و جواهرِ گراں بها که افاده[4] نموده، پیشکشِ درگاهِ معلّیٰ ساخته هر سال اضعاف آنچه آنها پیشکش بنده نماید[5]

---

[1] ب: باعتقاد و عنایت [2] ب: مستصل [3] س و ب: حدود قدم [4] ب: آماده [5] س: می نماید

باتحف و نوادرے که اندوختهٔ سالها است ارسال خواهد داشت. و اگر به سبب عار کفر پرتو اعانت از حالِ او دریغ شود، بعد از آں که فرمانِ عالیشان متضمن بذلِ ملتمسِ او بصدور پیوندد، از هدایتِ مرشدِ جهانیاں با توابع و لواحقِ خود بزمرهٔ اهلِ اسلام درآمده از دولتِ بندگیٔ درگاهِ اعلیٰ حضرت ظل الله کامیابِ دین و دنیا خواهد شد۔

چنانچه این مراتب[1] از ترجمهٔ عرضداشتِ موی الیه نیز رسید مشتمل بر این التماس که این مرید کس او را که با فیلے که آورده از راه، بے آنکه حقیقت را بعرضِ مقدس برساند، پیش او بفرستد، و از آنجا که این فدوی اخفاے چنین امریکه داخلِ واقعه شده و نظر بمصالح[2] ملکی چندیں فوائد در ضمنِ آں متصور است، و بر تقدیرے که زمیندارِ عمدهٔ کرناتک شرفِ اسلام دریابد، مثوباتِ اخروی نیز براں مترتب، از پیشگاهِ خلافت مناسب ندید، وکیلِ رائل را استمالت ساخته نگاه داشت و جوابِ عادل خاں را بورودِ یرلیغِ گیتی مطاع موقوف نمود تا نوعیکه راے ممالک آراے خورشید ضیا درین باب اقتضا فرماید، باین مرید ارشاد بشود، عامل گردد۔

قبله و کعبهٔ این فدوی سلامت: چوں رائل مذکور از کمال امیدواری روے نیاز[3] بدرگاه خلائق پناه آورده، تعهدِ دولتخواهی و بندگی می نماید و قبولِ اسلام را وسیلهٔ نجاتِ خویش ساخته از حوادثِ روزگار بعتبهٔ خلافت که ملجاے نامورانِ شش جهت است، پناه جسته، و بر ذمتِ همتِ حامیانِ حوزهٔ اسلام لازم است که در اشاعتِ آثارِ انوارِ دینِ مبین و ملتِ متین[4] کوشیده، گروهِ کفر و ضلال را از تیههٔ گمراهی و خذلان براهِ راست دعوت نمایند، و مع هذا نقضِ عهدے که با دنی بندهٔ این درگاه نسبت نتواں کرد نیز بمیان نمی آید، اگر صورتِ ملتمس او درجهٔ پذیرائی یافته پرتوِ عنایتِ والا بحالِ او مبذول شود، هر آئینه این معنی متضمنِ منافعِ دینی و دنیوی[5] خواهد بود، دیگر هر چه بخاطرِ ملکوت ناظر که

[1] ب این مرید هدایت، [2] ت برمصالح، [3] ت و ب نیاز مند، [4] ت مستبین، [5] ب دنیوی و دینی،

مطرحِ اشعۂ آفتابِ قدسی است بر سندِ عین صواب است و بر مریداں اطاعتِ آں احب[1]،

آفتابِ عالمتابِ عظمت و جلال از افقِ سلطنت و اقبالِ لایزال تابنده بماناد،

۲/۸۵

مریدِ اخلاص سرشت زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده، بعد گذارشِ وظائفِ عقیدت و ارادت ذرّه آسا بموقفِ عرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند که منشورِ سعادت گنجور مزین بخطِ قدسیٔ خاص مبارک که در جوابِ عرض داشتِ ایں فدوی شرفِ صدور یافته بود، بورودِ کرامت آمودِ آں مباہی گشته، تسلیماتِ بندگی بجا آوردند[2]،

حکمِ جہاں مطاع پیرایۂ نفاذ گرفته که بر طبقِ ملتمسِ مرزبانِ کرناتک، فرامینِ قدسی مضامین در بابِ کوتاه داشتنِ دستِ تطاول و استیلا از ساحتِ مملکتِ متعلقۂ او، بدنیاداران دکن بتحریر پیوسته ونقلِ آں مناشیرِ قضا تاثیر بآں مرید مرسل گشته، لیکن چوں پیش ازیں بدو نیم سال رانا راؤ نامی خود را فرستادۂ زمیندارِ کرناتک وانموده[3] بوساطتِ دستورِ روانی خبرت[4] چیزے چند که از نقلِ تقریرِ او ہویداست، در پیشگاهِ خلافت معروض داشته بود و مطالبِ او دور از کار و محض گزاف مینمود، در ارسالِ فرامین توقف رفت، اگر ایں شخص که نزدِ ایں مرید آمده ہماں است که بدرگاهِ معلیٰ رسیده، سخنِ او قابلِ پذیرائی نیست، اگر غیرِ اوست آں مرید معتمدے فہمیده مثل عبد المعبود یا دیگرے را با نشانِ خود در جوابِ عرض داشتِ او تعین نماید، پس از آنکه فرستادۂ آں مرید از کرناتک عرض داشت خواہد نمود که آں شخص کسِ سری رنگ است، و ہرچه باز نموده بموجبِ تعهدِ اوست، مناشیرے که بنامِ دنیاداران دکن شرفِ ترقیم پذیرفته کرامتِ ارسال خواہد یافت۔"

پیر دستگیر و مرشدِ صافی ضمیر سلامت! رانا راؤ مذکور قبل ازیں بچندگاه نزدِ ایں فدوی آمده،

[1] تب واجب است۔ [2] تب آورده، [3] تن نموده بود، [4] تب خبرت۔

موافق آنچه در حضورِ مقدس تقریر کرده اظهار ساخته بود، اما چون مقدماتِ معروضهٔ او نوعے که بخاطرِ ملکوت ناظر پرتو انداخته، لاف و گزافی بیش نبود، این مرید بعرضِ آن جرأت نمی کرد، درین ولا که سری

فواس نام برہمن از معتمدانِ ایل مزبور با عرض داشتِ او و یک زنجیر فیلِ پیشکش براهِ گل کنده رسیده، از جانبِ او تعهدِ قبولِ اسلام و پیشکش از نقد و جنس به تفصیلے که معروض گشته نمود، این عقیدت آئین عرضِ این مقدمه را لازم دانسته، اغماض ازاں مناسب ندید، که اعلیٰ حضرت بمقتضاے خردِ دوربین و دانشِ خداداد مصلحت گزین، پرتوِ توجه بر تحقیق این معنی انداخته اند، حسب الحکم الاقدس عبد المعبود یادگیر را بانشانے در جواب عرض داشتِ او بکرناتک خواهد فرستاد، تا بحقائقِ آن مرزبوم کماہیٔ رسیده و بر مکنونِ ضمیرِ زمیندارِ آنجا آگہی یافته وصدق و کذبِ تعهداتِ او را امتحان نموده، عرض دارد،

اما از انجا که دنیاداران دکن از استماعِ اینکه زمیندارِ کرناتک بوسیلهٔ انسلاک، در زمرهٔ اہلِ اسلام بدرگاهِ سلاطین پناه ملتجی گشته، سرانِ سپاهِ خود را که از دیر باز دراں سرحد اند تاکید کرده اند که بجد هرچه تمامتر در انتزاعِ اندک جاے که بتصرفِ او مانده کوشیده پیش از ورودِ حکمِ گیتی مطاع کار او را یکرو سازند، و تا وقتیکه کسِ این مرید بر وو حقیقت را عرضداشت کند و این معنی بمسامعِ جاه و جلال رسیده حکم بارسالِ فرامین مسطوره صادر شود، شاید که اندیشهٔ دنیاداراں بوقوع آمده، تدارکِ آن بحیزِ تعویق افتد، اگر راے ملکت آراے خورشید ضیا اقتضا فرماید که تا رسیدنِ فرستادهٔ این مرید بداں جا دستِ نهب و غارتِ آنها از مملکتِ او کوتاه گردد، بصلاح کار نزدیک خواهد بود، دیگر هرچه بخاطرِ مقدس برسد عین صواب ست،

آفتابِ عالمتابِ خلافت بر مفارقِ جهانیاں تابنده باناد،

ه بے دراں سرحد اند که بجد هرچه تمامتر،

..س کار را یکرو سازند،

۳
۸۶

مریدِ اخلاص سرشت زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده ذرّه صفت بعرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند که ود[1] منشور لامع النور سراسر مزیّن بخطِ والا نمطِ مبارک که درجوابِ عرائض این فدوی پیرایهٔ ورود گرفته بود بتواتر وصولِ سعادت حصولِ آن مباهی گشته تسلیمات مریدی بجا آورد[2] و بر قدسی مضامینِ آن صحائف شرفِ آگهی یافت،

نگاشتهٔ کلکِ دُربارِ جواهر سلک شده که کس پیشِ راجه کرناتک فرستادن مناسب نبود، بایستے هر دو دنیا داران[3] دکن را ترسانیده پیشکشِ خوبی، هم بجهتِ سرکارِ گردون مدار و هم برای خود از آنها میگرفت،

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! از آنجا که راجه مذکور بوسیلهٔ قبولِ عزّ اسلام التجا بدرگاهِ سلاطین پناه آورده و تعهدِ پیشکشِ گران نموده، این معنی را مکرر بمبالغه معروض داشته بود و این دو دنیا داران[4] نیز که اکثر ولایتِ کرناتک را باخراجِ این دو فائن متصرف گشته اند، از جملهٔ آن غنائمِ موفوره پیشکشے شایستهٔ بارگاهِ معلّی ارسال نداشته، اصلا از فکرِ این مقدمه غافل بودند، لهذا این عقیدت آئین حقیقت را بحضورِ پرنور عرضداشت کرده،

ثانی الحال چون حکمِ اقدس زینتِ نفاذ گرفت که "یکے از ملازمانِ سرکارِ اعلیٰ بجهتِ تحقیق و انموذِ زمین دارِ کرناتک تعین گردد"، این مرید بیقین میدانست که دنیا دارانِ دکن خصوصاً عادل خان که تاخیرِ رجوعِ زمین دارِ مذکور باستانِ خلافت و فرستادنِ وکیل نزدِ این مرید شنیده، از اندیشهٔ آن که مبادا درین وقت کارِ او را رونقے پیدا آید، بیشتر از بیشتر در برهم زدن[5] و برانداختنِ او سعی نموده، قلعهٔ ایلورا[6] که عمده ترین قلاعِ ولایتِ کرناتک است، در همین چندروز از تصرفِ او برآورده، اهتمامِ تمام[7] دارد، که فیلانِ نامی را

---

[1] م "دو" محذوف. [2] ت و ب بجا آورده، [3] ت و ب دنیا دارِ دکن، [4] ت و ب دنیا دار، [5] ب برهم مردن، [6] م قلعهٔ ایلورا که، ت ویلور را، [7] ت و ب تام،

که او برائے پیشکش درگاہِ والا نگاہ داشته ازو[1] نگیرد و او را مستاصل مطلق سازد، باعتماد عنایات و تفضلات اعلیٰ حضرت که افزون از حوصلۂ طاقت شامل حال آنها است، ازیں گفتگوہا جاے نخواہد گرفت، و بدون آنکه فرامین مطاعه بنام آنها صادر شود، چنانچه ایں فدوی قبل ازیں دریں باب التماس نموده بود که[2] یکے از بندہا بصوب کرناٹک دستوری یابد تا بدانند[3] که از پیشگاہ خلافت پرتو التفات بر امداد و اعانت زمیندار آنجا افتاده، از خواب پندار بیدار گشته[4] تن بسرانجام پیشکش نخواہند[5] داد، حسب الحکم الارفع محمد مومن ملازم سرکار اعلیٰ را بداں جانب رخصت داده باو گفته بود که در قطع منازل تانی بکار برد تا شاید ایں معنی موجب انتباہ آنها گردد، و توفیق فرستادن پیشکش شایسته بدرگاہ آسمان جاه بیابند و صدق تعہدات مرزبان کرناٹک نیز ہویدا شود،

درضمن تمہید ایں مقدمات بجز پاس حمیت اسلام و صلاح دولت ابد انجام امرے منظور نظر[6] نبود، اکنوں ہرچه راے ممالک پیرا اقتضا فرموده امتثال آں را بر سائر مصالح مقدم داشته، موی الیه را که ہنوز از حدود متعلقۂ قطب الملک نه گذشته، انتظار وصول امر مجدد داشته از رفتن نزد زمیندار مسطور منع نمود،

واز انجا که خاطر ملکوت ناظر متوجه استمالت میر جمله قطب الملک است از عرض داشت او که پیش ازیں بدرگاہ والا مرسل شده پیدا است که انتظار وصول فرستادۂ اینجانب ببرد، محمد مومن که خالی از معقولیت و فہمیدگی نبود نوشت که چوں او تا حال بلشکر میر مشار الیه قریب شده باشد، تا آنجا رفته[7] بہر وجہے که داند در مقام تسلی[8] و دلاسائے او[9] در آمده بعد ازاں که ازاں ثمر[10] اطمینان حاصل کند برگردد،

۱ تن ازو برنگیرد، ۲ تن و ب بود و یکے، ۳ تن و ب یابد و بدانند، ۴ ب بیدار نگشته بسرانجام، س بیدار نگشته تن بسرانجام، م بیدار گشته بسرانجام ۵ س و ب نخواہد داد، ۶ ب "نظر" محذوف ۷ م انجا بہر وجہے ب بہر وجہے که دارند ۸ ب تسلیه ۹ م "او" محذوف ۱۰ ب یمن،

قبلهٔ و کعبهٔ این مرید سلامت! اگرچه دریں ولا از عرضداشتِ عبد اللطیف حاجب گلکنده چنین بوضوح پیوست که قطب الملک با میر جمله طرحِ مصالحت انداخته، خدمت و محالِ متعلقهٔ او را بدستورِ سابق بحال داشته، و او نیز عهد[1] کرده که بعد انقضاے مدتِ دو سال یا[2] بدیدنِ قطب الملک بیاید یا ترکِ نوکری کرده عزیمتِ زیارتِ حرمین شریفین نماید، لیکن از تقریرِ محمد امین خلفِ میر مذکور که آثارِ رشد و قابلیت از ناصیهٔ حالش هویدا است، و در جهانگیر آباد به نیابتِ پدرِ خود متکفلِ مهماتِ مرجوعهٔ اوست، ظاهر شد که چوں میر موصی الیه از قطب الملک مطمئن نیست و ایں قرار بنابر مصلحتِ وقت بمیان آورده، اگر بمراحم بے دریغِ بادشاهانه واثق گردیده، بیقین بداند که موافقِ خواهش و آرزوے خویش سرفرازی خواهد یافت، بدرگاهِ خواقین پناه رجوع خواهد آورد۔"

درینصورت اگر ازیں مرید درباب منصب و دیگر مطالب قول نماید و نظر بآنکه بریں تقدیر البته عادل خان و قطب الملک یکے شده کمر بکینِ او خواهند بست، التماسِ امداد و کومک[3] کند، ایں فدوی او را تا چه پایه امیدوارِ نوازشِ بادشاهی سازد، و بندهاے درگاهِ معلی را تا کجا بآوردنِ[4] او تعین کند، و بهمین جمعیت که درینجا است اکتفا نماید یا از حضورِ مقدس نیز التماس کند، دریں وادی بعنوانے که ارشاد شود عمل خواهد نمود[5]،

از کمالِ توجه و عنایتِ خاص[6] که شاملِ حالِ ایں مرید است مرقومِ قلمِ جواهر رقم[7] گوهر فشانِ کرامت رقم گردیده که "از روے عاقبت اندیشی در هرچه بهبودِ[8] آں مرید و فرزندانِ او می دانیم حکم می فرمائیم، هنوز هم چیزے نرفته بآنچه فرموده‌ایم راضی باشد"۔

پیر دستگیر حقیقی[9] سلامت! بر ضمیرِ منیرِ خورشید نظیر که مرآتِ تجلیاتِ حقائق است، بوجه

---

۱ س و ب: عهده ۲ م: تا ۳ ب: کمالی، س: کمک ۴ م: براے آوردن ۵ س و ب: خواهد بود ۶ س و ب: نخی
۷ م: "جواهر رقم" محذوف ۸ م: "بهبود" محذوف ۹ م: "حقیقی" محذوف

احسن ہویدا است کہ قادر بر کمال ایزد متعال است جل شانہ، و ہیچ چیز از مکروہ و مرغوب عزت و مذلت[۱] بیرونِ مشیت او نیست، و ہر چہ در حقِ عباد خواستہ و تقدیر کردہ منع و عطاے آں بہ سعی بشر مقدور نہ، "رُفعت الاقلام وجفّت[۲] الصحف"

و بحمد اللہ تعالیٰ کہ ایں مرید را از دولتِ قبلہ و ولی نعمت خود آرزوے در خاطر نماندہ، و دوام بقاے سایہ بلند پایہ را از درگاہِ الٰہی مسئلت نمودہ امیدوار است، کہ ایں چند روزِ حیاتِ مستعار نیز در ظلِّ ظلیل اعلیٰ حضرت نوعے کہ گذشتہ باخر رسد، دریں صورت وجود و عدمِ بعض روابط نسبتی[۳] و مساوی است اما از آنجا کہ پیوستہ وجہ قصدِ ایں مرید در ہمگی امور استرضاے خاطرِ اشرف است، و بہ یقین[۴] میداند کہ در ہر باب انچہ ارشاد می شود، متضمنِ صلاحِ حال و مآلِ ایں مرید است، بنا براں رضامندی و خوشنودی پیر و مرشدِ حقیقی را سعادتِ دوجہانی تصور نمودہ، عنانِ اختیارِ خود را با خانہ زاداں بدستِ حق پرست سپردہ، لیکن چوں ایں قسم ربطہا از طرفین بظہور نیاید سببِ استحکامِ مبانی محبت و اخلاص نمی شود، و اعلیٰ حضرت با وجودِ اطلاع بر مراتبے کہ بمیاں آمدہ[۵] نسبتِ خانہ زادِ[۶] کلاں را چگونہ تجویز خواہند فرمود، اگر مرضیٔ خاطرِ مقدس چناں است کہ ایں صورت البتہ واقع شود در بارۂ خانہ زادانِ دیگر بطریقے کہ مقرر فرمایند از اطاعت گریزے نخواہد بود۔

---

[۱] ب عزت و ذلت [۲] س حفّ الصحف [۳] س سببی و مساویست،

[۴] م و یقین [۵] م و ب "آمدہ" محذوف،

[۶] س و ب خانہ زادانِ کلاں۔

(۵)

جنگ با گلکنڈہ

۱/۸۷

مرید اخلاص سرشت آداب ارادت و عقیدت از خلوص طویت بجا آورده ذرّه آسا بموقف عرض والا میرساند که منشور لامع النور سراسر نگاشتهٔ قلم قدسی رقم خاص که بعد گذشتن عرضداشت این مرید و عریضهٔ میر جمله از نظر کیمیا اثر کرامت صدور یافته بود، بوصول سعادت حصول آن صحیفهٔ عزت و شرف سربلندی و مباهی گردیده تسلیمات بندگی و قواعد مریدی بتقدیم رسانیده،

درباب تعین فرمودن معتمدے از پیشگاه خلافت بآوردن میر مومی الیه با فرمان عنایت عنوان وارسال یریغ گیتی مطاع لازم الاذعان مصحوب او بقطب الملک مشتمل بر عدم منع میر مذبور وپرسش از ادراک سعادت بندگی درگاه جهان پناه، آنچه بخاطر ملکوت ناظر پرتو انداخته عین صوابست، لیکن چوں دریں ولا از عرضداشت میر مومن ملازم سرکار گردون مدار که از پیش میر جمله مراجعت نموده، بگلکنده رسیده، چناں بوضوح انجامید که میر مشارالیه باوجود صدق اعتقادے که نسبت بآستان سلاطین پاسبان دارد، بواسطهٔ انصرام بعض کارہاے ضروری از فراہم آوردن اموال و امتعه که به بنادر وغیره فرستاده وبنابر وفاے وعده که باولی نعمت قدیم خود نموده تا یک سال درجاے خویش بسر برده، بعد ازاں برتقدیرے که تا آن زمان رازِ او بر ملا نیفتد واز آسیب دنیاداران بیجاپور وگلکنده مصون گردد، قصد استلام عتبهٔ خلافت خواہد نمود، لهذا ایں مرید بفعل التماس اصدار منشور والا بتعین ملازم

۱؎ م مریدی بجا آورد، ۲؎ م "ضروری" محذوف، ۳؎ م "و" محذوف۔

درگاہِ معلّی نمی تواند کرد، ہرگاہ کہ[1] محمد مومن بیاید وحقایقِ آں مرز بوم را نوعے کہ دیدہ و دریافتہ باز نماید
ویقین حاصل شود کہ او بریں معنی راسخ است، ایں فدوی کیفیتِ حال را عرضداشت خواہد نمود،
از آنجا کہ میر مذکور مکرر بہ مبالغہ والحاح[2] درخواستِ اخفاے[3] ایں سرکردہ، والحق اگر دنیا داران مسطور[4]
از ارادۂ او آگاہ شوند بحیلہ وفریب نخواہند گذاشت کہ او بدیں سعادتِ عظمیٰ فایز گردد، وبعد ازاں
کہ باتفاق قصدِ او نمایند تدارکِ آں دشوار است، درینصورت ہرچند توجہ اقدس بر پنہاں ماندن
پیش نہادِ او بیشتر مبذول شود، بصلاحِ[5] دولت ابد مدت اقرب است، دیگر آنچہ رائے
خورشید ضیا اقتضا فرماید محض[6] صواب خواہد بود،

۲/۸۸

مریدِ اخلاص سرشت آدابِ عقیدت وارادت از خلوصِ نیت[7] وصفائی طویت بجا آوردہ
ذرہ صفت بعرضِ مقدسِ[8] معلّی میرساند کہ تبرکاتِ خاص مبارک[9] ویک صد و دامی کہ مصحوب پسرِ عبرت[10]
خان از مکمنِ مرید نوازی عطا شدہ بود، بوصولِ کرامت حصولِ آں گرامی الطاف سربلندی و مباہی
گردیدہ تسلیماتِ بندگی بتقدیم رسانید، ایزد متعال سایۂ عنایت افضال اعلیٰ حضرت را فراواں
سال بر مفارقِ مریداں مبسوط ومستدام داراد،

قبلۂ آمال وامانی عالمیاں سلامت! از آنجا کہ خواجہ برخوردار قلعہ دارِ اودسہ بمنصب دوہزاری
ذات ودوہزار سوار سرافرازی دارد، بخدمتِ سرحد قیام مینماید، وبندۂ کارآمدنی است امیدوار است
کہ بمقتضاے ذرہ پروری بعنایتِ خطاب وعلم امتیاز یابد،

---

۱ س "کہ" محذوف، ۲ تب مبالغہ الحاح ۳ تب ازخفاے ایں سرکردہ ۴ تم دنیا داران دکن ۵ تم اصلاح
۶ تم عین صواب، ۷ تم "از خلوص نیت وصفائی طویت" محذوف۔ ۸ تم اقدس،
۹ تب مبارک یکصد ۱۰ س پسر غیرت خاں،

پیر دستگیر سلامت! محمد مومن صفدر خانی ملازم سرکار گردوں مدار کہ ایں مرید قبل ازیں اورا نزدِ میر جملہ قطب الملک فرستادہ بود[1] و ثانی الحال ہنگام مراجعت باو نوشتہ کہ فیلاں عوضِ نصفِ زرِ نقدِ پیشکش را از قطب الملک گرفتہ با خود بیاورد، دریں ولا رسید و ہمگی سی فیل بست و نہ نزدیک مادہ از پیش قطب الملک آورد، از جملہ ایں فیلاں ہفت فیل معیوب است، و قابلِ آں نیست کہ بسرکارِ سپہر مدار تواں گرفت، بالفعل ایں فدوی مجموع فیلاں را دریں جا نگاہ داشتہ تفصیل قیمتے کہ قطب الملک قرار دادہ از مومی الیہ طلب نمودہ، اگر ظاہر گردد کہ میان قیمتِ آنجا وانچہ در حضورِ ایں مرید مقرر شود، تفاوتے نیست، فیلاں را مصحوب یکے از بندہاے بادشاہی[2] وکیل قطب الملک بدرگاہِ آسماں جاہ ارسال خواہد داشت، و الّا کیفیتِ تفاوت را معروض داشتہ، مطابقِ حکم ارفع اعلیٰ بعمل خواہد آورد،

وحقیقتِ میر جملہ نوعیکہ محمد مومن مذکور تقریر نمود ایں است، کہ او بحسبِ ظاہر چناں وا می نماید کہ بجز آستانِ خواقین پاسباں ملجاے و پناہے ندارد، بعد از فراہم آوردنِ اموالے کہ در بنادر و جاہا پراگندہ ساختہ روانۂ استلامِ عتبۂ خلافت خواہد گشت، لیکن از اوضاع و اطوارش پیدا است کہ ایں ارادہ از صمیمِ قلب نیست؛ چوں ولایتے آباد مشتمل بر قلاع دینادر و معادن بدست آوردہ، با صاحبِ قدیم برہم زدہ و عادل خاں را نیز بواسطۂ عدمِ قبولِ نوکریٔ او از خود آزردہ کردہ بجہتِ مصلحت اظہارِ بندگی و ارادت بجنابِ خلافت می نماید و تا وقتیکہ حتی المقدور بلطائف الحیل خود را از شرّ ایں دو دیار نگاہ می تواند داشت، اصلا ترکِ آں ولایت نخواہد کرد و رجوع بجاے نخواہد آورد، جمعیتِ او نُہ ہزار سوار پنجہزار نوکر و چہار ہزار ملازمانِ قطب الملک کہ از و شدہ اند و بست ہزار پیادہ خواہد بود، و سامانش

---

[1] ب: "فرستادہ بود . . . . از قطب الملک" نہیں ہے، م: فرستادہ بود، ثانی الحال

[2] ب: بادشاہ،

از زر و نقد و جواہرِ نفیسہ[۱] و توپخانہ و فیلانِ خوب و اسپانِ عراقی و عربی و سائرِ اسباب تجمل و احتشام بمرتبۂ کمال است، خوش ظاہر میانہ بالا، خیلے باسلوک و[۲] از فہمیدگی و رسائی آنچہ نوکرانِ عمدۂ ملوک را باید بہرۂ وافی اختصاص یافتہ و زمینداران کرناتک را بمدارا و احسان از خود کردہ و با اخلاص حبشی سرِ لشکرِ عادل خاں کہ در ولایتِ کرناتک حاکم و صاحبِ اختیار است، طرحِ محبت و اخلاص انداختہ، بسیار ہوشیار و خبردار بسر می برد،

آفتابِ جہانتابِ خلافت تا قیامِ ساعت تاباں باناد،

۳/۸۹

مریدِ اخلاص سرشت زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ و وظائفِ عقیدت و ارادت از صفائی طویت بجا آوردہ ذرّہ مثال بمسامعِ جاہ و جلال میرساند کہ ہمائے اوجِ عزت و شرف یعنی منشور لامع النور کرامت ظہور سراسر نگاشتہ، قلمِ گوہر فشاں[۳] الہام رقم کہ در جوابِ عرضداشت[۴] ایں فدوی زینتِ صدور یافتہ بود، در خجستہ تر ساعت، سایۂ ورود انداختہ سعادت افزا گردید، ایں مرید تسلیماتِ بندگی بتقدیم رسانیدہ آں لوحۂ فخر و سربلندی را آرائشِ فرقِ امتیاز خود ساخت، و برقدسی احکام آگہی یافتہ بموجبِ حکمِ اقدسِ اعلیٰ از جملہ فیلانِ فرستادۂ قطب الملک ہفت[ع] فیلِ معیوب را بوکیلِ او بازپس دادہ باقی بست و دو فیل نگاہداشت و یکے از منصبداران[۵] سرکارِ عالی را بہ داروغگیِ فیلاں تعین کردہ، برشد قلیخاں تاکید نمود کہ مراسمِ اہتمام بتقدیم رسانیدہ، فیلاں را بزودی آسودہ و فربہ سازد و بعد انقضائے برشگال ان شاء اللہ تعالیٰ بدرگاہِ جہاں پناہ ارسال خواہد داشت،

بنابر[۶] حکمِ گیتی مطاع بخواجہ برخوردار نوشت کہ پسرِ خود را روانہ بارگاہِ خلافت گرداند،

---

[۱] ب بے نظیر، م از زر نقد و جواہر نفیس [۲] م - و "محذوف"، [۳] ب گوہر نشان [۴] ق عرضہ داشت، [۵] ب منصدیان، [۶] ب بنابران، [ع] ق ہشت،

متعاقب باحرازِ شرفِ آستانبوسِ معلی خواهد شتافت،

کیفیتِ سرانجامِ میر جملہ وکمیتِ جمعیتِ او را عبداللطیف برادرِ معزالملک کہ او نیز با مومی الیہ ملاقات نمودہ و استعداد و سامانِ او را برای العین مشاہدہ کردہ، بموقفِ عرضِ اقدس اعلیٰ خواہد رسانید، در استمالت و ترغیبِ میر مشارالیہ کوتاہی نرفتہ و نمی رود، امید کہ توفیقِ بندگیٔ درگاہِ سلاطین پناہ یافتہ بدیں سعادتِ عظمیٰ فائز شود،

حقیقتِ کمیٔ باراں در بالاے گھات از روزنامچہٴ وقائع بعرضِ مقدس رسیدہ باشد، دریں ولا روز یکشنبہ بست و ششم بمحض فضلِ الٰہی و بہ یمنِ نیتِ حق طویتِ اعلیٰ حضرت شروع بارش شدہ، تا حالتِ تحریر کہ نصف روز سہ شنبہ است بلا انقطاع می بارد،

آفتابِ عالمتابِ خلافت جاوداں تاباں بماناد،

۴/۹۰

زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ و وظائفِ عقیدت و بندگی بجاآوردہ ذرہ مثال بمسامع جاہ و جلال میرساند کہ چوں از مطالعہٴ عرضداشتِ میر محمد سعید کہ دریں ولا بخطِ معہود نوشتہ بود بوضوح پیوست کہ دنیاداران دکن بر صورتِ ارادہٴ مومی الیہ اطلاع یافتہ قصدِ آں دارند کہ اتفاق نمودہ جمعیت بر سرِ او بفرستند، و او از شنیدنِ ایں مقدمہ متوہم گردیدہ، و از آنجا کہ جز درا از زمرہٴ دولتخواہان درگاہ جہاں پناہ تصور می کند و بحبل المتینِ حمایت و اعانت اولیاے دولتِ قاہرہٴ اعلیٰ حضرت توسل جستہ بدونِ حکمِ اقدس بتدبیرِ کارِ خویش نمی تواند پرداخت، امیدوار است کہ بتوجہ و عنایتِ پیرو مرشدِ حقیقی از آسیبِ دنیاداراں محفوظ باشد، بنابراں ایں مرید ترجمہٴ عرضداشتِ او را بحضور

---

۱ ب بست و ششم ۲ س و ب "د" محذوف ۳ ب شروع دربارش شدہ ۴ ب روز یکشنبہ، ۵ س مطاول عرضہ داشت ۶ ب وم توصل ۷ ب "و" محذوف

پرنور ارسال داشت، تا کیفیتِ حال از مطاویٔ آں بعرض مقدس[1] رسیده نوعے که راے خورشید ضیاے ممالک آراے اعلیحضرت دریں باب اقتضا، فرماید بایں فدوی حکم شود و مطابق آں بعمل آید، نیرِ عالم افروزِ سلطنت و کشور کشائی تا بقاے دوراں تاباں بماناد،

$\frac{۵}{۹۱}$

مریدِ اخلاص سرشت بعد اداے آدابِ عقیدت و ارادت ذره صفت بعرضِ مقدس معلی میرساند، فرمان عالیشان خجسته عنوان مزین بخطِ خاصِ مبارک که در جوابِ عرضداشتِ ایں مرید شرفِ صدور یافته بود بوصولِ کرامت حصولِ آں مباهی گردیده تسلیماتِ مریدی بجا آورد،

محافظتِ اسپِ قابلِ ارسالِ حضورِ پرنور بقدرِ مقدور شده، بمحمد[2] طاهر تاکیدِ بلیغ رفته که در فرستادنِ اسپ بدرگاهِ خلائق پناه دقایقِ احتیاط مرعی داشته نوعے اهتمام نماید که خوب می رسیده باشد،

قیمتِ فیلاں که قطب الملک عوضِ نصفِ پیشکشِ هرساله ببارگاهِ جاه و جلال ارسال خواهد داشت، یقین که موافق انچه در پیشگاهِ خلافت مقرر شود مجری و محسوب خواهد بود، گرفتنِ یک لک روپیه بجهت ابتیاعِ فیل[3] از خزانهٔ عامره براے سرکار گردوں مدار حسب الحکم لازم الاتباع[4] موقوف داشته شد،

عنایتِ پرگنه سلطان پور بانعام محمد سلطان موجبِ مزید[5] سرفرازی و امیدواریٔ او، و سببِ امتیازِ ایں فدوی گشت. تفضلاتِ مراحمِ بے اندازهٔ مرشد مرید نواز خانه زاد پرور افزوں تر ازاں است که با هزار[6] زباں متصدیٔ اداے شکرِ آں توان[7] شد، حق تعالیٰ سایهٔ الطاف و اعطافِ اعلیٰ حضرت را بر مفارقِ مریداں و خانه زاداں مستدام[8] داراد،

حکمِ جهاں مطیعِ گیتی مطاع[9] عزِ نفاذ یافته که پرگنه ندربار از ابتداے نصفِ ربیع قوی ییل[10]

---

[1] م: اقدس [2] م: و محمد طاهر، [3] م: فیلان [4] م: لازم اتباع، [5] م: «مزید» محذوف [6] ب: با هر زبان۔
[7] م: تواند شد، [8] ب: دارد، م: مستدام «محذوف» [9] م: جهان مطاع گیتی مطیع [10] م: یوئیل

عوض تقلبی بآں پیدمر حمت شده، یکے از معتمدانِ خود را بآنجا تعیین نموده سزاوار خاں را اگر پیمانۂ حیاتش پر نگشته باشد روانه درگاهِ والا سازد"

پیر دستگیر سلامت! پرگنه نذر بار و سلطان پور در حینے که ایں مرید از خدمتِ سراسر سعادت قبله و کعبۂ حقیقی بدیں صوب دستوری می یافت، داخلِ دو لکِ تنخواهِ جاگیرِ ایں فدوی تمام عقیدت شده بود، و[1] از آنجا که حقیقتِ ویرانی و برهم خوردگیِ پرگناتِ مذکوره بعرضِ اقدس رسید، در همان ایام از دو لکِ جاگیرِ ایں اخلاص آئیں برآمده یرلیغِ اعلیٰ حضرت بلتفت خاں پیرایۂ صدور گرفته بود که چوں آں پرگنات از عدم پرداختِ متولداراں بدیں حال رسیده، از[2] وجه اختلالِ مهماتِ آں محال را بتفصیل معروض داشته پرگنهها را خالصه کند، و در افزونیِ زراعت و عمارت بنحوے که داند و تواند مساعئ جمیله بظهور آورد" و مومی الیه افرادِ حاصلِ ده سالۂ آں دو محال را چه از عملِ خالصۂ شریفه و چه از عملِ جاگیرداراں بپایۂ سریرِ خلافت مصیرِ ارسال داشته بود، غالباً دیوانیاں بداں اوراق التفات نموده اند، و صورتِ حال را بمسامعِ جلال[3] آیت نرسانیده، دالا نذر باره را که بالفعل حاصلِ آں چنانچه از فردِ علیحده[4] هویداست، نود و دو هزار روپیه بیش نیست، در منشور لامع النور رحید و آبادی نوشتند، از آنجا که ایں مرید استرضائے خاطرِ ملکوت ناظرِ پیر و مرشدِ خود را مشتمل[5] بر سعاداتِ دو جهانی دانسته توفیقِ آں را اعظمِ عطایائے الهی و اهمِ جمیعِ مطالب تصور می کند اگر مرضئ طبعِ مبارک چناں باشد که ایں فدوی عوضِ ده ماهه نقد بجاگیر پنج ماهه خرسند شود، دریں صورت از امتثالِ حکمِ اشرف چاره نخواهد بود، والا چوں سزاوار خاں که خانه زادِ قدیم است و هنوز از کار رفته هوش و شعورِ او[6] باقی است، اگر حکم شود ایں مرید نذر بار را باو بحال داشته، عوضِ سلطانپور که بانعامِ خانه زادِ مرحمت شده جاے دیگر بهماں حاصل بدو تنخواه کند، و اگر البته او را رخصتِ آستانِ خواقین پاسبان باید نمود در

---

[1] م: "و" محذوف [2] ب: از وجه [3] م: جا و جلال،

[4] م: در فردِ جداگانه، [5] ت: شمر،

[6] م و ب: هوش و شعور باقی است،

تقدیر پرگنه ندربار بموجبی که قبل ازین حکم ارفع بنفاذ پیوسته بود، بعهده ملتفت خان مقرر شود، تا بپرداخت آن قیام نماید، دیگر هرچه رای ممالک آرای خورشید ضیا درین باب اقتضا فرماید، موافق آن بعمل خواهد آمد، عنایت[1] اضافه پانصد سوار دو اسپه سه اسپه بالهام الله ولد رشید خان باعث سربلندی گردید، خیام سپهر احتشام خلافت باوتاد خلود[2] و دوام مؤید باناد،

۶/۹۲

مرید اخلاص سرشت بعد تقدیم مراسم عقیدت و ارادت ذره مثال بمسامع جاه و جلال میرساند که این فدوی درخجسته تر ساعتی بورود منشور لامع النور سعادت گنجور سراسر نگاشته قلم قدسی رقم خاص مبارک سرافراز و سربلند گردید، تسلیمات مریدی و بندگی بجا آورده[3] و برمضامین شگرف آن دیباچه صحیفه عزت و شرف و مطالب فرمان والاشان مکرمت عنوان که حسب الالتماس عادل خان بر لوح طلا ثبت گشته[4] مصحوب نورالدین قلی پسر موسی[5] خان بمومی الیه مرحمت شده[6] و از روی وفور مرید نوازی نقل آن با نقل مکتوبی که بموجب حکم ارفع[7] اعلی خان جملة الممالک بمشار الیه نوشته نزد این مرید مرسل گردیده بود، آگهی یافت؛

پیر و مرشد حقیقی سلامت! نورالدین قلی و سید ولی وکیل[8] عادل خان را همان روز که رسیده بودند، رخصت نمود که بی توقف بمقصد شتابند، درباب میر جمله قطب الملک آنچه رای خورشید ضیا عالم آرای اعلیحضرت که مطرح القایات[9] غیبی است اقتضا فرموده محض صوابست، ازانجا که درین وقت میر مذکور از شنیدن بعض اخبار متوهم و مضطرب شده، چنانچه از ترجمه عرضداشت او که از نظر انور خواهد گذشت،

---

۱ ب و ن: "عنایت" محذوف. ۲ م: "و" محذوف. ۳ ن: بجا آورد، و. م: بجا آورده بر. ۴ م: مثبت گشته، ۵ م: موسیخان. ۶ م: مرحمت شد. ۷ م: حکم اقدس اعلی. ۸ ن: نورالدین قلی رسید، ولی وکیل، ب: نورالدین وسیدی وکیل، ۹ ن: عنایات، ب: انعامات، ن: الهامات،

ہویداست، بنابراں اگر در اصدارِ فرامینِ مطاعہ مصحوب متحدسے از ایستادہا سے پیشگاہِ خلافت نوعے کہ بخاطرِ ملکوت ناظر الہام مأثر پیر دستگیر صافی ضمیر پرتو انداختہ تاخیر نرود گنجایش دارد، ایں مرید مجدّداً اورا نوید توجہات وتلطفات بادشاہی مستبشر ساختہ[1] نشانے مشتمل بریں مژدۂ دولت[2] و اقبال باد[3] بود[4] تا مستعدِ ادراکِ شرفِ ملازمت سراسر سعادتِ اقدس گردد،

آفتابِ جہانتابِ خلافت وفرمانروائی ونیرِ عالم افروزِ سلطنت وکشورکشائی تا بقاے دوراں تاباں ونورافشاں باد[5]،

۹۳/۷

مرید اخلاص سرشت زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ ذرہ صفت بعرضِ اشرف اقدس اعلیٰ میرساند کہ وصولِ سعادت حصولِ فرمانِ والاشان کہ در بابِ ارسالِ فیلانِ قطب الملک بدرگاہِ جہاں پناہ وتحقیقِ تقریرِ دیانت خاں وپیش دستِ او عزِ صدور یافتہ بود موجبِ مزید مباہاتِ ایں فدوی گردید، انشاء اللہ تعالیٰ مطابقِ حکمِ گیتی مطاع لازم الاتباع غرۂ ماہ مہر فیلاں را بحضورِ پرنورِ مقدس روانہ ساختہ، بعد از رسیدنِ پیش دستِ دیانت خاں[6] وبرہمنانِ مقر، در تفتیش وتنقیح[7] مقدماتے کہ بسامع جلال رسیدہ نہایت سعی وکوشش نمودہ حقیقتِ جمیع ابواب را نوعے کہ ظاہر شود ببارگاہِ خلافت معروض خواہد داشت، در اکثر محالِ بالاگھات[8] پانزدہ شانزدہ روز متصل بقدر بارش شدہ امید است[9] کہ بیمنِ نیتِ حق

---

[1] تں بیشتر، تم مسرور [2] تب دولتِ باقبال [3] تں وتم بماناد [4] واضح ہو کہ نسخہ تم میں اسکے بعد مندرجہ ذیل عبارت زاید ہے:- "شرحِ کیفیتِ استیلاے اشتیاق صحبت واظہارِ شدتِ الم مفارقت از دستِ آبادِ اندیشہ بیرون است، تا بتحریر چہ رسد، سبحان اللہ! کرا بخاطر می گذشت کہ باوجود خواہشِ دوامِ قرب وحضور، از گردشِ سپہرِ شعبدہ باز نیرنگ ساز، بایں روانی زبانِ حال را بدیں مقال مترنم خواہد ساخت، زیادہ مشتاق دانند"

[5] تں "و" محذوف [6] تب تفتیح [7] تب بالائی گھاٹ [8] تم، امید ہست،

طویت اعلیٰ حضرت، دوسه باراں خوب دیگر نیز بشود[۱] تا مزروعات خریف بکمال رسیده نسق فصل[۲] ربیع خاطر خواه صورت بیابد،

پیر و مرشد حقیقی این مرید سلامت، مرشد قلیخاں بندهٔ کارآمدنی درگاه معلی است و خدمت مرجوعه را از روے امانت و دیانت به تقدیم رسانیده، در پرداخت[۳] مهمات ولایت بالاگهات و آبادانی کاری دقیقه از دقائق سعی و اهتمام فرونگذاشته، اگر دیوانیان پیشیں نیز بهمیں نمط توفیق جد و جهدی یافتند کار این ولایت بدینجانمی رسید[۴]، ازانجا که دخل او با خرج مساوی نیست و از تصدق فرق مبارک، در هندوستان فیض نشان جاگیر دوازده[۵] ماهه می یافت و در دکن حاصل جاگیر او[۶] شش ماهه است و ازین رهگذر پریشانی بحال او راه یافته و این مرید بدون حکم اشرف اعلیٰ نه جاگیر دیگر باو می تواند داد و نه تجویز اضافه[۷] منصب می تواند نمود، اگر از پیش گاه والا باضافه سرافراز گردد یا حکم اشرف اعلیٰ زینت نفاذ یابد که این فدوی عوض جاگیر سابق، جاگیر هشت ماهه باو تن کند، از ذره پروری و بنده نوازی اعلیحضرت دور نمی نماید، و این عنایت سبب انتظام احوال و باعث ازدیاد سرگرمی او در تقدیم مراسم خدمت خواهد شد چوں استعداد آں دارد که بعض خدمات دیگر را مثل فوجداری سرکار ماهور[۸] وغیره با خدمت دیوانی جمع تواند کرد و بواقعی از عهدهٔ ضبط آں بر آید، اگر پرداخت احوال او بشود، جوهر خدمت گذاری او بیش ازیں آشکارا خواهد گشت،

پیر دستگیر سلامت! چوں راؤ کرن خانه زاد درگاه سلاطین پناه است و مدارا و بیشتر از حاصل جاگیر وطن میگذرد، و درین ولا سبل سنگه[۹] بهاتی که از بارگاه خلافت بزمینداری جیسلمیر امتیاز یافته

---

[۱] م دیگر بشود، [۲] م فصل ربیع هم، [۳] م در مهمات پرداخت
[۴] س نمی رسانید م نمی رسد، [۵] م دوازده می یافت [۶] س دم "او" محذوف، [۷] م "اضافه" محذوف،
[۸] م ماهوا [۹] س سبل سنگه بهاتی،

بتقریبِ مناقشۀ جدو سیون[1] که بواسطۀ قرب[2] و جوارِ بیکانیر و جیسلمیر از قدیم میانِ آنهاست، در مقامِ ستیز و پرخاش درآمده و ازیں ممر خللے در وطنِ او بهم رسیده، اگر زمیندارِ مذکور حکمِ آفتاب شعاع صادر گردد که قدم[3] از حدِ خویش فراتر نگذاشته من بعد پیرامنِ مناقشه و جدال نگردد موجبِ سربلندیِ او و سببِ رفعِ فساد خواهد بود،

آفتابِ عالمتابِ خلافت و کشورکشائی از افقِ عظمت و[4] فرمان روائی تابان بماناد،

۸
۹۴

آدابِ عقیدت بجا آورده ذرّه آسا بموقفِ عرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند که بموجبِ حکمِ جهانمطاع عالم مطیع سزاوار خان را بدرگاهِ سلاطین پناه رخصت نمود که باستلامِ عتبۀ خلافت سعادت اندوزِ جاودان گردد، و چوں شفقت الله پسرِ او جدائی پدر را نتوانست نمود قرار داد، بنابراں او نیز دستوری یافت که با والدِ خویش برود، اگر شایستگیِ خدمتے حضور داشته باشد، زہے شرفِ او، والا حسب الالتماس بدیں صوب خواهد شتافت،

پیر دستگیر سلامت! از آنجا که سزاوار خاں بندۀ قدیم و خانه زادِ با اخلاصِ اعلیٰ حضرت است، و نقدِ جوانی را صرفِ خدمتِ ایں آستانِ خواقین پاسبان نموده و همیشه با جمعیتِ موافقِ ضابطۀ تخدمات مرجوعه پرداخته، امید که بمقتضاے ذرّه پروری فراخورِ حسنِ عقیدت و سبقِ بندگی مشمولِ تفضلاتِ بیدریغ قبلۀ جهانیاں گردیده بظهورِ عنایاتِ پیر و مرشدِ حقیقی که بهارِ آمال و امانی و اقاصی و ادانی ست جوانی از سر گیرد،

آفتابِ عالمتابِ خلافت از افقِ عظمت تابان بماناد،

---

۱ م جدو یم، ب صد و یم، در نسخۀ م بر حاشیه نشسته که «سیون در زبان هندی جدر را گویند»، ۲ ن و ب قریب، ۳ م قدیم ب قدم از حدِ خوشی فراتر نگذاشته باشد بود، پیرامن مناقشه، ۴ ن «و» محذوف،

۹/۶۵

کمترین مریدانِ اخلاص آئین زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده ذرهٔ عقیدت بعرضِ مقدسِ معلّی[1] میرساند

که وردِ سعادت ورودِ منشورِ لامع النور سراسر نگاشتهٔ قلمِ والارقمِ خاص مبارک مشتمل بر نویدِ عنایتِ

یک لک روپیه در وجه انعامِ خانه زادان و پذیرائی ملتمسِ این مرید درباب ابتباع[2] جواهر، باعثِ

سرفرازی و سربلندیِ این فدوی[3] گردید، تسلیماتِ بندگی و مریدی بجا آورده بشکر و سپاسِ تلطفات

و تفضلاتِ[4] بی پایانِ اعلیحضرت رطب اللسان گشت، ایزدِ متعال فراوان سال سایهٔ مکرمت

و افضالِ پیر و مرشدِ دریا نوال را بر مفارقِ مریدان و خانه زادان مبسوط داراد، درباب تقسیمِ مبلغِ مذکور

بموجب حکمِ اقدس عمل خواهد نمود،

قبلهٔ مرادات سلامت! این مرید بمقتضای یرلیغِ عالم مطیع که قبل ازین برای بازیافتِ

تفاوتِ نرخ هون مقرریِ پیشکشِ قطب الملک بمرشد قلیخان صادر شده نشانی بموی الیه نوشته

مصحوب یکی از ملازمانِ خود فرستاده، درین ولا عرضداشتِ او را که درجوابِ نشانِ سطور نموده

بود بحضور پرنور[5] ارسال داشته تا هرچه رای خورشید ضیای مملکت پیرای اعلیحضرت درین باب اقتضا

فرماید مطابقِ آن بعمل آید،

پیرِ دستگیر سلامت! درحالتِ تحریرِ این عرضداشت از عریضهٔ عبداللطیف حاجبِ گلکنده

بوضوح پیوست که قطب الملک دوم شهرِ حال محمد امین پسرِ میرجمله را که برسمِ معهودِ پیش او رفته بود

گرفته در قلعهٔ گلکنده محبوس ساخته، ازانجا که استماعِ این خبر سببِ مزیدِ اضطراب و توهمِ میر مشار الیه خواهد

شد و از کوته اندیشیِ قطب الملک دور نیست که آسیبی به پسرِ او برساند، اگر این مرید بزودی بارشاد

---

[1] م: "معلّی" محذوف [2] ت: اطلاع، [3] م: مرید، [4] ب: "سرفرازی . . . . . . تفضلات محذوف، [5] م: پرنور والا،

تدبیر این کار سرفرازی یابد بصلاح اقرب است،

آفتابِ جهانتابِ خلافت تا بقاے دوران تابان باد،

$\frac{۱۰}{۹۶}$

مرید اخلاص سرشت بعد اداے وظائفِ عقیدت و ارادت ذرّہ آسا بعرضِ اقدسِ اعلیٰ
میرساند کہ این عقیدت آئین اوّل روز سہ شنبہ بست و نہم شہر صفر ختم[1] بالظفر بود و بسعادت آمود و
نشورِ لامع النور سراسر نگاشتہٴ کلکِ جواہر سلکِ دربار کہ مصحوبِ محمد شریف یساول در جواب عرضداشت
این مرید پیرایہٴ صدور گرفتہ بود سربلند گردیدہ تسلیماتِ بندگی بجا آوردہ[2]. برقدسی احکام آگہی یافت[3]
یرلیغِ معلّے بنفاذ پیوستہ کہ آن مرید لشکرے راکہ بر سرِ جانبہ[4] تعیین نمودہ دستوری دہد کہ بجوالی
قلعہٴ قندھار رفتہ در انجا توقف نماید[5] و گر مناسب داند خود و الا پسرِ کلانِ خود را بقندھار بفرستد و نشانی
بقطب الملک بنویسد کہ میر محمد سعید و پسر او را اعلیٰ حضرت داخل بندہاے درگاہِ جہان پناہ نمودہ اند،
باید کہ پسرش را روانہٴ این جانب نماید، والا لشکرِ ظفر اثر را بگلکندہ رسیدہ داند،

پیر دستگیر سلامت: چون این مرید افواجِ قاہرہ را از دو طرف بولایت جانبہ[6] فرستادہ بود
و زمیندارِ انجا طوفانِ حوادث را از جمیع جوانب بخود[7] محیط یافتہ از درِ عجز و الحاح در آمدہ یقین نمودہ
کہ بالتمامی افیالے کہ در تصرفِ اوست نزدِ این مرید بیاید و بقایاے پیشکشِ سرکارِ گردون مدار
را صورت دہد، چنانچہ عن قریب باتفاقِ مرزا خان بحضورِ این فدوی خواہد آمد، بنابران این مرید پیش
از اطلاع بر حکمِ گیتی مطاع بہ یمنِ شاگردیِ مرشدِ کامل بہ ہادی داد خان نوشتہ بود کہ باہمراہانِ
خویش و جمعے از جملہ فوجِ مرزا خان کہ باد خواہند پیوست بسرحدِ ولایتِ گلکندہ برود، اکنون مطابق

---

۱ م ختم بالخیر و الظفر ۲ م و برقدسی الاحکام ۳ م جانده ۴ م بجوائی قندھار ۵ س نماند ۶ م جانده،
۷ ب بجنود،

فرمودۀ اقدس بعمل آورده نشانے مشتمل[1] بر امید و بیم بدست یکے از ملازمانِ معتمدِ خود به قطب الملک ارسال خواہد داشت، و بہ ہادی داد خاں نوشت کہ بقلعۂ قندھار رسیدہ ور آنجا عنان بازکشد، و متعاقب ہمیں کہ زمیندارِ دیوگدہ آمدہ ملازمت کند، خانہ زادِ اعلیٰ حضرت را با بقیۂ عساکر نصرت مآثر دستور خواہد داد کہ بداں صوب شتابد و گر قطب الملک توفیقِ اطاعت نیافتہ بموجب حکم اقدس عمل نہ نماید و تنبیہ او ضرور شود، یا عادل خاں در صددِ امدادِ او در آید، ایں مرید خود نیز عازم آنحدود خواہد گشت، انشاء اللہ تعالیٰ او را از خوابِ غرور و پندار بیدار خواہد ساخت، دریں صورت او را نگاہ داشتنِ ولایت متعلقۂ خویش دشوار خواہد بود، چہ جائے آنکہ ہیر موئی الیہ را از اوراک ایں سعادت مانع تواند آمد[2]،

قبلہ و کعبۂ دو جہانی ایں مرید سلامت! عرضداشتِ سابق کہ از نظر مبارک گذشتہ خطِ ایں فدوی است، چوں دراں ایام ثر انگشتِ دستِ راستِ ایں مرید آزار داشت خوب[3] نوشتہ نشدہ، اگرچہ خانہ زادِ اعلیٰ حضرت نیز بمقتضائے سن و سالی بدنمی نویسد لیکن ایں فدوی کہ ہرگز دریں مدت حتی المقدور قلمِ غیرے را در تحریرِ عرائض محرم نہ ساختہ چگونہ راضی خواہد شد کہ عرضداشت بخطِ خانہ زاد یا دیگرے نوشتہ شود،

آفتابِ عالمتابِ خلافت و کشورستانی از افقِ تائیداتِ سبحانی تابندہ باماد،

$\frac{11}{97}$

کمترینِ مریدانِ اخلاص آئیں مراسمِ مریدی و بندگی از صفائی طویت بجا آوردہ ذرہ مثال بمسامعِ جاہ و جلال میرساند کہ ایں فدوی چنانچہ قبل ازیں معروض داشتہ پیش از ورود

[1] م: در مشتمل محذوف [2] م نسخہ م میں یہ خط پر ختم ہوجاتا ہے اور اسکے بعد یہ دعائیہ جملہ ہے، "آفتاب سلطنت و جہانبانی و کشورستانی تابان و درخشان باد، [3] ب: از "سابق کہ . . . . ار داشت، محذوف

فرمانِ عالیشانِ اخیر نشانے بحاجب بیقسیمئی گلکنڈہ نوشتہ بود کہ قطب الملک را از مضمون آنکہ منطوقِ حکم والاے منشورِ سابق است آگہی بخشیدہ بگوید کہ پسرِ میر جملہ را با متعلقانش از قید برآوردہ تا رسیدنِ حکم از پیشگاہِ خلافت معترض نگردد، چوں دریں ولا از نوشتۂ حاجبِ مذکور ہویدا شد کہ قطب الملک از قبولِ این معنی سر باز زدہ راضی نیست کہ پسرِ میر جملہ را رہا سازد و از بسکہ غبارِ غرور و پندار چشم او را از دیدنِ راہِ صواب پوشیدہ، میر مذبور را نیز حتی الامکان نخواہد گذاشت کہ قصدِ استلامِ عتبۂ خلافت نماید، بنا بران این مرید موجبِ یرلیغِ معلّٰی براے اتمامِ حجت نشانے مصحوبِ ابو القاسم مشرفِ توپخانۂ پادشاہی کہ خالی از فہمیدگی نیست و یکے از معتمدانِ خود بقطب الملک ارسال داشتہ و اوّل شبِ پنجشنبہ ہشتم شہرِ حال خانہ زادِ درگاہِ سلاطین پناہ محمد سلطان را با بعض بندہا کہ اینجا بودند و ملازمانِ خود رخصت نمود کہ بنا دیر رسیدہ عنان باز کشد، و بہادید افغان نوشت کہ با تمامی بندہاے درگاہ آسماں جاہ کہ بر سرِ جاتیہ تعین شدہ بودند، و نیز داو فراہم آمدند بخانہ زاد ملحق شود، اسد اللہ ولدِ میر فضل اللہ را کہ خانہ زادِ شاہی خوش سلوک است، با پانصد سوار نزدِ زمیندارِ چاندا فرستادکہ او را با جمعیتش ہمراہ گرفتہ بداں سرحد برد، تا اگر میر جملہ ازاں راہ عازمِ درگاہ سپہر بارگاہ گردد، او را با خود بیاوردہ، و متعاقب مرزا خان را کہ باز مینداری جاتیہ در راہ است دستوری خواہد داد کہ او نیز بخانہ زادِ درگاہ سپہر بارگاہ بہ پیوندد،

وا آنجا کہ عادل خان با وجود اطلاع بر مضمونِ نوشتہ و دستور الوزرا کہ حسب الحکم الاعلیٰ بود خود را بخوابِ خرگوش انداختہ در فکرِ تہیۂ اسبابِ امدادِ حاکمِ گلکنڈہ است و شاید کہ قطب الملک بمقتضاے بدمستئ بادۂ غفلت باعتمادِ اعانتِ او در امتثالِ حکمِ لازم الاتباع تہاون جائز دارد و ارادۂ این مرید چنان است کہ خود نیز دریں نزدیکی بموجبِ یرلیغِ اقدس بقصدِ سیر و شکار عزیمتِ آں حدود نموده اگر قطب الملک بعد وصولِ نشانِ این مرید و فرستادنِ پسرِ میر محمد سعید ایستادگی کند، انشاء اللہ تعالیٰ سزاے ناسپاسی و کفرانِ نعمت در کنارِ او گذارد،

قبلهٔ امانیِ جهانیان سلامت! اگرچه این مرید مطابقِ حکمِ گیتی مطاع بست و سه لک دام طلبِ
پانصدی ذات اضافهٔ ملتفت خان را از قرار هشت ماهه تنخواه مینماید لیکن چوں نود و چهار لک دام جاگیرِ
سابقِ او دریں صوبه کم حاصل است، و[1] دریں مدت بامدادِ محصولِ جاگیرِ هندوستان بسر می برد و اکنون
حاصل تمامیِ تیولِ او شش ماهه نمی رسد، باوجودِ آن، با ضابطهٔ[2] ایں صوبه نود سوار زیاده بر سابق او را داغ
باید رسانید و قبل ازین بعض بندها که عوض جاگیرِ سیر حاصل هندوستان[3] دریں صوبه یافته اند جاگیرِ هفت ماهه
عنایت شده و مومیٰ الیه خانه زادِ کار آمدنی است، بنابراں اگر تنخواهِ کل طلبِ او دریں صوبه از قرار هفت ماهه
مقرر گردد از تفضلاتِ اعلیٰ حضرت دور نخواهد بود. و ازآنجا که پرگنه پاتودهی از ابتدائے فصل خریف که محصول
آں نسبت بفصلِ ربیع بسیار کم است بادتن شده بود، و الحال که آں پرگنه از ابتدائے ربیع از او تغیر می شود،
نقصان کلّی باو عاید خواهد گشت، امیدوار است که پرگنهٔ مذکور از ابتدائے فصل خریف بخالصه[4] بتغیر منتقل شود
و عوضِ آں از فصلِ مذکور دریں صوبه باو مرحمت گردد. دیگر هرچه حکم شود موجبِ سرفرازیِ خانه زادان است.

۱۲
۹۸

کمترینِ مریدانِ اخلاص سرشت بعد ادائے وظایفِ عقیدت و آدابِ ارادت ذرّه صفت
بعزِ[5] عرضِ اقدس اعلیٰ میرساند که این فدوی آخر روز سه شنبه بست و هشتم ماه دی مطابق بستم[6] ماه ربیع الاوّل
بورودِ سعادت امودِ دو منشورِ لامع النور کرامت گنجور سراسر مرقومِ کلکِ دربار جواهر نثار که اولیں چهارم
و دومیں نوزدهم ماه دی در جوابِ عرائضِ ایں بندهٔ عقیدت آئین زینتِ نگارش یافته بود، بانقل فرمان
لازم الاذعان که مصحوبِ دو گرزبردار تقطب الملک صادر شده سرفراز و سربلند گردیده تارکِ مباهات
باوجِ سمٰوات افراخت و ازیں که حکمِ جهانمطاع گیتی مطیع بر طبقِ خواهش و ارادهٔ ایں مرید شرفِ نفاذ گرفته

[1] س «و» محذوف [2] س بضابطه، [3] ب بغیر،
[4] ب هشتم،

حیات دوباره یافت، چه این فدوی به یمنِ تربیتِ مرشدِ کامل آگاه دل نوعے که بخاطرِ مقدس رسیده
تکیه بر حکمِ فرمانِ معلی که محمد شریف یساول رسانیده بود نموده می خواست که ششم ربیع الاول خود برجناح
استعجال بصوبِ حیدرآباد شتابد، لیکن چوں زمیندارِ جاپته که بتقریبِ فیلانِ پیشکش بتانی قطع مسافت
مینماید، نیامده بود، بنابراں این مرید برآمدنِ خود را بآں تاریخ موقوف داشته خانه زادِ اعلیحضرت را باں
طرف دستوری داده بود که بسرحد رسیده اگر قطب الملک پسرِ میر جمله و متعلقانِ او را خلاص نسازد بے
توقف بحیدرآباد درآمده بموجبِ حکمِ اقدس کام و ناکام محبوساں را از قید برآورد، متعاقب این مرید را
نیز رسیده داند، اکنوں که زمیندارِ مذکور بست و سوم شهر حال با مرزا خاں این فدوی را خواهد دید و این
حکمِ عالم مطاع[3] جهاں مطیع که آرزوے ورودِ آں داشت، از روے محض کرامات بصدور پیوسته
خاطرِ این مرید از اندیشه آنکه مبادا این دنیاداران محیلِ دکن از راهِ مکر و تزویر وسائل انگیخته تقبلِ متعلقین
گراں این مقدمه را که از اتفاقاتِ حسنه است برهم زنند، این مرید بعد از رسیدن بسرحد مقفل برگشته
در نظرِ دنیاداراں خفیف شود و این معنی سبب مزیدِ نخوت و غرورِ آنها گردد اطمینان یافت، انشاء الله
تعالیٰ مطابقِ فرموده بعمل آورده بست و چهارم شهرِ حال پیش خانه را بیروں خواهد فرستاد، از آنجا
که منجماں ساعت نزدیکتر از روز مبارک دوشنبه سیوم ربیع الثانی نشاں نمی دهند ضرورةً تا آں زماں
توقف نموده بساعتِ مختار جریده متوجهِ مقصد خواهد شد و در طے مراحل سرعت بکار برده تا حیدرآباد
عناں باز نخواهد کشید و بعنایتِ الٰهی و اقبالِ لایزال پیر و مرشدِ حقیقی سزاے این بے ادبی و جسارت
که منشاے آں کفرانِ نعمت است بوجهے که شاید در کنارِ مرزبانِ آنجا خواهد گذاشت،

خانه زادِ اعلیٰ حضرت روز سه شنبه که مناشیرِ مطالعه شرف وصول ارزانی داشت بنادیر رسیده

---

[1] س: چوں [2] ب: برجناں استعجال،

[3] م- عالم مطیع جهان مطاع،

از انجا عنقریب داخلِ ولایتِ گلکنده خواهد گشت، این فدوی برای احتیاط محمد طاهر را که از بند وبست
مهماتِ برهان پور خاطر جمع ساخته پانزدهم این ماه نزد این مرید آمده بود هفدهم رخصت نموده که بسرعت تمام
تمامتر خود را بدو رساند،

پیر دستگیر مرشدِ صافی ضمیر سلامت! کیفیت وسعت و آبادیِ مملکتِ قطب الملک که مشتمل
است بر چندین معادن از الماس و بلور وغیرها بر اعلیحضرت پوشیده نیست، درین وقت که او قدر عنایات
تفضلاتی که از پیشگاه خلافت در بارهٔ او مبذول گردیده ندانسته وحقوقِ نعمت را بعقوق بدل کرده
از شاه راهِ اطاعت انحراف جسته و میر جمله از آن طرف بلجهتی شایسته و توپخانهٔ لائق[1] وفیلان بسیار
می آید، اگر این چنین قابو که پس از مدتی بدست افتاده و شاید دیگر میسر نشود از دست رود عین صلاح است
بر تقدیری که راه عرض والتماس مهم سازی دنیاداران که عرائض بدرگاه والاجاه فرستاده
تمهید پیشکشهای گرامی خواهند[2] نمود مسدود گردد و دیگر از طرفی درین مهم دخیل نشود، ابتوفیق ایزدی
و توجه پیر مرشدِ حقیقی باسهل وجهی آن مملکت باآنچه[3] میر جمله از ولایتِ کرناتک گرفته وکمتر از ملکِ گلکنده
نیست بانفائس ونوادر موفور از جواهر و افیال وخزائن ودفائنِ نامحصور و معادن و بنادر بسیار بحوزهٔ تصرف
بندهای درگاهِ سلاطین پناه درآمده فتحی نمایان که مورث منافع دنیوی و اخروی است نصیب اولیای
دولتِ ابد پیوند خواهد گشت، دیگر هرچه رای جهان کشای عالم آرا اقتضا فرماید، محض صواب است

مرشدِ دارین سلامت! چون درین ولا از نوشتهٔ حاجب بیجاپور هویدا گردیده که عادل خان
باوجود اطلاع بر حکم لازم الاتباع از خبث طینت قصد آن دارد که در مقام امداد قطب الملک درآمده
جمع را کومک او بفرستد، بنابران این مرید نشانی بحاجب بیجاپور مذکور[4] ارسال داشت تا او را از

۱؎ م لائق محذوف ۲؎ ن گرایند، ۳؎ م باآنچه.

۴؎ م - مذبور،

وخامتِ[1] عاقبتِ نافرمان برداری تخویف نمودہ از اں اندیشہ باز دارد، اگر موی الیہ بتنبیہ غفلت از گوشِ ہوش بر نیاوردہ، ترکِ ایں ارادہ نکند انشاء اللہ تعالیٰ بیمنِ توجہ قبلہ وکعبۂ دو جہانی کہ ہموارہ شاملِ حالِ مریداں است، او را نیز باتفاقِ خان سعادت نشان نوعے کہ باید تنبیہ خواہد نمود،

سایۂ بلند پایۂ خلافت تا قیامِ ساعت بر فرقِ بندہا و مریداں مبسوط بماناد،

۱۳/۹۹

فدوی اخلاص سرشت وظائفِ عقیدت و بندگی بجا آوردہ ذرہ صفت بذروۂ عرضِ اعلیٰ میرساند، عرضداشتے کہ ایں مرید پیش ازیں جوابِ دو منشور لامع النور بوالا درگاہ نمودہ شبِ بست و دوم مصحوب محمد مراد یساول کہ یک فرمانِ عالیشان بدستِ او صادر شدہ بود، ارسال داشتہ از نظرِ اطہر گذشتہ باشد، از آنجا کہ محمد میرک گرز بردار حاملِ منشورِ دیگر بسیار جلد رسیدہ بود برائے نفس راست کردن دو سہ روز او را نگاہداشتہ رخصت نمود،

پیر دستگیر سلامت! زمیندار جاتیہ با مرزا خان آمدہ ایں فدوی را دید و بست زنجیر فیل نر و مادہ کہ در تصرف داشت باخود آوردہ قسم یاد میکند کہ سوائے آں فیل دیگر نزدِ او نیست، و گر ظاہر شود یا کسے نشانے دہد مجرم باشد، و زمیندار جاندا دو دانا یک وکیلِ او کہ بدرگاہِ جہاں پناہ رسیدہ بود باتفاق پیش ہادی داد خان ظاہر ساختند کہ اینہا را از کیفیتِ فیل جاتاشنکر وغیرہ افیالِ جاتیہ اطلاعے نیست و خلاف بعرضِ مقدس رسیدہ، چنانچہ ایں معنی از عرضداشتِ خان مذکور کہ دریں باب با ایں مرید نمودہ بود بعینہ از نظرِ انور خواہد گذشت ہویدا است،

وحقیقتِ وصولِ پیشکشِ بادشاہی کہ از بقایا و حال بر ذمہ زمیندار جاتیہ است ایں صورت دارد کہ موی الیہ دریں سال پنج لک روپیہ از نقد و جنس واصلِ خزانۂ عامرہ خواہد ساخت و تعہد نمود کہ

---

[1] نسخہ آر یہاں پر یک بیک ختم ہوجاتا ہے،

تتمهٔ بقایاے عمل صوبه داران سابق را با پیشکش مقرری هر ساله بتمامه سال آینده جواب گفته بعد ازاں سال بسال وجه پیشکش را بے تعلل و اهمال خواهد رسانید و پرگنهٔ چند از محال متعلقهٔ خود جدا کرده بکار طلب خان تهانه دار گهیرله[1] سپرده که محصول آں را در زر پیش کش ضبط می نموده باشد، و تهانه دار مذکور نیز مستقبل[2] است که اگر وجه پیش کش باین طریق سرانجام نیابد او از عهدهٔ جواب برآید، زمیندار مذبور جمعیتے خوب بهم آورده از روے صدق بندگی و دولت خواهی خواهش آں دارد که دریں مهم با اولیاے دولت شریک بوده ازیں مرید جدا نشود، ایں فدوی او را با جمعیتش[3] را با خود نگاه خواهد داشت و اگر پنج لک روپیه که امسال او را باید رسانید رعایتے باید نمود خواهد کرد،

قبله و کعبهٔ دو جهانی! ایں مرید سلامت! راؤ کرن که بر سر ولایت جوار رفته بود، بسیار سپاهیان باں سرزمین درآمده تردد خوبی کرده باقبال لایزال اعلیٰ حضرت زمیندار انجا عاجز شده آمده او را دید و مشارالیه اراده نموده که دریں چند روز بندوبست آں ولایت پرداخته بایں مرید ملحق شود،

ایں فدوی شب بست و چهارم پیش خانه را بیروں فرستاده انشاء الله تعالیٰ بساعت مقرر روانه خواهد شد، خانه زاد اعلیٰ حضرت با جمعے از بندها بست و سیوم ایں ماه از ناندیر بصوب حیدرآباد شتافت، چوں ایں مرید بتوفیق الٰهی بموجب حکم اقدس بسرعت تمام طے مسافت خواهد نمود، امیدوار است که متعاقب به حیدرآباد برسد،

دریں ولا از نوشتهٔ حاجب بیجاپور بوضوح پیوست که عادل خاں سپاه خود را از اطراف طلب نموده درپے جمع اسباب ادبار خویش است و بتحریک اغواے جمعے کوته اندیش لشکر باعانت و کمک قطب الملک خواهد فرستاد و سیوا پسر ساهو بهوسله که در محال متعلقهٔ خود که در سرحد جنیر است می باشد، دراں حدود شورش انداخته،

[1] ب: کهره [2] ن: مستقل، [3] ایں فدوی او را با جمعیتش را خود نگاه داشت، اگر در پنج لک که امسال، ن: با جمعیتش با خود

سایۂ بلند پایۂ خلافت بر مفارقِ ساکنانِ ربعِ مسکون مبسوط بادا،

۱۴ / ۱۰۰

آداب عقیدت و بندگی بجا آورده ذرّه مثال بمسامعِ جاه و جلال میرساند که این فدوی نوعے که قبل ازین معروض داشته تکیه بر عنایت ایزدی و اقبالِ لایزالِ پیر و مرشدِ حقیقی نموده روز مبارکِ دوشنبه سیوم ربیع الثانی که تاریخ وصولِ خانه زاد بنواحیِ گلکنده است از دولت آباد برآمده عازمِ آنحدود گردید و بموجب حکمِ ارفع اعلیٰ در سطے مسافت سرعت بکار برده انشاء الله تعالی بچارده پانزده روز تا آنجا خواهد رسید،

قبلهٔ دو جهانی این مرید سلامت! قطب الملک با وجود اطلاع بر کیفیتِ حکمِ گیتی مطاع و استماعِ خبرِ رسیدنِ خانه زاد بناندیر از نخوتِ و پندارِ خود و استظهار[1] و اعتقاد که بر امدادِ عادل خاں وارد تا حال پسرِ میر جمله را از قید برنیاورده دست از وے باز نداشته و آنچناں مغلوبِ خوابِ غفلت و غرور است که اصلا از وخامتِ عاقبتِ نافرمان برداری و کفرانِ نعمت اندیشه نمی نماید، درینولا از نوشتهٔ حاجبِ مقتبسیئ بیجاپور اخبارِ آنجا و صورتِ قصدِ حاکمِ آں ولایت هویدا گردید، چوں این مرید نوشتهٔ مذکور را بصفی خاں نموده، اگر مومی الیه تمام اخبار را داخلِ واقعه کرده باشد از روزنامچهٔ وقائع فرستاده او بعرض[2] مقدس خواهد رسید،

پسرِ رانا که پدرش او را با جمعیتِ خود بدکن فرستاده، آمده این مرید را دید، طفل پنجساله ایست بقدر هوشے دارد، درین سفر نصرت اثر با تمامی جمعیت که می گویند پانصد سوار است همراهِ این فدوی خواهد بود،

کعبهٔ آمالِ عالمیاں سلامت! از آنجا که شاه بیگ خاں بندهٔ پیش منصب با جمعیت است و

[1] ب استهظار [2] ب او بعرض . . . . بدکن فرستاده، محذوف،

در قلعهٔ احمد نگر معطل بود، دریں وقت که جمعیت در کار است، ایں مرید او را پیش خود طلب داشته، چوں از خانه زادانِ معتمد که ایں قسم خدمات را باو تواں فرمود در حضورِ ایں فدوی بجز ملتفت خاں دیگر نبود، بنابراں موصی الیه را که از روے کار طلبی میخواست دریں مهم از ایں مرید جدا نشود[۱] طوعاً و کرهاً راضی ساخته حراستِ احمد نگر را باو تفویض نمود و پانصد سوار دو بیست سوار دو اسپه سه اسپه بر منصب او اضافه تجویز رفت تا[۲] از اصل و اضافه بمنصبِ دو هزار پانصدی و یک هزار سوار و دو صد سوار دو اسپه سه اسپه سرفراز گردیده بمراسم خدمتِ مرجوعه بپردازد، و از آنجا که مرشد قلی خاں خدمتے دیوانی بالائی گهات چنانچه باید بتقدیم رسانیده و از عهدهٔ دیوانی محالِ پایاں گهات نیز بیروں می توانست آمد و برائے تمشیتِ ایں کار بهتر از وے در نظر نبود خدمتِ دیوانیٔ آں جا از تغیرِ ملتفت خاں باو مقرر کرده پانصدی ذات و دو بیست سوار از منصبِ او اضافه تجویز نموده تا[۳] از اصل و اضافه بمنصبِ دو هزاری ذات و یکهزار سوار سربلندی یافته خدماتِ مرجوعه را بواقعی بجا تواند آورد، اگر بدرجهٔ قبول موصول گردیده شرف پذیرائی بیابد از مرید نوازی و بنده پروری دور نخواهد بود،

آفتابِ عالمتابِ خلافت از مطلعِ جهانبانی و کشورستانی تاباں بماناد،

۱۵
۱۰۱

کمترینِ مریدانِ فدوی زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده ذره آسا بعرضِ مقدسِ معلی میرساند که دو منشورِ لامع النور اولیں بخطِ آبیرانِ عطارد رقم در جوابِ عرضداشتِ ایں مرید و دومین نگاشتهٔ[۴] کلکِ گهربار بجواهر سلک باو[۵] نقلِ فرامینِ مطاعه و خلعتِ خاص مبارک مصحوب قاضی عارف متواتر شرفِ صدور و ارزانی داشته سرمایهٔ افتخار و امتیازِ ایں مرید گردید تسلیماتِ بندگی بجا آورده بوصولِ آں عطایای

---

[۱] ب جدائی شود [۲-۳] س و ب "از" محذوف، [۴] ب نگاهداشته،
[۵] س دو نقل،

شگرف سعادت اندوز گشت،

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! این فدوی آخر روزِ مبارکِ دوشنبه سیوم شهرِ حال که بورودِ فرمانِ عالیشانِ اخیر و عنایتِ[1] خلعت سراپا مکرمت سرفرازی یافته بود باعتقادِ تائیداتِ ربانی و توجهاتِ باطنِ فیض مواطنِ قبلهٔ دوجهانی از اورنگ آباد برآمد و فردای آن، مقام نموده کوچ در کوچ روانِ مقصد شد، انشاء الله تعالیٰ عنقریب بنواحی گلکنده خواهد رسید، خانه زادِ اعلیٰ حضرت امروز که جمعه هفتم ماه است داخلِ حیدرآباد شده،

قبلهٔ این مرید سلامت! قطب الملک باوجود اطلاع بر مضمونِ نشانِ این مرید که قبل ازین بموجب حکمِ جهانمطاع باو ارسال داشته بود تا حال پسرِ میر جمله را رها نکرده عرض داشتے که میر مذکور در جوابِ نشانِ این فدوی که مشتمل بر نویدِ عنایات و تفضلاتِ بادشاهی بود فرستاده روزِ مبارکِ مزبور رسید ترجمهٔ آن با این عرضداشت از نظرِ انور خواهد گذشت،

پیر و دستگیر سلامت! درین ولا از عریضهٔ حاجبِ مقیمی بیجاپور بوضوح پیوست که عادل خان اگرچه بحسبِ ظاهر چنان وا می نماید که او را با امداد و اعانتِ قطب الملک کارے نیست لیکن پنهانی[2] در مقامِ تهیهٔ اسبابِ کمک در آمده مردمِ خود را بسرحدها تعین ساخته و جمعیت را از جا بجا طلبیده در استحکامِ برج و بارهٔ قلعهٔ بیجاپور و سائر قلاعِ[3] متعلقهٔ خود و سرانجامِ توپخانه بجد است و خان محمد غلام (؟) سرلشکر او که در ولایتِ کرناتک می بود و از انجا آمده باو ملحق شده در پئے جمعِ سپاه است و مدارِ کار بر دوروی و نفاق گذاشته انچه بر زبانِ او می گذرد دلش را از آن خبرے نیست، امید از کرمِ ایزدِ متعال جل شانه چنان است که این حق ناشناسانِ ناسپاس که سر از اطاعت و امتثالِ حکمِ معلی پیچیده اند[4] از گرانی خوابِ غرور و پندار بیدار شده بپاداشِ اعمالِ خویش گرفتار آیند که من بعد احدے را مجالِ اندیشهٔ ارتکابِ خلاف

---

[1] ب اخیر عنایت و خلعت [2] ب پنهانی [3] ب قطاع، [4] ب کشیده اند،

فرمان نمانند،

ظلِ ظلیلِ خلافت و جهانبانی ابد التظلیل[1] باناد،

۱۶
۱۰۲

مرید اخلاص سرشت وظائفِ عقیدت و ارادت از خلوصِ نیت بجا آورده ذره مثال مسامع
جاه و جلال میرساند که این مرید بموجبِ حکمِ جهان مطاع کوچ در کوچ طے مسافت نموده از اورنگ آباد
ناندیر را منزلِ ششم قرار داده بسرعت روانه بود که درین اثنا از عرضداشتِ خانه زادِ والا درگاه
بوضوح پیوست که بعد از رسیدن او بدو منزلِ حیدر آباد قطب الملک پسرِ میر جمله را با متعلقان بهمان
لباسے که مقید بودند از قید بر آورده بعبد اللطیف حاجبِ مقیمی و ابو القاسم و سید علی فرستادهاے این
مرید سپرد، از نجمت[2] این فدوی بخانه زادِ اعلیٰ حضرت نوشت که چون قطب الملک پسرِ میر جمله را رها
کرده او در نواحیِ حیدر آباد جاے مناسب سپاهیانه اختیار نموده بموجبِ حکمِ اقدس تا رسیدنِ میر جمله
دران مکان توقف نماید و از آنجا که تا حال جوابِ عرض داشتِ این مرید که شب[3] بست و دوم ربیع الاول
مصحوب محمد مراد یساول فرستاده شرفِ صدور نیافته بود قصدِ آن داشت که بانتظارِ وصولِ فرمانِ
لازم الاذعان از آبِ گنگ گذشته ده سه روز مقام نماید و مطابق آنچه حال خبر رسید که قطب الملک
پیش از وصولِ خانه زاد بنواحیِ حیدر آباد متوهم و هراسان گردیده شب چهارشنبه پنجم گریخته در قلعهٔ گل کنده
متحصن گشت و فرداے که خانه زادِ اعلیٰ حضرت می خواست که بر تالابِ حسین ساغر که از شهر یک و
نیم کروه است فرود آمده نوعے که مامور است تا آمدنِ میر جمله در آنجا بسر برد، قریب شش هزار سوار
و ده دوازده هزار پیاده تفنگچی و باندار وغیره از ملازمانِ قطب الملک در برابرِ لشکرِ فیروزی اثر آمده
آغازِ شوخی و اظهارِ جرأت و جسارت می نمایند و بے باکی را از حد برده پیش می آیند و باستعمالِ آلات

---

[1] ب ابدی التظلیل؛ [2] ب از این جهد [3] ب شب، [4] ت و ب یافته

کارزاری پردازند و خانه زادِ حضرت از مشاهدهٔ این حال لاعلاج افواج را تُوزک نموده پیش اردو ایشان
محمد بیگ داروغهٔ توپخانهٔ این مرید را با جمعے که هراول شد[1] بود، به تنبیهِ آن کوته اندیشان بر می گمارد،
آنها کثرتِ غنیمِ لئیم را بخاطر نیاورده پا آن مخذولان[2] رسانیده بشعلهٔ بان[3] و بندوق و ضربِ شمشیر
آبدار دمار از روزگارِ آنها بر می آورند و چهار پنج هزار بان و باروت و غیره اسبابِ[4] آتشبازی بدست آورده
و آن بے عاقبتان را منهزم گردانیده تا دیوارِ پشتِ شهر رانده جمعے را مقتول و مجروح می سازند و هنگامهٔ قتال
و جدال امتداد یافته آخر الامر اولیاے دولت قرینِ فیروزی و نصرت معاودت کرده بر تالابِ مسطور
منزل مینمایند،

و نیز مسموع گردید که عادل خان ناعاقبت اندیش افضل نام هتیاره را که سرِ نوبت[5] اندوز بود
والحال خانِ مذکور او را پسر خوانده دولتِ کلان[6] باو داده، با پانزده بست هزار سوار بکمکِ قطب الملک
فرستاده و او باهمراهان به نسبت کروهی حیدرآباد رسیده، بنابران این مرید توقف را مصلحت ندیده
از نانذیر کوچ نموده باعتقادِ[7] عنایتِ الٰهی و توجه پیر و مرشدِ حقیقی عازمِ صوبِ گلکنده است و تا رسیدنِ پیر حلیه
درآنجا بوده اگر حکمِ اشرف صادر گردد بتوفیقِ ربانی و اقبالِ لایزالِ قبله و کعبهٔ دو جهانی قطب الملک
را بسهل وجهے ساخته تمامیٔ ولایتِ او را که کیفیتِ آن بر ضمیرِ منیرِ خورشید نظیر هویداست بحوزهٔ تصرف
و تسخیر خواهد درآورد، و درین ضمن اگر فرستادهاے عادل خان رسیده ارادهٔ شورش نمایند ان شاء الله تعالیٰ
بدفع و تنبیهِ آنها نوعے که باید خواهد پرداخت، و بر تقدیرے که اعلیٰ حضرت باوجود صدورِ چنین حق ناشناسی
و کافر نعمتی[8] و ظهورِ این قسم تقصیرے عظیم که قطب الملک کوته اندیش مرتکبِ آن گردیده (که) باعث برال

---

۱ ب: بود شده، ۲ ب: جلو ریز را بآن مخذولان ۳ ب: بشعبهٔ بان ۴ ب: اسباب اشیاے، ۵ س: تهنائی
اندوز ۶ ب: کلانی، ۷ ب: اعتقاد
۸ س: کافر نعمتی، امر دیگر نبوده و نیست و بانتزاعِ مملکت و ظهورِ این قسم،

جز تمرد و عصیان امرے دیگر نبوده و نیست بانتزاعِ مملکتِ او حکم نفرمایند، جواہر و فیال و نقود و اجناس
کہ بعد از حبسِ پسرِ میرِ مذکور ضبط نموده و بسرکارِ گردوں مدار متعلق است و بست و دو لک روپیہ کہ از
بقایائے پیشکشِ مقرری بر ذمۂ او مانده با پیشکشِ خوبی از وے، گرفتہ مراجعت خواہد نمود،

لیکن چوں ہر دو دنیاداران دکن نمی خواہند کہ میر جملہ با آں ہمہ سامان و سر انجامے کہ از ہر قسم دارد
و بر خصوصیاتِ آں مرز و بوم مطلع است بدرگاہِ سپہر بارگاہ برود و قطب الملک قبل ازیں ملا عبد الصمد وکیلِ
خود را بعتبۂ خلافت فرستاده بوساطتِ او بعض ملتمسات معروض داشتہ بود، و دریں وقت کہ کار برو
تنگ گردیده و زوالِ ملک و دولتِ خود را برای العین می بیند و سائلِ انگیختہ و از درِ عجز و الحاح در آمده
در بابِ نجاتِ خویش عرائض بو الا درگاه ارسال خواہد داشت و تعہدات نموده التماسِ صدورِ فرمانِ
عنایتِ مملکتے وسیع مشتمل بر چندیں قلاع و خزائن و دفائن کہ میر جملہ بفراواں سعی و اہتمام از زمینداران
کرناتک مستخلص ساختہ خواہد کرد، و پذیرائیٔ ملتمساتِ او در تمشیتِ ایں مہمِ عمده و آمدنِ میرِ مذکور مخل است،
ایں مرید امید چناں دارد کہ تا رسیدنِ پسرِ مومی الیہ و ظہورِ بعض مراتبِ دولتخواہی و وصولِ ملتمسات
او بتعویق افتد و عرض و التماسِ اہلِ غرض در بارۂ او مسموع نشود تا ایں مطلبِ سترگ کہ از اتفاقاتِ حسنہ
است موافقِ خواہشِ خاطرِ ملکوت ناظرِ مرشدِ کامل آگاه دل کہ بدانشِ خدا داد و خردِ صواب اندیش
از آغازِ ہر کار انجامِ آں را در می یابند صورت پذیرفتہ، اضعاف آنچہ بتوسطِ وکلائے قطب الملک بعرضِ
مقدس برسد بوجہے کہ اعلیٰ حضرت بہ پسندند و سببِ مجرائیٔ نیکو خدمتیٔ ایں فدوی گردد، بحصولِ پیوندد،
دگرچہ پیر و مرشدِ حقیقی بدولت و سعادت کیفیتِ ایں حسنِ اتفاق و قابو را بہتر از آنچہ ذکر رود
اندیشۂ مریدان و بندہا بداں تواند رسید می دانند و پیدا است کہ پیش از آمدنِ میر جملہ کہ ایں مرید
نشانہائے متواتر مصحوبِ معتمداں بطلبِ او فرستاده، وکلائے قطب الملک کافر نعمت عصیاں
کیش چگونہ در حضورِ اقدس رو خواہند یافت و ملتمساتِ دور از کارِ اوچہ ساں بعرضِ پذیرائی خواہد

درآمد، امّاچوں این مرید می خواهد که نتائج وثمراتِ شایسته برین منصوبه مترتب شود، از اندیشهٔ تاثیر مکرو تزویر محیلانِ نادو لتخواه بعرضِ این مراتب مبادرت جست،

نیّرِ عالم افروزِ خلافت از افقِ سعادت لامع باناد،

۱۷/۱۰۴

مریدِ اخلاص سرشت وظائفِ عقیدت وارادت بجاآورده ذره مثال بمسامعِ جاه وجلال میرساند که وصول[1] سعادت حصولِ فرمانِ والاشان نگاشتهٔ خامهٔ دبیرانِ عطاردنشان باعثِ سربلندئی این فدوی گردید، بعد ادائے تسلیماتِ بندگی برقدسی مضامینِ آن صحیفهٔ عزت وشرف آگهی یافت، درباب تنخواهِ جاگیرِ ملتفت خان[2] عوضِ پرگنهٔ پانوهی[3] وطلبِ پانصدی ذات اضافه که دریں ولا بمقتضائے مرید نوازی با و مرحمت شده، مطابقِ حکمِ اقدس اعلیٰ بعمل خواهد آمد،

یرلیغِ معلّی پیرایهٔ ورود گرفته که آن مرید محصولِ مندوی جهان آباد[4] برهان پور را که بسرکارِ نواب بیگم صاحب جیو متعلق است هر سال مصحوبِ جمعے از ملازمانِ خویش بعمدة الملک شایسته خان می رسانیده باشد،

پیر دستگیر سلامت! اگرچه این عقیدت آئین برائے امتثالِ حکمِ گیتی مطاع می خواست که مبلغ یک لک ونود هزار روپیه را که بالفعل از حاصلِ مندوی موجود است نزدِ خان مشار الیه بفرستد لیکن چوں مبلغے در وجه کرایه باید داد بخاطرِ ناقصِ این مرید میرسید که اگر تا دو سال که تنخواهٔ طلبِ نقدئی این فدوی (که) از خزانهٔ عامرهٔ صوبه مالوه مقرر گشته محصول[5] مندوی را این مرید

ت و ب بوصول ۲ م جاگیر قلی خاں،

۳ م پاتودهی، ۴ م جهان آباد که برهانپور م جهان آباد را که بسرکار نواب بیگم ۵ س مقرر شده،

متصرف می شده باشد و عوض آں را عمدۃ الملک مومی الیہ از جملہ طلب نقد گرفتہ از ہمانجا بحضور پرنور ارسال دارد خالی از کفایت نخواہد بود، دیگر ہر چہ رائے خورشید ضیاے اعلیحضرت اقتضا فرماید محض صوابست

قبلۂ حاجاتِ جہانیاں سلامت! مرزا خاں را صبیہ ایست بسنِ تمیز رسیدہ و ارادۂ او چناں است کہ اگر پیر و مرشدِ حقیقی از روے خانہ زاد پروری تجویز فرمایند ایں وصلت با اسمعیل پسرِ دوم نجابتخاں کہ تا حال کدخدا نشدہ بوقوع آید، اما ازاں جا کہ خان مذکور از مہرِ بے سرانجامی براے انعقادِ ایں نسبت متعلقانِ خود را بدرگاہِ جہاں پناہ نمی تواند فرستاد امیدوار است کہ دریں باب بموجبے کہ حکمِ اشرف صادر گردد عمل نماید

سرادقاتِ خلافت باطنابِ خلود مربوط بماناد،

۱۸
۱۰۴

مرید فدوی وظائفِ عقیدت و بندگی بجا آوردہ ذرہ مثال بمسامعِ جاہ و جلال میرساند کہ ایں اخلاص سرشت کیفیتِ رسیدنِ خود بناندیر و قصدِ توقف بآں مقام تا ورودِ جوابِ عرضداشتے کہ مصحوبِ محمد مراد یساول ارسال داشتہ و موجبِ توجہ بصوبِ گلکندہ برجناحِ استعجال و صورت آنچہ روزِ وصولِ خانہ زادِ والا درگاہ بحوالئ بلدۂ حیدرآباد روی دادہ، از رفتنِ قطب الملک بقلعۂ گلکندہ و فرستادن جمعیتِ خود بمقابلۂ عساکرِ منصورہ و شکست یافتنِ آں کوتہ اندیشاں و تسخیرِ چناں بلدۂ مشحون باموال و امتعۂ فراواں مشتملبر عماراتِ رفیع بنا و باغاتِ باطراوتِ دل کشاے کہ مسکنِ تجارِ مالدار و مجمعِ نفائس و نوادرِ ہر دیار است و از غایتِ معموری و وسعت عدیلِ بلادِ عظیمۂ ہندوستاں فیض نشاں تواند بود، و محافظتِ ساکنانِ آنجا از دستِ نہب و غارتِ افواجِ قاہرہ قبل ازیں معروض داشتہ محتمل کہ تا ایں وقت پیرایۂ وضوح گرفتہ باشد،

پیر دستگیر سلامت! ایں مرید از خوبیہاے ایں سرزمین و وفورِ آب و آبادانی و کیفیتِ ہواے نشاط افزا و کثرتِ مزروعات کہ در اثناے سطے مراحل مشاہدہ نمودہ چہ عرض کند، از آنروز کہ داخلِ

---

۵ م نخواہد بود محذوف ۲ م "او" محذوف ۳ م خانہ زاد نوازی ۴ ب منصوبہ ۵ ب عظیم ۶ ب از دست و نہب ۷ ب "و" محذوف ۸ ب ہوائی،

سرحد شده در هر منزلے چندیں تالاب کلاں و چشمهاے خوشگوار و آب هاے رواں و مواضع و قریات
معموره که بسیارے از مزرعهاے[1] آباد بهر یکے ازاں متعلق است بنظر در آمد، اگرچه رعایا بگفته قطب الملک ترکِ
اوطانِ مالوفه[2] گفته فرار نموده اند لیکن یک قطعهٔ زمین بے مزروع نیست، هرگاه ایں قسم ولایتِ زرخیز که در اکثر
ممالکِ محروسهٔ بادشاهی نظیر ندارد بے شریک و سهیم بدستِ ایں چنیں کافرِ نعمتے حق ناسپاس افتاده باشد
نخوت و غرورِ او بجا است سبحان الله ؎

رضواں کدهٔ چنیں برومند | مانده بکفِ زیانے[3] چند

ایں فدوی بقدرِ مقدور باستمالتِ رعایاے مواضعِ سرراه که رجوع می آورند پرداخته و جابجا تهانها
گذاشته پیش می رود. بعد از وصول بحیدرآباد به مقتضاے مصلحتِ وقت عمل نموده انشاء الله تعالیٰ باقبالِ
لایزالِ پیر و مرشدِ حقیقی سزاے تمرد و عصیاں و بے باکی و طغیاں نوعے در کنارِ او خواهد گذاشت که سایرِ
زیاده سرانِ کوته اندیش از دور و نزدیک عبرت پذیر گردند، و غنائم موفوره و نقود و اجناسِ نامحصوره فتوحِ
روزگارِ بندهاے درگاهِ آسماں جاه شود،

قبلهٔ دارینِ ایں مرید سلامت! از آنجا که قطب الملک از بے سعادتی و ادبارے که گریباں گیرِ او
گشته دریں چندگاه او ضلاعے که نالائقِ[4] مرزبانی و ملکداریست پیش گرفته جور و عدواں را از حد گذرانیده و دستِ
تعدی و تطاول بعرض و مالِ مردم دراز ساخته چنانچه فریاد و فغان جمهورِ رعایا و برایاے ایں ولایت و اهالی
و موالی حیدرآباد از شکایتِ ظلم[5] و بیدادِ او به آسماں رسیده و از وفورِ جهل و نادانی ترکِ سنت و اظهارِ بدعت
را شعارِ خود ساخته رفض و سبِ اصحابِ کبار را که محض کفر و زندقه است در قلمروِ خویش بمرتبهٔ شایع گردانیده
که خرد و بزرگِ آں دیار مذهبِ اهلِ سنت و جماعت را گذاشته و طریقِ صواب را از دست داده علانیه آنچه نباید
نشاید می کنند و می گویند[6] و بمقتضاے شریعتِ غرا بر ذمتِ همتِ بادشاهانِ اسلام و سلاطینِ وافی اقتدار[7]

۱؎ ب: انزرو عهاے ۲؎ ب: مانوفه ۳؎ ب: زیانے ۴؎ س: لائق ۵؎ ب: ارتکاب ظلم ۶؎ س: دیگو ینده محذوف
۷؎ ب: وانی اقتدار در اهتمام واجب محتم است،

و افراحتشام واجب و متحتم است که اگر حاکمِ ناحقی[1] از شاه راهِ عدل و انصاف انحراف ورزیده خرمنِ عاقبت و جمعیت گروہے از اصنافِ امم را که عنانِ دار و گیر و زمامِ رتق و فتقِ آنها بقبضۀ امتیازِ او بوده باشد بآتشِ بیداد سوخته، بباد عدوان بر دهد، و بترویجِ رسومِ ناشائسته که مخالفِ قوانینِ شرعیه تواند بود، قیام نموده، پاسِ مراتب ندارد، شرِ او را از آنها دفع ساخته، باعلاے[2] معالمِ دینِ مبین و احیاے سنتِ سید المرسلین علیه افضل الصلوات و اکمل التحیات توجه فرمایند، تا بدان وسیلۀ نیک نامِ دنیا و آخرت[3] شوند، و مهندا آں بدکیش نکوهیده اطوار با وجود آنکه اباً عن جدٍ پروردۀ نعمتِ ایں خاندانِ عظیم الشان و سراپا غرقِ مراحم و الطافِ قبلۀ جهانیان است، خود را بر فتراکِ والیِ ایران بسته همه وقت پیشکش هاے گراں باو می فرستد، و هر سال چندیں جهاز و کشتی پر از اسبابِ جدال و قتال باں حدود ارسال داشته، خواهانِ دولتِ سریع الزوالِ آں خسران[4] مآل است، و دریں هنگام از کم فرصتی و بے عاقبتی[5] بتقریب امتثالِ فرمانِ لازم الاذعان از پرده برآمده، پیش ازیں تغافل دربارۀ آں حق ناشناس از مصلحت دور و باعثِ مزید نخوت و غرور است، دریں وقت که چنیں قابو بدست افتاده، یقین که انتزاعِ ملک و ولایت و تنبیه و استیصالِ او که متضمنِ مثوبات دینی و منافع دنیوی است مرضیِ طبعِ مبارکِ اعلیٰ حضرت خواهد بود، بعنایتِ ربانی امید واثق است که ایں مهم نوعے که باید صورت یافته موجبِ مزید مسرت و بهجتِ دولتخواهان و مورثِ حسرت[6] و ندامتِ معاندان گردد[7] و آنچه بخاطرها خطور نکرده بعرصۀ ظهور آید،

نیرِ عالم افروزِ خلافت از مطلعِ خلود و دوام تابان بماناد،

۱۹/۱۰۵

کمترین مریدانِ فدوی وظایفِ عقیدت و ارادت بجا آورده ذره مثال بمسامعِ جاه و جلال[8] بعرض

[1] ب: حاکم ناچیز دولائی [2] ب: باعلان [3] ب: اخوت، [4] ب: خزان مآل [5] ب: پیغامبری، [6] ب: حسرت محذوف [7] س و ب «و» محذوف [8] س: «و» محذوف،

مقدس معلّی می رساند که این مرید روز یکشنبه بست و سیوم شهر ربیع الثانی بوصولِ سعادت حصولِ منشور
لامع النور سراسر نگاشتهٔ کلکِ دربار جواهر سلک که درجوابِ دو عرض داشتِ این فدوی مصحوب محمد امین
گرز بردار صادر شده بود، و به عطیهٔ خلعتِ خاصِ مبارک سرفراز گردیده تسلیماتِ بندگی و مراسمِ شکرِ عنایاتِ
قبله و کعبهٔ حقیقی بتقدیم رسانید، و بر قدسی احکام آگهی یافت،

پیر دستگیر سلامت! این عقیدت کیش حقیقت رسیدنِ خود بنا بر ارادهٔ توقف درآں مکان
تا ورودِ این فرمان لازم الاذعان و سببِ عزیمتِ گلکنده بر جناحِ استعجال و کیفیتِ آنچه روز رسیدنِ
خانه زادِ اعلیحضرت بحوالیِ حیدرآباد روے داده آخر روز چهار شنبه دوازدهم مفصلاً بوالا درگاه عرض داشت
نموده بمسامعِ جاه و جلال رسیده باشد، دریں ولا بعرضِ مقدماتے که بعد ازاں بوقوع آمده مبادرت مینماید[1]

[1] یہ خط نامکمل ہے، دفعتہً یہاں پر آکر ختم ہو جاتا ہے،

(۶)

بیجاپور

۱/۱۰۶

مرید اخلاص سرشت بعد ادای آداب عقیدت و بندگی ذره صفت بمسامع اقبال مجامع میرساند که این اخلاص آئین، حقیقت روانه شدن محمد میرک گرز بردار و ابوطالب یساول بصوب بیجاپور قبل ازین در جواب والا منشور کیه مصحوب آنها کرامت صدور یافته بود بدرگاه معلی معروض داشته، درین ولا مومی الیهما از ان طرف مراجعت نموده دوازدهم شهر محرم رسیدند و شب چهار دهم بدرگاه سلاطین پناه شتافتند،

پیر و مرشد حقیقی سلامت! عادل خان که درین چند گاه بیماری را بهانه[1] ساخته از روے کوته اندیشی بمراسم استقبال مناشیر مطاعه نمی پرداخت با آنکه درین باب از پیش گاه خلافت حکمے با وصادر نشده بمحض تعارض[3] و اغواے مردم در تقدیم وظائف عبودیت و اطاعت تهاون میورزید، درین مرتبه نیز اراده نموده بود که مثل گذشته از دریافت این سعادت محروم شود، و فرستادهاے بارگاه معلی را برخلاف[4] قانون قدیم بدستور جمعے که درین ایام پیش ازینها رفته بودند بخانهٔ چاکران خود فرود آورده، آنها[5] را بفریب[6] و فسون از راه برد، چنانچه بمجرد استماع ورود فرمان لازم الاذعان خود را مریض و رنجور قرار داده می خواست که بمکروتزویر بمراسم استقبال نپردازد و بوسیلهٔ تطمیع[7] از کسب این شرف و عزت متقاعد گردد، ولیکن چون اعلی حضرت از روے

---

[1] ت بیماری را ساخته ازی کوته اندیشه، [2] ت "ذا" محذوف، [3] ب تعارض،

[4] بخلاف قانون، [5] تم "آنهارا" محذوف

[6] تس فریب و فنون [7] تم و ت قطیع،

کرامات حکم فرموده بودند که نام برده با تفاق[1] حاجب این مرید اورا با یصال[2] عطاے پیش گاه خلافت سربلند سازند، هرچند دست و پازد و اندیشه از قوت بفعل نیامد، و بعد از تعلل بسیار و گفتگوے بشیار تا[3] باغ افضل که از جاے[4] بودن او و کرده رسمی است و در برابر تالاب شاهپور واقع شده، باستقبال فرامین[5] شتافته بوصول منشور لامع النور و عطیهٔ بارانی سرفرازی اندوخت و ملازمان درگاه رابست روز بلطائف الحیل[6] نگاه داشته رخصت نمود، اگر بعد ازیں نیز بهمین دتیره مقرر گردد تا موضع ارکهره[7] که از قدیم براے استقبال فرامین[8] تعین است بے توقف و تاخیر خواهد شتافت،

محمد میرک و[9] ابوطالب زیاده آنچه حکم شده بود توقفی نکرده مبلغ معتدبه که عادل خان بشرط عدم تکلیف استقبال براے آنها فرستاده بود نگرفتند، و دو بیدک که در وقت رخصت بآنها می داد جهت پاس حکم اقدس واپس دادند، اگر دیگران نیز که پیش ازیں بداں جا رفته بودند پاس خانه زادی و بندگی درگاه آسمان جاه داشته، توفیق امانت و دیانت می یافتند او را چه قدرت و کدام یارا که ایں قسم سلوک ناشائسته که حد امثال او نیست توانستے نمود و در تقدیم وظائف عقیدت و بندگی که شرف روزگار ناموران آفاق است عذر و بهانه آورد،

و جواب مطالب فرمان والاشان از عرضداشت او بعرض اقدس خواهد رسید و انگشتری یاقوتی که بهزار جز تقبل برسم پیش کش ارسال داشته و قیمت آنرا پنجهزار هون می گویند[10] از نظر انور اطهر خواهد گذشت، ظل ظلیل خلافت و جهانبانی بر مفارق اقاصی و ادانی مبسوط بادا،

۱؎ م اتفاق ۲؎ ب مرید اورا باعطایاے ۳؎ ب "تا" محذوف ۴؎ م ازجاے او ۵؎ س و ب "فرامین" محذوف ۶؎ ب بسلطان الحیل ۷؎ س ارکمیره ۸؎ س و ب "فرامین" محذوف ۹؎ س و ب "که" بجاے "و" ۱۰؎ ب می گوید،

مکاتیب تہنیت و تبریک (۶)

۱/۱۰۷

مرید عقیدت سرشت زمین خدمت بلب ادب بوسیده و وظائف بندگی بجا آورده بزبان تہنیت بیان معروض عاکفان کعبۂ جاه و جلال می دارد که بہار بستان امانی و امال و طراوت حدیقۂ سلطنت و اقبال یعنی آرایش جشن وزن مقدس قمری که تا انقراض دوران زینت افزاے بزم جہان خواهد بود، بر ذوات قدسی درجات که امتداد بقاے آن واسطۂ انتظام مہام عالمیان است، مبارک و خجسته باد،

ایزد تعالیٰ عرصۂ آفاق را از انوار فیوضات این روز فرخنده منور داشته مژدۀ این جشن والا را ابد الدہر سامعه آراے مریدان کامل اعتقاد و بندہاے اخلاص نہاد، علی الخصوص این مرید فدوی گرداناد

۲/۱۰۸

مرید اخلاص سرشت آداب عقیدت و ارادت بجا آورده ذره آسا بموقف عرض اقدس اعلیٰ میرساند که سطوع تباشیر صبح اقبال و کامرانی و طلوع نیر ہزاران بہجت و شادمانی یعنی جشن عالم آراے گیتی پیراے وزن مقدس شمسی که سرمایۂ حصول آمال و امانی جہان و جہانیان است، بر ذوات فائض البرکات قدسی صفات اعلیٰ حضرت مبارک و فرخنده باد،

ایزد متعال فراوان سال کافۂ برایا را از فیوضات این روز سعادت افروز بہره مند و کامیاب داشته سایۂ بلند پایۂ پیر و مرشد حقیقی را بر مفارق مریدان و بندہا مستدام و پاینده گرداناد،

۳/۱۰۹

مرید اخلاص سرشت بعد اداے آداب عقیدت و ارادت بتقدیم مراسم مبارکباد و تہنیت پرداخته ذره صفت بعرض اقدس اعلیٰ میرساند که طلوع نیر عالم آراے عظمت و جلال و سطوع صبح جہان پیراے سلطنت و اقبال یعنی جشن وزن مقدس معلی که بہار آمال و امانی و گلزار دولت کامرانی است بر ذات

ملکی صفات عالی درجات اعلیٰ حضرت پیر و مرشدِ حقیقی که صفاوهٔ امتزاجِ ادوار و اکوان و نقاوهٔ ارتباطِ اجسام و اعیان است خجسته و فرخنده باد، ایزد تعالیٰ و تقدس سایه بلند پایه خلافت را تا انقراضِ زمان زینت افزاے مفارقِ عالمیان داشته کافهٔ انام را همواره از برکاتِ این روز میمنت افروز کامیاب و بهره مند گرداناد، ؎

ایامِ عمرِ شه که مدارِ فلک بروست | یارب بسانِ دورِ فلک بیشمار باد

۴
۱۱۰

خانه زادِ اخلاص نهاد وظائفِ عقیدت و عبودیت بجا آورده بعرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند که طلوعِ نیرِ عظمت و اقبال و سطوعِ صبحِ حشمت و جلال یعنی جشنِ وزنِ مقدسِ معلّی که بهارِ آمال و امانی و گلزارِ نشاط و کامرانیٔ عالم و عالمیان است بر ذاتِ والا درجاتِ اعلیٰ حضرت ظلّ الٰهی مبارک و خجسته باد، ایزد متعال این روزِ سعادت افروز تا بقاے دوران پاینده داشته برکاتِ فیوضاتِ آن را بر روزگارِ کافهٔ انام عاید گرداناد،

۵
۱۱۱

مرید عقیدت سرشت زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده و آدابِ تهنیت و مبارکباد بجا آورده ذره وار بموقفِ عرضِ اقدس میرساند که مطلعِ انوارِ سعادت و کامرانی و مبدارِ آثارِ بهجت و شادمانی یعنی روزِ عالم افروزِ وزنِ مقدسِ قمری که هنگامِ ظهور بتاشیرِ صبحِ دولت و اقبال و زمانِ لمعانِ آفتابِ عظمت و جلال است بر ذاتِ قدسی صفاتِ اعلیٰ حضرت که واسطهٔ انتظامِ جهان و جهانیان بوده و خواهد بود، مبارک و خجسته باد و حق تعالیٰ میامنِ برکاتِ این روزِ مسعود را سالهاے بسیار و قرنهاے بیشمار زینت افزاے مجامعِ انفس و آفاق داراد ؎

خلاق جهان ز بهرِ سنجیدنِ شاه | یک کفه ز مهر کرد و یک کفه ز ماه
برجیس ازین شرف بخود می نازد | پا سنگِ ترازو شده با ظلّ الله

امید که نیرِ جهان تابِ عمر ابد پیوند تا انقراضِ دوران نور بخش و تابان بماناد،

٦
١١٢

مرید عقیدت سرشت زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده ذرّه مثال بمسامعِ جاه و جلال میرساند که بهنگامِ سطوعِ انوارِ سعادت و آوانِ ظهورِ آثارِ کرامت یعنی جشنِ جهان افروز وزنِ مقدسِ شمسی که سرمایهٔ هزاران بهجت و مسرت و پیرایهٔ گوناگون نشاط و عشرت است ایزد ذاتِ والاصفاتِ حضرت مبارک و فرخنده باد ایزدِ متعال عالمیان را از میامنِ این روزِ سعادت اندوز کامیاب داشته ظلِ ظلیلِ خلافت را بر مفارقِ مریدان و بندگان جاوید مبسوط گسترده داراد،

٧
١١٣

مریدِ اخلاص سرشت بعد تقدیمِ آدابِ عقیدت و ارادت از خلوصِ نیت و صفائی طویت اولاً بقای عمر و دولتِ ابد پیوندِ اعلیٰ حضرت که انتظامِ مهامِ کافهٔ انام بداں منوط و مربوط است از بخشندهٔ بے منت جلّ شانه مسئلت می نماید و ثانیاً باداے مراسمِ تهنیت پرداخته و تسلیماتِ مبارک باد بجا آورده ذرّه صفت بعرضِ مقدسِ معلّی میرساند المنة لله تعالی و تقدس که دریں هنگامِ سعادت فرجام صبحِ عالم آرائی اقبال و کامرانی از افقِ امید دمیده بتباشیرانِ ساحتِ زمین و زماں را منور ساخت آغازِ قرنِ ثانی از جلوسِ جاوید طراز میمنت مانوسِ قبله و کعبهٔ دو جهاں بفرخی و فرخندگی عرصهٔ ربع مسکوں را زیب و زینت بخشید اگر بندها و مریداں حیاتِ جاودانی بیابند و تمام عمر در شکرِ چنین موهبتِ کبریٰ و عطیهٔ عظمیٰ که از درگاهِ واهب العطایا نصیب این برگزیدهٔ بارگاهِ کبریا گردیده صرف نمایند حقِ سپاس گذاری بجا نیاورده باشند، ایزدِ متعال ذاتِ والاصفاتِ قدسی سماتِ اعلیٰ حضرت را که مظهرِ اتمِ مکرمت و افضال است فراواں سال مسند آراے جاه و جلال داشته عالمیاں را قرنهاے بیشمار از میامنِ وجودِ مسعود فائض الجودِ آنحضرت کامیاب و بهرمند گرداناد

٨
١١٤

داعیِ دولت[1] مؤید محمد سلطان زمینِ عبودیت و بندگی بلبِ ادب بوسیده و قواعدِ غلامی و خانه زادی بجا آورده

[1] یہ خط بھی اورنگ زیب ہی کا لکھا ہوا ہے،

ذرّہ صفت بموقفِ عرضِ سعادت اندوزانِ بارگاہِ خلافت میرساند کہ آرایشِ بزمِ سلطنت و جلال وزینتِ ہنگامۂ دولت و اقبال یعنی جشنِ وزنِ اقدسِ قمری کہ عنوانِ صحیفۂ سعادت و فہرستِ مجموعۂ کرامات است، برذاتِ مقدسِ قبلۂ جہان و جہانیان کہ ہزاران جانِ این خانہ زادان فدائے خاکپائے مبارک ایشان درخور و سزاست، فرخندہ و خجستہ باد،

حق سبحانی تعالیٰ آثارِ این روزِ بہجت افروز را موجبِ آسایش و آرایشِ عباد و بلاد ربع مسکون ساختہ، این جشنِ عالم آرا را تا بقائے دوران زینت بخشِ انجمنِ کون و مکان داراد، و بالنبی و الہ الامجاد ا

$\frac{9}{115}$

کمترینِ خانہ زادانِ دعاگو زمینِ عبودیت بلبِ ادب بوسیدہ و آدابِ بندگی و خانہ زادی بجا آوردۂ ذرّہ وار بموقفِ عرض پرستانِ حریمِ اقدس و حطیمِ خلافت میرساند کہ طلوعِ صبحِ ہزاران شرف و سعادت و سطوعِ اخترِ فراوان عزت و کرامت یعنی آرایشِ وزنِ مقدسِ قمری کہ ابدالدہر انجمن افروزِ مجامعِ انفس و آفاق و فروغ بخشِ بزمِ ہستی خواہد بود بذاتِ اقدسِ قبلۂ جہان و جہانیان و کعبۂ عالم و عالمیان کہ از دیادِ بقائے آن منتظمِ انتظامِ کارخانۂ ایجاد و موجبِ آسایشِ عباد است، مبارک و خجستہ باد،

حق عز اسمہ ساکنانِ بسیطِ زمین را از برکاتِ این روزِ نشاط افروز بہرہ مند گردانیدہ، سایۂ خلافت پیرایۂ اعلیحضرت تا انقراضِ زمان برمفارقِ خانہ زادان مخلد و مبسوط داراد،

ا؎ یہ خط زیب النساء کی طرف سے ہے، لیکن یہ بھی اورنگ زیب کا بتایا ہوا ہے،

(۳)

عدالت شاہجہان و جنگ برادران

۱/۱۱۶

(الف)

مرید عقیدت سرشت کہ تمام ایام عمر خود را بآرزوے فدای یک روزہ حیات ابد قرین قبلہ و کعبۂ دوجہانی میخواہد، ہزار بار تصدق پیر و مرشد خویش شدہ ذرہ آسا بعرض اقدس اعلیٰ میرساند کہ از استماع خبر عارضہ کہ بمزاج وہاج قدسی امتزاج مبارک طاری[1] شدہ بود آنچہ بریں مرید فدوی گذشتہ بر عالم السر و الخفیات ظاہر است، از غایت کلفت و دل تنگی و وحشت سراسیگی زندگانی تلخ گشتہ جہان روشن در نظر تاریک شدہ بود، المنۃ للہ تعالیٰ و تقدس درچنیں وقتیکہ سررشتۂ طاقت و شکیبائی از دست دادہ نمی دانست کہ چہ چارہ سازد ابواب عنایت و رحمت ایزدی برروے روزگار عالمیاں مفتوح گردیدہ، نوید صحت و استقامت ذات والا صفات کہ خلاصۂ ادوار و اکوان و واسطۂ انتظام مہام جہان و جہانیاں است سامع افروز شدہ و انواع بہجت و سرور روے نمودہ حزن و اندوہ رخت بربست، ع

بریں مژدہ گرجاں فشانم رواست

کہ این[2] مژدہ آسائش جان ماست

حق جلّ شانہ سایۂ بلند پایۂ عمر و دولت اعلیحضرت را کہ آسائش عباد و آرائش بلاد و حیات و زندگانی مریدان و بندہا وابستہ بداں است، فراواں سال انجمن آراے بزم سلطنت و اقبال داشتہ وجود فائض الجود[3] قبلہ و کعبۂ حقیقی را از عین الکمال عوارض و مکارہ صیانت کناد، ع

الٰہی در جہاں چنداں بمانی ۔ کہ برخاک فلک تکبیر خوانی

---

۱ ن طاری ۲ ب مصرعہ ثانی محذوف ۳ ب فائز الجود،

(ب)

خانہ زادِ[1] عقیدت نہاد زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ و سلامتِ ذاتِ والا صفاتِ اعلیٰ حضرت را از درگاہِ ایزدی مسئلت نمودہ ذرّہ صفت بموقفِ عرضِ سعادت اندوزانِ حضور موردِ النور میرساند کہ از استماعِ خبرِ عارضہ کہ بمزاجِ قدسِ امتزاجِ اشرف طاری شدہ بود آنچہ بریں خانہ زاد گذشتہ بر دانائے نہان و آشکارا ہویدا است و از کثرتِ اندوہِ وحشت و دل تنگی ہجرت از زندگانیِ خویش برآمدہ میخواست جانِ خود را تصدق نماید الحمد للہ والمنۃ کہ در اثنائے ایں حال کہ جہانِ روشن در نظر ہا تیرہ می نمود، عنایتِ الٰہی شاملِ حال گردیدہ نویدِ صحت و تندرستیِ ذاتِ گرامی آیات کہ انتظامِ مہامِ جہان و جہانیان و حیات و آسائشِ خانہ زادان منوط و مربوط بدان است بلند آوازہ شد و ابوابِ بہجت و شادمانی بر روی روزگارِ اقاصی و ادانی مفتوح گشتہ و عالمیان را انتظامے تازہ و استقامتے بے اندازہ حاصل آمد،

ایزد متعال سایۂ بلند پایۂ عمر و دولتِ اعلیٰ حضرت را تا انقراضِ دوراں بر مفارقِ مریدان و خانہ زادان پایندہ و گسترہ دارا د و وجودِ اقدسِ قبلہ و کعبۂ حقیقی را از جمیعِ عوارض و مکارہ صیانت کناد ؎

درظلِ آفتابِ تو آسودہ اند خلق　　　　یارب مباد تا بقیامت زوالِ تو

$\frac{۲}{۱۱۷}$

چوں[2] ہنوز پردہ از روے کار بر نیفتادہ بود بدرگاہ عالم پناہ عرضداشت نمود کہ :-

"چوں ایں مرید از اوضاع و اطوارِ معظم خاں استشمامِ رائحۂ بے اخلاصی و روگردانی نمود، لاجرم او را مقید گردانید، و اگر چنیں نمیکرد، بغائلہ شبہ و شائبہ شک گریختہ باز بسر دارنِ دکھن می پیوست"

[1] یہ خط شہزادہ محمد سلطان کی طرف سے لکھا ہوا ہے، لیکن چونکہ اس کی عبارت صاف طور سے اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ یہ بھی اورنگ زیب ہی کے قلم سے ہے، اس لیے اس خط کو اسی سلسلہ میں درج کر دیا گیا ،　　[2] منقول از ظفر نامہ عالمگیری، یہ خط شاہجہاں کے اس خط کے جواب میں ہے جو اس نے میر جملہ کی گرفتاری کے خلاف اورنگ زیب کو لکھا تھا، یہ برہان پور ہی کا لکھا ہوا ہے ،

۳
۱۱۸

عرضداشتِ[1] کمترین فرزندان محمد اورنگ زیب، بعد از تقدیمِ مراسمِ عبودیت و آدابِ فدویت ذرّہ وار بموقفِ عرض پایۂ سریرِ خلافتِ جہانبانی میرساند، کہ دریں ولا فرمانِ عالیشان، سعادت عنوان کہ بدستخطِ خاصِ ید بیضا خواص، مشعر بر حصولِ صحتِ مزاجِ اقدس وشخصِ مقدس، ومنعِ ایں ذرّۂ بے مقدار درآمدن بآستانِ فلک نشان وصدورِ حکم قضا امضا براینکہ "اگر اورا استیلاے شوقِ ملازمت کیمیا خاصیت دامنگیر شدہ بود، بایستے اوّل عرضداشت مکبر پاسِ گردوں اساس ارسال می داشت، وبرا حصولِ جواب باستلامِ عتبۂ سپہر بنیاد روانہ می شد"، رقم زدۂ کلکِ اقبال معجز نگار شدہ بود، چون وحیٔ آسمانی نزولِ اجلال فرمود، باستقبالِ سعادت اشتمالِ آں شتافتہ پیشانیٔ نیاز وعبودیت بسجدۂ بندگی نورانی ساخت،

قبلۂ دین ودنیا سلامت! چوں مکرر استماع یافت کہ ذاتِ ملکی صفات از تکسیرِ بدنی نہایت نقاہت وضعف بہم رسانیدہ وہمین برادر متصدیٔ امورِ سلطنت شدہ، اوامرِ احکامِ بادشاہی بدونِ عرضِ اقدس بطورِ خود سرانجام دادہ وہیچ امرے باختیارِ والا نگذاشتہ، حتی کہ خطابِ خانی ومنصبِ کلاں بہ نوکرانِ خود می دہند، ودر اکثر صوبجات وچکلہا پیشکاران دیوانیانِ فوجداران ووقائع نگاران ودیگر اہلِ خدمت از جانبِ خود تعیین کردہ اند، وبراے نامبود (براے نام؟) راے رایان را در کچہری می نشانند والا تمام رتق وفتقِ معاملاتِ خالصہ ودیگر امورِ مالی وملکی بعہدۂ اہتمامِ معین الدین خاں کہ الحال خطابِ وزیر خاں یافتہ مقرر کردہ اند، وتعیین ساختنِ افواج بر سرِ برادرِ والا قدر محمد شجاع بے صلاحِ آں قبلۂ جہان و

[1] منقول از کتاب انشا رالف ۵۶ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال: - یہ خط برہانپور سے روانگی کے بعد اس خط کے جواب میں ہے جو شاہجہاں نے اورنگ زیب کو اس بات کے متعلق لکھا تھا کہ وہ جہاں تک پہنچا ہو وہاں سے واپس ہو جائے ۲ے مشتمبر؟

بجهانیان بوقوع آمده، هرگاه حال چنین باشد مریدانِ خاص و فرزندانِ با اخلاص را لازم است که خار ازمیان برداشته بدریافتِ ملازمتِ قبلهٔ کعبهٔ حقیقی سعادتِ دارین حاصل کنند، و درین وقت بخدمتِ فیض موهبت مستعد گردیده بموجبِ حکمِ قدسی در تمشیت و انتظامِ ممالکِ محروسه که از بدپروازی همین برادر درهم خورده، سعی و اجتهادے بکار برند، و هرکه از بندهاے بادشاهی بمقتضاے حرام نمکی مصدرِ شوخی و بے اعتدالی گردیده سزاے لائق درکنارِ او نهند،

لهذا این فدوی عقیدت سرشت بعزمِ سرانجامِ مطالبِ معروضه فی الصدور از مکانِ اقامت خود کوچ نمود، امید آن است که بعنایتِ الٰهی و اقبالِ عدو مالِ حضرتِ شاهنشاهی باسرع اوقات کامیابِ مافی الضمیر شود، زیاده عرض گستاخی است،

۴

۱۱۹

(الف)

بعرض[۱] اشرفِ حضرت[۲] ظلِ سبحانی خلیفة الرحمانی میرساند که چون اختیارِ روا داریِ ملکی و مالی آنحضرت نمانده و موادِ استقلال و تصرفِ شاهزادهٔ کلان درحل با عقد[۳] امورِ جهانبانی ازان گذشته که بشرح و بیان راست آید، لاجرم بوسیلهٔ مزیدِ عزت و اعتبار و علتِ دوامِ تسلط و اقتدار همواره درمقامِ ایذا و آزار نیازمند بوده و مدارِ کار برپیش رفتِ خواهشِ طبعِ خویش نهاده، آنچه متضمنِ فسادِ بلاد و عدمِ صلاحِ عباد بود بعمل می آورد، و راهٔ منافع از هرسو بر روے خیراندیش مسدود ساخته خواست که باین طریق ابوابِ مداخلِ خزانهٔ دکن که قلت زانٔ علتِ خرابی و پراگندگیِ لشکر است، بر روے روزگارِ این رضا جوے فراز نمود[۴]،

---

[۱] منقول از فیاض القوانین و مقابلۂ عمل صالح؛ یہ خط دھرمات کی لڑائی کے بعد جہاں آرا کے خط کے جواب میں ہے کہ اصل وہ خط شاہجہاں کے اشارہ سے لکھا گیا تھا۔ [۲] عمل صالح "حضرت" محذوف؛ [۳] عمل صالح حل و عقد. [۴] عمل صالح نموده،

چنانچه در عین وقتِ کار که حسب الحکم لشکر بر بیجاپوریان کشیده بصد هزار سعی کار بر آنها تنگ ساخته در مضیقِ قبل[1] داشت و نزدیک بود که بشکستے گرامند بگیرد یا همه را مستاصل مطلق ساخته بیجان[2] دبے پا کند، سزاولانِ شدید بطلبِ لشکر فرستادهٔ بهانی نواکرانِ خود را بقصدِ تسلیِ قلب و استمالتِ خاطرِ بیجاپوریان تعین نمود، و وقوعِ این معنی و خبرهاے مختلفِ کوفتِ اشرف موجبِ خیره چشمیِ غنیم گشته، وهن و فتورِ[3] تمام در مبانیِ ثباتِ قلبِ دلاورانِ لشکر راه یافت و بنابرین مصلحت که عین مفسده بود اکثر مردم سرِ خویش گرفته بهر طرف متفرق شدند، اگر خدا نخواسته در ملکِ غنیم چشم زخمِ عظیم بلشکرِ ظفر اثر میرسید و در سائرِ اقلیم[4] سبعه شهرت یافته موجبِ خفتِ دولتِ پایداری شد، یقین که تلافی و تدارکِ آن از حیزِ امکان و قوتِ اقتدارِ اشرف بیرون بوده از عدم عاقبت اندیشیِ شاهزادهٔ کلان عمرها صورت نمی بست، بکرمِ الهی نیازمند صاحبِ این حال بود که باوجود بے مددیِ اعوان و انصار دل بر کارگریِ تائیدِ الهی بسته و نظر بر راهِ عقده کشائیِ اقبال کشاده اهلِ عناد را سر کوفته و گوش تافته بعد از فوزِ[5] مطلب با خیلِ سعادت صحیح و سالم از حدودِ آن[6] ملک گذارده شده بمقصد پیوست،

و باوجود این مایه بے مددی و کارشکنی اکتفا نموده بے سابقهٔ تقصیر و اندک بے روشی و لغزش که مستلزم فی الجمله کم لطفی و سزاوارِ کم توجهیِ آنحضرت بوده باشد، محال برآرا از جاگیر هیچ مینے درست اعتقاد رضاجو تغیر نموده تنخواهِ طلبِ آن چنان ناخلفے که بموجب[7] سر از دائرهٔ اطاعت و انقیاد برآورده مصدرِ گوناگون بے ادبی و فساد گردیده بود، نمود، و بروفقِ[8] ارادهٔ ناصواب همگی مطالبِ بیجا داعیِ دو تنخواه را بطریقِ ناشایسته خاطرنشانِ اشرف کرده جسونت سنگه را با لشکرے گران سنگ بقصدِ انتزاعِ مختصر ملکے که نامزد نیازمند شده بود

---

[1] عمل صالح قتل، [2] عمل صالح بیجا، [3] عمل صالح ذهن فتور،

[4] عمل صالح اقالیم. [5] عمل صالح قور، [6] عمل صالح این ملک، [7] عمل صالح بموجب.

[8] فیاض القوانین بر وفق و برارادہ،

فرستاد، وقصدِ آں نمود کہ بہر صورتے کہ رو دہد و بہر طریق کہ پیش رود قطعاً ناخنِ تملکِ خیر اندیش در محالِ متعلقۂ بادشاہی ہندنہ گشتہ یک کفِ زمین نیز در قبضۂ قبض و تصرفِ خیر خواہ نماند،

چوں مجاریٔ احوال بریں منوال مشاہدہ افتاد و سابق کار بریں نہج ملاحظہ گردید و آنحضرت از روے بے اختیاری مطلقاً باختیارِ او شدہ، مقیدِ تفتیشِ امورِ ملکی نمی شوند و سائرِ فرزنداں راگفتہ او دشمن انگاشتہ بہر چہ تجویز نماید، فرامین صادر میفرمایند، پاسِ ناموسِ عزت بر ذمتِ ہمت گرفتہ بخاطر قرار داد کہ خود بسعادتِ ملازمتِ اشرف رسیدہ حقیقتِ معاملہ را بوجہِ معقولہ خاطر نشانِ اشرف سازد، راجہ جسونت سنگھ از ورود و صدورِ ایں مرید خبر یافتہ بتحریکِ کمالِ بے سعادتی ہنگام کوچ سرِ راہ بر عبورِ خیلِ اقبال گرفت، ناچار طریقِ تنبیہ و گوشمالیٔ آں کوتاہ اندیش فراپیش گرفتہ آں سست راے را کہ خارِ مانعِ سرِ راہ شدہ بود شکستِ سخت دادہ از راہ برخیزانیدہ شد،

بر راے عالم آراے ظاہر است کہ اگر سواے دریافتِ سعادتِ ملازمت ارادۂ دیگری بود بدست آوردنِ او و ہمراہانش کہ بحالِ تباہ در روزِ سیاہ پے سپرِ وادیٔ ہزیمت بودند چہ قدر کار بود،

اکنوں شنیدہ میشود کہ شاہ بلند اقبال لواے خصومت برافراختہ بارادۂ مقابلہ بدھولپور رسیدہ اند، چوں موجۂ ایشاں باہجوم نے غنیمے لشکر شکن بہیچ وجہ صورتِ بستنی و نقش مرادش باشتلِ حریفے پرفن اصلاً درست نشستنی نیست، صرفہ دریں ست کہ معاملہ را بطرح انداختہ چندے بصوبِ پنجاب کہ در تیول ایشاں مقرر است، شتافتہ خدمتِ حضورِ اقدس باختیارِ ایں مریدِ مرشد پرست واگذارند، بعد ازاں بہر چہ راے عالم آراے اقتضا کند بعمل خواہد آمد،

(ب)

* چوں مکتوبِ صدر آراے عظمت و اقبال بمطالعہ، والاآں مرکزِ دائرۂ عظمت و جلال در آمد در جواب

اک عرضداشت مشتمل بر مقدمات ذیل در خدمت بندگان اعلحضرت خاقانی ارسال داشته محمد فاروق را بعد عبور از آب چنبل رخصت اختصاص بخشیده

در یں ایام زمام مہام سلطنت و دارائی و عنان امور ملکی و مالی از قبضۂ اختیار حضرت بیروں رفتہ و اعلام تغلب و اقتدار شاہ زادہ کلان در قبض و بسط امور سلطنت و فرماندہی ارتفاعے پذیرفتہ کہ اندازۂ آں را حوصلۂ تقریر و تحریر بر نمی تابد، و او بنا بر قدرت و مکنت خویش ہمت باستیصال نہال جو د اخوان مقصود گردانیدہ، روز بروز سعی و اجتہادش دریں باب ہمت تزائد می پذیرد،

چنانکہ سلیمان شکوہ را با فواج گراں بر سر شاہ شجاع کہ فرزند رشید آنحضرت است تعیین کردہ ناموس و نام سعی و وسائلہ او بباد فنا در دادہ آنجناب چہ مایہ مذلت و خفت از تواسۂ پرویز کشیدہ در پیش اہل جہاں خجل و شرمسار گردیدہ،

و ہمچنیں بمقتضائے ہوائے نفس و خواہش طبع خویش بنائے کار براں نہادہ پیوستہ در تنقیص و تضییق احوال و تضیع و تخریب مہام ایں نیازمند بدل جہد مینماید، و ہمیشہ کارہائے مبائن دین و ملت کہ مستلزم فساد امور بلاد و عباد باشد از و بظہور میرسد ابواب منافع و مداخل بر روے روزگار ایں خیر خواہ مسدود گردانیدہ، انواع منقصت و اقسام مضرت رسانیدہ،

در ایامے کہ حسب الاشارۂ اقدس بر ولایت بیجاپور لشکر کشیدہ بہ تسخیر بعضے قلاع آں ولایت می پرداخت، و امراو سپاہ بمحاصرہ اشتغال ورزیدہ داد جانفشانی می دادند و مخالفاں از اطراف و جوانب ہجوم آوردہ در سد و ممانعت و مدافعت بودند، و اخبار موحش بیماری ذات اقدس شیوع یافتہ باعث تحیر و تفکر اولیا و خیرگی و شوخی اعدا، شدہ بود، محصوران گلبرگہ کہ جانبازان موکب اقبال بعد از

لہ یہ سابق خط کا وہ خلاصہ ہے جو عاقل خان رازی نے اپنی تاریخ میں دیا ہے، اور اسی سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ یہ خط اگرچہ شاہجہان کے نام ہے، لیکن در اصل جہاں آرا کے خط کا جواب ہے،

تسخیرِ قلعهٔ بیدر و کلیانی بمحاصرهٔ بلدهٔ مذکور پرداخته بودند، و مضیقِ محاصره دلتنگ تر از غنچه شده کار بر اں قریب شده بود، که صورتِ افتتاح رو نماید، مسند آرای حکومتِ بیجاپور از ترکتاز بهادرانِ اقلیم ستاں سخت بستوه آمده، در فکرِ آں فرو افتاده بود، که پیشکشے لائقِ سرانجام داده ولایتِ خود را از صدمهٔ سپاهِ فیروزی دستگاه مصئون گرداند والّا تهیهٔ آں داشت که دلاورانِ کتیبهٔ اقبال او را عنقریب مستاصل ساخته ولایتش ضمیمهٔ ممالک محروسه گردانند، در خلالِ ایں حال شاهزادهٔ کلاں ملازمانِ خود را بطلبِ امرای بادشاهی و تسلّی و استمالتِ حاکمِ بیجاپور تعین نمود، آنها پیغامهای عنایت و مهربانی انگیز بوالیِ بیجاپور رسانیده، او را در وادیِ لجاج و عناد نسبت بایں مرید دلیر تر ساختند و سرورانِ بادشاهی را بمبالغه و اهتمامِ تمام از پیرامونِ بلدهٔ گلبرگه که کارِ کشایش نزدیک رسیده بود، برداشته در رواں کردن و بردنِ آنها بدال غایت مراتبِ تاکید و جهد بظهور رسانیدند، که فرصتِ رخصت و مجالِ وداع نیافته، و ایں خیرخواه را نادیده، بر جناحِ استعجال عازمِ درگاه جهاں پناه شدند، و ازیں جهت قافیهٔ وقت بریں نیازمند بغایت تنگ گشته، بورطهٔ تحیر و تفکر در افتاد، بحکمِ ضرورت، کارِ صورت یافته و بانجام قریب شده را برهم زده، محض بیمنِ ایزدی و اقبالِ بیزوالِ خود را ازاں ورطهٔ سیه حالِ خطیر برآورد، و به هزاراں جرِ ثقیل و اصابتِ تدبیر از میانِ انبوهِ غنیم برآمده، سالماً بما رسید، عیاذاً بالله اگر چشم زخمے می رسید، در اطراف و اکنافِ جهاں شهرت یافته لکهٔ بدنامی و خالِ خفت و مذلت سالهای دراز بر روی دولت پایدار می ماند، و بر جریدهٔ روزگار ثبت می گردید، و پیداست که تدارک و تلافیِ آں بواسطهٔ عدمِ دوربینی و ناعاقبت اندیشیِ شاهزاده کلاں که محض و رای کارِ خویش مطمحِ نظر داشته اگر عالمے را آب برد، غمے ندارد، از دائرهٔ امکان و حیزِ قدرتِ بندهای بادشاهی بیروں بود، ایں مرید از بس ممارست در امرِ جانبازی و مهارت و مزاولت در کارِ بزد و پیکار و آشنائی باطرز و شیوهٔ ستیزه ورانِ ایں دیار از هجوم و ازدحامِ اعدا احسابے نگرفته بچاقِ تهور و جلادت فرقِ مخالفاں کوفته باستظهار و پشتیبانیِ اقبالِ ابد اتصال لشکر را ازاں گردابِ شورش و فساد در ضمانِ سلامت

بیروں آورد،

وغریب تر آنکه بدیں بے مددی وخسارت وکارشکنی وخصومت که در ایران وتوران اشتهار پذیرفته اکتفا نه کرده، محالِ برار را بے سابقه تقصیر و کوتاهی از جاگیر ایں خیر خواهِ رضا طلب که جز ارادت و اعتقاد و جانفشانی واخلاص امرے دیگر را بخاطر راه نه داده، تغیر کرده باں چناں ناخلفے زیاده سرے که پاے از حدِ خود بیروں نهاده، مرتکبِ انواعِ گستاخی و بے ادبی و مصدرِ تقصیراتِ عظیمه گشته و لواے بے اعتدالی وفساد در عرصهٔ بغی وعناد برافراشته تنخواه نمود، و کیفیت حالِ داعی خیر خواه را بواسطه غرض و خواهشِ نفسِ خویش بخلافِ واقعه بعرضِ اشرف رسانیده، بمحض بهتان وافترا، دامانِ حالِ ایں خیر اندیش را غبار آلودِ جرائم ولوث آمودِ ذمائم وانمود، و بالتماس و الحاح تمام جسونت سنگه را به لشکرِ گراں بر سرِ داعی گماشت، ومطمح نظرِ آں داشت، که دریں ضمن و لا تیے مختصر که از پیشگاهِ عاطفت و اشفاق حضرت بایں مرید مرحمت شده، بهر بهانه که میسر آید، انتزاع نماید، وایں فدوی را آوارهٔ فناے بیکسی وغربت وسراسیمهٔ صحراے محن وکربت گرداند،

بس که از راهِ زمزمه دستاں در مزاجِ اشرف اقدس تصرف کرده، حضرت قولِ او را تصدیق فرموده سائر فرزندان وفدوی اخلاص طینت را دشمنِ دولت فرا گرفته در حقِ ایں سرگردانانِ سرابگاهِ حسرت[1] وحرماں هرچه او تجویز مینماید بے تامل حکم میفرمایند، وقطعاً تفحص وتفتیشِ حالِ ایں بے گناهان و توجه وغور در امورِ ملکی ومالی نفرموده، زمامِ رتق وفتق ومهامِ جزوی وکلی بکفِ اختیار وقبضهٔ اقتدارش باز گذاشته اند، واو خود بے غائله شک وشائبه ریب تشنهٔ خونِ ایں بیگناهان است، چوں کار بدیں حد رسیده وصورتِ حال بدیں منوال انجامیده حفظِ جان وپاسِ ناموسِ خود از مقتضیاتِ عالمِ عقل و منشاتِ دنیاے خرد[2] دانسته عازمِ استلامِ سدهٔ سدرهٔ منزلت سپهر احتشام گردید، تا صورتِ حال وحقیقتِ معامله بحجج وبراهین

[1] نسخهٔ دیگر حیرت حرمان،

معقوله در خدمتِ عاکفانِ پایهٔ اورنگِ جهانبانی مکشوف گرداند، بیت

عدلِ سلطان گر نه پرسد حالِ مظلومانِ عشق

گوشه گیران را ز آسایش طمع باید برید

چون این خیرخواه قطع مسافت نموده بجوائی اجین فائز گردید، جسونت سنگه که باشارهٔ شاهزادهٔ کلان باینداروآزار این خیرخواه مامور بود، بسلسله جنبانی جهل و نادانی سنگِ راه گشته بقدمِ ممانعت پیش آمد و بے ملاحظه[1] آدابِ حقوق، دلیرانه تحکم نمود، که مراجعت نموده بمکانِ خود برود، والا خواهد دید، آنچه خواهد دید، چندانکه مردمِ هوشمند سخندان فرستاده بعنوانِ معقول آن متکبر جهول را براراده خود آگاهی بخشیده تصریح نمود، که یار زومندی و فدویت تمام محرزِ سعادت حضور فائض النور و محرمِ طوافِ کعبهٔ امانی و آمالِ بندگانِ نزدیک و دوراست چرا مانعِ سعادت میشود، آن ناعاقبت اندیش اصلاً بمعقولیت آشنا نشده بتکلیفِ جهالت و غرور بیشتر در مراتب منع و ردع افزود، لاجرم بینهٔ جهل و پندارِ پوچ از گوش هوش دور کردن و آن ظلوم جهول را از پیش راه برداشتن بحکمِ ضرورت بر ذمه همتِ عقیدت نهمت واجب گردید، واگر غیر از تحصیلِ سعادتِ زمین بوس اشرفِ اقدس اعلیٰ امرے دیگر مرکوزِ خاطر می بود، بر ضمیر خورشید تنویر همایون روشن و هویداست که اسیر کردن او و رفقایش که چنین شکستِ فاحش یافته بحالِ منکر سراسیمهٔ گرد وادیِ انهزام گشته بودند چندان تعذرے نداشت[2]

واکنون که شاهزادهٔ کلان خود با سپاهِ گران تا دهولپور تشریف آورده معابراتِ چنبل و مسالک را برایں خیرخواه مسدود ساخته، جابجا افواج و توپخانه گذاشته باعتقادِ خویش راهِ عبور برایں خیر اندیش بسته بودند، چون این مرید را، غیر از ادراکِ دولتِ زمین بوسِ حضورِ پرنور با هیچ کس سرِ مقابله و پیکار نبوده[3] و نیست از گذرِ بهداور، از آبِ چنبل عبور نموده عازمِ زمین بوسِ اقدس گشت،

---

[1] ن: متحمات عالمِ عقل و مستمات شائستهٔ خرد، [2] ن: مقاتله

[3] ن: نبوده، بست پنج کروهی از بهداور،

چناں شنیده میشود که آنجناب حرمانِ ایں ارادت کیش اخلاص سرشت از سعادتِ خاک بوسِ همایوں بجد برخواسته اشتعالِ نائرهٔ قتال پیش نهادِ همت دارند، چوں آنجناب را با چوں من مریدِ ارادت سرشت بمقابله و ممانعه پیش آمدن و هنگامهٔ حرب و مصاف آراستن عقلاً[1] و نقلاً سنجیدهٔ میزانِ استحسان نیست لازم که از سلوکِ مسلکِ فساد و اعتساف انحراف نموده از اقدام برامرے که منتجِ اختلالِ احوالِ خلائق باشد، اجتناب و احتراز ورزند، و اگر بنا بر توغل در لجهٔ غرور و استکبار و نظر بر کثرتِ اعوان و بسیاریِ انصار خواه ناخواه بافروختنِ آتشِ کارزار و گرم نمودنِ بازارِ پیکار همت گمارند فدوی عقیدت سرشت بحکم الضرورة تبیح المحظورات صرفه نخواهد کرد،

پسندیدهٔ عالمِ صواب آن است که بزرگی را کار فرموده، بساطِ کرد و فر[2] در نوردند[3]، و بالفعل بصوبهٔ[4] پنجاب که در جاگیرِ آں جناب مقرر است، شتافته چندے خدمتِ حضورِ همایوں را بایں خیرخواه سراپا اعتقاد واگذارند، بعد ازاں هرچه در مرآتِ رائے جہاں نمائے جلوهٔ ظهور نماید شرفِ صدور خواهد یافت،

$\frac{5}{120}$

مراسمِ سجده و تسلیم و لوازمِ تعظیم و تکریم بجا آورده بعرض میرساند که فرمانِ فرخنده عنوان مشتمل بر کیفیتِ آرزومندیِ خاطرِ فیض مظاهر و زود رسیدنِ ایں پرورده نعمت و برآوردهٔ تربیت[6] بزمین بوسِ حضورِ فائض النور شرفِ صدور و عزِ ورود یافته از دریافتِ مضمونِ اشفاق مشحونِ آں جریدهٔ فیض که هر کلمه اش سرمایه ده[7] انوارِ برکات و هر فقره اش پیرایه برائے حیات بود، سرتاسرِ صفحهٔ خاطر زینتِ جمعیت و طرازِ شگفتگی یافته روکشِ نسخهٔ رنگیں بهار گردید، فروغِ آں آیاتِ رحمت و شمولِ نشانِ[8] عاطفت از سرِ نو پرتوِ وصول بربام و درِ طارمِ دماغ گسترد،

---

[1] ن: عقلاً . . . . صرفه خواهد کرد: محذوف، [2] ن: نوروند، [3] ن: بولایت [4] ن: برود،

[5] منقول از فیاض القوانین و عمل صالح، شاہجہاں نے اورنگ زیب کو بلانے کے لیے فاضل خاں کو ایک خط دے کر بھیجا تھا، یہ اسی خط کا جواب ہے، [6] ن: بر تربیت [7] فیاض القوانین: سرمایۂ انوار [8] عمل صالح: نشاطِ عاطفت،

سرشارِ نشۂ مسرت و طراوت ساخت، شکرِ این عنایاتِ تازہ و مرحمتِ بے اندازہ کہ از ظرفِ طاقتِ تحریر و تقریر بیرون ست از تنگیٔ دستگاہِ لفظ و معنی چہ گونہ بتقریرِ زبانِ کثرت بیاں راست آید، ع

هم مگر لطفِ شما پیش نهد گامے چند

الحمد للہ والمنۃ کہ خاصیتِ صدقِ ارادتِ مضمر و خلوصِ عقیدتِ مکنون در ضمیرِ منیرِ آنحضرت کار خود کردہ بتازگی فروغِ ظهور از نهاں کدۂ باطن بر روے روز انداخت[۱] و سلسلہ جنبانیٔ اقبالِ آسمانی و فیضِ خواهشِ جسمی و جانی بفوزِ کمالِ عنایتِ حضرتِ ظلِ سبحانی رسیدہ، گلشنِ امید و مراد را شگفتہ و خنداں ساخت، اکنوں کہ کار از اظهارِ عواطفِ رسمی و مراحمِ ظاهری گذشتہ بخواهشِ حقیقت رسیدہ و رائحہ التفاتِ معنوی بمشامِ آرزو فائز گشتہ، باعثِ حیاتِ[۲] مزید گردیدہ، امیدوار است کہ اسبابِ مواصلتِ این دورافتادہ در وقتِ مسعود و ساعتِ سعادت آمود دست بهم دهد، و از فیضِ قدمبوسِ مبارکِ آنحضرت کہ فی الحقیقۃ برکتِ روزگار و آیتِ رحمتِ پروردگار[۳] اند و روزگاراں انتظارِ این وقت[۴] و آرزوے روزی شدنِ این روز داشت، بمرادِ خاطر فیروز گشتہ از تجلیٔ دیدارِ فائض الانوار روزنۂ[۵] منتظرِ دیدہ را روکشِ دریچۂ مشرقِ مهرِ انور[۶] سازد،

زیادہ ازیں درازنفسی (را) کوتہ اندیشی میداند،

$\frac{۶}{۱۲۱}$

"آں مسندآرائے خلافت و جهانبانی پس از اطلاع بر مضمونِ منشورِ عنایت و مهربانی آدابِ ادب و مراسمِ اخلاص کما ینبغی مرعی داشتہ زبانِ گوهر بیاں بپاسخ بگشاد"

"لله[۷] الحمد والمنۃ کہ این نیازمندِ درگاہِ شاہنشاہِ بے مثال و بے مانند از بدوِ اهتزازِ روائحِ عقل و تمیز الی الآن باندازۂ امکانِ بشری و طاقتِ انسانی در تمهیدِ قواعدِ ارادت و اعتقاد[۸] و تشیید مبانیِ صدق

۱؎ عمل صالح، انداخت ۲؎ عمل صالح مزید حیات، ۳؎ فیاض القوانین "اند" محذوف ۴؎ ق. روزن ۵؎ فیاض القوانین مشرق الانوار، ۶؎ منقول از ظفرنامہ عالمگیری فاضل خان دوسری مرتبہ آتا ہے اور یہ دوسرے خط کا جواب ہے، ۷؎ ق الحمد للہ والمنۃ این نیازمند ۸؎ ق اعتبار و تبشیر بیانی،

وسداد خود را مقصور ساخته در ضبط سر رشتهٔ استرضاے خاطر همایوں کوشیده، از صراط مستقیم عبودیت و جانفشانی انحراف جائز نداشته و نمی دارد و در راه بندگی و عقیدت ثابت دم[1] و راسخ قدم است،

لیکن از ممر ظهور ایں مقدمات که بنا بر ارادت ازلی و مشیت لم یزلی در میاں آمده بمقتضاے طبیعت بشری مغلوب واهمه و هراس گشته جرأت آں نمانده که باطمینان قلب و جمعیت باطن عازم احراز سعادت حضور پرنور تواند شد، و از آرزوے خاطر فاتر ایں مستمند سراپا ارادت و اخلاص به نیل دولت استلام سدهٔ سپهر احتشام زیاده از آن است که حوصلهٔ تقریر و تبیین آں را بر تابد،[2] و زبان ارادت از شکرانهٔ[3] عنایات سرشار و مراحم[4] و اشفاق بے شمار اقدس قاصر، اگر آئین مرید نوازی را مرعی فرموده حکم والا شرف نفاذ رساند که بعضے از مردم ایں مرید نخست بقلعه بار یافته، بجاے جمعے[5] از ملازمان سرکار عالم مدار که بمحافظت دروب و مداخلت مامور اند، قرار گیرند، و از پیشگاه عنایت خسروانی بحراست ابواب قلعه امتیاز و اختصاص یابند، ایں فدوی جانسپار بجمع[6] خاطر و سکون باطن و اطمینان دل بحضور اقدس رسیده، سعادت زمین بوس اشرف حاصل نماید، و زبان عقیدت بیان بعذر تقصیرات بکشاید، غایت مرید نوازی خواهد بود،

۱۲۲[7]

فرمان عالیشان که از پیشگاه عنایت و احسان حضرت خلیفهٔ زمین و زمان کعبهٔ مرادات دو جهان شرف صدور یافته بود، در عزیز ترین احیان پرتو ورود بر ساحت احوال انداخته افتخار را شجرهٔ[8] و امتیاز را تذکره گردید و دیده چوں نور بینش افزاے سوادش چراغ نظر برافروخت توتیاے رسائی معرفت و سرمهٔ بینائی حقیقت در چشم کشیده، خاطر از سر نو سرمایهٔ مزید تمیز اندوخت، و همگی اندرزهاے مرشدانه را که در ضمن آں جریدهٔ فیض مندرج و مسطور بود از روے ادب اندیشی و ارادت کیشی بسمع قبول تلقی نموده بشکرانهٔ دریافت

---

۱ ق ثابت و راسخ است ۲ ق آں را بر نمی آمد، ۳ ق زبان از شکر عنایات ۴ ق و مراحم اشفاق ۵ ق جمعے از باریافتگان سرکار ۶ ق بجمعیت خاطر ۷ منقول از فیاض القوانین و عمل صالح، یہ فاضل خاں کے لائے ہوئے آخری خط کا جواب ہے، ۸ فیاض القوانین: شجره

ایں سعادتِ عظمیٰ سجداتِ نیاز ادا کردہ بحقِ سپاسِ ایں اختصاصِ خاص ممتنع الادا[1] قبل از استسعادِ حضورِ پرنور غایۃً
حتی الامکان بجا آورد،

ایں سوادِ خوانِ دبستانِ تعلیمِ الٰہی و حرف شمارِ دانشکدۂ فضلِ نامتناہی تا از سنِ تمیز بہرہ یافتہ بوسیلۂ مراتبِ معرفتِ اسرارِ مبدا و معاد، ولی بدریافتِ حقیقتِ کار رو دادہ در خطِ گردشِ روزگار بہمہ از اسرارِ ژرف نگہہای شنگرف[2] بے ملاحظہ نمودہ از حسابِ ہر کار شمار و از مقدار ہر چیز قیاس بر گرفتہ تصوراتِ بے صورت و توہماتِ بیجا بے دنیا را سرمایۂ استظہارِ خود می داند، و از نشۂ سرشارِ ایں بادۂ ہوش ربائے مرد آزمائے از جا رفتہ بسرمایۂ خود سری خیالِ عصیان و اندیشۂ طغیان باخود مخمر ساختہ مجاریٔ امور بر نہجِ استقامت و ارشاد جاری داشتہ، خود را بہ حال مریدِ صادق العقیدہ می انگارد،

قلمِ فیض رقم شکایت گونہ از وضعِ روزگار و گردشِ لیل و نہار بر صفحۂ بیان نگاشتہ بود،

دریں مقام کہ جائے گفتار نیست بعد از ادائے آدابِ معہودہ بعرضِ مقدس میرساند کہ در ضمنِ افعالِ محکمۂ حضرتِ حکیم علی الاطلاق بسے از حِکَم و مصالح مندرج است کہ عقولِ بشر پے بسرِ آں نمی تواند برد، دریں صورت بر دقایق پژوہانِ حقائق آگاہ لازم است کہ پیش آمدِ احوال مشتمل بر فوائدِ بسیار و منافعِ بیشمار انگاشتہ، انگشتِ اعتراض بر وارداتِ تقدیر (نہ) نہند و بے اغراضِ صحیحہ در بطنِ آں نہفتہ پنداشتہ، از درِ تسلیم و رضا در آمدہ در چون و چرا کشادہ نہ دارند،

غرض از تشییدِ مبانیٔ ایں تمہید شرحِ کیفیتِ حالِ خود است، کہ بر امثالِ افعالِ ایں ارادت سرشت نکات بعد الوقوع ریختۂ قلمِ عنایت رقم شدہ، در نظرِ اربابِ شہود و اصحابِ تسویۂ[3] باطن در اکثر صور بعنوانِ دیگر ظاہر و جلوہ گر میگردد، اگر بغور اندیشۂ لطف پیشۂ اصل کار را مشاہدہ فرمایند دریابند کہ حرکات و سکنات

---

۱ عملِ صالح ممتنع الادا، ۲ ایضاً - شنگرف، ملاحظہ از حساب،
۳ ایضاً تصفیہ،

خیرخواہ مطابق رضاے آں عینِ اعیانِ مکوناتؒ مرکز دائرۂ عنایات احضرت مستغنی الصفات کہ سکونِ قلب وحرکاتِ ارواحِؒ کائنات بہ تحریک وآرامِ آں کعبۂ حاجات منوط است، بودہ، درانجام کار آثار آں بطبعِ مقدس سرایت مینماید، چہ قسم آشفتہ مغز خفتہ خرد خواہد بود، کہ بایں مایۂ ارادت وایں پایۂ اخلاص شیرازۂ مجموعۂ سعادت راگسستہ نفس جز بشکرِ قبلۂ کونین برآرد، وقدم جز باطاعتِ مرشدِ دارین گذارد، یا امرے کہ باعثِ گرانی خاطرِ اقدس وخلافِ مرضیٔ منشِ اشرف باشد رواداردِ سرموے ازاں بودہ، سررشتۂ رضا وتسلیم وآدابِ تعظیم وتکریم ازدست دہد،

بہیچ کہ حضرتِ ولی نعمت رادر وقوعِ مراتبِ عاطفت قطعاً امتناعِ مراد، نیفتادہ، ایں خدمتگذار رانیز جز خلوصِ ارادت ومحض صفائی اخلاص ورآئینِ جاں سپاری وعقیدت امرے دیگر پیش نہاد ہمت نبودہ، بایں حساب ازیں نوازش برایں مرید کہ ہموارہ بسلسلہ جنبانی بختیاری وبحکم التزام حق گذاری در مراعات نسبت تربیت وپاسِ مراسمِ عنایت ہیچ جا ضنتے نورزیدہ، مضے نیست، بلکہ باوجود بمیدوئی برادرِ بزرگ بہ برکتِ رضاجوئی، بخدمت پرستیٔ آنحضرت منظورنظر ایں نامۂ عاطفت روزافزوں آمدہ وایں پایۂ والا بجھن استحقاق وشائستگی یافتہ ازتمکینِ بخت بربساطِ کاوای متمکن گشتہ دقائقِ علوِ درجات مقدارا از پلہ برادرانِ دیگر درگذرانیدہ، بہمہ حال دریں مکان نہ زبانِ شکر است ونہ مجالِ معذرت ع

ہم مگر لطفِ شما پیش نہد گامے چند

ارادہ چناں بود، کہ منشور عنایت نشور راکہ اگر ہزار جانِ گرامی بزندگانیٔ جاودانی نثار ہر کلمۂ دُرّ شاہوارِ معانی نماید، گنجائش دارد، توقیعِ رستگاریٔ دوجہانی وطغراے منشورِ سعادت جاودانی دانستہ وازکمالِ ارادت وعقیدت نشرۂ جان وحرزِ روحِ رواں ساختہ بخدمتِ فیض رتبت شتابد، اماچوں

۱؎ عمل صالح، مکوبات، ۲؎ ایضاً، ارواح وکائنات، ۳؎ ایضاً، دیا، ۴؎ ایضاً، سایہ

بسبب وقوع بعضے امور یک گونہ حجابے درمیاں آمدہ از ملاحظۂ گرانی طبع اشرف مغلوب واہمہ است اگر بحکم مرحمت نامتناہی ابواب قلعہ و مداخل و مخارج آں را یکسان بمرید سپردہ ازیں واہمہ ایمن[1] و مطمئن سازند، بمقام تلافی تقصیر آمدہ بملازمت اقدس رسیدہ رضا برضائے اشرف می دہد، و امرے کہ موجب استحقاق[2] و تصدیع آنحضرت باشد روادار آں نمی گردد،

۸/۱۲۳

"کردۂ خویش آید پیش زیادہ حد ادب[3]"

---

۱ قیاس القوانین ایمن،

۲ عمل صالح استحقاق، ۳ یہ شاہجہاں کے آخری خط کا جواب ہے، جو اورنگ زیب نے اسی رقعہ کے پشت پر اپنے ہاتھ سے لکھدیا تھا، اور یہ خط برطانوی عجائب خانہ کے قلمی نسخہ ۱۸۸۸۱ ورق ۱۷ الف اور ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کی کتاب انشا ۲۶ الف میں موجود ہے، اور اول الذکر سے منقول،

بعد از عزلت شاهجهان

تلافیِ مافات

۱/۱۲۴

بعد ادای وظائفِ عقیدت بعرضِ اقدس میرساند، والافرمان موعظت عنوان که بستم شهر صفر بخطِ نامعروف در جوابِ عریضهٔ این مرید صادر شده بود، در احسن اوقات پرتوِ وصول انداخت و کیفیتِ مضمون سمتِ وضوح یافت،

برراے خورشید ضیا پوشیده نماند که این مرید[1] بتوفیقِ الٰهی حقیقتِ دنیا و عدمِ ثباتِ دنیائے[2] بی بقا را نوعی که هست، دانسته در اطیعوا الله القدر مقتصر است که پیش رسول علیه الصلوٰت[3] و السلام خجالتها دارد، دعوی مرتبهٔ سیوم[4] را چون می تواند کرد، لیکن نسبت باهلِ روزگار بقدر مقدور در اطاعتِ اوامر[5] و نواهی الٰهی و پیروی شریعتِ مصطفوی کوشید، تا وقتیکه عنانِ اختیارِ جهانبانی بقبضهٔ اقتدارِ اعلیحضرت بود محض برای پاسِ فرمانِ ایزدی بی حکمِ والا بتشبیت هیچ مهمی[6] و مطلبی نه پرداخته و[7] هرگز قدم از حدِ خویش فراتر نگذاشته، و عالم السر و الخفیات برصدقِ این دعوی شاهد و گواه است،

ازآنجاکه بتحقیق انجامیده بود که بادشاهزادهٔ کلان در ایامِ بیماری اعلیحضرت استقلال تمام پیدا کرده در ترویج آئینِ هنود و کفار و هدمِ بنیانِ دینِ رسولِ مختار علیه الصلوٰة و السلام، کمرِ اهتمام چست بسته، غبارِ الحاد در عرصهٔ مملکت

---

۱ س و ب: این مرید محذوف ۲ ع: جای بی بقا ۳ س و ب: الصلوات محذوف ۴ ع: سوم ۵ ع: اطاعت و امر و نواهی ۶ ع: مهمی، ۷ س و ب: "و" محذوف ۸ ع: دیدم،

برانگیخته، و سررشتهٔ انتظامِ مهام از دست رفته کسے را از بندہاے حضور یاراے آن نمانده که صورتِ حال را بعرضِ اشرف رساند، و او خود را با عدمِ استحقاق شایستهٔ فرمانروائی دانسته، مربی و ولی نعمت را معزولِ مطلق[1] ساخته، چنانچه این مقدمه بخطِ مبارک در مناشیرِ پیشیں مندرج شده. بنابراں این مرید از اندیشه[2] آنکه مبادا تهاون در اصلاحِ این فساد که منجر[3] بخرابیِ بلاد و تفرقهٔ عباد بود و سببِ بازخواست و مواخذهٔ اخروی گردد تحصیلِ مثوبات را در نظر داشته از برهان پور روانهٔ این سمت شد[4]، و در آن وقت غیرِ آن دشمنِ دینِ مبین[5] (و) انوالا مرتبت که مخالفت با او گناه نه باشد[6]، در میان نبود،

قطعِ نظر ازیں[7] چون فتح و ظفر بے اعانتِ الٰہی که نتیجهٔ اطاعت است رو نمی و هد بر تقدیرے که قصدِ این مرید صواب نمی بود، و حق تعالیٰ را خوش نمی آمد[8] چگونه این نیازمندِ درگاهِ او[9] بگوناگون تائیداتِ[10] اختصاص می یافت، خدانخواسته اگر بحمایتِ[11] آنحضرت اندیشهٔ آن بدکیش از قوت بفعل می آمد و عالم از ظلمتِ کفر و عدوان تاریک گشته کارِ شرعِ شریف از رونق می افتاد، روزِ جزا از عهدهٔ جواب برآمدن بغایت صعب و دشوار باشد[12]، درینصورت در برابر انچه بتقدیرِ مالک الملک قدیر بمنصهٔ ظهور آمده، شکرها واجب است،

حقوقِ تربیت بر ذمهٔ این مرید افزوں تر ازاں است که سپاسگزاری[13] آن مقدور تواند بود، حاشا که آن[14] همه تفضلات را[15] فراموش ساخته برائے چند روزه زندگی کدورتِ خاطرِ ولی نعمت روا دارد، نمی داند[16] که جز انچه بخواهش و مشیتِ الٰہی بجهتِ مصلحتِ ملک و ملت واقع گردیده[17] ازیں مرید کدام بدی نسبت بانحضرت سر زده،

مقدمهٔ شورشِ بادشاهزادهٔ شاه شجاع امرے نیست که بر کسے مستور بوده باشد، یا آن را وسیلهٔ

۱ع مطلق محذوف ۲ع باندیشه ۳ع منجر ۴ع شد ۵ع متین، که مخالفت ۶ن و ب، باشد، ۷ع ازاں، ۸ن و ب آنکه

۹ن و ب "او" محذوف، ۱۰ن و ب تائید، ۱۱ن و ب بحمایت، ۱۲ع می شد، ۱۳ع سپاسداری، ۱۴ع این همه ۱۵ن و ب "را"

محذوف ۱۶ن نمی دانند، ۱۷ع گردید،

تشریف بیاوردنِ اعلیٰحضرت بدارالخلافه قرار توان داد، چون مردمِ ایشان باندیشهٔ ستیز و پرخاش از تنبیه[1]
روان شده، داخلِ بنارس گردیده[2] اند، این مرید بخانه زاد نوشته که بدان صوب[3] بشتابد و متعاقب خود نیز
از شاهجهان آباد بآن طرف نهضت خواهد نمود، ان شاء الله تعالیٰ بعد ازان که خاطر ازان حدود واپردازد نوعے
که معروض[4] داشته سعادتِ خویش دانسته سرانجامِ ضروریاتِ سفر خواهد کرد، اضافه و رعایتے که بمردم نموده درجناب
وقتے که از چهار طرف گردِ فتنه برخاسته بود اگر بفعل نمی[5] آید این گروه زر بنده[6] چه سال همراهی می نمودند و بایں
مریدی می گردیدند[7] و بدونِ آن چگونه کار از پیش میرفت، خطابهاے که درین هنگام داده می شود اگر با خطابهاے
که پیش ازیں بمردم تجویز رفته سنجیده آید شاید هویدا گردد که کدام طائفه بچنین عنایات[8] شایسته تر بوده اند،
از مظنه هاے فاسدِ بادشاهزادهٔ کلان انچه بیگم صاحب جیو[9] ظاهر ساخته اند هنوز[10] گل اول است، بعد
ازان که خبثِ طینت و اعتقادِ باطلش مفصلاً بعرض برسد معلوم خواهد شد که از چه قماش آدمی بوده[11] و دفعِ او
چه قسم عطیهٔ الٰهی[12] است،

صحت و عافیت قرینِ روزگارِ فرخنده آثار باد[13] و سایهٔ بلند پایه مستدام بجاناد

۲
۱۲۵

بعدِ اداے مراسمِ عقیدت بعرضِ اقدس[14] و اعلیٰ میرساند، والا فرمانِ عتاب آمیز که نهم شهرِ حال عز[15]
صدور یافته بود شرفِ وصول[16] بخشید و انچه از قبائحِ اعمالِ این سراپا تقصیر مرقوم گردیده بوضوح انجامید،
بر راے خورشید[17] ضیا پوشیده نماند که این مرید هیچ گاه باظهارِ محاسنِ افعالِ خویش نه پرداخته
همواره بدیهاے خود معترف[18] بوده و هست و ازان زمان که بسنِ تمیز رسیده، در استرضاے خاطرِ ملکوت ناظر

---

1 ع: تنبیه 2 ع: گردیدند، 3 ع: بدان صواب 4 ع: معروضه داشته، 5 س و ب: می آمد، 6 ع: "زر بنده" محذوف،
7 ع: می گردیدند، 8 ع: عنایت، 9 ع: "جیو" محذوف 10 س و ب: "هنوز" محذوف 11 ع: بود، دفع، 12 س و ب: "الٰهی"
محذوف، 13 س و ب: "د" محذوف 14 س و ب: "و" محذوف 15 ع: عز و صدور 16 ع: شرف ورود 17 ع: براے خورشید 18 س: معروف

دقیقه از دقائقِ جد وجهد فرو نه گذاشته، با آنچه بتحریب بادشاهزادهٔ کلاں که بهنرے جز خوش آمدِ ظاهری و[1]
چرب زبانی وخندهٔ بسیار نداشت و برخدمت ولی نعمت ونش بازباں موافق نبود، واز کردار[2] ناقابل او
چندیں ناشنیده[3]، انواعِ خست[4] می کشید[5]، چنانچه فرامینِ سابقه[6] بداں ناطق است، بایں امید که شاهدِ صدق عقیدت
وبندگی را نتیجه پدید آید اصلا از طریقِ اطاعت وانقیاد انحراف نورزیده بهمیں که اعلحضرت ایں مرید را بعنوانِ رضا جوئی
یاد میفرمودند، خرسندی بود، هرگاه دراں وقت اثرے برحسنِ اعتقاد وتحملِ[7] آں زیادتیهائے بے وجه مرتب[8]
نگشته، حق از باطل جدا نشد وصفائی جوهرِ رسوخِ عقیدت مستور مانده[9] وسخنِ منافقانِ دور واز پیش رفته، موافق
از منافق وراست از ناراست امتیاز نیافت وایں مرید قابلِ اعتماد والتفات نگردید، اکنوں که
مصدرِ گوناگوں گستاخی وبے ادبی شده پیداست که اعلحضرت چگونه توقعِ نیکی ازیں گناهگار خواهند داشت،
وبر قول وفعلِ او چه ساں اعتماد خواهند نمود،

از احوالِ فرزنداں قلمی شده بود،

پیر دستگیر سلامت! ازآنجا که دریں جهانِ گذراں هیچ چیز[10] بے مشیت وتقدیرِ الهی بوقوع
نمی آید وکسے را مجالِ ستیزه باقتضائے[11] آسمانی نیست وایں مراتب که در فرمان مسطور است، بزرگان را
نیز[12] پیش آمده، ایں حقیر را چه یارا که سر از ارادتِ[13] ازلی تواند پیچید، یفعل الله مایشاء ویحکم مایرید،
هرکس در خورِ نیتِ خود از خدا می یابد وچوں نیتِ ایں مرید بخیر است، امید چناں دارد که تا زنده باشد جز نیکی
نه بینند،

در بارهٔ همشیره آنچه نگارش یافته محض تهمت وگمان[14] است، چه دراں هنگام که ایں مرید باکبرآباد آمد[15] و

---

[1] ع "و" محذوف [2] س وب وبسر حشو ناقابل [3] ع ناشنیدها، [4] س وب غفت، [5] ع می کشند، [6] س وب سابق، [7] ع تحملِ زیادتیهائے، [8] ع مرتب، [9] ع بوده، [10] ع جز، [11] ع باقتضائے [12] ع نزد، [13] ازسرارادت، [14] ع کمال، [15] ع باکبرآمد،

وسوانحے که موجبِ کلفت و کدورتِ خاطر[1] اشرف شده روے نمود آں هم نه بجا بود،[2] و دریں چند روز
که ملاقات دست بهم داده، حاشا که زبان به بدگوئی که شعارِ دیگران است، آشنا ساخته باشد. ما مجرمان گز
لافِ خوش ظاهری و خوش باطنی نزده ایم و خود را چناں وانمود[3] ایم، جمعے[4] که بحسنِ ظاهر و باطن آراستگی
داشتند، الحمد لله تعالیٰ که حقیقتِ آنها نیز پوشیده نیست، نیک و بدِ هر کس بر عالم السرائر هویدا است و ما فی الضمیر
بندها را او بهتر میداند، شایسته خاں را چه نسبت که ایں مقوله چیزے تواند نوشت یا[5] دریں ماده حرفے تواند زد
چوں از جمله خانه زاداں که حقوقِ اسلافِ آنها دریں دولت[6] ابد پیوند ثابت است و ایں معنی را اعلیٰحضرت
نیکو میدانند که مثل او کسے[7] نیست، بنا براں چنانچه به بیگانها رعایت کرده شد، در بارهٔ او هم بفعل آمده و ازینجا[8]
لازم نمی آید که از مقدماتِ نالائق[9] معروض می داشته باشد[10]، آنچه در حقِ او اول و آخر بسته و ساخته بعرض رسانیده[11]
اند، محض خلاف[12] است،

ایں مرید پیش از رسیدن باکبرآباد[13] اکثر اوقات[14] عرائض را بخطِ خود می نوشت، لیکن چوں ثانی الحال
معلوم نمود که در نظرِ امتیاز[15] پیشگاهِ خلافت عرائضِ ایں مرید و عرائضِ دیگراں که هرگز بخطِ خود نمی نویسند و مدار آں
بر تلبیس است یک امتیاز[16] دارد و راست را از دروغ فرقے نمی نهند و[17] مع هذا اشتغالِ بسیار روی داده بود[18]
ناگزیر از رعایتِ ایں شیوه باز ایستاد[19]، نوشتنِ لفظ "خطِ نامعروف" در عریضه بیان واقع[20] بود، نه برائے
قصد، دیگر اینکه بسم الله بخطِ مبارک مرقوم می گردد، بجهتِ حصولِ شرف و سعادت کافی است،
سایهٔ بلند پایه مستدام باد،

۱ع کدورت شد، خاطر اشرف روے نمود، ۲س و ب "و" محذوف ۳ع نموده، ۴ع جمعے، ۵ع ما دریں حرفے، ع او
۶ع دولت دودمان ابد پیوند، ۷ع مثل کسے، ۸ع ازآنجا، ۹ع لائق، ۱۰ع می داشته شد، ۱۱س و ب رسانیده آمده،
۱۲ع خلافت، ۱۳ع اکبرآباد، ۱۴ع "اکثر" عرائض بخط خود، ۱۵ع پیشگاه امتیاز نظر مبارک عرائض ۱۶ع اعتبار ۱۷ع
"و" محذوف، ۱۸ع "بود" محذوف، ۱۹ع الستاده، ۲۰ع واقع است، نه بقصد،

٣/١٢٦

بعد ادائے[ع] وظائفِ عقیدت بعرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند والا فرمان عاطفت عنوان کہ درجوابِ عریضۂ این مرید صادر شدہ بود در اسعدِ ساعات عزِ ورود ارزانی داشت و از وصولِ نویدِ عفوِ زلات و تقصیرات جہاں جہاں نشاط و انبساط اندوختہ بلطفِ عمیم مرشدِ خطابخش عذر پذیر امیدوار تر گردید، المنۃ للہ تعالیٰ کہ اعلیٰحضرت بمقتضائے انصاف و قدردانی عفو را بر انتقام ترجیح دادہ این سراپا گناہ را از گردابِ اندوہ و ملال نجات بخشیدند، رجا[۱] بکرمِ ایزدی[۲] واثق است کہ من بعد بموجب[۳] و مصلحت امرے کہ وقوعِ آں نشاید بظہور نیاید[۴]،

خدائے غیب داں کہ اورا بکذب و دروغ گواہ گرفتن نزدِ اہلِ اسلام کفر[۵] و در جمیع ملل و ادیان مذموم است، میداند کہ این مرید ہرگز بتجویز و ارتکاب[۶] خلافِ مرضیٔ طبعِ مقدس راضی نبودہ و نیست و خود را نائبِ حضرت انگاشتہ بدیں خدمت قیام می نماید، لیکن چوں انتظامِ اوضاعِ مملکت و احوالِ رعیت باظہارِ نیابت امکان نہ داشت، ناگزیر برائے پاسِ مصالحِ ملک و ملت روزے چنداں این نوع[۷] سلوک کہ بخاطر خطور نمی کرد و چہ شرمندگیہا کہ ازاں رہگذر ندارد، لازم شد[۸] پس از آنکہ امنیت در ممالک پدید آمدہ غبارِ فتنہ و فساد فرونشیند، انشاء اللہ تعالیٰ جمیع مرغوباتِ خاطرِ اشرف بوجہ احسن صورت خواہد گرفت[۹]،

این مرید کہ خلاصۂ عمر را صرف رضاجوئی و نیکوخدمتی نمودہ، بجہتِ مزخرفاتِ فانیۂ دنیویہ چگونہ راضی می تواند بود کہ اوقاتِ فرخندہ سماتِ اعلیٰحضرت کہ جان و مال و فرزندان و اہل و عیال[۱۰] فدائی[۱۱] تحصیل[۱۲] خرسندی حضرت است بجمعیت نگذرد[۱۳] و مردمِ محل از خدمتِ والی سعادت جدا باشند،

ع یہ خط اداب عالمگیری کے علاوہ دستور العمل آگہی اور منتخب اللباب میں بھی ہے، ۱ ع وجا، ۲ ع ایزدی ۳ ع بموجب ۴ ع نیابد،

۵ ع اہل اسلام وکفر در جمیع ۶ س تجویز ارتقاب خلاف، ۷ س و ب، مملکت و احوال . . . . این نوع محذوف ۸ س و بنا شدہ

۹ ع یافت، ۱۰ س فرزند و عیال، ۱۱ ع تحصیل محذوف، ۱۲ س ایشان، ۱۳ س بگذارد،

ازآنجاکه بادشاه زاده شاه شجاع قدرِ عافیت ندانسته[1] بقصدِ ستیز وجدال از پتنه باله آباد رسیده، گرد شورش برانگیخته این مرید نیز که بصد تعب و مشقت خاطرِ نقد[2] از جانب بادشاهزادهٔ کلان و[3] اپرداخته هنوز نفس راست[4] نکرده بود، توکل بر تائیدات نصرت بخشِ حقیقی نموده، هفدهم شهر حال از دارالخلافه شاهجهان آباد متوجه آں حدود گردیده، امیدوارست که بتوفیقِ الٰہی واعانت حضرت رسالت پناہی علیه الصلوٰۃ والسلام وتوجه باطن قدسی مواطنِ پیر دستگیر عنقریب ازیں کار فارغ گشته اصلاح تکب امرے نامرضی نشود، ومهماتِ دین و دولت را نسقے[5] شایسته پدید آید،

جهانبانِ علی الاطلاق عمت الاده ودائع خودرا بکسے که از عهدهٔ ضبطِ آں بیروں تواند آمد می سپارد،[6] وزمامِ مهامِ رعایا وبرایا را بکفِ اقتدارِ او می گذارد، که از گرگ شبانی نیاید و هر بیحوصله تحملِ بارِ ایں شغلِ خطیر را نشاید، سلطنت ملک داری و پاسبانیست، نه تن آسانی وشهوت رانی،

تسلیماتِ عنایتِ جواهرِ بادشاهزادهٔ کلان بجا آورده، بدیں مرحمتِ تازه سرافراز گردید،

$\frac{۴}{۱۲۷}$

بعد اداے[7] مراسم عقیدت واخلاص بعرضِ اشرف میرساند قدسی صحیفه که پس از تمادی[8] ایام بخطِ خاصِ مبارک قلمی شده بود در نواحیٔ هندون پرتوِ ورود انداخته، مطالعهٔ ارقام آں سرمایهٔ سعادت گردید و کیفیتِ آنچه نگارش یافته[9] بوضوح انجامید،

ازسببِ گرفت وگیرِ خطوط[10] استفسار شده بود،

برخاطرِ دریا تقاطر[11] پوشیده نماند که ایں مرید در ابتداے حال و آغازِ وقوع مراتبے که بتقدیرِ ایزد متعال

لہ س نداشته، ٢ع بقدر ٣ع درست، ٤ع نقی، ٥س وب، می سازد، ٦ یہ خط آداب عالمگیری کے علاوہ، دستور العمل آگہی کے بعض نسخوں میں بھی ہے، نیز خافی خان نے بھی اپنی تاریخ میں بعض اختلافات کے ساتھ درج کیا ہے، ٧ س وب تمامی، ٨ع یافته بود، ٩ع گرفت وگیرکه استفسار شده، ١٠ع مقاطر،

رو[1] داده، باعتقادِ آنکه چون[2] اعلحضرت عقلِ کل[3] اند واکثر گرامی اوقاتِ عمرِ ابد پیوند در تجاربِ پست و بلندِ روزگار گذشته شاید ظهورِ این امور را[4] از قضا و قدر دانسته در شکستِ کارِ این مرید و رونقِ دیگران که ارادت السه بداں تعلق نگرفته کوشش نفرمایند، سلوک را بنهجِ مستحسن قرار داده بود، و میخواست که بعد رفع[5] شورش در استرضاے خاطرِ والا کمرِ اهتمام بر میانِ جان بسته بداں وسیله سعادتِ[6] دارین حاصل کند و هر چند[7] شنید که موجب ارتفاعِ غبارِ فساد و[8] بر هم خوردگیٔ مهماتِ عباد تحریکِ آنحضرت است، و برادراں بفرمودهٔ اقدس دست و پا می زنند و جانے می کنند، اصلا گوش[9] بسخنانِ مردم نینداخته اندیشهٔ انحراف از شاه راهِ عقیدت نمی بود،

لیکن ازانجا که اخبارِ بی توجهیٔ اعلحضرت بتواتر[10] رسید، چنانچه از نوشته که بعبارتِ هندی بشاه شجاع قلمی گردیده بود و خان و مانِ او بر سرِ آں خراب شده هویدا است و یقین حاصل شد که آنحضرت این مرید را نمی خواهند[11]، و باآنکه کار از دست رفته هنوز تلاش آں[12] دارند، که دیگرے[13] استقلال یافته سعیٔ این فدوی که مصروفِ[14] ترویجِ دینِ متین و انتظامِ مهماتِ مملکت است ضائع شود، و بهیچ طریق ازین فکر باز نیامده درین کار مصر اند، ناگزیر بمراعاتِ لوازمِ حزم و احتیاط پرداخته و از حدوثِ مفسدهاے ممتنع التدارک اندیشه مند گشته آنچه بخاطر داشت نتوانست از قوت بفعل آورد[15]، و بر صدقِ این دعوی خداے توانا شاهد و گواه است،

جمعیتِ خاطرِ این مرید وقتے صورت تواند گرفت که آں دو فتنه[16] خو که هر کدام دوباره بے غیرتی بخود قرار داده گریخته اند از ممالکِ محروسه بدر روند یا بتوفیقِ الٰهی دستگیر گردیده[17] در پهلوے برادرِ خود نشینند،

سرِ وارثِ ملک تا بر تن[18] است — تنِ ملک را فتنه پیراهن است،

انشاء الله تعالی بعد ازینکه[19] کارِ معاندان بیکے ازیں دو وجه ساخته شود، چرا عبث این همه احتیاط

---

[1] س و ب روے داده [2] ع "چون" محذوف [3] ع "عقل" محذوف، [4] ع "را" محذوف [5] ع دفع، [6] ع سعادت،
[7] ع کند که چند می شنید، [8] س و ب "و" محذوف [9] ع کوشش [10] ع متواتر [11] ع می خواهند [12] ع "آں" محذوف
[13] ع که او [14] ع بمصروف، [15] ع آورده [16] ع فتنه جو [17] ع دستگیر شوند گردید، [18] ع سرِ وارثِ ملک تا بر این است، ز این ملک را فتنه پیراهن است، [19] ع ازانکه،

خواهد نمود، وتاآں زماں چوں بر عقلا ظاهر است که مسامحت وارخاے عنان باوجود مشاهدهٔ چندیں[1] امور منافیٔ نتیجه جز ندامت و پشیمانی ندارد تجویز آں نمیتواں کرد[2]،

بودنِ آبدارخانهٔ خاصه در غسلخانه دریں وقت که آنحضرت پیوسته در[3] اندرونِ محل تشریف دارند چه درکار است[4]،

مهر برکارخانهٔ ملبوسِ خاصه[5] از رهگذرِ تصدق شدنِ خواجه معمور است دریں ولا که دیگرے بجاے او تعین شده، پوشاکِ مبارک بدستورِ سابق بے[6] تعلل خواهد رسید،

توفیقِ احرازِ مثوباتِ[7] اخروی رفیق باد

۵
۱۲۸

بعد اداے[8] مراسمِ عقیدت بعرضِ مقدس میرساند، فرمانِ والاشان سراسر نگاشتهٔ قلمِ مبارک رقم که پنجم شهرِ حال درجوابِ عریضهٔ ایں مرید صادر شده بود، عزِ وصول بخشید، و از مطالعهٔ ارقامِ کلکِ دُر بار جواهر سلک دیده را نورِ موفور و دل را کمال بهجت و سرور حاصل گردید، المنة لله تعالیٰ[9] که ذاتِ فایض البرکاتِ مقدس قرینِ صحت و عافیت است،

پیرو دستگیر سلامت[10]! ایں مجبورِ حکمِ[11] قضا و قدر که بمشیتِ الٰهی در چنیں[12] ورطهٔ خطرناک افتاده، بچندیں کلفتهاے ظاهری و باطنی مبتلا گشته از خجلت[13] و انفعالِ خود[14] چه عرضداشت کند که براعلیٰ حضرت هویدا نباشد، پیوسته از درگاهِ ایزدی مسئلت می نماید که توفیقِ استرضاے خاطرِ ملکوت ناظر و فرصتِ تدارک و تلافیٔ مافات و عذرخواهیٔ زلاتِ خویش یافته خدمتے که موجبِ خوشنودیٔ قبله و کعبهٔ حقیقی تواند بود بتقدیم رساند،

---

[1] ع چنیں، [2] ع گرده، [3] ع "در" محذوف، [4] ع - "مهر" محذوف، [5] س و ب ملبوس خانه، [6] ع - بلاتعلل،
[7] ع مثوبات، [8] یه خط بھی آداب عالمگیری کے علاوه دستور العمل آگاهی، اور منتخب اللباب میں موجود هے [9] ع تعالیٰ تقدس،
[10] ع - "پیرو دستگیر سلامت" محذوف [11] ع "حکم" محذوف [12] ع درچناں [13] ع خجالت، [14] ع "خود" محذوف،

واز ذرہ پروری و بندہ نوازی آنحضرت نیز چشم آں دارد کہ ہمیں و تیرہ ایں گناہگار را بدعاے خیر کہ عبارت از توفیق حسنات و خدمتگزاری ولی نعمت است یاد می فرمودہ باشند،

تجویز بعض امور چنانچہ قبل ازیں بکرات معروضداشتہ اضطراری است، وازاں رہگذر چہ شرمندگیہا کہ ندارد،

خواجہ سراے[1] جہتی نویس را ہرگاہ کارے روے دہد حکم شود کہ بسعادت خدمت میرسیدہ باشد[2]

٦
١٢٩

بعد اداے مراسم عقیدت و اخلاص بعرض اشرف میرساند قدسی صحیفہ کہ ہیژدہم[3] شہر حال بخط مبارک مرقوم گردیدہ بود، عز ورود بخشید و انچہ بتقریب خواجہ[4] وفا از روے طیش[5] تمام نگارش یافتہ بوضوح انجامید،

ایں گناہگار سراسر تقصیر می داند چہ چارہ سازد کہ از رہگذر ایں قسم امور معاتب نشود،

ہرگاہ اعلحضرت باآنکہ ایں مرید بکرات[6] و مرات التماس نمودہ کہ راہ ارسال نوشتجات شور انگیز فتنہ افزا مسدود گردد، پرتو[7] التفات بر ایں معنی نینداختہ صریح فرمودہ باشند کہ او این توقع را کہ از سر خود باید داشت از ما نکند و مارا تکلیف ترک ایں شیوہ کہ امکان ندارد نماید، چنانچہ نوشتہ کہ حوری خانم[8] آوردہ بود بداں ناطق است

دریں صورت اگر بلوازم احتیاط پرداختہ[9] اسباب فساد را برہم زند[10] و خواجہ سراہاے مفتن را کہ نوشتجات غیر مکرر بوساطت آنہا بدر میرود، از حضور پرنور دور ندارد[11] چہ کند،

کاش آنحضرت بریں مردم ترحم فرمودہ ایں شغل را کہ ماحصلش جز مزید کلفت و وحشت نیست، موقوف می داشتند و مصلحت کار رعی می گشت تا بمقتضاے ضرورت بریں مرید اینہمہ اہتمام لازم نمی شد، و

---

[1] ع. خواجہ سراے، [2] ع میرسید شد، [3] ع ہیجدہم، [4] ع خوجہ وفا، [5] ع طلیش،

[6] ع کرامات [7] ع پر التفات، [8] حوری حاتم، [9] ع پرداختہ

[10] س و ب زند، [11] س و ب بدارد.

آزارے بانہانی رسید[1] ع اے واے[2] من و دست من و دامن خویش،

علی ای[3] حالٍ از سر تقصیر خواجہ وفا گذشتہ و اورا پیش خود طلبیدہ[4] است کہ مثل دیگران خدمت می کردہ باشند

و درباب خواجہ محرم نوشت کہ کسے از رفتن بمحل[5] مانع او نشود، اما اگر او نیز در رنگ وفا بیل آورد[6] بروز او خواہد نشست، در جواب[7] مقدمۂ تحویل ملبوس خاصہ قبل ازیں معروض داشتہ کہ بجاے معمور کہ تصدق شدہ، دیگرے تعین گردیدہ، و پوشاک خاصہ بدستور سابق خواہد رسید،

حق تعالی آنحضرت را برین مرید کہ گناہے جز امتثال حکم قضا و قدر از و سر نزدہ، مہربان گردانیدہ توفیق احراز مثوبات اُخروی کرامت کناد،

۱۳۰

بعد اداے مراسم عقیدت و اخلاص بعرض اشرف میرساند کہ صحیفۂ قدسی سراسر نگاشتۂ قلم مبارک رقم کہ مصحوب معتمد خان بود عز ورود بخشید، مراتبے کہ بنظم و نثر ادا شدہ پیرایۂ وضوح گرفت، و این بندۂ شرمسار را کہ اظہار برات ذمۂ خویش بعجز و قصور اعتراف ورزیدہ، بمدتے پیش ازیں ترک ارسال عرائض نمودہ، راہ گفت و شنید بستہ بود، بران داشت کہ جواب این مقدمات را وانگافتہ[8] و بے پردہ معروض دارد، تا کیفیت حال نوعے کہ ہست بظہور انجامیدہ دیگر احتیاج بترقیم[9] چنیں مطالب نشود،

برراے خورشید ضیا پوشیدہ نماند کہ این مرید مکرر التماس نمودہ بود کہ اگر اعلیٰ حضرت فرستادن نوشتجات

[1] نسخہ ع میں یہ عبارت زائد ہے:- رباعی تبدل و مشہور کہ مجدد ارتمزادہ کلک گہر بار گشتہ حق وحسب حال، چہ، اگر رعایت پادشاہزادۂ کلاں و اہانت دیگر مریدان تجویز نمی رفت و یاس آنہا بر امید غالب نمی آمد، یقین کہ این ہمہ آتش فساد اشتعال نمی یافت،

[2] ع واے محذوف، [3] ع علی الحال [4] ع طلب داشتہ، [5] ع اندرون محل۔

[6] ع آرد [7] ع وجواب

[8] ع وانگاف، [9] ع ترقیم ،-

شورانگیز را که اثرے بران مترتب[1] نمی تواند شد، موقوف فرموده، در سدّ ایں طریق توجه مبذول دارند اصوب است و بمصلحتِ ملکی اقرب، لیکن چوں آنحضرت باوجود کمال دانش و خبرت[2]، صلاحِ کار را[3] منظور نداشته صریح فرمودند که او ایں توقع بیجا را از ما نکنند لازم دید که ابوابِ فساد را[4] مسدود ساخته خواجه[5] سرهاے، شوره پشت را که عمدهٔ اسبابِ شورش، وجهِ کثیفت[6] آنها بود بحضور طلب نماید،

مضمونِ رباعیٔ متبذل[7] و مشهور که مجددٌ از سرِ زدهٔ کلکِ گهر بار گشته، حق است، و حسب حال، چه برتقدیرے که آنحضرت بادشاهزادهٔ کلاں را که جمعیت[8] و قابلیتِ خداشناسی[9] او شاید اکنوں هویدا شده باشد، در بدایت[10] حال انواعِ دستگیری فرموده، باعلی مدارجِ اعتبار نمی رسانیدند و بجهتِ خوش آمد و دلجوئی او اهانتِ دیگراں تجویز نرفته میان سایرِ مریداں قاعده تسویت مرعی می گردید، و یاسِ[11] آنها برامید غالب نمی آمد یقین که آتشِ فتنه بدیں مشابه[12] اشتعال نمی یافت، و آنهمه وحشت بظهور نمی رسید، ع

ای واے من و دستِ من و دامنِ خوش

در عبارتِ عریضهٔ سابق[13] حاشا که کلمهٔ ناملائم و بیجا نسبت بجنابِ معلی بر زبانِ خامه گذشته باشد، و خدا نخواهد[14] که اندیشهٔ ایں معنی نیز بخاطر بگذرد، آرے درباره برادراں نوشته بود و آں خود چرا بر بے ادبی محمول شود، اعلحضرت خسرو پرویز را که پیش از ایامِ خلافتِ آنحضرت بوادیٔ فنا شتافته بودند و هیچگونه[15] آسیبے و مضرتے از آنها[16] متوقع نبود، تا حال چه قسم یاد میفرمایند، اگر ایں مرید جمعے را که عداوتِ آنها از حد گذشته و بکرات محاربات کرده، عارِ فرار اختیار نموده اند و هنوز آثارِ شرِ آنها محو نگردیده، بعنوانے که بیانِ واقع است یاد کنند[17] و جانبِ تعظیم و احترامِ آنها را فرو گذارد، چه قصور وارد، چنانچه عزیز کردهٔ خداے تعالی را کسے خوار نمی تواند داشت خوار کردهٔ

۱ س و ب: مرتب، ۲ ع: خیرت، ۳ ع: "را" محذوف، ۴ ع: "را" محذوف، ۵ ع: خوجه سرهاے شوریده پشت، ۶ ع: کسیف، ۷ س و ب: "متبذل و" محذوف، ۸ ع: جمیت، ۹ ع: خداشناس، ۱۰ ع: هدایت، ۱۱ ع: ماش، ۱۲ ع: مشابه. ق: مایه، ۱۳ ع: عبارت سابقهٔ عریضه، ۱۴ ع: خدانخواسته، ۱۵ ع: بهیچگونه، ۱۶ ع: "ازآنها" محذوف، ۱۷ ع: یاد نماید.

اورانیز عزیز نمی تواں ساخت[1]، بزرگ کسے است کہ حق جلّ[2] وعلی الجکم تعزّ من تشاء[3] اوراتبائیدِ خویش موید داشتہ از اقران وہمسراں برتری کرامت فرماید، واسباب عزتش رامحض بفضلِ خود آمادہ ساختہ میان عالمیاں عزیز وسربلند گرداند،

قبل ازیں مکرر معروضِ خدمتِ والا گردیدہ کہ مقصودِ ایں مرید از نہضت بصوب اکبرآباد ارادۂ بغی وخروج با بادشاہِ اسلام نبود، و[4]عالم السر والخفیات گواہ است کہ ایں قصدِ ناصواب غیر مشروع اصلاً قطعاً پیرامنِ ضمیر نگشتہ بلکہ چوں درآوانِ بیماری اختیار از دست اعلحضرت رفتہ بود و بادشاہزادۂ کلاں کہ رنگے از مسلمانی نداشت، قوت واستقلالِ تمام پیدا کردہ، امارتِ جہانبانی ظاہر می ساخت[5] و رایاتِ کفر والحاد در ممالکِ محروسہ می افراشت، دفع اوراکہ عقلاً وشرعاً وعرفاً واجب شدہ بود، بر ذمتِ ہمت[6] متحتم شناختہ، عزیمتِ ایں حدود نمود وجنگِ اول باکفارِ اشرار کہ مساجد را منہدم وخراب ساختہ بتخانہا آں[7] بنا نہادہ بودند، روی دادہ، محاربۂ دیگر با ملاحدۂ نکوہیدہ کردار واقع شد[8] وچوں نیت بخیر بود باجمعیت قلیل درہر[9] معرکہ مظفر ومنصور آمدہ، از چشم زخم مصئون ماند،

و[10] از انجا کہ اعلحضرت ایں مرید را گناہگار قرار دادہ واز فرطِ تعصب نظر بمصلحتِ دینی وملکی انداختہ تلاشِ آں داشتند کہ بادشاہزادۂ فرعون[11] منش دیگر بار بعرصہ آمدہ چہرہ افروزِ الحاد[12] شود، ودرینصورت مساحت دارخاےعنان[13]، باعثِ خرابئ عباد وبلاد می گشت، ضرورۃً ایں مرید بامیدِ اجر وثواب تن بہ تحملِ ایں بارِ گراں دردادہ، بپرداختِ احوالِ رعایا وبرایا وترویجِ دینِ متینِ رسولِ مجتبےٰ[14] علیہ من الصلوٰۃ اتمہا ومن التحیاتِ اکملہا[15] کمرِ اجتہاد برمیان بست[16]، وارباب بصیرت و[17] اصحابِ خبرت از دور ونزدیک نیکو[18] میدانند،

---

[1] ت و ب می تواں نساخت، [2] ع جلا وعلی، [3] ع یشاء، [4] ع "و" محذوف [5] ت و ب "ال" محذوف، [6] ت و ب حمیت [7] ع واقع شدہ، چوں، [8] ع درکہ معرکہ، [9] ع "و" محذوف [10] ع بادشاہزادۂ کلاں بار دیگر [11] ع اتحاد، [12] ع عنوان [13] ع رسول المجتبی علیہ افضل من التحیات واتمہا، ومن الصلوۃ اکملہا، [14] ع است [15] ع ارباب دبصر بصیر وخبرت [16] ت و ب "نیکومی" محذوف،

کہ نیکنامیِ دنیا و سعادتِ اخرت[1] را ازیں بہتر چہ[2] دلیل خواہد بود،
مرقوم شدہ کہ
"تصرف در اموالِ دیگرے خلافِ مسلمانی است"،
برخاطرِ دریا مقاطر مستور نماند کہ خزائن و اموالِ ملوک و سلاطین بر[3] مصالحِ ملک و ملت است، نہ ملک و میراث، و از ینجا است کہ زکوٰۃِ ایں مال دادہ نمی شود، و ایزدِ تعالیٰ کہ بچندگاہ یکے را از نظر یافتہائے درگاہ[4] خود بجہتِ سرانجامِ مہماتِ[5] معاش و معادِ کافۂ انام برگزیدہ حل و عقدِ امور[6] را بکفِ کفایت و[7] اختیارِ او می سپارد تا باصنافِ خلق بروجہِ عدالت زندگانی نمودہ در ایصالِ حقوقِ مستحقین طریقِ امانت و دیانت مسلوک دارد[8]، و خود را تحویلدارے بیش نداند، و از انکہ علمائے وقت از روے ملاحظہ و مداہنہ حقیقتِ ایں مقدمہ[9] را بعرضِ اشرف نرسانیدہ باشند، دعوئی ملکیتِ بیت المال نمی تواں کرد،
بالجملہ چوں مقرر شدہ کہ ہیچ امرے بے مشیتِ الٰہی از مکمنِ غیب بمنصۂ شہود جلوہ گر نمی گردد، چنانچہ ایں معنی برہمہ کس آشکارا است، سبب چہ خواہد بود کہ ایں سانحۂ عظمیٰ کہ ظہورِ آں بے شبہہ بارادتِ ازلی است، و مکنت[10] و قدرتِ احدے را دراں دخلے نیست، بتقدیرِ مالک الملکِ قدیر حوالہ نمی رود، و کارِ قضا بہ بندۂ مجبور مضطر منسوب گشتہ، موجبِ عتاب و خطاب میشود،
اعلحضرت کہ بوفورِ دانش و بینش از ہمگناں برتراند چرا تفاصیلِ ایں مراتب را[11] بخاطر نیاوردہ، در کارہائے الٰہی دیگرے را موثر می دارند و بکردۂ حکیم علی الاطلاق جل شانہ کہ یفعل اللّٰہ ما یشاء و یحکم ما یرید از آیاتِ بیناتِ قدرتِ کاملۂ او ست، رضا ندادہ، ازیں وادیِ پر آشوب کہ بجاے نمیرسد عبور نمیفرمایند، تا کدورت و کلفت بجمعیت و رفاہیت تبدیل یافتہ اجرِ صبر[12] و شکیبائی فوت نشود، و اوقاتِ قدسی ساعات

۱ع ق آخر، ۲ع ق ازیں چہ بہتر وسیلہ خواہد بود، ۳ع برائے ۴ع ق بہام، ۵ع "را" محذوف ۶ع ق وب "و" محذوف، ۷ع ق وب می سازد، ۸ع "ایں مقدمہ" محذوف، ۹ع ق نکنت، محذوف، ۱۰ع "را" محذوف ۱۱ع ق تا نخیزی ماند ۱۲ع اجر و صبر

که بدلے ندارد، چنیں توہمات نگذارد، ع

صد اللہ نفسی راکرم عمیم عذر خواہ است،

۱۳۱ ۸

بعد ادائے مراسمِ عقیدت[1] و اخلاص بعرضِ اشرف میرساند که اگرچه[2] ایں سراپا تقصیر از کثرتِ شرمندگی وتشویر مدتیست که قدم جرأت در وادیٔ ارسالِ عرائض و اظہارِ مطالب نمی تواند گذاشت، لیکن چوں[3] دریں ایام متواتر بعنایتِ الوشِ انیس سرفرازی یافته، بتازگی امیدوارِ الطاف والا گردید، تسلیمات بجا آورده معروض میدارد که ایں مرید نظر بانکه اعلحضرت دریں اوقات التفاتے بشنیدنِ نغمه ندارند وگاہے خوبی که طبعِ اقدس[4] از سرود و محظوظ شود دریجا نیست، نوشته بود که خواجه بہلول[5] بعرضِ اقدس رسانیده گاہے[6] بادشاہزادهٔ کلاں راکه در محل معطل اند، بفرستد، ظاہر نشد که ایں معنی چرا برخاطرِ عاطر گراں آمده، اگر سببِ مضایقه سرّیه[7] بودنِ آنہا است، جمعے دیگر ہم ازاں مردم دریں خانه ہستند، بودنِ خدمتگارانِ ایشاں دریجا چه قصور دارد، نقل آیهٔ کریمه با ترجمهٔ آں که بدیں تقریب حسب الحکم خواجه[8] بہلول ارسال داشته بود رسیده،

بر رائے خورشید ضیا پوشیده نماند که ایں مرید مکرر بخدمتِ والا عرضداشت نموده[9] اکنوں نیز که حرف داشده بزبانِ قلم می آورد[10] که قبولِ ایں منصبِ خطرناک که اندیشهٔ مخاطراتِ آں ہوشمندانِ عاقبت بیں راجگر خوں دارد، اختیاری نیست دلخواہشِ ایں بنده نبوده[11]، چه صاحبِ عقلِ سلیم و فطرتِ مستقیم که ایمانے به بازخواستِ اخروی دارد، چگونه باختیار[12] راضی تواند شد که با آنکه شرطِ عدالت میانِ قوی و اعضائے خویش مرعی داشتن در کمال صعوبت است، وزر و[13] مالِ عالمے را بگردن بگیرد، و جوابِ یوم الحساب

---

[1] ع عقیدت و" محذوف [2] ع "اگرچه" محذوف، [3] ع چناں. [4] ش و ب اقدس محذوف، [5] ع خوجه بہول، [6] ع آمد [7] ع سریت [8] ع خوجه بہول، [9] ع نمود، [10] ع می آرد، [11] ع نبود، [12] ع باختیار او، [13] ق وزر و وبال

را آمادہ گردد، بلکہ چون[۱] مہماتِ مملکت[۲] موروثی از نسق افتادہ، طبقاتِ انام پامالِ حوادث می شدند، واحکامِ اسلام ازمیاں برخاستہ بود، ایں مجبورِ قضا و قدر از روے اضطرار[۳] بدیں شغلِ خطیر[۴] تن در دادہ، اظہارِ بعض[۵] رسومِ جہانداری کہ بےپیش رفتِ کار بے آں دشواری می نمود لازم دید،

از آنجا کہ ایں مرید چنیں بارِ گراں را از دوشِ آنحضرت انداختہ بر سرِ خود گرفتہ و باطنِ اطہر[۶] انور را از مشاغلِ تیرگی افزا فارغ ساختہ خاطر از ہمہ جہت آزاد خویش را بہزار تعب و محنت گرفتار داشتہ اگر بدیدہ[۷] انصاف نظر کردہ آید جاے شکایت نیست و بدنمی تواں گفت، بر تقدیرے کہ دیگرے بہتر ازیں بدیں اموری پرداخت، حاشا کہ ایں مرید اسیرِ چنیں واہمہ گشت، زیادہ دراز نفسی نمی نماید، توفیقِ ادخارِ مثوباتِ اخروی روز افزوں باد،

بنام برادر کلاں "شاہ بلند اقبال" دارا شکوہ

(المخاطب بہ دادا بھائی جیو)

۱/۱۳۲

آلْآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ،

ف محذوف

۱ ع ملک ۲ ع «مملکت» محذوف ۳ ع اضطرار تن ۴ ع خطرداده ۵ ع «بعض» محذوف ۶ ع «اطہر»

۷ دارا جب گرفتار ہو کر دہلی آیا تو اس نے ایک خط اورنگ زیب کو لکھا اور اس نے اسی کے حاشیہ پر یہ آیت لکھ کر واپس کر دیا، یہ خط برطانوی عجائب خانہ کی کتاب نمبر ۱۸۸۸۱ اڈیشنل اور ندوہ کے ایک نسخہ رقعات عالمگیری ۳۷/۳۲۵ میں ہے،

بنام ہمشیرۂ کلان جہان آرا بیگم المخاطب بہ بیگم صاحب جیو[۱]

۱/۱۳۲

مخلصِ بے اشتباہ بعد ادائے مراسمِ اخلاص و نیازمندی معروض می دارد کہ عنایت نامہ عطوفت پیرایہ[۱] در بہترین وقتے، پرتوِ وصول انداختہ مسرتِ بے اندازہ بخشید،

نگارش یافتہ بود، کہ "حقیقتِ موقوفِ سفر تتہ از رہگذرِ طغیانِ آب و شدتِ باد و عدمِ جمیتِ حوض بھکر کہ این مخلص بخدمتِ شریف معروض داشتہ بود[۲]، بعرضِ اقدس رسیدہ[۳]، بر زبانِ مبارک گذشت کہ ہرگاہ چنین است، رفتنِ بھکر موقوف باشد[۴]."

صاحب مہربان سلامت[۵]! ارادہ چناں بود، کہ روزے چند برسم سیر و شکار[۶] جانبِ بھکر رفتہ، پرداختِ مہماتِ آنجا نمودہ آید، چوں دریں ولا معلوم شد کہ قحطِ غلاتِ آں حوالی، بمرتبۂ کمال است و براہِ کشتی عازم گردیدن از احتیاط دور بود، و در راہِ خشکی اگرچہ مارا بعنایتِ پیر و مرشدِ حقیقی اسبابِ تنعم و فراغت از خس خانہ وغیرہ بوجہ احسن میسر است، لیکن احتمال داشت کہ دریں صورت دوابِ لشکر از حرارتِ ہوا تلف شود، بنابراں عزیمتِ آں طرف[۷] نیز موقوف گشت،

رقم پذیرِ خامۂ عاطفت شمامہ شدہ بود، کہ "بندگان اعلحضرت می فرمودند، کہ "ما آنچہ دادنی است دادہ ایم، اگر نگاہ نتوانند داشت ما چہ کنیم"، و بعمدۃ[۸] الملکی حکم شدہ کہ تفصیلِ انعاماتے کہ از ابتدائے جلوسِ میمنت مانوس تا حال دربارۂ این مرید ظہور یافتہ نوشتہ بعرضِ اشرف رساند."

---

۱ ع برادر بہترین، ۲ س و ب، باشد، ۳ ع رسید، ب رسیدہ، و، ۴ ع موقوف شد، ۵ ب صاحب سلامت، س سلامت، ۶ ب سیر و کار، ۷ س و ب "طرف" محذوف، ۸ ع بجمدۃ الملکی،

صاحب مهربان سلامت! تفضلات و انعامات شاهنشاهی مانند نعمتهای الٰهی بی‌نهایت‌اند،

اگر هر موی من گردد زبانی — کند لطف ترا شرح[1] و بیانی
نیارم گوهر شکر تو سفتن، — سر موی ز احسانی تو گفتن

الحمد لله تعالی که این نیازمند بخلاف دیگر مریدان از ابتیاع جواهر و بادله محظوظ نیست و آنچه درین مدت از تفضلات و عنایات اعلیٰ حضرت رسیده و می رسد، همه را صرف سرانجام سپاه می نماید، چنانچه حسب الحکم مقدس قبل از مهم قندهار و بعد ازاں قریب پنجهزار سوار پیش تر از مردم کار موجود داشته و هرگز راضی نبوده که مذکور پریشانی سپاه بمسامع جاه و جلال رسد، و این که درین وقت خبر بینوائی و بی سروسامانی[2] لشکر باعث[3] گرانی خاطر ملکوت ناظر گشته، بسبب آن است که قبل ازین ده ماهه نقد تنخواه می یافت[4] والحال جاگیری مرحمت شده که بسر الشهری[5] هفت ماهه هم نیست و مع هذا سه فصل متصل آفتهای روی داد، در ربیع گذشته آفت ملخ و در خریف آفت خشکی و در ربیع حال علت غرقی[6] و طغیان[7] آب و جمعیت همه جا بدستور موجود است[8]، از آنجا که مریدان را در حالت عسر و یسر غیر از عنایت مرشد پناهی دیگر آرامگاهی نیست، اگر احوال خود را بخدمت قبلهٔ جهانیان عرض نکند چه کند،

اشارتی رفته بود که "چرا اشرفیها را بسپاه نمی دهند[9]"

صاحب مشفق مهربان[10] من سلامت! اشرفی آنقدر نیست که بعد ادای قرضی که حقیقت آن بر آئینهٔ ضمیر منیر هویدا است یک ماهه مردم کافی باشد، با اینهمه[11] هرچه بوده[12] بسپاه داده شد، لیکن بدین طریق[13] بسر بردن و معاش کردن سخت دشوار است، بالفعل پیش رفت کار خود را منحصر درین سه شق دانسته

---

۱ ع مزاج، ۲ ع بی سامانی، ۳ ع سبب، ۴ س و ب یافتم، ۵ س سراسر، ۶ ع عرفی، ۷ ع طغیانی

۸ ع "است" محذوف، ۹ ب نمی دهد ۱۰ ع مشفق من

۱۱ و با این همه ۱۲ ع بود، ۱۳ ب بدین طرق س بدین طرف،

متصدع[1] می گردد که اگر توجه گرامی بیکے ازیں شقوق[2] مقرر شود محتمل که سپاه و[3] مردم رابقدر رفاہیتے دست بہم دہد، والا روز بروز تفرقه و پریشانی بیشتر خواهد بود[4]،

اول آنکه بلدۀ ملتان راکه حاصل آن سوائے[5] سائر معلوم است بجاگیر مقرر ساخته بهکر و بوہری[6] ازسرکار بهکر بجهت سرانجام ضروریات قلعه و حویلی تته و پرگنه ککراله راکه مجموع ایں محال یک کرور دام وکسرے خواهد بود عوض انعامے که در سیوستان مرحمت شده، عنایت فرمایند، وتتمۀ نقد حکم شود، و دریں صورت زیاده از سه هزار سوار همراه خود بقند هاری تواند برد،

ثانی[7] آنکه دو کرور دام در ملتان و محال تته تخفیف داده، عوض آں نقد تنخواه کنند که بریں تقدیر نیز شکر راسر رشته بجمعیتے بدست می تواند افتاد[8]،

ثالث آنکه صوبه تته راسوائے حویلی و پرگنه ککراله که برائے مصالح بندر[9] نو آباد، درکار است بخالصه شریفه ضبط نموده، یا بجاگیر داراں تن کرده، عوض آں نقد مقرر فرمایند،

وایں شق اخیر رادر دار الخلافه شاهجهاں آباد خود بزبان مبارک فرموده بودند، لیکن چوں آں صوبه بتازگی مرحمت شده بود، بے سبب ظاهری، گذاشتن آں مناسب نه نمود، که شاید اہل غرض که از اصل کار آگہی ندارند، ایں معنی رادست آویز ساخته، مجال تفرقه[10] سازی و ہنگامه طرازی بیابند[11]،

مهربان من! ایں همه تلاش محض برائے آن است، که مبادا ایں جمعیت متفرق شود[12] و موجب[13] ازدیاد ملال خاطر مقدس گردد، وگرنه قلت وکثرت سپاه و مردم پیش ایں نیازمند مساویست، ازروے اعتمادے که بمهربانیهاے آں صاحب دارد، بے تابانه بعرض احوال مبادرت نمود، امید که انچه لائق باشد

[1] ع مصدع می گذارد، [2] ع ستوق، [3] ع "و" محذوف، [4] ع خواهد شد، [5] ب سوے سائر، ع سوے سایه، [6] ع بهکر و نوہری، [7] ع یا آنکه، [8] ع افتاده [9] ع بندہا، [10] ب تفیقه سازی - ع محال طوطیه سازی، [11] ع نیابند، [12] ع می شود، [13] ب داگرنه،

پرتوِ ظہور اندازد۔ ۱

۲/۱۳۴

خیر اندیش سراسر اخلاص مراسمِ عقیدت بتقدیم رسانیدہ، معروض میدارد، عنایت نامۂ گرامی کہ دریں ولا بعد از مدتے مرسول بود، روزِ پنجشنبہ بست و پنجم شعبان در عینِ انتظار پرتوِ وصول بخشیدہ، سرمایۂ مسرت و ابتہاج گردید،

حسب الحکم جہاں مطاع سمت اندراج یافتہ کہ ایں خیر خواہ راپس از دریافتِ ملازمتِ اشرف بصوبۂ دکن رخصت خواہند فرمود، بمردمِ خود بنویسد کہ از ملتان بلاہور بیایند،

بر ضمیرِ عطوفت تاثیر پوشیدہ نخواہد بود کہ ایں ہواخواہ در جمیع اوقات اطاعتِ حکم اقدس را سرمایۂ سعادتِ جاودانی دانستہ مطلبے جز استرضائے خاطرِ مقدسِ اعلیٰ حضرت ندارد، و بہر چہ۲ مامور می گردد، صلاحِ کارِ خود انگاشتہ برخلافِ اہل روزگار غرضِ خویش را بنظر در نمی آورد،

اما چوں دریں ولا دولِ جاگیرِ دکن کہ از پیشگاہِ والا بدستور الوزرا رسیدہ بود، حسب الحکم الاعلیٰ مطالعہ نمود، از تفاوتِ یافتہ۳، و خلافِ آمد طالع بغایت متعجب است، کہ آیا سببِ ایں ہمہ کمی چہ خواہد بود، اگر مرضیِ طبعِ مبارک آن است کہ ایں اخلاص منش در گوشۂ بسر برد، دریں صورت تنہا بکلانہ کہ سابقاً بصیغۂ التمغا مقرر بود، کافیست و اگر از سوے مرید نوازی و ذرہ پروری بخدمتِ صوبۂ عمدہ سرفرازی شود، پرداختِ احوال نوعے فرمایند، کہ ثانی الحال میانِ اقران و دنیا دارانِ دکن انفعال نکشد، و در پیشگاہِ خلافت مقصر نبودہ، موردِ عتاب و خطاب نگردد، ـــہ

۱ نسخۂ ع میں اس خط کے خاتمہ پر یہ شعر زائد ہے،

ہر باغ کہ ہست بے درے نیست | صحرا تو خوشی کہ زر (در؟) نداری،

۲ س و ب بہر وجہیکہ، ۳ ع تفاوتِ آمد و خلاف امداد،

من نہ گویم کہ لطف و احساں کن بندہ ام ہرچہ بایدت آں کن

صاحبِ من، مشفقِ من! در اثنائے تحریرِ عرضہ داشت، بیتے مناسبِ حال بخاطر رسیدہ[1] گستاخی نمود،

گر تو اے گل گوش بر آوازِ بلبل می کنی
کار مشکل میشود بر بے زبانانِ چمن

مجملاً بر صاحبِ قدرداں ظاہر است، کہ ایں صوبۂ دکن ہماں است و بندہ ہماں، امید کہ کیفیتِ ماجرائے را بعرضِ اقدس رسانیدہ ہرچہ زود تر بود، جوابِ باصواب تسلی بخشند تا فہمیدہ فکرِ طلبِ خانہ زادال نماید،

سایۂ رافت و عطوفت گستردہ باناد،

۳
۱۳۵

مخلصِ خیر خواہ، مشتاقِ ملازمت، پس از گذارشِ مراسمِ اخلاص معروض میدارد، عنایت نامۂ سامی کہ در جوابِ عرضہ داشتِ ایں خیر اندیش، مرقوم قلمِ عطوفت رقم شدہ بود شبِ چہارشنبہ دوم رمضان المبارک، مسرتِ وصول بخشیدہ بہجت افزائے خاطرِ اخلاص مآثر گشت

عز اندراج یافتہ بود، کہ بکلانہ راسوائے ایں دول بانعام مرحمت فرمودند۔

از ظہورِ ایں عنایتِ بادشاہانہ سرفراز گشتہ تسلیماتِ مریدی را بتقدیم رسانید، حق تعالیٰ سایۂ فلک پایۂ اعلحضرت را بر مفارقِ بندہا مبسوط داراد،

مرقوم بود۔ کہ دو حصہ جاگیر و یک حصہ نقد حکم شدہ۔

صاحبِ مہربانِ سلامت! ہرچند اظہارِ امثالِ ایں مطالب در پیشگاہِ اقدسِ مرشدِ کامل کہ دانائے

---

[1] ع۔ رسید و گستاخی،

حقائق آموزند ترکِ ادب و جرأت محض است، لیکن چوں سرانجام مصالحِ خدمت از ضروریات است، ناگزیر بعرضِ[1] مقدمات جسارت[2] میرود، دیگر انچه بخاطرِ مقدس رسیده عین صواب خواهد بود،

ازرو و بدل جاگیر اشارتے رفته، انشاء الله تعالیٰ ایں مقدمه بعد دریافتِ ملازمت باسعادت بعرضِ اشرف خواهد رسید، امید که عنقریب ایں دولتِ عظمیٰ که بهترین آرزوہاست، میسر گردد،

شبِ تحریرِ عریضه که سیوم ماه است، خان سعادت نشان حسب الحکم الاقدس از منزل یک[3] آب باستلامِ عتبهٔ رفیعهٔ خلافت رواں گشتند، و راجه جے سنگھ و جمعِ دیگر از بندہاے نیز بقصدِ احرازِ ایں دولت بایشاں رفاقت جستند،

شمارِ شوق ندانستم که تا چند است — جز ایں قدر که دلم سخت آرزومند است[4]

۴ / ۱۳۶

مخلصِ مشتاق، وظائفِ اخلاص بجا آورده معروض دارد، عنایت نامهٔ نامی که حسب الحکم الاقدس در جوابِ عرضه داشتے، که از غزنی بدرگاهِ سلاطین پناه ارسال واشته قلمی شده بود، روز پنجشنبه در اثناے راه عزِ وصول یافته بغایت خوش وقت ساخت و بر مضمونِ عنایت مشحونِ آں اطلاع حاصل نمود، بحمد الله تعالیٰ که ایں خیر خواه، عاشقِ فرمان برداری و تابعِ امتثالِ حکمِ اشرف است، و ایں معنی را حاصلِ زندگانیِ خویش دانسته، آرزو[5]ے خزائن ندارد، و هرگز لافِ درویشی نزده، مشقِ شائستگی[6] که از لوازم نشاء[7] متعلق است کمتر کرده، از آنجا که عنانِ اختیارِ مریدانِ محکوم بدستِ حق پرستِ مرشدِ کامل است و هر کس را موافقِ لیاقت و شائستگی او سرفرازی فرمایند، درباره ایں مرید انچه بخاطرِ ملکوت ناظر پرتو اندازد عین صواب است، و اطاعتِ آں لازم،

---

[1] س بعض مقدمات، [2] ت جرأت، [3] س نیلاب، [4] نسخهٔ س میں یه شعر اس خط میں درج نہیں ہے، بلکہ ایک دوسرے خط کا عنوان ہے، [5] ت آرزوسے، [6] س ساختگی [7] ت بناه تعلق است،

صاحب مہربانِ من سلامت! ایں خیر اندیش ہشتم شہر حال بمقامِ گذر گاہ نزول خواہد نمود، ساعتِ ملازمتِ اقدس یازدہم رمضان کہ تاریخ نہضتِ موکب جہاں نورد بصوبِ باصواب دار الخلافہ شاہجہان آباد است حکم شدہ، ومنجمانِ بادشاہی کہ ہمراہ لشکر ظفر اثر اند می نمایند کہ نظر برانچہ طالعِ ایں ہواخواہ، نزدِ اختر شناسانِ ہند ساعتِ مذکورہ برائے ملازمت خوب نیست، اکنوں ہر ساعتے کہ منجمانِ حضور سراسر نور اختیار کنند وحکم شود ہماں ساعتِ مسعود ادراکِ ایں دولت نماید، زیادہ گستاخی نرفت،

۵
۱۳۷

مخلصِ سراپا اشتیاق، بعد ادائے مراسمِ اخلاص معروض میدارد، عنایت نامہ سراسر لطف ومہربانی روزِ یکشنبہ مسرت ورود بخشیدہ باعثِ ابتہاجِ خاطرِ آرزومند شد، وشوقِ دریافتِ ملازمتِ والی بہجت را افزوں ترساخت، از عنایتِ میوہ خوش وقت گشتہ تسلیمات بجا آورد،

مہربانیت را شمارے نیست زندگانیت را شمار مباد

صاحبِ من! اگرچہ ایں خیر اندیش دریں سفر روزہ نمی گرد۔ امّا ظہورِ ایں التفات دافعِ صفرائے کلفتہا گشت،

در عنایت نامۂ گرامی مندرج بود کہ "در ہر بابِ نوعیکہ حکم اقدس نفاذ می یابد نگاشتہ می آید"، از ظہورِ ایں عاطفتِ تازہ بہجت بے اندازہ دست داد، توجہاتِ آں مشفقِ مہرباں را نہایتے نیست شکر ایں چگونہ تواند نمود،

راستی گواہ است کہ خاطرِ ہواخواہ ہیچگاہ دربندِ ایں مراتب کہ اہلِ روزگار شیفتۂ آنند نبودہ جمیعِ امور را وابستہ بتقدیرِ ایزد قدیر تعالیٰ شانہ می داند، وبداں خورسند است، دریں وقت کہ شوقِ دریافتِ ملازمت

---

۱ ہنا سدا اگا، ۲ ت برانچہ طالع، ب بداں جہ لائع، ۳ نسخہ ت میں خط کے شروع ہونے سے پہلے یہ شعر زیب عنوان ہے:-

شمار شوق ندانستم کہ تا چند است
جز ایں قدر کہ دلم سخت آرزومند است

۴ ت نمی گرد، ۵ ع جز پسند،

دانی[1] مسرت، سراپاے خاطر[2] افروگرفتہ، امثالِ ایں مطالب کجا منظور[3] تواند بود،

صاحبِ من! اگرچہ شاہ نوازخاں، کہ بندۂ باخلاصِ آں صاحب[4] است، نظر بانکہ بھائی مرادبخش باو قسمے سلوک نمودہ بودند، برفتن وکن تن در نمی دہد، لیکن چوں[5] بود ایں طور بندۂ عمدۂ کاردان و[6] کار طلب دراں سرحد ضرور است، از آنجا کہ جز عنایتِ صاحب، وسیلہ ندارد، و در سیاق[7] قندھار اخراجات[8] بسیار کشیدہ ایں خیر خواہ امیدوار است کہ مہمہ سازئ[9] او توجہ آں مشفقہ[10] قدرداں کمتر از سابق قرار نیابد،

سایۂ رافت بماناد،

۶
۱۳۸

طے زمانہ کن اے فلک وعدۂ وصلِ یار را،

باز ازمیاں ببر ایں شبِ انتظار را

مخلصِ مشتاق، مراسمِ اخلاص، بتقدیم رسانیدہ، بزبانِ شوق بیان معروض می دارد، و دوعنایت نامۂ نامی سراسر لطف و مہربانی کہ یکے مشتمل بود بر تعینِ ساعتِ باسعادتِ ملازمتِ اقدس و دیگر مبنی[11] از خبرِ زیارت نمودنِ روضۂ متبرکۂ حضرت فردوس مکانی انار اللہ برہانہ، متواتر پرتو ورود انداختہ بہجتِ بے اندازہ بخشید،

کاغذے کہ بنجانِ حضورِ موفور السرور فرستادہ بودند رسیدہ، کیفیت بوضوح پیوست، انشاء اللہ تعالیٰ بہمیں[12] ساعتِ مسعود مقرر شرفِ پابوسِ مقدس حاصل نمودہ، دیدہ و دل را از مشاہدۂ انوارِ دیدار فیض آثارِ صاحب خود منور خواہد ساخت،

از خوبیٔ مکان نزہت نشان روضۂ منورہ آنچہ نگارش یافتہ مطابق واقع است

---

[1] ع۔ لازم المسرت [2] خاطر دافر، [3] ب متصور، س مقدر، [4] ب ماست ع آں صاحبان نظر، [5] س چوں محذوف [6] س "و" محذوف، [7] ع میاق [8] س و ب اخراجات زیادتی بسیار، [9] س بہسازی ب مہسازی [10] ع مشفق [11] ب مشتمل از [12] س ہمیں،

تکلف گر نباشد خوش تواں زیست — تعلق گر نباشد خوش تواں مرد

انشاء اللہ تعالیٰ، فردا[1] زیارت نمودہ بہ منزل خواہد رفت،

از عنایتِ انوشِ میوہ و مربا محفوظ[2] و مبتہج گشتہ، تسلیمات بجا آوردہ، استیلاے آرزوے ملازمت گرامی را چہ ساں شرح دہد، زودی وخوبی میسر باد،

۷
۱۳۹

مخلصِ بے ریب بعد تمہیدِ قواعدِ اخلاص و یک رنگی و تشیدِ مبانیٔ مصادقت و یک جہتی باجہانِ شوقِ دریافتِ صحبت وافی بہجت، کہ اہم مطالب مخلصانِ بے ریا است، معروضِ خدمتِ گرامی دارد، از عنایت فواکہ کہ دریں ہنگام خجستہ انجام بمقتضاے محبت و اتحاد[3] بہ سمتِ ظہور یافتہ بود، چمنِ اخلاص[4] طراوتِ بے اندازہ پذیرفت وآداب تسلیمات[5] بتقدیم رسید، شکر ایں التفات و[6] عنایت بچہ زبان ادا تواند نمود، حق تعالیٰ و تقدس ذاتِ عطوفت آیات[7] را، درکنف[8] التفاتِ خویش داشتہ نسبت بخیراندیشان[9] مشفق و مہربان داراد، امید بمکارمِ اخلاق[10] آنست، کہ ایں شیوۂ مرضیہ را رعایت فرمودہ پیوستہ بہمیں نمط ابوابِ لطف و عنایت را مفتوح[11] دارند،

گلشنِ دولت و اقبال بریاحینِ امانی و آمال مزین بماناد،

۸
۱۴۰

خیر خواہِ بلا اشتباہ، مراسم اخلاص بجا آوردہ معروض می دارد، التفات نامہ سراسر عنایت کہ مرقوم قلم عطوفت رقم شدہ بود، صبح شنبہ مقارنِ طلوعِ آفتاب پرتو ورود انداختہ روشنی افزاے باصرۂ عقیدت گشت، وایں خیر اندیش را بتوجہاتِ آں صاحب امیدوار تر ساخت، انچہ دریں دو سہ روز بمہجوری بر خاطر

---

[1] ب فردا یالت، [2] ب مسطوط، [3] ب اگر عنایت فواکر [4] ب نجست وانجا، [5] ب جمیع اخلاص طرافت [6] ب تسلم [7] ب امارت [8] ب کیفیت، [9] ب بخیر اندیش [10] ب اخلاص [11] ب مفتوع،

مشتاق میگزرد، و بیتابی که دلِ اخلاص منزل از محرومیِ ملازمتِ سامی دارد، چگونه اظهار مینماید، هرگاه این مخلص صدقِ محبت و مودتِ صاحبِ مهربانِ خود را سرمایهٔ سودِ دوجهانی می دانسته باشد، از مراتبِ تفقداتِ علیه که درین مرتبه نسبت بحالِ خویش مشاهده نموده چه سان غافل بود،

از گرمیِ هوا انچه نگاشته بودند، بجا است، شبِ شنبه در منزلِ خیر اندک تقاطرے شده، هوا را خیلے پیش آورد، و حالتِ تحریر که اوّل شبِ یکشنبه نیز بے ترشح نیست، از فیضِ این بارش تمام راه از کوتل گذشته تا علی مسجد چون کوهها سبزه شده بغایت نظر فریب و دلکشا است، اگر هوا همین کیفیت بماند شاید صاحب نیز ازین سرزمین بسیار محظوظ شوند،

توقع آنست که خیر اندیشِ صمیمی را همواره همین طریق بارسالِ عنایت نامجات ممتاز ساخته، التفاتِ قدیم را از حالِ او دریغ نفرمایند،

۹
۱۴۱

خیر اندیشِ وفاکیش پس از گذارشِ مراسمِ اخلاص و یکجهتی معروض می دارد، عنایت نامهٔ التفات عنوان روزِ سه شنبه در عینِ انتظار پرتو ورود انداخته، نشاط افزاے خاطرِ آرزومند گشت، و هنگامهٔ شوق را گرم تر ساخت، از المِ جدائی و سوزِ مفارقتِ دوریِ حضوری چه نویسد، و تا چند نویسد،

زدیده دوری و از دل نمی روی بیرون

خدا بکس ننماید وصالِ هجر آمیز،

از عنایتِ میوه خوش وقت گشته، تسلیمات بجا آورد، درچنین صحراها میوه بسیار غنیمت است، امید که همین وتیره یاد فرموده، توجه گرامی دریغ ندارند، و باظهارِ مهربانیها امتیاز می بخشیده باشند،

واقعهٔ بدیع الزمان، عبرت بخش است، بیچاره عبث ضائع شد، فردا انشاء الله تعالی حسب الحکم

ك تن بساط افزاے،

ازاین منزل کہ جاے بسیار نفیس و دلنشین است، کوچ نمودہ نزدیک اٹک می رود و دریں مکان نزہت نشان اکثر این بیت بزبان می گذشت،

ہر باغ کہ ہست بے دری نیست

صحرا تو خوشی کہ در ندا ری،

۱۴۲

خیر اندیش بے شک و ریب مراسم اخلاص و اختصاص بجا آوردہ معروض می دارد، عنایت نامہ عطوفت عنوان شب عید در نوشہرہ پرتو وصول انداختہ خاطر مشتاق را نشاط چندیں عید و نوروز بخشید، حق تعالیٰ ایں روز سعادت افروز را بر آں صاحب مہربان مبارک و فرخندہ گردانیدہ ایام عمر گرامی را از عید نجستہ دارا د،

ایں ہوا خواہ می خواست کہ دوم شوال بگذر اٹک رسیدہ بے توقف عبور نماید لیکن چوں معلوم شد کہ از طغیان آب پل بستہ نشدہ، مردم بادشاہزادۂ جہان و جہانیاں تا حال می گذرند، و بسیارے بندہاے بادشاہی بکنار آب جمع آمدہ اند، و کشتیہا آں مقدار نیست کہ ہمہ مردم بزودی توانند گذشت، بنا براں قرار دادہ کہ روزے چند در نوشہرہ مقام کند، تا اگر دریں ضمن پل مرتب گردیدہ مجال گذر بیابد فھو المقصود، والا بکشتی از آب عبور نمودہ کوچ بکوچ عازم مقصد شود،

صاحب من، بادشاہزادۂ جہانیاں اگر دو سہ روز دیگر دریں طرف دریا توقف کردہ عنان باز می کشیدند، ملاقات ایشاں بزودی دست می داد، الحال در لاہور شاید میسر شود، انشاء اللہ تعالیٰ ہر گاہ صحبت مسرت افزاے ایشاں کہ از مدتہا آرزومند آن است حاصل آید اظہار عنایت و مہربانی صاحب کہ نسبت بایشاں دارند، نمودہ خواہد شد،

۱۱
۱۴۳

خیرخواهِ بے[1] اشتباه، مراسم اخلاص بجا آورده، معروض دارد، که بوصولِ دو عنایت نامه که اولین در جوابِ عریضهٔ خیراندیش، و دومین حسب الحکم الاقدس زینتِ نگارش یافته بود فراواں بهجت اندوخت و بر گرامیٔ مضامینِ آں آگهی[2] یافت، حقیقتِ ارسال چندیں عرائض که مدتے انتظارِ جوابِ آں داشت و سبب[3] تقصیر چندروزه تاخیرے که دراں باب روے داده، پیش ازیں نگاشتهٔ کلکِ عذرخواهی شده، یقین که تا حال بعزِ مطالعهٔ سیدبا شغل[4] مشفقهٔ مهربانِ من سلامت[5] باکسے که همگی نشاط و شادمانی را منحصر در یادِ عنایتهاے خاصِ صاحبِ قدردانِ خود می دانسته باشد، غافل چگونه خواهد بود، صورتِ اخلاصِ هرکس برخاطرِ عطوفت مآثر ظاهر است، ع

دعاگوے توام هرجا که هستم،

مرقومِ قلمِ التفات رقم شده بود که چوں از عرضه[6] داشتِ دادا بهائی جیو که از ملتان بدرگاهِ والا فرستاده بودند، کیفیتِ عمارات[7] آنجا که مردمِ ایں خیراندیش خراب نموده، چوب و دروازهٔ آں را سوخته و فروخته اند، بعرضِ مقدس رسید، بر زبانِ ارشاد بیانِ مرشدِ جهانیاں گذشت که "ایں قسم کارے از مردمِ آں مرید خوب نبود، همه ملک و همه جا از ماست، هرکه مصدرِ ایں تقصیر شده باشد او را تنبیه نماید."

مهربانِ من! بر اعلیٰ حضرت هویدا خواهد بود، که ایں مرید بدیں طریق کم آشنا است و مردمے که دارد، نیز در هیچ صوبه مرتکبِ چنیں حرکتے که قبیحِ آں بر همه کس آشکارا است نشده اند، در ملتان[8] خود چه گنجایش دارد، با وجودِ آں که قبل ازیں وقتے که ایں معنی از واقعهٔ ملتان، فرستادهٔ شیخ موسیٰ معروضِ بارگاهِ خلافت شده، حسب الحکم سید علی، فردِ واقعه را پیشِ ایں مرید آورده، موجب[9] خرابیٔ عمارتِ آنجا، بعد از تحقیق و رسیدن عرائضِ متصدیانِ ملتان که با آنها از روے توبیخ و سرزنش نوشته شده بود، نوعے که هست محمد صفی داخل

---

۱ ت: بلا اشتباه ۲ ت: مضمون ... تا "بود فراواں. . . . آگهی یافت" محذوف ۳ ت و ب: سبب و تقصیر ۵ ت: "سلامت" محذوف ۶ ت: "و" محذوف ۶ ت: عرضداشت، ۷ ت و ب: عمارت، ۸ ت: در ملتان خود چه گنجایش دارد، با وجود آنکه قبل ازیں وقتے که ایں معنی خرابی عمارت آنجا، ب: خودچه . . . . . . از واقعه ملتان" محذوف،

واقعه نموده، عجب است که صورتِ حال بعرضِ اقدس نرسیده حقیقت[1] راست نوشتهاے قلمهاے وقائع نویس ملتان آشکارا نشده باشد، هرگاه در حضور گماشتهاے دادا بهائی جیو و شیخ موسیٰ، مردم شهر از غفلت و بے خبری آنها، پس از برآمدنِ مردم این مخلص عمارتها را درهم شکسته، مصالح را تاراج کرده باشند، و ثانی الحال شیخ مسطور دروازهاے و حجرها و چوبهاے عمارت را از خانهاے سکنه[2] آنجا برآورده، آنها را صاحبِ تقصیر ساخته جرمانها گرفته باشد، مردم این مرید را چه گناه، اگر تقصیرے بر آنها لازم می گشت، همان[3] وقت بسزاے کردارِ خویش می رسیدند، و چه امکان دارد، که این فدوی که جز استرضاے خاطرِ ملکوت ناظر هیچ امرے دیگر مطمحِ نظرِ او نبوده و نیست، تجویزِ چنین اداهاے سهل که از ادنی[4] مردم نیز نتوان پسندیده نموده، پے برکاکت[5] آن نبرد، للّٰه الحمد که صورتِ قصد هر کس، در مرآتِ ضمیرِ خورشید نظیرِ اقدس منعکس و جلوه گر است، زیاده متصدع نگشت،

۱۲
۱۴۴

خیر خواهِ بے اشتباه، مراسم محبت و وداد و لوازم خلّت و اتحاد بجا آورده با هزاران شوق معروض می دارد، عنایت نامهٔ التفات عنوان که در جواب عریضهٔ این مخلص زینتِ نگارش یافته بود، در خجسته تر ساعتے بهجتِ وصول بخشیده، طراوت افزاے گلشنِ بهجتی گشت، و دل آرزومند را پس از انتظارِ بسیار از مضامینِ صداقت آئینِ آن حضوری و سروری دست داده، خاطرِ اخلاص منش بتوجه و مهربانیهاے آن صاحب، امیدوارتر شد، و موادِ اتحاد سمتِ ازدیاد یافت، ترقیب که بهمین نمط از روے شفقت بارسال عنایت ناجاتِ گرامی خوش وقت می فرموده باشند، و این[6] خیر اندیش را (که) هر جا باشد هواخواهِ صمیمی تصور نموده، از گوشهٔ خاطرِ عاطر فراموش نسازند،

[1] س و ب حقیقت راست از قلمی هاے واقعه نویس ملتان آشکارا شده باشد،

[2] ع شکسته، [3] س و ب هم، [4] ع از اند و [5] ع برکات، آن برکاب،

[6] ب واین خیر اندیش . . . . تصور نموده" محذوف،

مخلص مشتاق روز پنجشنبه پانزدهم شوال از آب اٹک عبور نموده کوچ بکوچ روانهٔ مطلب است،
چوں بادشاهزادهٔ جهانیاں پیش ازیں بکشتی گذشته بودند، و این محبت کیش حسب الحکم الاقدس تا بستهٔ
شدن پل چند روز در حوالی نوشهره توقف داشت، بنابراں ملاقات ایشاں دریں طرف آب میسر نشد،
شاید پیشتر دست بهم دهد،

۱۳
۱۴۵

مهجور مشتاق، مراسم اخلاص و یکتادلی و لوازم اتحاد و یکرنگی که همین ثمرهٔ نخل محبت و یگانگی است، بتقدیم
رسانیده و خاطر شوق گزین صداقت آئین را از اندیشهٔ شرح واشتیاق و قصهٔ الفت و وفاق فراهم آورده[۱]
و بساط گفتگو را درنوردیده[۲]، معروض می دارد، که پنجشنبه بست و سیوم شهر حال بحوالی دارالسلطنة لاهور رسیده زمانے
بتماشاے باغ فیض بخش و فرح بخش پرداخت، و یک کروه از اچهره گذشته منزل نمود[۳]،
از خوبیهاے ایں باغات و عمارات هرچه نوشته شود کم است، اگرچه لاله و یاسمن زرد در کمال
طراوت و شگفتگی است، و شگوفهٔ ناشپاتی و شفتالو قابل تماشا است، لیکن آب و تاب سوسن زیاده
براں است که زبان متصدی وصف آں تواند شد، مجملاً دریں مدت هرگز سوسن باایں کیفیت دیده نشده،
و یک درخت ارغواں بنظر درآمد، که در ارغوان زار کابل نیز درختے باایں خوبی نخواهد بود، برگ اصلا نداشت،
و سراپا یک گل می نمود،
بعد ازاں لحظهٔ سیر باغ سرکار علیه نشاط افزاے خاطر مشتاق گشت، و از مشاهدهٔ تالاب و عمارت
که بتازگی اساس یافته بهجت فراواں اندوخت، بغایت[۴] جاے تفریح[۵] دلکشا است، اگر عمارت فراست
خاں را برطرف ساخته درآنجا بقرینهٔ ایوانے که در برابر آں مرتب می شود، نشیمنے[۶] ترتیب یابد، و بعض تصرفات

۱؎ س، و" محذوف ۲؎ س درنوردید، ۳؎ ب نموده، ۴؎ ب بسیار ۵؎ ب تفویض، ۶؎ ب نشیمنے . . . . .
. . . بے نظیر میشود ۷؎ محذوف،

مناسب بعمل آید، سیرگاہے بے نظیر میشود، یقین کہ بعد از تشریف آوردن قابلیتِ آں مکاں را ملاحظہ فرمودہ، پرتوِ التفات از ترتیب و تعمیرِ آں باز نخواہند گرفت،

صاحبِ من: از گذشتہ دو ابھائی کہ در لاہوری باشند[1] طرفہ ادائے مشاہدہ رفت، ظاہراً او بقصدِ استقبالِ ایشاں از شہر برآمدہ بود، در روزے کہ ایں نیازمندِ درگاہِ بے نیاز در حوالیٔ لاہور نزول کرد، او از جائے خود سوار شدہ و نزدیک بارو گذشتہ باز رو بشہر نہاد و معلوم نشد کہ باعثِ ایں حرکتِ خشک چہ بود، غالباً باشارتِ صاحبِ خود مرتکبِ چنیں اداہائے بے موقع گردیدہ باشد، مطلبے از اظہارِ آں است کہ صاحبِ مہربان بمراتبِ التفات نشان پے بردہ سرِ حساب باشند اللہ بس ماسواہ ہوس:

۱۴
۱۴۶

بعد گذارشِ مراسمِ اخلاص معروض میدارد، کہ از استماعِ قضیۂ ناگزیر کہ دریں ولا بتقدیرِ حیِّ قدیر بوقوع آمدہ، خاطر[2] بداں مشابہ[3] متالم گشتہ کہ شرحِ کیفیتِ آں بتحریر درآید، از آنجا کہ دریں جہانِ ناپایدار گذراں از ظہورِ امثالِ ایں وقائع چارہ نیست و آفریدہ را باقتضائے آفریدگارے مقاومت میسر نہ، امید کہ آں مشفق دستِ اعتصام بحبل المتین صبر و شکیبائی استوار نمودہ، حزن و اندوہ را بخاطرِ گرامی راہ ندہند،

ایزد تعالیٰ سایۂ بلند پایۂ اعلیحضرت را بسے سال مستدام و پائندہ داراد، زیادہ چہ تصدیع دہد، ایامِ شفقت و رافت بماناد،

۱۵
۱۴۷

جدا دل از تو بعیش آشنا نشد ہرگز
بسانِ غنچۂ پژمردہ وا نشد ہرگز

مخلصِ بے اشتباہ، مراسمِ اخلاص و یکرنگی بجا آوردہ معروض میدارد، کہ بوصولِ عنایت نامۂ سراسر

---

[1] ب: می باشد. . . . . در حوالی لاہور محذوف [2] ب: و ب: خاطر نہ [3] س: مثال، [4] س: و ب: نزہت،

التفات که از دار الخلافه شاه جهاں آباد نگارش یافته بود، جهان جهان نشاط و انبساط اندوخت، ع

اے وقتِ تو خوش که وقتِ من خوش کردی

تشریف آوردن بدار الخلافه و عماراتِ باغاتِ آنجا آرائش وصفای تازه بخشیدن مبارک و فرخنده باد،

ایما رفته که "این مهجور مشتاق بسببِ ملاقاتِ دیگراں، از یادِ عنایاتِ صاحبِ قدر دانِ خود غافل است":

مهربانِ من: تغافل و بے التفاتی شیوهٔ صاحبان است، و از اینها سزاوار، این سراپا اخلاص، مستغرقِ عنایات و تفقدات چگونه لحظهٔ از تصورِ آں مراتب غافل گردیده، کفرانِ نعمت خواهد نمود، عجب که آں مشفق بندهٔ درستِ اخلاصِ خویش را هنوز از قرارِ واقع در نیافته اند، و الّا بکسے که بخاطر از مهرِ دیگران وا پرداخته بمحبتِ آں صاحب مالامال ساخته این معنی را چساں نسبت تواں کرد، ع

توئی بجاے همه، هیچ کس بجاے تو نیست

حقیقتِ ملاقاتِ بادشاهزادهٔ جهانیان و تماشاے باغ جهاں آرا، پیش از یں معروض داشته، بحمد الله تعالیٰ که از توجهاتِ سامی صحبتها خوب برار کرده از ملاقاتِ ایشاں خوش وقت شد، چوں در ماهِ محرم نغمه نمی شود، صحبتِ راگ بمیاں نیامد، شکرِ عنایاتِ صاحب بسیار می نمودند،

دریں زودی دیدارِ بهجت آثارِ بهائی مراد بخش نیز بتوجه صاحب میسر خواهد شد، تعریف رسیده خواهد بود، روز سیر عماراتِ بادشاهی لحظه در همانجا بسر برده از آں مکانهائے عالی بغایت مسرور و محظوظ شد، اما دیدن آن است، که در بندگی قدردانِ خود میسر گردد،

حق تعالیٰ ذاتِ قدسی صفات را فراواں سال زینت افزاے عرصهٔ وجود داشته بر خیرخواهاں

---

۱ ب "ماه" محذوف ۲ ب نمی شنوند ۳ ب بر هواخواهاں

مهربان تر دارا د،

۱۶
۱۴۸

مخلصِ آرزومند بعد گذارشِ مراسم معروض میدارد، عنایت نامهٔ گرامی که حسب الحکمِ والا نگارش یافته بود، مسرتِ وصول بخشید، و بر مضامین آگہی دست داد،

از کیفیتِ ہوائے دولت آباد استفسار شده، در ماه دی و بهمن چگونه بوده؟

مهربان صاحبِ من! تا اواخرِ بهمن احتیاج بپوشش نه بود، اوّل روز نیمهٔ آستین پوشیده می شد میان روز قبا گرمی میکرد، در نیولا که ماه اسفندیار در آمده بجامهٔ دولائی بسر میرود،

در بابِ کارخانهٔ سرکارِ معلّی که سرانجام آں از تغیرِ ملتفت خاں بعهدهٔ میر نصیر نامی مقرر گشته موجبِ حکمِ اقدس بعمل خواهد آمد، و اسبابِ فرمایش در همانجا تمام خواهد شد، ایں مرید جانِ خود را فدائے حضرت می سازد، تا بمال چه رسد، انشاء اللہ تعالیٰ هرگاه اسبابِ قابل ارسالِ درگاه تیار شود، سعادتِ خود دانسته روانهٔ حضورِ پرنور خواهد نمود، نهالِ انگور متعاقب بدرگاهِ والا خواهد رسید، ایامِ رافت بماناد،

۱۷
۱۴۹

مخلصِ بے ریب، وظائفِ اخلاص بجا آورده معروض میدارد، عنایت نامه که بموجبِ حکمِ اشرف اعلیٰ نگارش یافته بود، پرتوِ وصول انداخته، وانچه (از) کوچ آتش خاں حبشی بمسامعِ جاده جلال رسیده سمتِ وضوح گرفت،

صاحب مهربانِ من! کیفیتِ دعوئ او نوعیکه پیشِ ایں[1] خیر اندیش گذشته و انچه دریں امر مقتضائے شریعت غرااست، بتفصیل از کاغذ جداگانه معلوم خواهند فرمود، اگر بخاطرِ گرامی برسد همان نوشته را از نظرِ نورِ اظهر بگذرانند تا هرچه دریں باب از حضورِ اقدس حکم شود، مطابق آں بعمل آید، مبلغے که او صرفِ تعمیرِ مقبرهٔ

---

[1] ب: ازیں،

شوہر نمودہ موافق برآورد، معماران اینجا شش صدروپیہ بیش نیست،

سایۂ عنایت و رافت مستدام باد،

۱۸
۱۵۰

دعاگوے با اخلاص بعد ادائے مراسم عقیدت معروض میدارد، سرفراز نامۂ نامی کہ مصحوب خواجہ سرائے سرکارِ گرامی بود، با کنار یہائے طرح تازہ وغیرہ[1] کہ از روئے مہربانی عنایت شدہ در احسنِ اوقات رسیدہ، موجبِ سربلندی گردید، تسلیمات بجا آوردہ بوصولِ آں بہجت اندوخت، حق تعالیٰ صاحبِ مہربان را بکامِ دعاگویانِ خیر اندیش سلامت داراد،

کنار یہا بسیار خوش طرح و تازہ است، ازیں جنس انچہ بزیب النساء بیگم مرحمت بود، تسلیمات نمودہ گرفت و شکرِ تفقدات و عنایاتِ آں مشفقہ کہ بقلمِ عطوفت رقم در عنایت نامہ نسبت باو نگارش یافتہ بتقدیم رسانیدہ. با سائرِ خانہ زاداں ہموارہ بدعائے عمر و دولت اشتغال[2] مینماید،

امید کہ بہمیں وتیرہ خیر اندیشانِ اخلاص منش را از گوشۂ خاطرِ عاطر محو نساختہ بارسالِ عنایت نامجات سرفرازی فرمودہ باشند، زیادہ جرأت نہ نمود، سایۂ التفات مبسوط بماناد،

۱۹
۱۵۱

عنایت نامۂ سامی مسرتِ وصول بخشیدہ بہجت افزائے خاطرِ آرزومند گردید، وجہ تغیرِ میرزا خاں از عرضہ داشتے کہ در جوابِ فرمانِ والاشان بدرگاہِ جہاں پناہ مرسل شدہ بمسامعِ جاہ و جلال خواہد رسید، بتکرارِ آں متصدع نہ گشت،

از کیفیتِ ہوائے فرودیں و اردی بہشت استفسار فرمودہ اند،

مشفقۂ من! تا امروز کہ چہارم ماہ اردی بہشت است، نصفِ آخر شب بلحاف و دولائی احتیاج

[1] تں و تب وغیرہ [2] تب اشتغال . . . . . . خاطرِ عاطر "محذوف"،

می شود، اوّل روز ہم بے جامۂ و ولائی نمی تواند بود، میانِ روز فی الجملہ ہوا رو بہ گرمی دارد، و آں نیز چناں نیست کہ حاجت بخسخانہ باشد، بعد ازیں تا چہ شود،

۲۰
۱۵۲

خیر اندیشِ صمیمی بعد از اظہارِ اشتیاق معروض میدارد، عنایت نامہ کہ حسب الحکم الاعلیٰ مرقوم بود در رسیدہ، مسرت بخشید[1]،

نگارش یافتہ کہ، "پیر و مرشدِ حقیقی میفرمایند، کہ انب[2] از آنجا خوب نمی رسد ظاہر اً بے وقت[3] و خام می چیدہ باشند یا ڈاک چوکی دیری آرد، یا در راہ ڈالی را بر زمین می زنند، یا از ہمانجا انبہ ارسالی بدولت آبادی برند، و از آنجا روانۂ حضورِ اشرف می گردد"،

مشفقہ سلامت! چوں تا حال انب خوب نرسیدہ بود، شاید ڈالی کہ پیش ازیں محمد طاہر از برہان پور فرستادہ انبہ اش بوقت نہ چیدہ باشند، حالا کہ رسیدہ است، خام چرا خواہند چید، ڈاک چوکیہا را تاکید رفتہ کہ در ہفت روز یا نہ روز ڈالی میرسانیدہ باشد، بوکیلِ دربارِ والا بایدگفت کہ حکم شود کہ ساعتِ روانہ شدنِ ڈالی کہ بر چٹھی[4] جداگانہ نوشتہ شود، و تاریخ رسیدن را ملاحظہ نمودہ اگر تفاوتے ظاہر شود، آنہا را تنبیہ کنند، دریں راہ چند جا در سرنج و اکبر آباد مردم را گماشتہ کہ اہتمام تمام نمودہ نگذارند، کہ ڈالی بر زمین افتد،

انبہ در دکن از دو جا بدرگاہ مرسل میشود، برہان پور و دولت آباد، انچہ در برہانپور و مضافاتِ آں قابلِ ارسال است، محمد طاہر باحتیاط میفرستد و انبِ دولت آباد و حوالیٔ آں از پیشِ ایں مخلص بدرگاہ میرود، و انب برہان پور را بدولت آباد آوردن و از آنجا روانۂ حضور ساختن چہ گنجائش دارد، بعد ازیں حسب الحکم مقرر نمودہ خواہد شد کہ براں پارچۂ کاغذ کہ ہمیشہ با ڈالی میفرستند می نوشتہ باشند کہ انب کجاست،

مہربانِ من! در اہتمام و احتیاط کوتاہی نرفتہ و نخواہد رفت، چیزے کہ بصرفِ خاصۂ قبلہ و کعبۂ حقیقی

---

[1] ب بخشیدہ، [2] ب انبہ [3] ب برچھتے، [4] ش انب،

خواہد رسید، مساہلت و غفلت، در ارسالِ آں چہ امکان خواہد داشت، دیگر کار بعنایت است،

از خوبیٔ ہواے دار الخلافہ مرقوم بود، الحمد للہ کہ ہواے آنجا موافقِ خواہشِ اعلیٰحضرت است، ہموارہ چنیں باد، تابستانِ اینجا بخلافِ سابق بشدت است، و ہواے دولت آباد بسیار گرم شدہ، بالفعل بے خس خانہ نمی تواں بود، زیادہ چہ تصدیع دہد، ایامِ رافت باناد،

۲۱ / ۱۵۳

مخلصِ دعاگو، پس از تقدیمِ مراسمِ اخلاص معروض می دارد، کہ پیش ازیں حقیقتِ کمیٔ بارانِ ولایت بالاگھاتِ دکن رانجدمتِ قدسی مرتبت عرضہ داشت نمودہ بود، دریں ولا بفضلِ کرمِ الٰہی و یمنِ توجہ پیر و مرشدِ حقیقی از ابتداے بست و ہفتم رمضان مبارک شروع در بارش شدہ تا امروز کہ یازدہم شوال است شب و روز کم و بیش می بارد، و ہوا بغایت خوب[1] شدہ بے قبا و نیمہ آستین نمی تواں بود،

ایامِ تشریفِ[2] عید برآں صاحبِ مہربان مبارک و خجستہ باد حق تعالیٰ آں مشفقِ تمام عطوفت را فراوان سال کامیاب داراد،

۲۲ / ۱۵۴

بعد اداے مراسمِ اخلاص معروض می دارد، کہ از نوشتۂ وکیلِ دربارِ جہاں مدار چنیں ظاہر شد، کہ اعلیٰ حضرت ظلِ الٰہی کہ جانہاے مریدان و بندگاں فداے خاکپاے ایشان است، دریں ایام روزے در شکارگاہِ خاص از اسپ جدا شدہ بودند، و چوں حفظ و حمایتِ ایزدی شاملِ حالِ آں ذاتِ مقدس است بخیر گذشت، از استماعِ ایں مقدمہ خدا گواہ است کہ بریں مرید فدوی خانہ زادِ درگاہ چہ گذشتہ[3] الحمد للہ تعالیٰ کہ چشم زخمی روے نداد، و بطالعِ مریداں آسیبے بوجودِ فائض الجودِ اشرف کہ واسطۂ انتظامِ عالمیان است، نرسید، یک ہزار مہر کہ ایں مرید برسمِ تصدق ارسال داشتہ و دو ہزار روپیہ کہ محمد سلطان فرستادہ از توجہ آں صاحبِ مہربان بعرض

[1] تپ خنک [2] ب شریف، [3] ب گشتہ،

و الا خواهد رسید،

۲۳
۱۵۵

برادرِ مشتاق بعد گذارشِ مراسمِ اخلاص معروض میدارد، که التفات نامۂ گرامی که دریں ولا از روے شفقت مرسل گردیده بود، در خوشترین وقت مسرتِ وصول بخشیده، بہجت افزاے خاطرِ آرزومند گشت، از دیر رسیدنِ عرائضِ ایں مخلص ایماے شده،

شفقۂ من! چوں از کثرتِ اشتغالِ خدماتِ بادشاہی فرصتِ ایں نیست که بچیزہاے دیگر تواں پرداخت، کوتاہی که در ارسالِ عرائض رفته ازیں رہگذر خواہد بود، بحمد الله تعالیٰ که در اخلاص فتورے نیست وہمه وقت بیادِ ایشاں خاطرِ مشتاق راتسلّی میدہد، که ہمیں وتیره وشیوه یاد آوری بظہور می رسیده باشد، زیاده اطناب نرفت،

۲۴
۲۵۶

مخلصِ خیر خواه، وظائفِ عقیدت بجاآورده، معروض میدارد، که چوں دریں ولا، حسام الدین خاں که بندۂ آباداں کار، سزاوارِ تربیت ومرحمتِ درگاهِ جہاں پناه است، مرتضیٰ قلی پسرِ خود را که خانه زادِ کارآمدنی است وخالی از جوہرِ قابلیت نیست، باعتمادِ عنایتِ علیه که دربارۂ او بظہور رسیده بحضورِ اقدس رواں داشته، اگر پرتوِ لطف ومرحمت براحوالِ او بیفتد، موجبِ سرفرازئی خانِ موی الیه وبسیار بموقع خواہد بود،

زیاده عمر ودولتِ آں شفقه مہربان مطلوب است، سایۂ عنایت مستدام باد،

۲۵
۱۵۷

مارا چو نقشِ روزگار فراموش کردهٔ | آیا شکایت از تو کنم یا ز روزگار

خیراندیشِ حقیقی[۲] مراسمِ اخلاص واختصاص بجاآورده، بعرضِ عرض میرساند، مدتے شد که از گلزارِ ہمیشه بہار

---

[۱] ع۔ مارا چه روزگار فراموش کردهٔ | آیا شکایت از تو کنم یا از روزگار،

[۲] ع حقیقی، ع ب ردانه،

التفات نسیمے نور زیدہ، واز گلشن عطوفت بوے بمشامِ جانِ آرزومند نرسیدہ، وراہِ ورودِ عنایت نامجات نوعے مسدود شدہ کہ از جملہ چندیں عرائض بجواب یکے[1] ہم خوش وقت نگشتہ، سبب ایں ہمہ بے عنایتی چہ خواہد بود، ایں خیر خواہ پے بتقصیرِ خود نمی برد، و باعتقادِ خویش در طریقِ اخلاص کوتاہی ندارد، لیکن اگر بحسبِ بشریت خطاے سرزدہ باشد، از روے مہربانی براں آگاہ سازند، تا عذر خواہی نمودہ دیگر چناں نہ کند،

ازعنایتِ آں صاحبِ قدرداں عجب است، کہ مخلصِ صادق خود را کہ خوکردۂ التفاتِ ایشان است بیک بار چنیں از خاطرِ عاطر فراموش گذاشتہ بجوابِ عرائض خوش وقت نفرمایند، التماس آن است کہ پرتو توجہ خاص دریغ نداشتہ، زیادہ بریں روا دارِ فراموشی نگردند، گستاخی از حد می گذرد، ایامِ عطوفت بماناد،

۲۶
۱۵۸

بعد تمہیدِ قواعدِ اختصاص معروض میدارد، کہ عنایت نامہ کہ مصحوبِ محمد نقی نام سوداگر کہ براے سرانجام اسبابِ فرمائش بہ برہان پور و مچھلی پٹن از گرامی خدمت رخصت شدہ مرسل بود، مسرتِ وصول بخشید، براں مشفق پوشیدہ نماند، کہ اگر مقصود از فرستادنِ مومی الیہ آن است کہ او بامدادِ متصدیانِ ایں جانب در برہان پور کارخانہ برپا کند، ہرچند ایں خیر اندیش را دریں باب مضائقہ نیست، اما دست بہم نخواہد داد، چہ از پیشگاہِ خلافت مکرر قدغن شدہ کہ در برہان پور غیر کارخانۂ بادشاہی و یکے و کارخانۂ دیگر نباشد، چنانچہ کارخانۂ بھائی مراد بخش را کہ در آنجا بود پیش از یں بمدتے برطرف ساختہ اند، و کارگراں را بردہ،

دچوں داروغۂ کارخانۂ سرکارِ والا کہ خدمتِ واقعہ نویسئ برہان پور نیز با اوست، مردِ نیکی است، در صورتے کہ بجہتِ سرانجامِ اسبابِ فرمائشِ ایشاں از کارخانہ خود جمعے کارگراں جدا نمودہ شود، کہ بمعرفتِ فرستادۂ ایشاں اسباب بحسبِ ترقی[2] و اتمام سازند یقین کہ او ایں معنی را داخلِ واقعہ خواہد نمود، وشاید طبعِ مقدس را خوش نیاید، دیگر مطلبِ آں باشد کہ موافقِ پوشاکِ خاصۂ آں صاحب ہر سال سرانجام یابد، دریں صورت تفصیلِ

---

[1] س: ہم، محذوف. [2] س: فرقی ن: ترقی،

ملبوس یک ساله کار برهان پور نوشته ارسال دارند تا در کارخانهٔ این جانب رو براه می شده باشد، اگر بپیش ش
قبول افتد زہے منت، والا بهر طریق که خواهند حساب کنند،

حسب الالتماس محمد نقی مذکور نشانے در باب امداد و اعانت او بحاجب گل کنده نوشته شد، لیکن چوں
او تفصیل فرمایش را با خود نیاورده و سوداگر است، احتمال است، که در ملک بیگانه بتقریب فرمائش سرکار آں
مشفق دستگاہے قرار دہد، اگر تفصیل اسباب مهلی تمن نیز لفرستند، مناسب خواهد بود،

زیاده متصدع نگشت، ایام التفات بماناد،

۲۷
۱۵۹

خیر اندیش آرزومند بعد اظهار اشتیاق، معروض میدارد، که بر خاطر عطوفت مآثر پوشیده نخواهد بود، که درین
مدت که اعلیٰ حضرت از غایت عنایت این مرید فدوی را بمنصب امتیاز بخشیده اند، بهر خدمتے که از پیشگاه خلافت
مامور شده، بقدر امکان و استقلال آں را بتقدیم رسانیده، بهیچ باب کوتاهی نه نموده، اطاعت و بندگی پیر و مرشد
حقیقی را سعادت خویش دانسته، در جمیع کارها نظر بر استرضاے خاطر مقدس داشته، نمی داند که درین وقت چه
تقصیر و خطا ازیں مرید سرزده که امورسے که لائق بحال صدق ارادت و بندگی نیست و موجب خفت و عدم اعتبار پیش[1]
دور و نزدیک است، بظهور میرسد،

اوّل مقدمهٔ قلعهٔ اسیر که قبل ازیں بایں مرید مرحمت شده بود، و بعد ازاں بهماں دستور به بهائی مرادبخش
عنایت شد، و ایں[2] مرتبه نیز بایں فدوی لطف فرموده، ثانی الحال که آں عنایت نمایاں بر همه کس آشکارا گشت،
حکم شده که قلعه دار ایں مرید آنجا نرود، و سبب آں هیچ ظاهر نشد، اگر بواسطهٔ قبول نه کردن نسبت[3] است، خود چه
گنجائش دارد، زیرا که در حضور اعلیٰ حضرت هرگاه ایں مقدمه بمیان می آمد[4] میفرمودند، که اگر آں مرید خواهد و راضی
باشد بکند، و چوں از رهگذر بعض چیزها خواهش ایں معنی نبوده و نیست، حقیقت واقع[5] معروض می شد، اگر

[1] ب: اعتبار پیش؛ ع: اعتبار در پیش [2] س و ت: دریں مرتبه [3] ع: سبب [4] ب و س: می محذوف، و آید [5] ع: واقعی،

پیر و مرشدِ حقیقی حکمِ جزم میکردند، هر چند بمقتضاے معدلت، و دریں قسم امور برادنی بنده جبر نفرموده اند، ایں مرید چاره نداشت، و اگر ازیں فدوی امرے که خلافِ رضاجوئی و منافی اعتماد باشد بخاطرِ اقدس راه یافته، زہے خسارت و ندامت و کم طالعئ ایں مرید که با وجود آنکه مدتِ بست سال[1] صرفِ خدمت و بندگی نموده، در طریقِ عقیدت بجان و مال مضائقه نکرده، ہنوز برابر برادر زادهٔ بیهال[2] هم شایانِ اعتماد نیست، و قبله و ولی نعمت او را چنیں تصور می فرمایند و اگر سببِ آں تقصیرے دیگر است از راهِ ارشاد براں آگهی یابد تا متنبه گشته عذرخواه شود و من بعد ارتکابِ آں نه نماید،

دیگر آنکه دریں ولا داد ابهائی جیو که مهربانیٔ سرشارِ خاصِ ایشاں که بریں[3] مرید حضرت دارند بر ضمیرِ منیرِ پیر و دستگیر ہویدا است، ملا شوقی نام ملازمِ خود را برائے رسانیدنِ بعض بشارات و قبولِ ملتمساتِ حاکمِ بیجاپور که باعثِ خیرگی و جرأتِ او و امثالِ او ست باَنجا[4] فرستاده اند،

مشفقهٔ من! اگر چه ایں فدوی هرگز خود را داخلِ مریداں و بندها نشمرده و بجز غلامی دعویٰ ندارد، بهر وضع که دارند خرسند است، لیکن از آنجا که از دولتِ اعلیٰ حضرت عمرے بعزت و ناموس گذرانیده و دریں ولایت مدتے باستقلال بسر برده، و دریں ولا نیز پیر و مرشدِ حقیقی بے خواهش و اظهارِ ایں مرید بمحض تفضل ایالتِ ایں ملک را بایں مخلص مرحمت فرموده اند، ظهورِ ایں امور خلافِ مرید پروری و بنده نوازی و سببِ خفت و اهانت و عدمِ استقامتِ حالِ فدویان است، اگر دابِ حیرت افتاده نمی داند که آیا در بارهٔ ایں عقیدت سرشت که بعد ایزدِ جان آفریں عز شانه غیر از ذاتِ والا صفاتِ قبله و کعبهٔ خود دینا ہے ندارد، مرکوزِ خاطرِ مقدس چیست؛ اگر بواسطهٔ رعایتِ خاطرے یا مصلحتے، مرضیِ طبعِ مبارک چناں است، که از جمله مریداں ایں فدوی بالفعل ببے عزتی زندگانی نموده آخر کار بطریقِ نامناسب ضائع شود، از اطاعت گریزے نیست، ع

[1] ع: بیس سال [2] س: بیتهل، ب: بتهل،

[3] ع: ایشاں بر حال ایں مرید، برضمیر [4] ع: باَنجا محذوف،

هر چه رود بر سرم چوں تو پسندی رواست

حسبنا الله[1] ونعم الوکیل،

اما چوں بدیں آئین زیستن و مردن دشوار است و لطفے ندارد و برائے امورِ فانی[2] ناپائدار در رنج و آزار نمی تواں بود، و خود را بدستِ دیگرے نمی تواں سپرد، ہماں بہتر کہ بحکم اعلیحضرت کہ سرو جانِ مریداں فدائے رضائے ایشاں است، از ننگ[3] چنیں حیات وا رہد، تا مصلحتِ ملکی فوت نہ شود، و خاطر ہا ازیں فکر بیاساید[4]،

ایں مرید پیش ازیں بدہ سال ایں معنی را دریافتہ و خود را مخلِ مطلب دانستہ استعفا نمودہ بود، ثانی الحال محض بجہتِ خوشنودیٔ پیر و مرشدِ حقیقی کہ اہم مقاصدِ ایں فدوی است، بایں وضع تن در دادہ، کشید[5]، آنچہ کشید، بایستے ہماں وقت معافت میفرمودند[6]، تا گوشۂ اختیار نمودہ غبارِ خاطرِ کسے نمی شد، و بایں کشمکش نمی افتاد، الحال نیز تدبیر ایں کار وابستہ، برائے صواب نمائے اعلیحضرت است، و آنچہ صلاحِ حال و مالِ ایں مرید باشد صریح بفرمایند، تا بر مرضیٔ مقدس آگاہ گشتہ دراں بکوشد،

ازیں ہمہ تازہ تر طلبیٔ ملک حسین است، بدرگاہِ جہاں پناہ و عنایتِ منصب باد، و جمعے دیگر کہ باسم نوکریٔ ایں مرید باو رفیق شدہ اند،

ہر چند او خانہ زادِ اعلیحضرت است و ایں مرید او را برائے کارِ حضرت تربیت کردہ و جمعیتے کہ دارد بجہتِ تقدیمِ خدماتِ بادشاہی است، لیکن ہر گاہ ایں راہ[7] وا شود، و تا بنیانِ ایں فدوی از نوکری جدا شدہ بہ بندگیٔ درگاہِ معلیٰ[8] سرفراز گردند[9]، و مناصب زیادہ از حالتِ خود بیابند، معلوم است کہ کسے پیش ایں مرید نخواہد ماند[10]، و بعد از آں[11] ایں جماعت کہ در مدتِ بست سال فراہم آمدہ اند، بایں طریق متفرق شوند، از عہدۂ خدمات

---

[1] ع حسبی، [2] س خانہ، ب خانیہ، [3] ع تنگ، [4] ع نیاساید، [5] ع کند آنچہ کند،

[6] ع می فرمود، [7] س "ایں راہ" محذوف،

[8] ع درگاہ والا، [9] ع گردید [10] ب نخواہد ماند، [11] س بعد آنکہ،

چگونه تواں برآمد، اگر مصلحتے درین است حکمِ اعلیٰ صادر گردد، تا جمع نوکرانِ کارآمدنی را بطیبِ خاطر روانهٔ حضورِ پرنور ساخته آمادهٔ حصولِ مطلبِ عزیزاں باشد، واگر اعلیٰ حضرت بمقتضاے عطوفت هنوز ایں مرید را از درجهٔ اعتبار نینداخته اند و حقوقِ فرمانبرداری و خدمتگاریٔ چند ساله او را منظور داشته، در سلکِ غلامان منظور فرمایند، تجویز ایں امور چرا است، دل شکستهٔ مجروحِ ایں مرید را بمرہمِ عنایت نوعے مداوا کنند که از قرارِ واقع بخدماتِ مرجوعه پرداخته از بازخواست و انفعال ایمن تواند بود، و هرگاه در حضرتِ الٰهی طاعت و بندگی بندها ضائع نباشد در درگاهِ حضرتِ ظلِ الٰهی که متخلص[1] باخلاقِ مالکِ علی الاطلاق اند، چگونه ضائع خواهد بود، وانچه آفریدگارِ جهاں بر عبادِ خود روانه دارد، ایشاں بر سرِ مریدان و بندها چه ساں خواهند پسندید،

توقع از کرم آگاهیِ مشفقهٔ مهربان، ایں مراتب را در خلوت بمسامعِ جاه و جلال رسانیده هرانچه از زبانِ الهام بیان شنوند، اطلاع دهند، تا از بحرِ حیرت بکنار[2] آمده، درخواستِ عفوِ تقصیراتِ خود نماید، زیاده متصدع نگشت ایامِ مهربانی بماناد،

۲۸
۱۶۰

مخلصِ خیراندیش معروض میدارد، عنایت نامهٔ گرامی که حسب الحکم الاقدس در جوابِ عریضهٔ ایں نیازمند درگاهِ بے نیاز که مشتمل بود بر شرحِ برخے از احوالِ خود و استفسارِ سببِ وقوعِ بعض مقدمات که آں بر قانونِ سابق نگارش یافته بود، پرتوِ وصول انداخت، انچه در باب (؟) بر زبانِ قدسی بیان گذشته واضح گشت،

مشفقه من! در راهِ اعلیٰ حضرت بجان مضائقه نمی کند، اما هرگاه در برابرِ قلعهٔ اسیر که پارچهٔ کوهی بیش نیست وبندهٔ التماس آں نه کرده[3]،

---

[1] س: "مطابق"،

[2] ع: بکنار آید و در درخواست،

[3] یہ خط ان تمام نسخوں میں جنکو میں نے دیکھا ہے، ایک ہی یہیں پر ختم ہو جاتا ہے،

۲۹
۱۶۱

آفریدگارِ جہاں عزاسمہٗ، آں مشفقِ مہربان را دریں حادثۂ عظیم صبرِ جمیل فرمودہ اجرِ جزئیل کرامت کناد، چہ نگاشتہ آید و کجا بنگارش گنجد، کہ ازیں قضیۂ ناگزیر بر خاطرِ غمگین چہ می گذرد، قلم را چہ یارا کہ ازیں دردِ جگر گداز حرفے نگارد، وزبان را کجا طاقت کہ ازیں المِ شکیب ربا، برگذارد، تصورِ غم واندوہِ آنصاحب دلِ بیتاب را بیشتر برقت و اضطراب می آرد، امّا با تقدیرِ ایزدی وقضائے آسمانی جز بے چارگی وتسلیم چارہ نیست، کُلُّ من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام، بہمہ حال ایں ہمہ درد شرمسار را بزودی انشاء اللہ تعالیٰ رسیدہ دانند، یقین کہ نسبت بہ تعزیت دارانِ اعلیٰحضرت خصوص اکبرابادی محل تسلیہ کہ باید، می کردہ باشند،

مہربانِ من! چیزے کہ دریں وقت بکارِ آنحضرت می آید، رسانیدنِ ثوابِ تلاوتِ قرانِ مجید وخیرات مستحقان است، دریں باب نہایت سعی نمایند وثواب آں را بروحِ مطہرِ آں حضرت ہدیہ بگذرانند وایں گنہگار نیز دریں کار است، امید کہ شرفِ قبول یابد،

لہ منقول از رقعات حمید الدین خاں، مملوکہ خانصاحب ظفر حسن خاں صاحب یہ خط اورنگ زیب نے شاہجہاں کی وفات پر لکھا ہے،

بنام شاهزاده محمد شجاع بهادر

۱/۱۶۲

بعد گذارشِ مراسمِ مخالصت[1] و موالات معروض میدارد، که دریں چندگاه دو عریضة الاخلاص مشتمل بر برخے از مطالب که بمقتضاے وقت اخبار و استخبار ازاں لازم می نمود، بگرامی خدمت نگاشته از راهِ اکبرآباد ارسال داشته لیکن چوں بر امنیتِ طرق اعتمادے نیست و مع هذا از اخبارِ تازه معلوم شد که صورتِ معاملاتِ دربارِ جهان مدار برنگے که نباید برآمده، کاروبارِ آنجا دگرگون است، بنابراں نقلِ عریضهٔ دوئمیں را[2] ازاں دو عریضه[3] و عرضه داشته با دیگر مقدمات نوشته مصحوبِ جلوداران برادرِ عزیز بادشاهزاده محمد مراد بخش که عریضهٔ ایشاں را از راهِ اودیسه بخدمتِ والامنزلت می برند[4]، روانه نمود، تا براں مراتب اطلاع حاصل شود، امید از اشفاقِ صمیمی آں[5] است که ایں مخلصِ بے ریا را بزودی[6] از پیش نهادِ خاطر و قصد و عزیمتے که در آئینهٔ ضمیرِ منیر پرتوِ صواب انداخته باشد آگاه فرمایند، که نظر بآں نموده بسر انجامِ لوازمِ امرے که فرصت و تاخیر در تشییدِ آں خلافِ مصلحت و منافی معهود است بپردازد، تا موادِ استقلال و اقتدارِ آں طرف بیفزوده و[7] خاطرِ خاص و عام بباطل میل نکرده توجه مبذول داشته آید، پیداست که آں مشفقِ مهربان دریں باب آنچه اندیشیده باشند، اصوب و اصلح خواهد بود، از مضمونِ عنایت نامه که به برادرِ عزیز مرقوم خواهد گشت، ایں خیرخواهِ خلق الله[8] را نیز اطلاع دهند تا فهمیده مطابقِ آں بنویسد، و تاکید نماید.

صاحبِ من! اگر دریں وقت یک[9] آدمِ فهمیده از جانبین بعنوانِ سفارت[10] و وکالت مقرر شود

---

[1] س مخالفت [2] ع "را" محذوف [3] ع ازاں دو عرضداشت با دیگر، [4] ب می روند، [5] س و ب "آں" محذوف،
[6] ع "بزودی" محذوف، [7] ع "و" محذوف، [8] ع "الله" محذوف، [9] "یک" محذوف،
[10] ع تجارت و وکالت،

و نوشتها خواه[1] بداک چوکی ازیں جا بسرحد[2] او دلیسه مردم خیر اندیش دا[3] ازانجا تاراج محل[4] متصدیان سرکار برادر[5] نامدار سرانجام نمایند، یا بقاصدان و سواران که[6] جلد بیایند، و ترود[7] در پیش رفت مطلب بغایت دخیل است و بر تقدیرے که ایں معنی صورت تجویز نیابد[8]، از فرستادهاے ایں نیاز مند سیادت مآب میر شاه را در خدمت کثیر الموہبت نگاہدارند، و جواب ایں عریضه را[9] مصحوب یکے[10] از همراهان او با ملازم سرکار عالی که اینجا خواهد بود، بفرستند، و دیگر هر چه راے گرامی اقتضا فرماید عین صواب است، ایام شفقت بماناد،

۲
۱۶۳

صاحب مشفق مهربان سلامت: دریں ولا برادر عزیز بجان برابر از راه یکجهتی و یگانگی مطلبے چند بایں جانب نوشته استدعاے جواب نموده بودند[11]، و ایں خیر خواه را آنچه در هر باب بخاطر رسید بآں کامگار نامدار نگاشته مصحوب ملازم ایشاں ارسال داشت، لیکن چوں کیفیت ایں[12] مراتب را بگرامی خدمت معروض داشتن لازم می نمود، بنابراں صورت سوال و جواب را مفصلاً بمسامع علیه[13] میرساند تا بعد[14] اطلاع براں اگر نوشته ایں مخلص پسند طبع شریف گردد، فبها، والا آنچه بخاطر عاطر پرتو صواب اندازد، قلمی فرمایند که مطابق ایں[15] مقرر داشته ایشاں را نیز براں آگاه سازد،

اوّلاً مرقوم بود، که مخالف را فرصت نباید داد[16] که بخود پردازد، چه اگر مردم باو بگروند و استقلالے که هرگز نصیبش مباد پیدا کند، تدبیر کار او[17] دشوار خواهد شد، پس بریں تقدیر متوجه دفع فتنه او گردیده ساعت نهضت آں طرف را مقرر باید ساخت، و همدیگر را[18] ازاں اطلاع باید داد، و سطے مراحل بنمطے قرار گیرد، که در یک وقت از هر سه جانب[19] بمکان مقرر رسیده شود، و اگر ایں حرکت بالفعل مناسب نباشد، وجه آں[20] بایشاں

---

[1] "خواه" محذوف [2] ع تا سرحد، [3] ع ازینجا [4] ع را بمحل [5] تس و ب "برادر" محذوف [6] ع تا [7] ع برود، [8] ع نیابد [9] ع "را" محذوف [10] ع "یکے" محذوف [11] ع نموده بود، [12] ع آں [13] ع عالی. [14] ع "تا" محذوف. [15] ع آں [16] ع دارد [17] ع "او" محذوف [18] ع "ازاں" محذوف [19] ع سه طرف [20] ع آں محذوف،

نوشته آید:

در جواب نگارش یافت که "آنچه برادرِ عزیز دریں باب[۱] اندیشیده اند مستحسن و پسندیده است و ما نیز براینم که تا مخالف خود را جمع نه کرده، باو[۲] باید پرداخت، اما چوں خبرِ وقوعهٔ ناگزیر تا حال[۳] نرسیده، و روز بروز آثارِ صحت ظاهر میشود، از جاے خویش حرکت کردن و باظهارِ بعض مراتب پرداختن مناسب نمی نماید، بلکه آں گرامی برادر نیز بایستے پیش ازیں[۴] استفسارِ تحقیقِ اخبار غبارِ شورش نمی انگیختند و لشکر را بصوبِ سورت نمی فرستادند وقلعهٔ انجار را محاصره نمی نمودند[۵]. اکنوں که کار بجاے که نبایست برسد رسید، بزودی از استخلاصِ آں حصن خاطر جمع سازند، تا جمعیتے[۶] که فراهم آورده اند، در رکابِ ایشاں باشد[۷]. بعد از انکه ارادهٔ توجه مصمم گردد، از تاریخ ساعت اطلاع داده خواهد شد:

ثانیاً قلمی شده بود، که "چوں از نوشته جاتِ وکیل هویدا گشته که قصدِ مخالف آن است که یکچندے براے مصلحت معترضِ حالِ اخوان[۸] نگردیده، از راهِ محبت و دوستی در آید، اگر احیاناً نوشته مشتمل بر ایں معنی از اں جانب برسد، در برابرِ آں چه باید نوشت"؛

جوابِ ایں مقدمه بدیں عنوان مرقوم شد که "اگرچه ایں قسم گفتگوها اعتماد را شایاں نیست، والحال که آں عزیز[۹] بجاں برابر، پرده از روے کار برداشته اند، اظهارِ ملائمت از اں طرف نسبت بایشاں متصور نه، لیکن بر تقدیرے که چنیں نوشته بیاید، سر رشتهٔ رفق و مدارا از دست نداده[۱۰] و حرفے چند[۱۱] که موجبِ غفلتِ معاند[۱۲] تواند بود، در جوابِ نگاشتن و بدیں[۱۳] افسانهٔ شیریں، او را بخوابِ خرگوش داشتن انسب[۱۴] و اولی است و بعزمِ معهود نقصانے ندارد".

---

۱ ع "عزیز" محذوف، س "دریں باب" محذوف ۲ س "او" محذوف ۳ ع هنوز ۴ ع از استفسار ۵ ع نمی کردند، ۶ ع جمعی ۷ ع شد ۸ ع "اخوان" محذوف ۹ ع آں برادرِ عزیز پرده، ۱۰ س ندادن ۱۱ ب چیزے ۱۲ ب معانداں و ع موجب غفلت معاند باشد، ۱۳ ع به افسانه ۱۴ ع "انسب و" محذوف،

وثانیاً مکتوب بود که "از جملہ قرارداد ہاے آں وقت یکے آن است کہ "اگر مخالف با یکے از برادراں بمقام پرخاش در آید، و دوئی[1] دیگر مدد و معاون او[2] بوده نگذارند کہ ارادۂ فاسدِ او بفعل تواند آمد، و بر تقدیرِ وقوعِ ایں قصہ صورتِ اعانت چیست، و بچہ نہج از ہمدگر خبر[4] تواں گرفت"

در جواب نگاشتہ شد کہ "قرارداد ہمان است کہ بود، انشاء اللہ تعالیٰ فتورے بداں راہ نخواہد یافت، اگر مخالفِ بے دین قصدِ آں طرف کند، ایں نیازمند بے توقف برہان پور رسیده، متوجہ پیش خواہد شد، و ازاں جانب صاحب مشفقِ مہربان عزیمتِ[5] سمت پتنہ خواہند فرمود، تا قدوة الملاحدہ باتمامی جمعیتِ تفرقہ قرینِ خود نتوانند[6] بیک طرف پرداخت. وہمچنیں اگر بجانبِ دیگر روے او بار آورد[7] بایں عنوان ارکانِ ثبات و قرارِ او متزلزل باید ساخت"

ایں بود تفصیلِ سوال و جوابے کہ بمیاں آمده، امید کہ ایں مراتب را بہ خاطرِ گرامی آورده ہر چہ زودتر از مقتضیاتِ راے صواب نما، اعلام فرمایند، زیاده چہ تصدیع دہد،

۳/۱۶۴

مخلصِ خیراندیش، بعد از گذارشِ مراسمِ اخلاص معروض میدارد، کہ آنچہ از روے صدقِ موالات ایں نیازمند را نظر باخبارے کہ مسموع شده بود بایستے بگرامی خدمت نوشت، قبل ازیں متواتر[8] معروض داشتہ بود[9]، و ہر چہ دریں ولا ظاہر گردید، بریں منوال است، کہ اعلحضرت فی الجملہ صحتے یافتہ در فکرِ عدو اللہ اند، و[10] ازانجا کہ تاحال صورتِ عزم و ارادۂ آں مشفقِ مہربان معلوم نگشت، و جوابِ عرائض نرسیده و مجدداً از نوشتجاتِ وکیلِ دربار سمتِ وضوح گرفت (کہ) چوں مذکور مونگیر[11] درمیان است، ملحدزادۂ خود را باجے[12] سنگھ و سترسال

[1] ع روے [2] س "او" محذوف، [3] ع متعصبہ، [4] ع خیر،
[5] عزیمت تنبیہ فرمائند، [6] ع تواند، [7] ع آرد، [8] ب متواتر محذوف، [9] س "بود" محذوف
[10] س "د" محذوف، [11] ب منگیر [12] س "حیلہ"

و دیگر مردم بصوب الہ آباد، و پٹنہ تعین مینمایند، و صوبۂ گجرات، را از برادرِ عزیز تغیر کردہ کسے را کہ می خواہند داد بفرستند، و خبر است کہ مہابتخان و قاسم خان را باں طرف تعین میکنند، بنابراں بتازگی متصدع میگردد کہ ہر گاہ کیفیتِ معاملات بریں نہج بودہ باشد پیش نہادِ خاطر چیست، و تدبیرِ ایں کار کہ روے دادہ چہ قسم اندیشیدہ اند و ایں نیاز منداکہ[1] بے صلاح و صواب دیدِ ایشاں قدم پیش نمی تواند گذاشت چہ باید کرد، برتقدیرے کہ تغیرِ صوبۂ گجرات بوقوع نیاید، ملحد زادۂ کلاں با جسونت سنگھ و جمعے کثیر کہ قرار دادہ اند، بمالوہ بیاید،

و خود در ایامِ اشتدادِ مرض میفرمودند، کہ ہمیں میخواہم کہ یک مرتبہ صحبت یافتہ خاطرِ خلیفہ[2] محمود را از بند و بستِ ملک بہ واقعی جمع سازیم، تا معاملات بجاے کہ نباید، نرسید[3]،

مصلحت چیست، امید کہ ہرچہ زود تر جوابِ ایں مراتب را عنایت فرمودہ قلمی نمایند، و از وجہ مقصود ما فی الضمیرِ منیر آگہی بخشند، تا پیش از فوتِ فرصت و گذشتنِ وقت انچہ صلاح باشد بعمل آید،

۴
۱۶۵

فرمان آنحضرت (شاہجہان)، . . . باقدسی صحیفہ . . . مصحوب محمد میرک گرز بردار از پیشگاہِ خلافت نزد اوشاہ شجاع) فرستادند و باو (شجاع) نوشتہ بودند کہ[4]

"چوں ہموارہ خواہشِ ایں صوبہ داشتید، بالفعل آں را با ولایتِ بنگالہ متصرف شدہ بجمعیتِ خاطر و فراغ بال روزے چند بنظم و پرداختِ آں صوبہ و جبرِ اختلالِ احوالِ خود بپردازید، تا آنکہ جنودِ قاہرہ از تعاقبِ دارا بے شکوہ و کفایتِ مہمِ او فارغ شدہ، بمستقرِ اورنگِ حشمت مراجعت کنند، دراں وقت مطالب و مدعیاتِ دیگر کہ داشتہ باشید در حصولِ آں نیز خواہیم کوشید و چنانچہ آئینِ اخوت و مقتضاے فتوت است، در ہیچ چیز از مراتبِ ملک و مال مضائقہ نخواہیم نمود"،

[1] ب "کہ"، محذوف [2] س: خلیفہ، محمود [3] س نباید نرسیدہ [4] منقول از عالمگیر نامہ جلد ا ص ۲۲۳

۵/۱۶۶

سلطنت[۱] وابہت پناہ، حشمت و شوکت دستگاہ، فارسِ مضمارِ شہامت، مشیدِ ارکانِ شجاعت، موسسِ بنیانِ بسالت، مسندنشینِ محفلِ عز و اقبال صدر آرای بارگاہِ جاہ و جلال، اخوی مکرم شاہ شجاع پیوستہ از زینت بخشِ سریرِ عزت باشند۔

از مشتاق منداورنگ زیب بعد فراوان نیازات مطالعہ نمایند کہ این کس را از ابتدای صبحِ شعور کہ تا حال کہ مبادی قرنِ ثانی است غیر از رعایتِ ملہوفان و حمایتِ مظلومان و اتباعِ شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم امرے دیگر بخاطر مخطور نگشتہ ازین نیتِ حق طویت بہر جا کہ روی آوردہ بتائیداتِ غیبی و استمراتِ (د؟) لاریبی فتح و اقبال بطریقِ استعجال استقبال نمودہ، خصوصاً ملکِ دکن کہ ہندوستانِ دیگر است (و) مقر چندین سلاطینِ عالی قدر و حکامِ والامقدار بودہ بعنایتِ الٰہی در اندک زمان آن ملکِ وسیع در حیطۂ تصرف آوردہ بخطاب انا جعلناک فی الارض خلیفہ خطبہ بنامِ خود خواندہ مزین ساخت سوای آن، راجہای دیگر کہ در کنارِ دریای شور می ماندہ اند و امکنۂ صعب خود را حصنِ حصین خیال کردہ تا حدے از حکامِ دکن کلاہِ انقیاد (خود؟) کردہ بودند و از زمانِ طلوعِ نیرِ اسلام تا الان احدے از سلاطینِ کشورکشا و خواقینِ فرمان روا پیرامونِ حصارِ ایشان نگردیدہ بود، بہ بویداتِ دینِ محمدی و شریعتِ احمدی کنائس و صوامع اینہا مساجد و مشاعرِ اہلِ ایمان گردید۔

چون تعدِ نعماتِ الٰہی و استانِ دراز دارد پس ہمان بہتر کہ عنانِ بیان ازان برتافتہ بعذر دری پردازد کہ چون ملکِ دکن و کلیدِ حصار و خزائنِ آن دیار اللہ تعالیٰ بدستِ خازنِ ما سپرد، بیشتر حاجتِ ملک گیری نماند ہم درین اثنا بیماریِ بادشاہِ ہفت کشور حادث شد، دارا شکوہ از (دہم) طرف راہہا مسدود و وکلا را محبوس ساختہ افرادِ کائنات را مظنۂ خبرِ اندوہ اثرِ انتقالِ بادشاہ افتاد چنانچہ با دولت خود ہم برین مظنہ بے ملاحظۂ دیدۂ دوربین خطبہ

[۱] یہ خط کتب خانہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ایک قلمی نسخہ میں جو رقعات عالمگیری کے نام سے ہے، موجود ہے اس کے علاوہ کسی مجموعہ میں نظر سے نہیں گذرا اس کا نمبر ۳۷/۳۲۵ ہے۔

خوانده اند وسکه رائج کرده بدعوی تخت وتاج بصوب دار الخلافه حضرت دہلی فضیلت (نهفت) فسوده ہیچوں
درراه مقابله بغنیم افتاده ازفریب اله وردی خان لاخیر فی عبد ولا فی نشره تمامی خلق الله را ازدست گنوار
خراب ساخته هرچند سپاه گری ومردانگی شمار اتقصیر سے نشد اما، ع

به تنها چه برخیزد از یک سوار،

بموجب لاچار از بهادر پور معاودت فرموده اند وسلیمان شکوه باندک عساکر فتح مآثر خیره شده تا مونگیر واپس کرده شمارا خدا تعالی انجا امنیت نه بخشیده که استقامت گیرید، قلعه را گذاشته براه محل مراجعت فرموده اید،

چون خبر وحشت اثر هزیمت وپس شدن امرای شما من سید از جهت مکافات آن از دار الخلافه بیجاپور که از اگره مفاصله بمقصد کرده دارد علم همت برپا کرده باجمعیت یک لک سوار از مردان کارگذار معرکه آزموده بایلغار قطع منازل وطے مراحل ساخته تا نواحی آگره رسیدیم، دارا شکوه که متعطش خون برادران است بقوت لشکر انبوه بمصلحت یکدگر هم چون شمشیر بے غلاف درپے جنگ ولاف بود باجمعیت یک لک وهشتاد هزار سوار هژبران بیشه شجاعت از سادات وراجپوت وافغان ومغل که جان بازی ایشان اظهر من الشمس است سلاح بجنگ پوشیده چنانچه هزار میخی وزره داودی وگاوسر وبکتر چلصدی وخودهاے برق منظر وچار آئینهای خورشید مظهر وغیره آلات حرب از شمشیر وتبر وسپرهاے کرگی همچون شیر ژیان نمایان شده از آگره برآمده استقبال گرفته روز دیگر وعدهٔ جنگ مقرر بود دارا شکوه ترتیب افواج داده برروے فوج پیشین هفت هزار فیل کوه پیکر سحاب صور از خرطوم تا دم وازین غریق باجلاجل وزنگونها وساز طلا ونقره وگلهای مرصع وجلهاے مشجر وزربفت وغیره آراسته بر سر هر فیل دو هتنال داشته وبرروے فوج میمنه ومیسره پنج پنجهزار شتر بغدی کوه تن مست کرگدن فیل پیکر مهیب عفریت بار نگارنگ مهارهاے کلاتون باف وجلهاے زربفت پوشانیده بر هر شترے شترنالها نهاده مقابله شده تا سپهر روز صعب جنگ نموده از هر دو طرف کارزار بسیار شده دارا شکوه را هر طرف که رو آورده بطمانچه قهر الله الواحد القهار شکست بر شکست افتاد چون دید که فتح نمی شود، روے عروسانه خود بجادر

شرمندگی پوشیده چناں برگشت کہ اثرے از دو فرزندانِ او دریں دریا (دنیا؟) نمانده فتح نصیبِ اولیاے دولت شد دیگر امراے بادشاہی مثلِ جعفر خاں وغیرہ کہ در ظاہر اسلام جو فروش گندم نما بودند خود آمدہ آستاں بوسی استسعاد یافتند و از راہ بطالِ روافضیت رو در شاہراہِ اسلام آوردہ اند، وسی ہزار سوار راجپوت مثلِ راجہ جے سنگھ وغیرہ غلبۂ اسلام دیدہ بموجبِ لاچارہ از وطن خود کاہ در دہن و تبر در گردن انداختہ آمدہ اند چوں کسے بزبونی و اطاعت درآید با او بجنگ و شدت درافتادن از شرائطِ مردمی دور بود بنا براں از انہا درگذشتہ خواہیم کہ پس او کردہ از طوافِ روضۂ منورہ امیر مغفور شاہ تیمور بہرہ ور شدہ بلدۂ خراسان و ماوراء النہر وغیرہ از بطالِ روافض مصئون نمودہ چراغِ اسلامِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم روشن گردانیم کہ خبر توجہ شما بصوبِ دار الخلافہ رسید بنا براں ازیں عزیمت ماندیم

عزیزمن ہمّا از سیل و لاری مثل دریا قلزم موج میزنید و ایں چند روستای صحرا را جمع کردہ میدان امرا از خوابِ خرگوش پندشتہ می آئید تا وقتیکہ یکبار صداے قرنا و ہیبتِ کمان و تفنگ و ضربِ زنگ در گوشِ آنہا خواہد افتاد خداے علیم است کہ خود بخود در بلا خواہند انداخت یا خواہند گریخت سلطان محمود (محمد؟) برادر زادۂ شما گفتہ کہ "من براے بندگانِ ایشاں ایں قدر حیراں شدم ایشاں بنوعِ دیگر عازم شدہ می آیند و دو دلہ می سازند میخواستم باستقبال رفتہ باشارۂ منتِ پنجہ پہلوانگی معجزۂ شجاعت و مردانگی نمایم و لشکرِ اوشاں شق القلم سازم چوں خبر الصلح خیر واقع شدہ اولا بر شاہ راہِ ہدایت و صلاح رہنموں گردانم اگر گوشِ نصیحت نیوش از دیدہ دوربین برداشتہ باشید از ہر چہ اندیشید ہموں گرفتار خواہند شد!

عزیزمن! ایں مرکبِ خام طمع را اگر دانید برہموں ملکِ بنگالہ خداداد کہ جاے یک بادشاہ دارد رفتہ قانع شوید براے رعایتِ بندگاں بہار در وست بلکہ تا بہادر پور ہر دو برادر زادگاں را مرحمت فرمودیم الحال ہم ہیچ نرفت بروید ملاحظہ نمی کنید کہ شما را سلیمان شکوہ ہموں مرتبہ از بنگالہ اخراج میکرد لیکن پدرش مقہور گشتہ بنا براں سراسیمہ شدہ بازگشت من چہ قدر رعایتِ بندگانِ شما نمایم اگر نمی شنوید بیائید! بیائید! بیائید!! ! ع

زما ہر کہ را ملک بخشد خداے

بنام پادشاهزاده محمد مراد بخش،

۱/۱۶۷

برادرِ عزیز بجان برابر، کامگار نامدار عالی مقدارِ من از نخلِ حیات وزندگانی بهره مند و برخوردار بوده مسرت قرین باشند، دیریست که مطالعهٔ[1] مفاوضاتِ مهرافزاے آن گرامی برادرِ بهجت بخشِ خاطرِ مشتاق نگردیده، موجبِ آں معلوم نشد، ما بعنایتِ الٰہی از فتحِ قلعهٔ کلیانی واپرداخته یازدهم ماه محرم مکرم داخل ظفرآباد بیدر شدیم، و عنقریب مقدمهٔ صلح راصورت داده عزیمتِ اورنگ آباد رامصمم خواهیم ساخت،

مجز اخبارِ دربارِ جهاں مدار تو عیکه مذکور میشود یقین که از نوشتجاتِ وکیل هویدا گردیده باشد از آنجا که خاطر خواهانِ خبرِ خیرت اثرِ آں برادرِ عزیز بود، ایں نوشته را مصحوب الله یار فرستادیم، جوابِ باصواب بزودی ارسال دارند[2]،

عزِ اشتیاقِ صحبتِ وافی مسرت آں کامگار افزوں تر از آن است که بتحریر درآید، وصولِ ایں امنیت ثمر[3] بنهجِ مرغوب مطلوب، والسّلام،

۲/۱۶۸

برادرِ عزیز بجان برابر عالی مقدارِ من! از نهالِ زندگانی برخوردار و از آشوب[4] نوائب برکنار باشند، رقیمهٔ الوداد[5] که نگاشتهٔ خامهٔ اتحاد ویگانگی بود، در عینِ انتظار رسیده بهجت افزا گشت، پوشیده نماند که آنچه اخبارِ تازه بآں گرامی برادر ظاهر[6] شده باشد ما نیز از عرائضِ وکیلِ دربار معلوم

---

[1] ت مطالعه، [2] ب داشته، [3] ت ہر،

[4] ع نوش، [5] ب الوادی، [6] ع ظاهر شده شد مرقوم نمایند و آنچه،

نموده ایم و بعد اطلاع بر کیفیتِ حالات، مکتوبے متضمن بر[1] مراتبِ اتحاد و یک جہتی بآں عزیز نگاشته مصحوبِ اللہ یار ملازمِ خود ارسال داشته ایم، و برخے مطالب که از حوصلۂ نامه بیروں بود بتقریرِ او حواله شده یقین که تا حال آگہی یافته باشند، قرار[2] ہماں است که فیما بین معہود[3] گشته، و ان شاء اللہ تعالیٰ جز آں بعمل نخواہد آمد،

ما[4] بعنایاتِ الٰہی از فتحِ قلعۂ[5] کلیانی و مہماتِ ایں طرف بقدرِ فرصت واپرداخته بستم[6] شہر محرم از ظفر آباد بصوبِ اورنگ آباد توجه نمودیم، آں برادر نیز ازانچه[7] مقرر شده بہمه وجه میل نموده دراں مقام ثابت قدم باشند، و با خاطرِ جمع و دلِ قوی قرار داد از قوت[8] بفعل آورند، و حقائق را متواتر و متوالی[9] قلمی نمایند،

دریں چند روز[10] دو مرتبه ازیں مقوله[12] بخدمتِ بادشاہزادۂ جہان و جہانیاں انچه بایستے نوشته، معروض داشته ایم و عریضۂ آں برادرِ عزیز را که بگرامی خدمتِ ایشاں مرقوم بود، مصحوبِ جلوداران سرکارِ آں کامگار فرستادیم[13]،

از عرضه داشتِ وکیل که دوازدہم شہرِ مذکور نوشته بود، و بست و چہارم رسیده بسمتِ ظہور گرفت که استقلالِ مخالف در رتق و فتقِ مہمات و تغیرِ متصدیانِ پیش گاہِ معلا و تفویضِ خدمات بملازمانِ خود بجدے[14] که نباید، انجامیده و ہمگی سعی مصروفِ فراہم آوردنِ خزائن و اجتماعِ عساکر ساخته و غالباً خبرے[15] که وقوعِ آں مظنون بود، به یقین[16] پیوسته، ع

تا به[17] بینیم چه از پرده بروں می آید،

ازانجا که رعایتِ حزم[18] و احتیاط لازم است، دریں وقت راہِ اعلامِ مقاصدِ بلند از جانبین جاری خواہد بود، و نوشتنِ بعضے مطالب بخطِ متعارف مناسب نمی نماید بنا براں خطِ مخترع مرسل گشت، تا بعد ازیں

---

[1] ع "بر" محذوف [2] ع وازہماں [3] ع معہود، [4] ع تا [5] ع کلیاں [6] ع ہشتم و س ششم [7] ع "از" محذوف
[8] ع قرارداد بعمل آورند [9] ع متواتر قلمی فرمایند، [10] [11] ب "دو" محذوف [12] س منقوله،
[13] ع فرستاده ایم، [14] ع بجاے که نباید [15] س چیزے [16] ع بیقین [17] س ما [18] ع "حزم و" محذوف،

ہر چہ نوشتنی باشد، ہماں خط می نوشتہ باشند، والسلام

۳
۱۶۹

برادر عزیز بجاں برابر کامگار نامدار من اُدہال امال بہرہ مند باشند محبت نامہ کہ مصحوب روح اللہ رفیق اللہ یار مرسل بود، بست و ششم صفر ختم بالخیر والظفر در عین انتظار مسرت وصول بخشیدہ، مضامین آں بوضوح انجامید، و خاطر عطوفت مآثر را از اطلاع برقرار داد آں برادر عزیز اطمینان بے پایاں حاصل گردید، جواب مقدماتے کہ بر کاغذ جداگانہ مثبت بود مفصلاً نگارش یافتہ معلوم آں گرامی برادر نامدار خواہد شد، اندیشۂ دوئی و جدائی را اصلاً در پیرامن خاطر عزیز خویش راہ ندہند انشاء اللہ تعالیٰ دقیقۂ از دقایق اتحاد متحمل نخواہد گشت، روح اللہ قابل تربیت است،

از اشتیاق چہ نوشتہ شود، کہ بشرح شمہ ازاں وافی تواند بود، حق سبحانہ تعالیٰ با حسن وجوہ دیدار آں برادر برخوردار نصیب کناد، والسلام،

۴
۱۷۰

عہدنامہ کہ بموجب التماس بادشاہزادہ محمد مراد بخش قلمی شد[۱]

چوں دریں ہنگام خجستہ آغاز فرخندہ انجام کہ آوانِ طلوع[۲] نیر سعادت و اقبال و زمانِ سطوع صبح عظمت و جلال[۳] است و شاہبازِ بلند پروازِ ہمت جہاں کشائے در ہوائے صید مقصود بال کشودہ اعلائے اعلام دین مبین سید المرسلین علیہ من الصلوات اتمہا و من التحیات اعمہا، وجہ قصد گردیدہ، و تمامی نیت حق طویت مصروفِ آں است کہ بمساعی غازیان ظفر لوا و زور بازوے مجاہدان نصرت

۱؎ از آداب عالمگیری، نسخہائے ایشیاٹک سوسائٹی بنگال، خدا بخش خاں لائبریری، جدوناتھ سرکار و دار المصنفین و غیرہ و تاریخ سلاطین چغتائیہ بوہار لائبریری،

۲؎ ن طلوع، ۳؎ ن اجلال،

انتاً خارِ الحاد و زندقه از گلشنِ همیشه بهارِ دیارِ اسلام برافتاده، رئیس الملاحده با اتباع و احزابِ خویش نیست و نابود شود، و گردِ تفرقه بر ساحتِ احوالِ ساکنانِ عرصهٔ وسعت آبادِ هندوستانِ بهشت نشان که از میامنِ جد و اجتهادِ اجدادِ عظام گردون مقام و آبای کرام فلک احتشام جزاهم الله تعالیٰ عن المسلمین خیر الجزاء از لوثِ کفر و شرک مصفا گشته بحوزه درآمده بنشیند،

برادر بجان برابر اعز ارشد کامگار نامدار عالی تبار بمقتضای رای صواب نمای خرد آرای دولت افزا که اجلِ مواهبِ الٰهی است عمل نموده درین مهمِ عاقبت محمود توفیقِ موافقت و مرافقت یافته بودند قواعدِ مواخات[1] و موالات را که بروابطِ عهود و مواثیقِ استحکام پذیرفته بود مجدد[2] چنانچه باید بایمانِ کثیر الایقان مؤسس ساخته با خود مقرر کرده که بعد استیصالِ آن دشمنِ دین و دولت و استقرار و انتظامِ امورِ سلطنت نیز بر جادهٔ قدیم[3] وفاق و اتفاق استقامت ورزیده بهمین وتیره همه وقت و همه جا در همه کار رفیق و شریک باشند و با دوستِ ما دوست و با دشمنِ ما دشمن بوده در هیچ حال از مرضیاتِ خاطرِ عاطر بیرون نروند، و از جمله ممالکِ محروسهٔ موروثی بانچه حسب الالتماسِ آن درة التاجِ قسمت و کامگاری بایشان واگذاشته شود قانع و خورسند گشته افزون طلبی ننمایند،

بنا بر آن از روی وفورِ شفقت و عاطفت و نظر بر اینکه تعهدِ پاسِ آن نموده اند مرقوم قلمِ والا رقم می گردد که انشاء الله تعالیٰ تا زمانی که از آن برادرِ حمیده اطوار نکو خصال خلافِ اخلاص و یکجهتی و یکرنگی و حق شناسی بوقوع نیاید اشفاق و مهربانی های ما درباره ایشان روز افزون خواهد بود، و نفع و ضرِ جانبین را یکی دانسته در جمیعِ اوقات شرائطِ عنایت[4] و امداد و مراسمِ یگانگی و اتحاد را بابلغ وجهی مرعی خواهیم داشت و الطاف و مراحم که امروز نسبت بآن عزیزتر از جان مبذول است پس

[1] ن - مراضات [2] ن قویم، [3] ن بلیند [4] صواب اشمای که دارای دارائی دولت افزا
[4] ن اعانت،

از حصولِ مامول و برافتادنِ ملحدِ نامقبول بهمه نمط بلکه بهتر ازاں مامول گشته دقیقه از دقایقِ آں مهمل نخواهیم
گذاشت و بوفاے وعده پرداخته چنانچه سابق مقرر شده بود صوبهٔ لاهور و کابل و کشمیر و ملتان و تهکر و تته
تمامِ آں ضلع را تا ساحلِ خلیجِ عمان بآں نامدارِ والا تبار واگذاشته درین باب مضایقه را مجال نخواهیم داد و بعد فراغ
از استیصالِ ملحدِ نکوهیده افعال و قمعِ خاربنِ شر و فسادِ او از چارچمنِ دولتِ خداداد ابد اتصال که رفاقت
و همراهیِ آں تازه نهالِ بوستانِ سلطنت و اقبال درآں کار لازم و ناگزیر است بے توقف ایشاں را
بداں حدود روانه نموده اصلاً و قطعاً به تاخیرِ رخصت راضی نخواهیم شد و مرآتِ صحبتِ مودت و صداقت
و فتوت را از غبارِ انفاسِ اربابِ غرض که اشر الناس اند از صفا نینداخته جز بهبودِ دارین و کامیابیِ
نشاتین آں عین الانسان و انسان العین نخواهیم اندیشید، در صدقِ ایں دعویٰ خدا و رسولِ مجتبیٰ
را گواه گرفتیم و وثیقه را بجهت مزید اطمینان و استظهارِ خاطرِ آں گرامی برادر بمهر و نقشِ پنجهٔ مبارکِ خود مزین
گردانیدیم، باید که ایشاں نیز منطوقِ آیتِ کریمهٔ واوفوا بالعهد ان العهد کان مسئولا مطمحِ
نظرِ سعادت اثر داشته در پاسِ لوازمِ معاهده که مورثِ نیکنامیِ دنیا و آخرت است باقصی الغایت کوشیده
برین منهجِ صوابِ مستقیم باشند و اوضاعِ پسندیدهٔ خود را از وخامتِ تغییر پوشیده که شاید صیانت نموده گفتهٔ
نابخردانِ کوتاه اندیش را که از غایتِ دنایتِ همت و رکاکتِ فطرت جلبِ منافعِ ردیه و تحصیلِ اغراضِ
فاسدهٔ خویش بر صلاحِ جان و مالِ ولی نعمت مقدم می دارند و از انواعِ طرق درآمده به تاویلِ باطلهٔ مموهه
هنگامهٔ شورش و فساد را گرم می سازند و ازاں طائفهٔ[1] اشرار درین جزو زماں بسیار و بے شمار اند به سمعِ رضا
اصغا نه کنند و پیوسته با نورِ شمعِ سعادت افروزِ خردِ دوربین و عقلِ صلاح[2] گزین در مسالکِ معاشرت
سلوک نموده ایں شعلهٔ خورشید ضیا را از بادِ دم سردانِ روزگار نگاه دارند، وفقنا[3] الله تعالیٰ وایاکم
کما یحب و یرضاه والله یحق الحق وهو یهدی السبیل۔

---

[1] ق: ازاں وسادیز اشرار، [2] ق: اصلاح [3] ق: ووفقنا،

(ب)

عاقل خاں رازی نے چند سطروں میں اس معاہدہ کا حوالہ دیا ہے اور مذکورۂ بالا معاہدہ کے شرائط کے علاوہ تقسیمِ غنیمت کے طریقے کو بھی بتایا ہے چونکہ اصل عہدنامہ میں یہ نہیں ہے اس لیے بہت ممکن ہے کہ یہ دفعہ بعد میں طے ہوئی ہو، بہرحال ہم اس کی عبارت بھی نقل کر دیتے ہیں :-

"بنائے عہد و پیمان استحکام گرفتہ اساسِ کار بدیں رنگ قرار یافت کہ ثلثِ غنائم نصیبۂ سلطان (مراد بخش) باشد و ثلثان بسرکارِ فیض آثار عائد گردد (و) بعد از تسخیر کل قلمروے حضرت صاحبقرانِ فتحِ ممالکِ ہندوستان، ولایتِ پنجاب و ملتان تا تہتہ و کشمیر و کابل بجناب سلطان تعلق گیرد، آنجناب در ولایتِ مذکورہ علمِ سلطنت برافرازد . . . . وکوسِ فرمانروائی بنوازد، و خطبہ و سکہ بنام خود بسازد"

بنام پسرِ کلاں بادشاہزادہ محمد سلطان بہادر

(اگرچہ یہ تمام خطوط ابوالفتح کے لکھے ہوئے ہیں، لیکن چونکہ صرف الفاظ اس کے اور خیالات و احکام اورنگ زیب ہی کے ہیں، اس لیے ان کو داخلِ مجموعہ کیا گیا مرتب)

۱
۱۷۱

ذرّۂ بے مقدار ابوالفتح وظائفِ عقیدت از خلوصِ طویت بجا آوردہ، معروض میدارد، کہ دو نشانِ خجستہ عنوان کہ بنامِ ایں کمترین زینتِ نگارش یافتہ بود، تسلیماتِ اخلاص بتقدیم رسانیدہ، بوصولِ آں گرامی صحائف مباہی گشت، حسب الامرِ سلطانی درباب عنایت کمیٔ منصبِ ابراہیم بیگ قراول بیگی التماس نمودہ روپیہ از جملۂ آں بر منصبِ حالِ او اضافہ فرمودند، وچوں مکرر ازیں مطلب معروض داشت، برزبانِ الہام بیان گذشت کہ "بانجامِ ایں کہ ایشاں بقراولیٔ او یک ہلہ شکار کردہ باشند ایں مقدار کافی است، بعد از انکہ حسنِ خدمتِ او براں والا تبار کامگار ظاہر شود، باقی مرحمت خواہد گشت"۔ تاحال تصدیقِ اضافۂ او از بخشیانِ حضورِ پرنور نگرفتہ، اگر بفرمایند گرفتہ شود، الا بوقتِ دیگر موقوف میتواں داشت،

جوابِ التماسِ رفاقتِ سلطان محمد سواری شکار بدیں عنوان فرمودند کہ "ما ازیں کہ ایشاں را پیش از وقت در خدمتِ خود بشکار بردہ ایم، تاسف داریم، چہ آں بلند اقبال تا لذتِ شکار یافتہ اند، از اکتسابِ کمالات از خواندن و نوشتن، و مانند آں دست باز داشتہ، چنداں رغبتے باین امور ندارند، ایشاں را چوں خواہیم گذاشت، کہ بدیں شغل از کسبِ کمال باز مانند"۔

درباب عوضِ غوغائی بہ بخشیاں حکم شدہ بود، کہ او را تعین خدمتِ گرامی نمودہ دستک دہند،

وچوں آں تیرہ روزگار بدیں معنی راضی نشدہ، در قلعۂ دولت آباد محبوس گردید،

صاحبزادۂ جہانیاں سلامت! از آنجا کہ بمسامعِ علیہ رسیدہ بود، کہ اوقاتِ قدسی ساعات، بہ نہجے کہ باید مضبوط نیست واین معنی بر طبعِ مبارک گراں آمدہ، لہذا امر شدہ کہ ایں بے مقدار حسب الحکم طریق تقسیمِ ساعاتِ شباں روزے کہ بعنوانِ دستور العمل بخدمتِ سامی عرضہ داشت نمودہ، نقلِ آں را پیش محمد طاہر وشیخ نظام ارسال دارد، تا ہمہ حساب نمودہ، اگر آں والا گہر رعایتِ آں مراتب بواجبی بفرمایند درصورتیکہ عرض والتماسِ آنہا پذیرفتہ حقیقت بدرگاہِ عالی عرضہ داشت کنند، چنانچہ آں عرضہ داشت نیز بایں عریضہ از نظرِ مبارک خواہد گذشت،

ایں بندۂ خیر اندیش امیدوار است کہ آں صاحبِ بلند قدر فرہنگِ مطالبِ عرضہ داشت حسب الحکم را محض ارشادِ پیر و مرشدِ حقیقی تصور فرمودہ، موافقِ آں عمل خواہند نمود، کہ ہر آئینہ ہمیں معنی سببِ مزید خوشنودی ورضامندیٔ قبلہ وکعبۂ تحقیقی خواہد بود،

ونیز بعرض میرساند کہ چوں معلوم رائے عالی شدہ بود، کہ آں جواں بخت گاہ گاہ در تہ بند و پیراہن بنماز می آیند، بنابراں بایں غلام خطاب رفت کہ بگرامی خدمت عرضہ داشت کند کہ ہر گاہ ایشاں ہموارہ در خدمتِ ما بسر بردہ اوضاع واطوارِ قدسی وطرزِ نشست وبرخاستِ عالی را فرا گرفتہ باشند، وقوعِ ایں مقدمہ بسیار عجیب است، یقین کہ بمقتضائے سعادت مندیٔ جبلی پیوستہ بمطالعۂ نسخۂ جامع کہ از تربیت وخدمت ما حاصل نمودہ اند، پرداختہ آں را فہرستِ ابوابِ دولت وکامرانیٔ دوجہاں تصور خواہند فرمود، وحصولِ رضائے خاطرِ عاطر را مثمرِ برکات وسعاداتِ دارین انگاشتہ ہمگی ہمت در تحصیلِ آں مصروف خواہند ساخت؛ زیادہ قدم از حدِ خود فراتر نہادہ بدعا ختم مینماید،

حق تعالیٰ کافلِ آمال و امانیٔ آں گزینِ ثمرۂ شجرۂ سلطنت وجہانبانی باد، وتوفیقِ کسبِ مکارمِ اخلاق ومحاسنِ صفات ارزانی داراد،

۲/۱۷۲

ذرهٔ بے مقدار ابوالفتح بعد اداے مراسمِ عقیدت و اخلاص معروض میدارد، که چوں خاطرِ قدسی مآثر قبلہ و کعبهٔ دو جہانی از روے عاطفت و مہربانی متوجہ آں است که لحظهٔ اوقاتِ گرامیِ آں صاحبزادهٔ والا گہر بے شغلِ پسندیده نگذرد، و در سفر و حضر ساعاتِ شباں روزی بوجہ شائستہ قسمت یافتہ، اوضاع و احوالِ سامی بواقعی منتظم و مضبوط گردد، و بنا براں انچہ درایں باب ارشاد فرموده اند حسب الامر جلیل القدر سمتِ تحریر میابد، تا آں کامگار عالی تبار آں دستور العمل سعادتمندی را نصب العین خود ساختہ، مطابقِ آں عمل آورند، و بہیچ وجہ ازاں تجاوز نہ نموده، رضامندی و خوشنودیِ قبلہ و کعبهٔ حقیقی را دراں منحصر شناسند،

بر زبانِ الہام بیاں گذشت که در سفر و حضر سه گھری از شب مانده بیدار شوند، و یک گھری بورزش پرداختہ و پس ازاں تہیهٔ نمازِ بامداد نموده، یک گھری مانده، بہ نماز برآیند و بعد فراغ از نماز و اورادِ مقرر، یک جز مصحف تلاوت کنند، و پس ازاں باندروں تشریف برده، ماحضر تناول نمایند، اگر در سفر اند، و روز کوچ باشد، دو گھری از روز برآمده سوار شوند، و در اثناے راه اگر شغلِ شکار پیش آید، قصد کنند که وقتِ دوپہر بمنزل رسیده باشند،

اگر شکار نباشد ہر گاه مسافتِ راه طے کرده فرود آیند، و بعد از نزول بمنزل اگر دماغ وفا نماید، و وسعتِ وقت باشد، چیزے از عربی بخوانند، و الا باستراحت پرداختہ ہمیں که دوپہر یک گھری بگذرد، و زوال آفتاب شود، بہ نمازِ ظہر برآمده، با جماعت نماز بگذارند، پس ازاں اگر اشتہا باشد بطعام میل کرده، باز بپہلو بر بستر آرام بگذارند، و الا استراحت را بر غذا مقدم داشتہ، تا رسیدنِ ہنگامِ نمازِ عصر بمشقِ خط و نوشتنِ عرائض و نشانہا اگر روے دہد، بپردازند، و الا بمطالعه و سماعِ کتبِ فارسی از نظم و نثر اشتغال نموده، وقتے که پنج گھری روز بماند، بنمازِ دیگر برآیند، و بعد فراغِ نماز بخواندنِ عربی مشغول شده، چوں یک گھری بماند غسلخانہ کنند، و نمازِ مغرب ادا نموده، تا دو گھری از شب نشستہ برخیزند، آنگاه نمازِ عشا گذارده و یک جزو تلاوت

کردہ، متوجہ اندرون شوند، و ہمیں کہ یک پہر از شب بگذرد، استراحت نمایند،

"و اگر در سفر اند، و روز مقام باشد، مقدماتے کہ در تناولِ ماحضر مسطور شدہ ہماں دستور بعمل آوردہ،

دو گھڑی بہ تیر اندازی و بندوق اندازی و غیر آں صرف نمودہ، چار گھڑی روز بلند شدہ، بخاص و عام

برآیند، و مقدار دو گھڑی آنجا نشستہ اگر کار رو دہد محمد طاہر و چندس دیگر را از اہلِ خدمت کہ رجوع با نہا

باشد طلبیدہ دو گھڑی موافقِ کار خلوتی غسلی نہ مانند قرار دہند، بعد از آں قیلولہ بکنند، و اگر مطلبے نباشد غسلخانہ

خلوت، را موقوف داشتہ، تا چہار گھڑی بخواندنِ عربی بپردازند، و پس از آں استراحت نمودہ، بوقتِ معین

نمازِ ظہر برآمدہ، بعد نماز یک جزو مصحف تلاوت کردہ باندرون تشریف ببرند، و در آنجا بمشقِ خط و امورے

کہ مذکور شد، اشتغال نمایند، پس از آں نیز تا یکپاس شب نوعے کہ در صدر نگارش یافتہ بعمل آورند، و در روز

کوچ دو جزو و روز مقام سہ جزو مصحف باید کہ تلاوت کردہ شود،

" در حضر عبارت از ایام بودن در حضورِ اقدس است، روزے کہ اعلیٰ حضرت نشاط پیرائے شکار

گردند، آں جوان بخت، بلند اقبال تلاوتِ یک جزو قرآن بوقتِ دیگر انداختہ بعد ادائے نمازِ بامداد

پیش از طلوعِ آفتاب بہ حاضری میل نمودہ، روانۂ دربار شوند، و چوں مردم در سواری مجری خواہند کرد، در

تمامی مدت اقامتِ آں والا گہر از دو سے معلیٰ خاص و عام خواہد بود، از دربار بدولت سرائے خود

آمدہ استراحت نمایند، و بوقتِ معہود نمازِ ظہر پرداختہ پس از آں بقضائے تلاوت یک جزو مصحف و

خواندن و نوشتن مشغول گشتہ باندرون تشریف ببرند، و طعام نوش جاں کردہ، بنمازِ عصر قیام نمایند،

و تا دو گھڑی بکماں اندازی و دیگر مراتب اشتغال داشتہ سہ گھڑی یا دو گھڑی از روز ماندہ متوجہ دربار شوند،

و نمازِ مغرب و عشا در خدمتِ اعلیٰحضرت خواندہ ہمیں کہ بیایند، یک گھڑی یا بیشتر از آں بغسل خانہ نشستہ

و وظیفہ و تلاوت بجا آوردہ، استراحت فرمایند، و روزے کہ سواریٔ شکار در میاں نباشد، بعد از تناولِ ماحضر

و تلاوتِ قرآں پیش از برآمدنِ حضرت بخاص و عام، بدربار رفتہ، باقی روزے را تا یکپاس شب بنمطے

که نگاشته آمد، معروف سازند. مجملاً باید، که اوقاتِ قدسی ساعات را مطابقِ ارشادِ قبلهٔ دین و دنیا گذرانیده این معنی را موجبِ رضامندی و خلافِ آن را عیاذاً باللہ منه سببِ خلافِ رضامندیٔ خاطرِ مبارک تصور فرمایند.

۳ / ۱۷۳

ذرهٔ بے مقدار ابوالفتح وظائفِ عقیدت و اخلاص بجا آورده معروض میدارد، که اگرچه صاحب قبلهٔ دین و دنیا در حضورِ پرنور ضوابط و قواعد که دستور العملِ سلاطین تواند بود، مفصل ارشاد فرموده اند، لیکن حسب الامر والا قدر بروے مزید احتیاط برخے ازاں مراتب و مقدمات سمت تحریر می یابد،

روزِ مقام چار پنج گھری از روز گذشته بخاص و عام برآیند، و تا دو گھری اگر کارے روے ندهد والا موافقِ کار نشسته باندرون تشریف برند، و بندهاے بادشاهی و ملازمانِ سرکارِ عالی را رخصت نموده غسلخانهٔ روز را موقوف دارند، اگر محمد طاهر یا قباد بیگ وغیره متصدیان سخنے باید گفت، لحظه در خلوت با ایشان پرداخته، باز بدرون رفته براے اداے نمازِ پیشین در خلوت برآیند و آخر روز یک گھری مانده، غسلخانه کنند و بعد اداے نمازِ مغرب یک گھری دیگر نیز اگر مطلبے بمیان نیاید نشسته برخیزند، والا وقتے که ضرور باشد باید نشست، و نمازِ خفتن کرده برخاسته، و در غسلخانه غیر اهلِ خدمت از بندهاے بادشاهی و سرکارِ عالی کسے نیاید،

در روزِ کوچ اگر منزل دور باشد، بعد فراغ نمازِ بامداد سوار شده خاطرے را در راه صرف نمایند، و اگر منزل نزدیک باشد ماحضر تناول کرده بابرکات بگذارند، و بسیار پگاه پیش از طلوعِ آفتاب، بسیار دیر یکپاس روز بلند شده سوار نگردند که این صورت بے ضرورت مناسب نیست و پس از وصولِ منزل اگر مقتضی باشد لحظه بخاص و عام میتوان نشست، والا بدستورِ مسطور آخر روز بغسلخانه برآیند، و اگر بنشاطِ شکار اشتغال نمایند فوج را بخشیان براه راست روان ساخته با مردم باره به شکارگاه متوجه شوند، و اگر شکار نه باشد، فوج را توزک نموده با آهستگی و آرامیدگی قطعِ مسافت نمایند.

و از ملازمانِ سرکار غیر محمد طاہر و از بندہاے بادشاہی تا دو ہزاری ہیچکس را نگذارند کہ از فوج پیش تواند آمد، مگر مثل وزیر بیگ و جلال الدین ناظر کہ اگر چپ و راستِ آں والاگہر می رفتہ باشند قصورے ندارد، و بہمگی اہتمام مصروفِ آں باید ساخت، کہ با ہر کدام ازیں جماعہ کہ پیش پیشِ فوج خواہند بود، زیادہ از دو خدمتگار نباشد، زیرا کہ باہجومِ توابع و پیش آمدنِ آنہا از فوج، انتظام و نسقِ فوج را مجال نمی گذارد، و در جمیع اوقات بقدر ضرور سخن چہ در روی دیوان و چہ سواری از چیلہ و التفات بجمعے کہ قابلِ خطاب نباشد احتراز نمایند کہ ایں قسم چیزہا شکوہ و ہیبت را زیاں دارد، ترتیبِ استادہ کردن و نشانیدنِ بندہاے بادشاہی دسرکارِ عالی و رخاص دعامِ غسلخانہ مطابقِ نقشہ کہ حسب الامرِ جلیل القدر درست شدہ مقرر دانستہ آں را بمحمد طاہر بنمایند، تا وا رسیدہ خاطر نشان سازد،

دیگر امرِ والا بصدور پیوست، کہ اگر مسودۂ عرضہ داشت کہ از نظرِ انور گذشتہ بود، بہ بیاض رفتہ باشد، مقدمۂ اختیارِ باعثِ ملازمتِ اقدس را نیز دراں مندرج باید ساخت و الا در عرضہ داشتے کہ از برہان پور بہ بارگاہِ خلافت خواہند نمود، البتہ داخل کنند تا پس ورودِ حکمِ والا تاریخِ ملازمت را در نظر داشتہ مرحلہ پیما گردند، میر ابوالفضل معموری را کہ از خدمتِ سراسر سعادتِ قبلۂ دوجہانی دستوری یافتہ، برائے رخصت می آید، خلعتے مشتمل بر جامۂ بافتہ پوتہ دار عنایت فرمایند، و روز پنجشنبہ ازیں منزل کوچ کردہ روز جمعہ مقام نمایند، و بعد ازاں تا برہان پور منزل بمنزل روانہ گشتہ و در آنجا بقدر احتیاج اقامت ورزیدہ متوجہ مقصد شوند،

نشانِ خجستہ عنوان کہ در جوابِ عرضہ داشتِ ایں بمقدار بخطِ فرخندہ زینتِ نگارش یافتہ بود صباحِ روز سہ شنبہ بوصولِ آں مباہی گشتہ تسلیمات بجا آوردہ بموجب فرمودہ، القابِ بعض امرا را برافرادِ جداگانہ نگاشتہ ارسال داشتہ[1] زیادہ جرأت نہ نمود،

معروض میدارد کہ کاغذِ جداگانہ نگاشتہ[1] کہ با عنایت نامۂ نواب والاگہر سلطان جیو بحضور پرنور

[1] یہ القاب کئی صفحات پر مشتمل ہیں اور ان سے کوئی فائدہ بھی نہیں ہے اس لے ان کو خارج کر دیا گیا۔

ارسال داشته بودند، و نشان خجسته عنوان که در جوابِ عرضه داشتِ این عقیدت آئین زینتِ نگارش یافته بود از نظرِ انور گذشته، مطالبِ واضح رائے خورشید ضیا قبلهٔ دین و دنیا گردید، در بابِ مقدمهٔ اختیارِ ساعتِ ملازمتِ اقدس بر زبانِ الهام بیان گذشت، که مقصود از عرضه داشت نمودن بدرگاهِ آسمان جاه آن بود که راه بے وساطتِ غیرے وا شود و احکامِ مطاعه در جوابِ آن بایشان صادر گردد، و الا معلوم است که وکیل نیز این قسم مقدمات را معروض می تواند داشت، اکنون درین وادی بوکیلِ دربارِ جهان مدار امر خواهد شد؛

و نیز امرِ والا بصدور پیوست، که عرضداشتے که ببارگاهِ خلافت مینماید، بعد از آنکه سمتِ تحریر یابد مُهر کرده مرتب ساخته بحضورِ عالی بفرستند تا بنظرِ فرخنده اثر در آمده مصحوبِ ڈاک چوکیانِ سرکار مرسل شود، مقدمهٔ دیگر که در کاغذِ جداگانه مذکور مندرج بود وقتے که از واقعهٔ مبارکِ مع علیه برسد پرداختِ آن خواهد شد، محمد طاهر اگر خواهد در شکار همراه باشد و الا بتکلیف[1] او را رفیق ساختن لازم نیست، فوج را باخود گرفته براهِ راست می رفته باشد، در بابِ کوچ روزِ جمعه امر شد که انچه بخاطرِ آنوالاگهر رسیده صواب است، روزِ مسطور مقام نموده متوجه منزلِ پیش شوند، و روزِ پنجشنبه بست و چهارم شهر حال مبارکه برهانپور را از فرِ قدومِ خود زینت بخشند،

صاحب مهربان سلامت! چون درین ولا از تقریرِ ملاے ترکی بعرض رسید که چون آن جوان بخت نامدار بخواندنِ ترکی رغبتے ندارند، او را همراه نه گرفته اند؛ امر شد که تعطل[2] در خواندنِ ترکی از ایشان عجب نمود، از آنجا که در حضورِ اقدس پیش ازین مکرر مذکورِ ترکی دانیِ آنوالاگهر شده و شاید درین وقت نیز یادِ آن بفرمایند؛ درین صورت اگر او را طلبند و در اوقاتِ فرصت با او گفت و گوے ترکی بمیان آورده تقریر و سواد را درست تر و روشن تر ازین سازند، موافق مرضئ طبعِ والا خواهد بود؛

---

[1] س تکلیف، [2] ب تعطیل،

۴
۱۷۴

ذرۂ بے مقدار ابوالفتح مراسمِ اخلاص بجا آوردہ معروض میدارد، عرضداشتِ گرامی کہ در جواب نشانِ عنایت عنوان، بوساطتِ تازہ نہالِ بوستانِ اقبال نواب سلطان والاگہر بلند اختر بحضور پر نور مرسل بود، شبِ مبارکِ دوشنبہ درخلوت از نظرِ خجستہ اثر گذشت وازآنجاکہ در تمہیدِ عریضہ رعایتِ مراتب موافقِ داب وقاعدہ نشدہ وبعض الفاظِ "مرشد پرست و عقیدت کیش" کہ نگارشِ آں درعرائض مرضیٔ طبعِ حق جوئی وحقیقت شناس نیست بقلم آمدہ وباآنکہ القاب بندہاے عمدۂ بادشاہی درعرائضے کہ بدرگاہِ معلّٰی وبارگاہِ معالی بادشاہزادہا بنویسند مذکور نمیشود، "سیّد علی راکہ حالت ورتبتِ او معلوم است سیادت مرتبت، نجابت منزلت" ہرچہ بیاں واقع باشد نگاشتہ بودند، وعبارت اختتام مشتمل بود، برکلمۂ مطلع کہ بسرادق واوتادربطے نداشت، چنانچہ بعد از رجوع بنقلِ عرضہ داشت ہویدا خواہد شد بنا براں بمقتضاے وفورِ رافت ومرحمت ازراہِ ارشاد وتربیت برزبانِ الہام بیاں رفت" ایں قسم سہوہا را بچہ[1] محل تواں کرد، عرائضے کہ بعد ازیں خواہند نمود، باید کہ تمہیدِ آں بدیں عنوان بودہ باشد کہ "بعد اداے مراسم اخلاص وارادت یا پس از تقدیم وظائف بندگی وعقیدت بموقف عرض میرساند" ولفظ "پرستش وعبودیت" راکہ مخصوصِ حضرت کبریا است اصلا درہیچ عرضداشت ننویسند وبجاے لفظ "کیش" اگر کلمۂ "امین" مرقوم گردد، مناسب است، "اسعداللہ خاں را "خانِ سعادت نشان" وشائستہ خان وشاہنواز خاں را "عمدۃ الملک" وعلی مردان خاں را "امیرالامرا" ریا عضد الخلافہ" می نویسیم وجمعے کہ دررتبۂ[2] ایشاں نباشند مجرد نامِ آنہا کافی است وہرجا خطاب ضرور شود، "صاحب وقبلۂ دین ودنیا یا صاحب وقبلۂ حقیقی یا قبلۂ آمال وکعبۂ امانی" وامثالِ ایں عبارت کہ "زمینِ خدمت یا زمینِ عبودیت بلبِ ادب بوسیدہ ذرّہ مثال بمسامعِ جاہ وجلال یا بعرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند" احتراز نمایند و"امر" را "احکام" ننویسند کہ حکم خاصہ پیشگاہِ خلافت است وچوں بعد دریافتِ ملازمت سراسر سعادت مقدس شاید بتقریب برخے از مطالب ایشاں را حسب الحکم الارفع بحضور موفور السرور قبلۂ دوجہانی عرضہ داشت باید کرد،

---

[1] ب: چہ چارہ [2] ت: دررتبۂ الغان؛

یحتمل کہ آں عرائض از نظرِ انورِ اشرف بگذرد، و دریں صورت اگر در نوشتن احتیاط نرود و عبارت مطابق ذاب و قاعدہ نباشد، جاے انفعال است۔ در اوقاتِ فرصت بمطالعہ کتب نیز علی الخصوص اکبرنامہ پرداختہ از مشقِ انشا غافل نہ گردند، و ہمگی جہد مصروفِ آں سازند، کہ تقریر و تحریر پاکیزہ و پسندیدہ شود، تا معانیٔ الفاظ و ربطِ مناسبِ آں بواقعی خاطر نشان نہ گردد، در گفتن و نوشتن بکار نبرند، و ہرچہ بگویند، و بنویسند باید کہ فہمیدہ و سنجیدہ باشد۔"

زیادہ جرأت حدِ خود نہ دیدہ بدعا ختم مینماید، امید کہ در سایۂ عنایت و تربیتِ قبلۂ جہانیان و کعبۂ عالمیان براداتِ دینی و دنیوی و مقاصدِ صوری و معنوی فائز شوند۔

۵
۱۷۵

ذرۂ بے مقدار ابوالفتح معروض میدارد، نشانِ گرامی کہ پس از مطالعۂ عرضداشتِ ایں عقیدت آئین زینتِ نگارش یافتہ بود، بوصولِ آں معزز گردیدہ، از نظرِ انور قبلہ و کعبۂ دو جہانی گذرانید و چوں در آں سامی صحیفہ بخلافِ سنت و ضابطہ بجاے "بسم اللہ" "اللہ اکبر جل جلالہ" نوشتہ شدہ بود، و ایں نشاں را بنشانِ والا وصفت فرمودہ "مہرِ شریف" را، "مہرِ خاص" نگاشتہ بودند، بنابراں بر زبانِ الہام بیانِ پیر و مرشدِ حقیقی گذشت کہ "مقصود از خواندنِ اکبرنامۂ شیخ ابوالفضل تتبعِ عباراتِ آں کتاب است، نہ اتباعِ مذہبِ مصنف کہ از روے بدعت، اسلوبِ مسنون را تغیر دادہ و ہرگاہ ایشاں نشانِ خود را، و الا مہرِ خود را "خاص" بنویسند "نشانِ عالی" و "مہرِ مبارک" بچہ عنواں موصوف خواہند داشت؟ ما تا حال در عرایضے کہ ببارگاہِ خلافت می فرستیم و نوشتجاتے کہ بیقین میدانیم کہ از نظرِ اقدس خواہد گذشت براے پاسِ مراسمِ ادب ہرگز ایں قسم کلمات ننوشتہ ایم، و نمی نویسیم۔ آں والا گہر چرا از رتبۂ خویش غافل گشتہ و در نگہفتہ جدائی از خدمتِ باسعادتِ ما سررشتہ از دست دادہ، آدابِ را مرعی نمی دارند، کسے کہ خواہد بامِ بلند برآید، اگر پایۂ عروج بکند بآسانی بمقصد می رسد و اگر ارادہ نماید کہ از نخستیں پایہ، دست بلبِ بام

برساند یقین که مطلب بفعل نیامده، درجاے خود، میماند،

پایه پایه رفت باید سوے بام"

درباب مقدمهٔ ملاے ترکی خوان، زبانِ کرامت ترجمان چنین ناطقه پیرا گشت که "پیری وناتوانی او عذر نمیشود واگر باشد اعذر بے فراست، آن جوان بخت درحضر نیز او را معدوم انگاشته دریں یکسال که او نوکر است ومبلغها در وجه مواجب از سرکارِ نامدار یافته اصلا التفاتے بخواندنِ ترکی نداشتند وجز بجهت عالی از تعینِ معلمان کسبِ کمالاتِ ایشان است والا ایں همه ممنونیت آن مردم چرا باید کشید؟ هرگاه آن والاگهر قدرِ ایں عواطف ندانسته وفرصت را مغتنم نداشته، در تحصیل امورے که سببِ آراستگی وکمالِ نفسِ انسانیت وابناے سلاطین را پیرایه خوشتر ازاں نیست، رغبت نه نمایند، مارا چه زیان؟ الحال که بهوش آمده اند، ونیک را از بد می شناسند، در انچه بهبودِ ایشاں باشد خود کوتاهی نخواهند نمود، ما بعد ازیں عبث با نجاعه چرا چیزے بدهیم"

خودے که نزد محمد محسن مانده بود، پیش ازیں بدو روز مصحوب یکے از سوارانِ تعین خدمتِ آں صاحبزادهٔ والاقدر روانه ساخته، حسب الالتماسِ آن مهین شیخ زاده که "قبلهٔ دین ودنیا مکرر تبرک فرموده اند، بمقتضاے دفورِ رافت باعطرِ گرنه مرحمت شده خواهد رسید،

والتماس همراهیِ هوشدار تا برهان پور بنابراں که در منازلِ پایاں گهات سگار چنداں نیست درجهٔ پذیرائی نیافت، او را تا سرحدِ بالاے گهات همراه برده، ازآنجا رخصتِ معاودت باید داد، و دیگر از روے نهایت عاطفت وشفقت ارشاد فرمودند، که "ورزشِ پوشیدنِ اسلحه را بتدریج بکمال باید رسانید ودر هنگام برآوردنِ جبه جامه وفرود آوردن خود احتیاط بسیار بکار برده تا عرق سر وبدن خشک نشود اضطراب نباید نمود، که مبادا خدا نخواسته پیکرِ گرامی ازیں رهگذر آزار بیابد؟"

وازآنجا که کاغذِ نشانِ عنایت عنوان مقروض ناکرده وزبون بود وبسیار از بے دماغی نگارش

یافته بخطِ کاغذِ مکتوبی که بخدمتِ عظمة الدنیام قوم گردیده مناسبتے نداشت امر شد که "هرچه بنویسند دست نگاه داشته
بر کاغذے لایق می نوشته باشند و به بے پروای حسنِ خط را برهم نزنند"

۶
۱۷۶

ذرهٔ بے مقدار ابوالفتح وظائفِ اخلاص وعقیدت از خلوص طویت بجا آورده معروض میدارد
که نشانِ عنایت ترجمان سراسر نگاشتهٔ قلم خجسته رقم ونوشته حسب الامر که بخط گرامی مزین بود، بوصول
سعادت حصول آں معزز ومباہی گشته تسلیماتِ بندگی بتقدیم رسانید،
عرضه داشتے که بعد عبور از گهات چانده بخدمتِ قدسی ارسال داشته بودند، با نشان سامی
از نظرِ انور گذشت، پس از اطلاع بر مقدم ساختنِ جهاز که از روے نوشتهٔ وکیل عمدة الملک شایسته
خاں در نشانِ والا اندراج یافته بود، فرمودند که "ایں قسم مطالب را بدونِ تحقیقِ کیفیتِ آں بایں
عبارت که عجب است، از صاحب وقبله که چنیں چیزے فرموده باشند، مرقوم نمودن از آداب
دانی دور است، بر تقدیرے که اعلام مثل ایں مقاصد که از عرائضِ وکیل نیز مذکورِ محفل عالی میشود،
واحتیاج آں نیست که ایشاں بنگارشِ آں بپردازند لازم میدانسته باشند بعنوانے بهتر ازیں
میتواں نوشت، بالجمله اگر در پیشگاهِ خلافت، ذکر ایں مقدمه بمیاں آید، آں بلند اقبال بمسامعِ جلال
برسانند که ایشاں جهازِ نوی در سورت بندر فرمائش نکرده اند، جهازے که در عملِ مغلاں در تتبیهٔ تباهی
مانده بدستِ زمیندار پرگنهٔ لگراله افتاده بود، و بخالصه شریفه تعلق گرفته ثانی الحال بصاحب وقبلهٔ دوجهانی
مرحمت شده، چوں پیش ازیں چندگاه آنرا با جهازِ سلامت رس از بندر تته، بسورت آورده بودند
ومرمت طلب بود، بموجبِ امرِ والا متصدیٔ آنجا می خواست بتعمیرِ ضروریٔ آں بپردازد، اگر ایں
معنی مرضیٔ طبعِ مقدس نباشد مرمتِ جهازِ مذکور که بیش از چند چوب صرف نخواهد شد، موقوف گردد،
درباب آنچه برکن السلطنت از حضورِ پرنورِ عالی عنایت فرموده اند، و بدونِ عرض در گرفتن

آں تامل دارند امر شد کہ "مقصود از اخفا، آں بود کہ خلوصِ عقیدت و یکرنگی آں عمدۃ الملک بدیں تقریبات بر بعض معانداں آشکارا نشود، ہرگاہ چنیں مناسب دیدہ اند، مضائقہ نیست" بعرض اقدس برسانند کہ صاحب عالمیاں در پنولا فیلے با تلایہ بصحوب نواب سلطانجو برائے بندہ فرستادہ اند، یقین دکہ حکم ارفع نافذ خواہد گشت کہ بگیرند"،

یاد داشتِ اضافہ ابراہیم بیگ راکہ درست شدہ بود، بحضور گرامی ارسال داشت، بخشیانِ رکاب نصرت انتساب وجہ اضافہ را از تاریخِ عرضِ مکرر باو تنخواہ خواہند داد،

مقدمہ کہ در عرضہ داشت مندرج بود غالباً خاطر دریا مقاطر را خوش نیامدہ، بایں حقیر شرف خطاب بخشیدہ، بر زبانِ الہام بیان گذرانیدند کہ "ایشاں را از کجا معلوم شد کہ ما توجہے بپرداختِ مہمات نداریم، وکلفت وکدورتِ قضیہ نامرضیہ باقیست، نصیحت و موعظت بایں لفظ و معنی از ایشاں چہ گنجائش دارد، برجہانیاں ہویداست کہ دریافت مراتبے کہ دانشِ خدا داد ما احاطہ آں نمودہ کار ہمہ کس نیست"۔

تقریرے کہ داخلِ عرضہ داشت شدہ، ہرچند نظر برفعتِ پایۂ مخاطب، نوشتنِ آں مناسب نبود، چہ بقبلۂ ولی نعمت نمی تواں خطاب کرد کہ ع

تو گر برہم زنی سودائے دل نازے زیاں دارد،

لیکن چوں قماشِ خوشی داشت مکرر بر زبان مبارک آوردہ، از خواندنِ آں خوش وقت گردیدند،

نشانِ عاطفت عنوان کہ در جواب عرضہ داشتِ عمدۃ الملک پیرایۂ ورود گرفتہ، پرتو وصول خواہد انداخت، ۶ ایضے کہ دریں مدت ببارگاہ عالی مرسل گشتہ رسیدہ، و از نظرِ اکسیر اثر گذشتہ، در جواب اکثرے از آں نشانہا صادر شدہ سببِ انتظار او چہ چہ خواہد بود، ظاہراً عرائضِ ایں کمترین نیز از نظرِ گرامی نمیگذرد، و الا حقیقت معلوم رائے منیر می شد،

کیفیت ادراکِ ملازمت با سعادتِ اقدس از عرضه داشتِ علیی بیگ که غرهٔ صفر روزِ ملازمت نوشته بود معروضِ انجمنِ عالی گردیده نشاط افزاے خاطرِ عاطر شد و بغایت شگفتگی فرمودند،

صاحب و صاحبزادهٔ حقیقی سلامت! از آنجا که نواب تقدس نقاب بیگم صاحب جیو دریں ایام عنایتِ تمامی ظاهر میسازند و راهِ ارسالِ مفاوضات مفتوح شده و عنایت نامه که دریں ولا فرستاده اند، مشتمل است بر لطف و مهربانیٔ بے اندازه دربارهٔ آں بلند قدر رفیع مقدار، بنابراں امرِ عالی بصدور پیوسته که آں گرامی تبار فرخنده اطوار در خدمتِ ایشاں بادب بوده، نوعے سلوک نماید که موجبِ رضامندی و خوشنودی شود، و اظهارِ عقیدت و اخلاص بوجه اتم لازم دانسته، بسیار پسندیده دریں مقام درآیند، و چوں ظنِ غالب آن است که اعلحضرت قرة العینِ سلطنت را تا دار الخلافه همراه ببرند و دریں صورت البته ملازمتِ نواب روشن آرائی بیگم جیو دست خواهد داد، و صحبتِ ایں دو بزرگ باهم قسمے نشسته احتیاط باید کرد که هیچ طرف از طرزِ اختلاط و گرمیٔ آں نامدار مکدر نشود، و از آنجا که براے مصلحت، جانبِ نواب بیگم صاحب را رعایت نمودن بهمه باب اهم است، در خدمتِ عمهٔ محترمه دیگر عذر خواهی خواهند نمود، و معذرت نیاوردنِ سوغات بجهتِ ایشاں بدیں عنوان باید کرد که "چوں میدانستیم که در اجمیر باستانبوسِ اعلیٰ فائز گردیده مرخص خواهیم شد، بنابراں ارمغان همراه نگرفتیم، الحال بخدمتِ قبلهٔ دین و دنیا معروض داشته ایم، متعاقب خواهد رسید"

خواجگی عنایت الله چیله شاید تا سلخِ شهرِ حال بخدمتِ سامی برسد، اشیاے که حوالهٔ شده (وصول) خواهند فرمود تا نوعے که قبل ازیں کمترینِ غلامان حسب الامرِ والا عرضداشت نموده، بخدمتِ نواب علیه عالیه و محل فتحپوری و اکبرآبادی برسانند و احتیاط باید کرد که نواب علیه از سوغاتِ ایں دو کس اطلاع نیابند،

انگشترِ الماس وجه مهرِ طبت اگر تا حال رسیده باشد امر فرمایند که خبرِ وصولِ آں به بندهٔ پسند نمو[ده]

تا بعرضِ والا میرساند، آنچه بعد ملازمت و در مدتِ اقامت روے داده و خواہد داد ہر چند مفصل و مشروح در عرائض و نشانہا مندرج گردد، انسب خواہد بود،

سایۂ عنایت و مرحمت بر مفارقِ بندہاے بے ریا مستدام باد،

۱۷۷

ذرۂ بے مقدار ابوالفتح وظائفِ عقیدت از صفائی طویت بجا آوردہ معروض میدارد، کہ عرضداشت گرامی مشتمل بر اظہارِ کیفیتِ ادراکِ ملازمتِ اقدس و شرحِ عنایاتِ اعلحضرت کہ در بارۂ آں والا گہر بظہور رسیدہ با عنایت نامہ کہ بنوابِ سلطان جیو و نشانے کہ براے سرفرازی ایں کمترین زینتِ نگارش یافتہ بود، شب جمعہ پانزدہم شہرِ حال از نظرِ خجستہ اثر گذشت، نشانِ عاطفت عنوان کہ درجوابِ عرضداشت بخطِ مبارک پیرایۂ تحریر گرفتہ، پرتوِ وصول خواہد انداخت، ایں حقیر درارسالِ عرائض و عرضِ اخبارِ لازم الاختیار کوتاہی نہ نمودہ، شاید تا حال عرایضے کہ مصحوبِ جلوداران سرکار شریف و بدست داکچوکی فرستادہ، بعزِ مطالعۂ سامی رسیدہ باشد،

چوں از مطاوی عرضداشتِ صاحب و قبلۂ دوجہانی کہ بوساطتِ آں نامدارِ عالی تبار از نظرِ اشرف گذشتہ وایشاں چناں قرار گرفتہ اند، کہ تاریخ تحریر بخطِ دیگرے نوشتہ شدہ، و اعلحضرت نیز تصدیقِ ایں معنی فرمودہ اند، بنا براں بر زبانِ الہام بیان گذشتہ کہ از اں سعادت مند جواں بخت بغایت بعید نمود، کہ باوجود آنکہ مکرر مسوداتِ عرائضِ درگاہ جہاں پناہ درحضورِ ایشاں بہ بیاض رفتہ و می دانند کہ قلمِ دیگرے دراں محرم نیست، وخطِ قدسی نمطرا می شناسند، ایں قسم چیزے درحضور پرنور ظاہر ساختہ اند، بر تقدیرے کہ اعلحضرت میفرمودند، کہ تاریخ بخطِ مبارک نمی ماند، بایستے آں تازہ نہالِ بوستانِ اقبال بمبالغہ معروض می داشتند کہ خطِ صاحب و قبلہ است، ہرگاہ سہ بند بخطِ خود نوشتہ باشند، ایں دو کلمہ چگونہ بخطِ غیرے خواہد بود، بالجملہ وقوعِ ایں مقدمہ پسندِ طبعِ مبارک نیفتادہ عذرِ آں را کہ بخاطرِ سامی پرتوِ صواب

انداز و، عرضہ داشت نمودن لازم است،

دیگر معروض میدارد کہ دریں ولا بعرضِ عالی رسید کہ آں گرامی نسب نشان والا کہ دوازدہم محرم مکرم بنامِ نامیٔ ایشاں صادر شدہ بود، و دراں صحیفۂ سعادت مندرج گردیدہ کہ بعض مقدمات کہ عبارت از مقدمۂ نسبت است از نشانہائے کہ محمد طاہر ترتیب و صدور یافتہ معلوم خواہد شد، بعینہٖ از نظرِ مقدس گذرانیدہ اند، و اعلحضرت بجہتِ اطلاع براں مطالب نشانِ محمد طاہر را طلب فرمودہ اند، و او مصلحت در اظہارِ آں ندیدہ تغافل کردہ و ثانی الحال کہ خاطر از انچہ برظہرِ نشاں نوشتہ شدہ بود، بنحوے جمع نمودہ بدستِ ایشاں دادہ کہ بگذرانید، امرِ رفیع القدر بنفاذ پیوست کہ "نمودنِ نشانِ مذکور کہ اصلا مقدمۂ قابل عرض دراں مرقوم نگشتہ، بہیچ وجہ مناسب نبود، ہرگاہ برمضامینِ نشانِ محمد طاہر آگاہ شدہ، و چگونگیٔ آں را دریافتہ، یقین می دانستہ باشند، کہ آیں مطالب ازاں قبیل نیست کہ آشکارا شود، نشانِ خود را کہ نمودنِ آں سببِ افشائے است، ظاہر ساختن لطفے نداشت، معلوم نشد کہ آں کامگار بچہ اندیشہ تجویز ایں معنی نمودہ باشند، دریں مدتِ اندک ایں مقدار از تغافر اوضاع برچہ حمل تواں کرد"

صاحبزادۂ دانش پژوہ سلامت! الحق ایں مقدمہ خوب واقع نشدہ، چہ اگر نشان از نظرِ انور نمی گذشت، چنداں قصورے نداشت، مطالبِ نشانِ محمد طاہر کہ برپشتِ آں قدسی صحیفہ مرقوم بود برتقدیرے کہ بعرضِ ارفع می رسید، خود می دانند کہ قبحِ آں درچہ مرتبہ بود، بارے بخیر گذشت، احتیاط دریں امور از واجبات است، اگر مقدماتِ مسطورہ برظہرِ نشان علاج پذیر نبود، نمودنِ آں مشکل و اخفا ازاں دشوار می شد،

دیگر معروض میدارد کہ دریں ولا از عنایت نامۂ نواب تقدس احتجاب بیگم صاحبہ جیو کہ بقبلہ و کعبۂ حقیقی نگاشتہ بودند، چنیں لائح گشت کہ آں گزیں ثمرۂ دوحۂ سلطنت تسلیماتِ ہمشیرۂ کلاں و والدۂ ماجدہ و ہمشیرۂ محترمۂ ایشاں را بخدمتِ نواب بیگم صاحب جیو عرض نہ کردہ اند، و چوں ایشاں در

ہنگامِ وداع تسلیماتِ خود را بتقریرِ آں والا گہر حوالہ نمودہ بودند، خیلے آزار کشیدند، و طبعِ والاے قبلۂ دین و دنیا را نیز ایں معنی خوش نیامد،

صاحبزادہ بلند فطرت والی خیرت سلامت! ہر چند آئینہ سینۂ سعادت گنجینہ از غبارِ کدورت و کینہ نسبت بعزیزاں مصفا است. لیکن بیتوجہی و عدمِ التفات بمراتب کہ وجہ ہمت اہلِ رسم و عادت است، و دلیلِ آں میشود کہ چوں در باطن خواہش و محبتے نیست از روے تعصب دریں جزئیات مضائقہ می رود، خود بدولت انصاف دہند کہ اختلاطِ چنیں را کس چہ نام کند، بحمد اللہ تعالیٰ کہ دانش و فرہنگِ آں نامدار بلند مقدار افزوں تر از انست کہ برکاکتِ ایں قسم چیز ہاپے برند، اگر بعنوانِ شایستہ، توجیہ ایں مقدمہ نمودن نشان کردہ آید، البتہ بخاطر خواہد بود،

کیفیتِ استفسارِ اعلحضرت از مشروعیتِ چیرۂ بادلہ بافت و دستارِ سرخ کہ آں عالی تبار بستہ بودند، و جوابے کہ ایشاں عرض کردہ اند، از مطاویٔ نشانے کہ بنامِ ایں عقیدت کیش صادر شدہ بود، و مفصلاً از عرضداشتِ علیٰ بیگ کہ آخرِ روز پنجشنبہ ہفتم شہر حال روانہ نمودہ بوضوح پیوست، ابر زبانِ کرامت بیان گذشت، کہ ایں طور سخنے را کہ چندیں طرف و پہلو دارد، مطائبہ انگاشتن و تفصیلِ آں نہ نگاشتن گنجایش نہ داشت، لائق چناں بود، کہ ایں مقدمہ را مشروح داخلِ عرضہ داشت مینمودند کہ اعلحضرت بعلماے حضور دریں باب چہ فرمودند، کہ آہستہ خطاب بآں گرامی نسب کردہ، چہ چیز برزبانِ مبارک آوردند، اظہار ایں کہ "یکساں است تا ایں قسم دستار در برہان پور مشروع شدہ است و ایں روایت نیز پیش ازیں بیک سال دراں بلدہ بہم رسیدہ، و شاید بعد ازیں نامشروع شود" بنا بر بے دماغی و آزردگی است، کہ پس از مطالعۂ عرضداشت روے دادہ عجب است، کہ آں والا تبار پے بایں معنی نبردہ ایں نوع مقدمہ را سرسری دانستہ اند، در حینے کہ از علماے حضور استفسار می رفت بایستے آں رفیع مقدار بجد عرض میکردند، کہ مشروع است و مسئلہ را ما بشما خواہیم نمود،

و از شیخ نظام کہ رفاقتِ او در گرامی خدمت ہمیں مصلحت است، صورتِ آں را تحقیق نمودہ نوشتہ می بردند و می نمودند، اکنوں نیز اگر فرصت از دست نرفتہ باشد، بہ شیخِ مومی الیہ بفرمایند، کہ مسئلہ را چنانچہ در حضورِ عالی معروض داشتہ از کتبِ فتاوی برآوردہ، خاطر نشان سازد، ما را ایں گمان نبود، کہ ایشاں در امثالِ ایں مقدمات فروگذاشت خواہند نمود۔"

حقیقتِ وصولِ انگشترِ الماس بعرض رسیدہ، مادہ پیل و اشیاے پیش کش و سوغات تا سلخِ ماہ شاید برسد، آنچہ از مرگذرانیدنِ نشانِ والا از نظرِ اقدس بخاطرِ عاطر گذشتہ و بزبانِ مبارک جاری شدہ، تا کجا معروض تواں داشت، وجہ نوشتنِ عرائض بخدمت ہمشیرۂ کلاں پیشتر باعثِ وحشت گردیدہ می فرمودند کہ "بر ما غیر از عنایت و التفاتِ ایشاں نسبت بآں بلند قدر چیزے ظاہر نشدہ، ازیں کہ ایشاں را رجوعے و مطلبے با ہمشیرۂ کلاں خود نباشد، لازم نمی آید، کہ مکتوب ننویسند، ایں چہ تعصبِ نفس است" و ازیں گونہ کلمات بسیار فرمودند، حق تعالیٰ آں سمی الملکاں را باسترضاے خاطرِ ملکوت ناظرِ پیر و مرشدِ حقیقی موفق گرداناد،

۸
۱۲۸

ذرۂ بے مقدار ابوالفتح مراسمِ صدق و اخلاصِ عقیدت از صفائی طویت بجا آوردہ، معروض میدارد کہ دریں ولا از روزنامچۂ وقائع حضورِ موفور السرور بعرضِ والا رسید، کہ در حینے کہ اعلیحضرت ظلِ الٰہی بدولت و سعادت از پیشِ دولت خانۂ عالی عبور فرمودند آں کامگار باستقبال برنیامدہ اند، و مجری نفرمودہ، بمراسمِ نثار و پیش کش نپرداختہ،

امر رفیع القدر زینتِ صدور گرفت، کہ "وقوعِ ایں غفلت کہ مخالفِ رسم و عادت است، از آں نامدار بغایت مستبعد نمود، بایستے بمجرد استماعِ ایں مژدہ از دولت خانہ برآمدہ وظائفِ کورنش بتقدیم می رسانیدند، و کمر مرصع کہ عادل خاں براے آں مقدار فرستادہ باز بگیر مرصع کہ در جواہر خانۂ

ایشاں موجود بود، پیش کش می نمودند، و بر تقدیرے کہ دراں زمان گذرانیدنِ اشیاے مذکورہ میسر نمی شد روزِ دیگر باخود بردہ حاضر می ساختند، باوجود ادعاے آداب دانی ایں فروگذاشت را بر چہ حمل تواں کرد۔ فکر باید نمود کہ ازیں امر بخاطرِ مقدس چہ رسیدہ باشد۔

و نیز از افرادِ واقعہ مذکورِ محفلِ قدسی گردید، کہ آں عالی نسب رفیع مقدار نشانے را کہ در جوابِ عرضداشتِ عمدۃ الملک شایستہ خاں پیرایۂ ورود گرفتہ بود واکردہ خواندہ اند، و چوں محمد طاہر دریں باب بعرض رسانیدہ، فرمودہ اند، کہ "او منافق است، نشاں را چرا باو باید داد"! امرشد کہ بدونِ حکم مہرِ نشانِ والا برداشتن و یکے از عمدہاے دولت ابد مدت را کہ از پیش گاہِ عالی بپاسِ خاطرِ او مامور شدہ باشد، بدیں عنوان در مجلس یاد کردن از ایشاں لائق نبود، عجب است کہ بر چنیں جرأت و گستاخی اقدام نمودہ، از مآلِ آں غافل گشتہ اند، دریں چند روزہ محرومی از خدمتِ سراسر سعادت ایں مقدار تفاوت در اوضاع و اطوار چرا است، ہنوز ایشاں را آں پایہ و منزلت بہم نرسیدہ کہ از پیشِ خود ہر چہ خواہند بعمل آورند۔

صاحبزادہ دانش پژوہ عالی فطرت سلامت! ایں مقدمہ و مقدمۂ اظہار نسبت و مبالغہ در التماسِ منصب نوعے بر طبعِ مبارک گراں آمدہ کہ اگر کیفیتِ آں شرح معروض گردد، البتہ شورش افزاے خاطر گرامی خواہد بود۔ بعد دریافتِ شرفِ ملازمت بعرض خواہد رسید، فی الواقع گنجائش نداشت کہ ایں نوع امور کہ قبحِ آں بر ہمہ کس آشکارہ است از ایشاں بظہور رسد، بالجملہ بندہ را آگاہ فرمانید کہ نشانے بخان مشارالیہ رسیدہ یا نہ امید کہ باسترضاے خاطرِ عاطرِ قبلۂ دوجہانی موفق بودہ، در سایۂ عنایتِ ایشاں بسعادت فائز شوند۔

$\frac{9}{179}$

ذرۂ بے مقدار ابوالفتح وظائفِ اخلاص و عقیدت بجا آوردہ معروض می دارد، نشانِ عالیشان

کہ شبِ یکشنبہ نہم از پیشگاہِ سلطنت و اقبال مصحوبِ نظر بیگ چیلہ مرسل گشتہ یقین کہ تا حال پرتوِ وصول انداختہ باشد، و بر قدسی مضامینِ آں اطلاع بحصول پیوستہ دریں ولا بموجبِ امرِ پیر و مرشدِ حقیقی، ایں کمترینِ بندہا بعرضِ گرامی میرساند کہ آنچہ دراں صحیفۂ سعادت مندرج گردیدہ نظر بنامردی و جبن و بزدلی و غفلت و بے پروائی قطب الملک است، چہ اورا نوعے کہ نشان می دہند، و اظہر من الشمس است از شجاعت و مردی و غیرت و حمیت بہرہ نیست و بسیار نامرد و ترسندہ است، لیکن از آنجا کہ دریں وقت کیفیتِ اوضاع و اطوارِ او بمسامعِ علیہ نرسیدہ و معلوم نیست کہ اکنوں ہرچہ آفت اصلی با جرأت و دلیری کہ بمقتضائے طینتِ او است در وجود آمدہ (یا) داعیۂ مردی و مردانگی از باطنش سر بزدہ، بنا براں اگر ایں نامدار کامگار بحقیقتِ کارِ او پے بردہ باشند موافقِ مضمونِ نشانِ والا شان عمل نمودہ بزودی فہمیدہ و سنجیدہ در آیند، و محمد بیگ را چنانچہ امر شدہ با مردم توپخانہ و باقی جمعیت بر سرِ حویلی او تعین فرمودہ ہادی داد خاں و محمد طاہر را با فوجے بفرستند کہ راہِ گریختن بقلعۂ گلکندہ بہ و بگیرند، و خود با تمامیِ بندہائے بادشاہی برائے پشت گرمیِ محمد بیگ متوجہ شوند، تا موی الیہ باستظہارِ آں کامگار نامدار از دل و جان بکوشد،

و اگر ظاہر شود کہ او از خوابِ غفلت بیدار گشتہ بہ بند و بستِ شہر قیام نمودہ و حرکۃ المذبوحی میکند دریں صورت تا وصولِ نصرت شمولِ موکبِ ظفر قریں افواج را از چار طرف بمحاصرۂ شہر معین ساختہ نگذارند کہ او بدر تواند رفت،

و بر تقدیرِ اول پیش از در آمدن و فرستادنِ محمد بیگ بوساطتِ بندۂ فہمیدہ باو پیغام کنند کہ دریں چند گاہ کہ ما باینجا رسیدہ ایم، منتظر بودیم کہ شاید او توفیقِ ملازمت یافتہ بمراسمِ ضیافت و اقامت بپردازد و چوں اورا توفیقِ ادراکِ ایں سعادت و شرف میسر نشد، ما خود بآنجا تشریف می آوریم، و مقارنِ تبلیغِ ایں رسالت بے تحاشی بر سرِ او بروند، و اگر دست دہد گردنِ او را از بارِ سر سبک سازند،

بالجملہ عمدہ در تمشیت این مہم بعد مراعاتِ مراسمِ حزم و احتیاط، چستی و جلدی و سبک دستی است،
پیداست کہ آں بلند قدر عالیمقدار نوعے کہ پاسِ ناموسِ دولت را درخورِ سزا باشد تبقدیم آں امر توجہ
خواہند فرمود، و ارشادِ پیر و مرشدِ حقیقی را دستور العمل ساختہ وقت و قابو را مغتنم تصور خواہند نمود، زیادہ
جرأت از حدِ ادب دور است۔

۱۰
۱۸۰

بندۂ بے مقدار ابو الفتح مراسمِ اخلاص بجا آوردہ معروض میدارد، کہ مثالِ گرامی مصحوبِ خواجہ
خسرو پرتوِ وصول انداختہ سرمایۂ سرفرازی گردید، تسلیمات بجا آوردہ، بر قدسی مضامینِ آں صحیفۂ عزت
و شرفِ آگہی یافت، حق تعالیٰ آں تازہ نہالِ بوستانِ سلطنت و اقبال را فراواں سال در سایۂ
عنایت و تربیتِ پیر و مرشدِ حقیقی باعلیٰ مراتبِ دولت فائز کناد،
مسودۂ عرضداشت را با مسوداتِ دیگر بقدرِ دریافتِ ناقصِ خود ترتیب دادہ ارسال
نمود، امید کہ بمطالعۂ گرامی درآمدہ پیرایۂ قبول بیابد، بر بندہ حسب الحکم عالی صورتِ وقائعِ حضورِ پرنور را
متواتر بقدسی خدمت معروض خواہد داشت، دریں باب تاکیدِ بلیغ باو نمودہ،
حقیقتِ خواجہ سرائے مذکور را بعرضِ مبارک رسانید، و فرستادنِ او مستحسن افتاد، بشیخ
عبد القوی امر فرمودند، کہ موافقِ شرع فیصل دہد، و مومی الیہ خواجہ در دمند را قسم دادہ رخصت نمود،
و قضیہ آخر شد، تفصیل را او نیز بانے کہ دارد بعرض خواہد رسانید، نشانِ گرامی را چوں مرضی بنود، بنظرِ
انور در نیاورد، زیادہ چہ عرض نماید۔
سایۂ عنایت بر سرِ بندہائے با اخلاص مستدام باد،

۱۱
۱۸۱

ذرۂ بے مقدار ابو الفتح بعد ادائے مراسمِ عقیدت و اخلاص بموقفِ عرضِ عالی میرساند،

که عریضهٔ گرامی بوساطتِ این حقیر بنظرِ انور درآمده حکمِ اقدس زینتِ صدور گرفت که بقدسی خدمت معروض دارد، که این اخبارِ کهنه پیش ازین بدو روز بمسامعِ جاه و جلال رسیده نگارشِ آن ما حصلی نداشت با یستی جواب آنچه بے مقدار حسب الحکمِ والا عرضداشت نموده بود، با کیفیتِ سوانحِ تازه که روی داده باشد معروض می داشتند، اکنون نیز هرچه بعد گذرانیدنِ عرائضِ آورده خسرو چیله و اطلاع بر مقدماتے که از تحریرِ موی الیه ظاهر شده بود، بر زبانِ الهام بیانِ اعلیٰحضرت گذشته باشد، قلمی نمایند۔

در بابِ کدخدائی چنین ارشاد فرموده اند، ع

"در کارِ خیر حاجتِ هیچ استخاره نیست"

"اگر آں والا تبار، رفیع مقدار می خواسته باشند که این مقدمه بطمطراق و آئینے که باید، از قوت بفعل آید، صبیهٔ خانجهاں و جعفر خاں مناسب است و اگر خواهش چناں باشد که از بناتِ اوساط مردم یکے را بگیرند، آں نیز باحسن وجہے صورت پذیر می تواند گشت، بریں تقدیر کسے را که بنظر در آورده باشند بنویسند تا فهمیده اجازت فرموده شود، و اگر تا حال انتخابے نرفته اختیارِ این کار را بتجویزِ راے خورشید ضیا واگذاشته باشند، عرضه دارند، تا جاے لائقے بخاطر آورده شود، بهمه حال مارا مضائقه نیست بهر شقے که راضی باشند مبارک است"

دیگر حکم میشود که، بودنِ ایشاں در شهر از مصلحت دور است بمجرد وصولِ این عریضه تقلعه تشریف برده در آنجا بسر برند، و ذوالفقار خاں را بے توقف بحضورِ پرنور دستوری فرمایند تا بسعادتِ ملازمت رسیده باز رخصتِ معاودت بیابد، امید که این مراتب را بخاطرِ عاطر آورده خانِ موی الیه را بدرگاه بفرستند و جوابِ مطالبِ عریضهٔ سابق را عرضداشت نموده در بابِ مقدمهٔ کدخدائی آنچه بعد تامل و تدبر قرار بیابد لوالا خدمت معروض دارند"

زیاده دراز نفسی ننموده حصولِ مطالب و مآربِ دارین از درگاهِ ایزدی مسئلت مینماید،

۱۲
۱۸۲

ذرۂ بے مقدار ابوالفتح بعد تقدیم وظائف عقیدت واخلاص معروض میدارد، که از ورود نشانِ مرحمت عنوان تارکِ افتخار ایں کمترین باوجِ فلکِ دوّار رسید، عرضداشتے که بحضور پرنور مرسل بود، از نظرِ اطہر گذشت، والا منشورے که بخطِ مبارک در جوابِ آں قلمی شده پرتوِ وصول خواہد انداخت، نقلِ عریضه که بخدمتِ اقدسِ اعلیٰحضرت نگارش یافته بمطالعۂ گرامی خواہد درآمد، بعد ازیں ہر چه بدرگاه نوشته شود، نقلِ آں بسامی خدمت مرسل خواہد گشت،

محمد شفیع منشی را که خالِ خانه زادِ آں صاحب است ومحض بفرمودۂ عالی ترکِ نوکریٔ جعفرخاں نموده وباندک تربیتِ والا آں قدر خدمت خواہد کرد، که بنده سرخرو شود، واو را ترقی رو دہد، بموجب امرِ عالی روانۂ حضور موفور السرور نموده، در پیشِ خانِ مذکور یک اسپه صد روپیه وصولی می یافت، واو تاکنوں بعزت می گذشت، ایں عقیدت کیش امیدوار است که بمقتضائے قدردانی وارالعنایتِ منصبے لائق سرافراز فرمایند، تا پاکیزه ورنگین باخاطرِ جمع، سرگرم کسبِ آدابِ بندگی وادائے مراسمِ بندگی وخدمتگذاری گردد، اسپے از سرکار مرحمت شود وخلعتے ضمیمۂ آں گردد، از ذره پروری دور نخواہد بود، اگرچه خاطرِ اخلاص مآثر از بنده نوازیٔ آں صاحبِ مہرباں بواقعی جمع است، لیکن از غایتِ محبتے که باو دارد، فضولی کرده بریں جسارت اقدام نمود،

رخصتی که بنده مرحمت شده بود، تاحال نرسید، امید که پرتوِ التفات دریغ نه گردد، که ملبوس مکدر شده ودریں ایام تازه پاکیزه تر از سابق بعرصه باید آمد، محمد شفیع برادرِ خرد که حسن خطے وبقدر قابلیتے دارد، ہمراه آورده اگر او نیز در سلکِ ملازمانِ سرکارِ فیض آثار منسلک گردد، باعثِ مزید سرفرازی است، زیاده چه گستاخی نماید، سایۂ مرحمت برمفارق بندہائے راسخ العقیده پاینده باناد،

۱۳
۱۸۳

ذرهٔ بے مقدار ابوالفتح مراسم عقیدت و اخلاص بجا آوردہ معروض میدارد کہ دو عرضداشت گرامی
متواتر رسیدہ از نظرِ انور اطہر گذشت، مطالب معروضہ معلوم رائے خورشید ضیا والا گردید، حکمِ اشرف
اقدس زینتِ صدور گرفت کہ ایں کمترین بقدسی خدمت عرضداشت کند کہ سبب ملازمت نمودن
اسلام خاں بہادر چہ بود، ایں معنی بخواہشِ خانِ مذکور بوقوع آمدہ یا آں نونہالِ بوستانِ سلطنت و
اقبال تجویز فرمودہ اند، از پیشگاہِ والا ہمیں قدر اجازت شدہ بود، کہ اگر خان مشار الیہ در خدمتِ عالیمقدار
بدربار بیاید، و اعلیحضرت بتقریبے او را طلب فرمایند، بسعادتِ کورنش رسیدہ، ملازمت کند، امید کہ
صورتِ ایں مقدمہ را نوعے کہ روئے دادہ باشد بایں بندۂ حقیر بنویسند، تا بعرضِ مقدس برسد،

برخاطرِ عاطر پوشیدہ نماند کہ چوں پادشاہزادۂ خرد قدر تلطفات و عنایاتِ پیر و مرشدِ حقیقی ندانستہ
زندگانی بقاعدہ نمی نمودند و دریں ایام تغیر تمام باوضاعِ ایشاں راہ یافتہ در ولاسائے مردم جد بلیغ مبذول
می داشتند، در جوعِ سپاہ روز بروز افزوں تر شدہ، حرکاتِ خارجِ دائرۂ ادب از ایشاں سر می زد،
چنانچہ جمعے از بندہائے بادشاہی کہ در سلکِ ملازمانِ ایں درگاہ منسلک گردیدہ بودند، اغوا نمودہ
از راہ بردہ بمنصبہائے کلاں می فریفتند، و از نوکرانِ ایشاں گوناگوں تعدی و بیداد نسبت بسکنۂ
اکبر آباد بظہور آمدہ بود کہ فتنۂ عظیم از خامکاریہا بر ایشاں حادث شود، دامروز کہ بعد از مدتے بخدمتِ والا
رسیدہ بودند، در التماس رخصت یافتن بصوبِ پنجاب مبالغہ از حد گذرانیدہ سعیٔ تمام داشتند کہ در آں
ساعت مرخص شدہ بداں جانب بشتابند، بنابراں بمصلحتِ وقت و صلاحِ دولت نمودہ ایشاں را
نگاہ داشتند، و چوں موکبِ اقبال قرینِ متوجۂ شاہجہاں آباد است، ایشاں را نیز ہماں وضع تا آنجا
ہمراہ بردہ، بعنوانے کہ باید در قلعہ خواہند گذاشت، از آنجا کہ ایں واقعہ در حضورِ پرنورِ اعلیحضرت البتہ
مذکور خواہد شد، اگر کیفیت و سبب آں استکشاف نمایند، ایں مراتب را با آنچہ از جور و تعدیٔ ملازمان
ایشاں برآں والا تبار بعرض برسانند،

ایں کمترین را بخاطرِ فاتر می رسد، کہ بجز و اطلاع بر مضمونِ ایں عریضہ اگر عرضداشتے مشتمل بر تہنیتِ ایں فتح بدرگاہِ آسماں جاہ فرستادہ شود، مناسب خواہد بود، زیادہ چہ گستاخی نماید،

نیرِ عظمت و اقبال از مطلعِ کرمت و افضالِ ایزدِ متعال درخشاں باد،

۱۴
۱۸۴

ذرۂ بے مقدار ابو الفتح بعداد اے مراسمِ عقیدت و اخلاص معروض میدارد، کہ قبل ازیں حسب الحکم امارت و ایالت مرتبت ذو الفقار خاں حکمِ اقدسِ اعلیٰ بسیادت و نجابت پناہ اسلام خاں بہادر صادر شدہ بود، کہ خانہائے حوالی و نواحیٔ قلعہ اکبرآباد را بجہتِ سکونتِ بندہائے تعین آنجا کہ بودنِ آنہا نزدیک بقلعہ لازم است و بنابر ضرور درجائے دور دست فرود آمدہ اند، مقرر نماید، چوں ریں ولا مجدد اً از عرضہ داشتِ خانِ مومی الیہ معروضِ محفلِ معلےٰ گردید، کہ منازلِ مزبورہ تاحال بتصرفِ آں مروم درینا مدہ بدستورِ سابق در اماکن اند و ایں معنی از پاسِ شرائطِ حزم و احتیاط دور است، حکمِ ارفع اعلیٰ پرتوِ نفاذ انداخت کہ ایں کمترین بسامی خدمت آں بلند قدر عالیمقدار عرضہ دارد، کہ وزارت مآب ابو القاسم دیوانِ سرکارِ نامدار را امر فرمایند کہ بتحقیقِ منازلِ مسطورہ پرداختہ وا رسد کہ آں حویلیہا نزولیت یا مالکے دارد، بر تقدیرِ اول فراخورِ حال بہر کدام از آں جماعہ خانہ تعین باید کرد، و بر تقدیرِ ثانی از دو حال بیروں نیست یا مالکان خود دراں حویلیہا سکونت دارند یا بکرایہ دادہ خواہند بود، درصورتِ نخستین وجہ قیمتِ خانہ یا عوضِ فسورصورت و دمیں کرایہ از سرکارِ فیض آثار مقرر باید نمود و خانہا را بملازمان درگاہ سپرد، تا نزدیک بقلعہ بودہ گاہ بیگاہ حاضر باشند، امید کہ ہرچہ قرار بیابد کمترین را براں آگہی بخشند تا بعرضِ مقدس رسانند،

صاحب بندہ نواز مہربان سلامت۔ اگرچہ ایں داعی در ارسالِ عرائض متقاعد و مقصر است لیکن در پاسِ مراتبِ خیر اندیشی و استدعاے ترقیاتِ صوری و معنوی و حصولِ سعاداتِ دنیوی و دینی

بکوتاهی از خود راضی نبوده ونخواهد بود. ؎

ز دست من چه برآید بجز دعاے شما

عنایت ملبوس خاصه که مصحوب وکیل موجب سرفرازی این خوکردهٔ الطاف علیه گردید، و تسلیمات بجا آورده بدعاے خیر نشاتین مواظب برگشت. از کلفت بیماری نتوانست درآں وقت شکر عنایت والا را بخدمت عالی زینت عرضه داشت،

چوں ایں غلام قدیم الخدمت نظر بحقوق بندگی خود نموده بسمیات کمتری می پردازد و پیر و مرشد حقیقی نیز ہمیں معنی را منظور فرموده، باوجود زلات وتقصیرات پرتو عنایت عمیم از حال ایں فدوی دریغ نمی دارند، امید که آں صاحب کریم الاخلاق نیز بندہاے صادق الاخلاص را بکوتاهی ظاهری بمعرض بازخواست در نیاورده، معاف می داشته باشند،

ذرّه پروریہاے که درباره محمد شفیع منشی بظهور آمد شکر آں را بکدام زبان ادا تواند نمود، او را محض براے کسب آداب بندگی، در قدسی خدمت سپرده، والا استعداد بندہا چه خواهد بود که پیرایهٔ قبول بیابد، چوں ایں غلام را باوجود بے استعدادی وہیچمدانی محض تفضل از خاک برگرفته بافلاک رسانیده اند، بیقین که ہرکس از برادران ایں فدوی که بملازمت درگاه آسمان جاه سرفراز شود استعداد او منظور خواهد بود، زیاده جرأت ننموده،

طغراے سلطانی را که از نظر انور گذشته بزیور قبول محلی شده بود، بخدمت عالی فرستاده، مجرائی طغرای نویس خواهد شد،

در سایهٔ بلند پایهٔ عواطف خدیو زمین و زماں بادشاه جہان و جہانیاں بکمال مراتب دولت و سلطنت فائز گردیده، با سرضاے خاطر ملکوت ناظر پیر و مرشد دارین موفق باشند، آمین،

بنام پادشاہزادہ محمد معظم بہادر

۱/۱۸۵

ذرۂ[1] بے مقدار ابو الفتح مراسم اخلاص بجا آورده معروض میدارد، نشانِ گرامی کہ بعد از مدتے بسر افرازی
ایں عقیدت آئین صادر شده بود، در اعزاز سنہ پرتو ورود انداختہ سرمایۂ مباہات گردید، بموجب اشارت
قدسی بشارت مسودۂ عرضداشت راقم در یافت ناقص خود ترتیب داده بسامی خدمت ارسال
داشتہ امید کہ بنظرِ قبول در آید، عرضه داشتے کہ بخطِ نسخ بدرگاہِ معالی مرقوم شده در حینے کہ از نظرِ انور قبلہ و
کعبۂ دو جہانی مدظلہ العالی میگذشت بنده حاضر بود، تعریف حسن خدمت (خط) بسیار فرموده تحسین نمودند و عبارت
عرائضے کہ بخدمتِ شاہزادۂ جوان بخت والا تبار بلند مقدار مشتمل بر سوانح و حقائق مرقوم میگردد بغایت
استوار است و مکرر ایں غلام را مخاطب ساختہ میفرمایند، "کہ تقریر و تحریرِ فارسی ایشاں درست تر
از دیگران است و انشاء اللہ تعالیٰ ترقی بسیار خواہند نمود" ایں اخلاص کیش نیز سر رشتۂ عقیدت مندی
را از دست نداده آنچہ سببِ خوشنودی و رضامندی پیر و مرشدِ حقیقی میداند، ہمہ وقت بعرض رسانیده
از خود بتقصیر راضی نمیشود، امیدوار است کہ گاہ گاہ بتقریبِ خدمات باصدار نشانہائے گرامی سربلندی بخشند
صاحب زادۂ اقبال مند سلامت، چوں توجہ قبلہ و کعبۂ دارین از روے بنده نوازی
مصروفِ آن است کہ کلبۂ فقیر کہ در ارکِ ظفر آباد عنایت شده مرتب گردد، و آقا بیگ کوتاہی بسیار نموده،

---

[1] اگرچہ آداب عالمگیری میں اس خط کو شہزادۂ اعظم کی طرف منسوب کیا گیا ہے، لیکن واقعہ یہ ہے کہ اس وقت محمد معظم دکن کا صوبہ دار تھا اور غریب اعظم تو صرف ۶، ۷ سال کا بچہ تھا۔

تاحال کارے نساختہ و این معنی بعرضِ مبارک رسیدہ بکترین حکم شد کہ بقدسی خدمت عرضداشت
کنذ بنا براں معروض میدارد، کہ مومی الیہ را تاکید فرمایند تا بزودی آں خانہ را تعمیرے کہ باید موقوف ندارد

ایامِ تشریفِ عید سعید بر آن ذات ملکی آیات خجستہ و مبارک باد، در سایۂ بلند پایۂ خدیوِ زمین و
زمان پیر و مرشدِ جہانیاں بسعادتِ صوری و معنوی فائز شوند،

ضمیمۂ اوّل

مکاتیبِ شاہجہان بادشاہ

(الف)

بنام شہزادہ داراشکوہ بہادر

(۱۸۶ [1])

"روزِ سیوم بعد از گفت و شنودِ بسیار خاطرِ مبارکِ حضرتِ جہان پناہی برائے احضار و احرازِ سعادتِ ملازمت اقدس و تحصیلِ دولتِ زمیں بوسِ حضورِ پُر نور و تکمیلِ مراسمِ استرضائی و خوشنودیِ خاطرِ مقدس قرار گرفت بدیں عزمِ صواب از منزلِ دلکشائے باغ دیرہ بدولت و اقبال سوار شدند . . . . . . بمجرد توجہ والا کہ از دولت خانۂ معلّی سوار شدہ عنانِ سمندِ اقبال سبک فرمودند شائستہ خان امیر الامرا و شیخ میر از پیش رسیدہ معروض داشتند کہ تصمیمِ ایں عزیمت و تتمیمِ ایں ارادت از پیرایۂ تصدیقِ خردِ مصلحت شناس و زیورِ عقلِ صواب اندیش معرا است و خیر اندیشانِ تمام اخلاص و فدویانِ عقیدت کیش را از تصورِ ایں امرِ دور از کار جان در قالب نماندہ و ہمہ بمغاکِ تحیر و نشیبِ تفکر فرو نشستند خدارا بر جانِ فدویانِ بے ریائے خود ترحم فرمودہ از امضائے ایں عزیمت مصلحت دشمن اجتناب و احتراز فرمایند . . . . در ایں اثنا کہ آنحضرت سمعِ مبارک بسخنانِ دولت سگالان داشتہ متردد بودند ناہر دل (چیلہ) سید خدمتگار نامہ کہ بندگانِ اعلیٰحضرت سلیمان مکان بخطِ مبارک بداراشکوہ نوشتہ از روئے کمالِ اعتماد و اہتمام بہ و حوالہ فرمودہ بودند کہ اصلا احدے را بر آں راز وقوف ندہد، خود را بعنوانِ بادِ بے گرداب بدار الخلافہ شاہجہان آباد رسانیدہ جواب بیارد، از نظرِ کرامت اثر گزرانید خلاصۂ مضمون آنکہ [1]

"داراشکوہ در شاہجہان آباد ثباتِ قدم ورزد، کمی خزانہ و لشکر در آنجا نیست، زنہار از آنجا پیشتر نگذرد کہ تا بدولت ہم را در ینجا فیصل میفرمائیم"

[1] منقول از ظفرنامہ عالمگیری،

(ب)

بنام شہزادہ محمد شجاع بہادر[1]

۱/۱۸۷

"چوں آں فرزند ہمیشہ از کثرتِ خرچ و قلتِ دخل عرضہ داشت می نمود، و قبولِ ایں امر بمقتضائے کل امرٍ مرہونۃ باوقاتہا، در حیزِ تعویق می بود، الحال از روے کمال مرحمت صوبہ بہار را بر صوبہ عمدۂ بنگالہ او ولیسہ افزود حسب الالتماسِ فرزند عالیقدر بختیار موید والا مقدار، از باطل تہی واز حق پر سلطان اورنگ زیب بہادر باقطاعِ آں فرزند اقبال مند بختیار مقرر و مسلم داشتیم کہ از ابتدائے فصل ربیع یونت ئیل وکلائے خود را فرستادہ بجاگیر خود مسلم دانند، و وکلائے آں فرزند در تکثیرِ زراعت و عمارتِ ملک باید کہ نہایت سعی کردہ باشند و خود باید کہ مطلقاً از زاجمل ارادہ طرفے نماید، و اگر داعیۂ دریافتِ ملازمتِ اعلیٰحضرت ہجوم آوردہ باشد خود بعد از روزے چند طلب خواہیم نمود۔"

---

[1] منقول از تاریخ شاہ شجاع مصنفہ محمد معصوم۔ آگرہ پر قبضہ کرنے کے بعد اورنگ زیب نے شاہجہاں سے یہ خط لکھوایا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اپنا بھی ایک مصالحانہ خط بھیجا تھا، جو درج کیا جا چکا ہے۔

(ج)

بنامِ شہزادۂ اورنگ زیب، در بہار،

۱/۱۸۸

دریں[1] وقت چناں بوقفِ عرضِ واقفانِ محفلِ عزّ و جلال رسید کہ آں فرزندِ ارجمند آں دو سید[2] بیگناہ را کہ مصدرِ انواعِ خدماتِ شایستہ و متصدیٔ صدورِ اقسامِ اعمالِ نیکو بندگی گشتہ، بحکمِ کارفرمائی عقلِ ادب آموز و خرد ہوش افزا اطاعتِ حکم بجا آوردہ، روئے ارادت بجنابِ خلافت آوردہ بودند، بتحریک و اغوائے بعضے زیادہ سراں بتاراجِ نقد و جنسِ آنہا پرداختہ در قلعۂ دولت آباد محبوس ساختہ، مقیدساختنِ کسانے کہ وجوبِ اطاعتِ خداوندگارِ خود را خیر و ایمان وصدورِ مخالفت او را بغی و عصیان شمردہ، در شاہراہِ اخلاص ثابت قدم و مستقیم باشند، از اخلاقِ پسندیدہ بغایت دور نمود، خردمندِ سعادت بار[3] آن است کہ عنانِ اختیار و خویشتن داری در جمیع احوال و اوقات خاصۂ ہنگامِ سلطانِ قوتِ قاہرۂ غضبی از دست نہ دادہ، مالکِ نفسِ خود تواند گشت، و تلخیٔ فروگذاشت با آں مایہ مرارت در کامِ عفو از چاشنیٔ شہدِ انتقام لذیذتر انگاشتہ مغلوبِ نفسِ امارۂ قہری نگردد، بکیف دریں حالت کہ صورتِ عذرے ہم درمیاں بود گنجائش آں داشت کہ معذرتِ آنہا را خوب پسند انگاشتہ خرسند می گشت و بانعامِ نقد و جنس پایۂ اعتبارِ آنہا فزودہ بکمالِ مہربانی رخصت می داد، نہ آنکہ بضبطِ اندوختۂ سالہائے دراز آنہا پرداختہ حکمِ قید می فرمود، اکنوں ہم اگر عفو را بر انتقام سبقت دادہ و از روئے لطف مہراندوزی را بر کینہ توزی برگزینید و برائے توسلِ عفو و صفح اگرایں فرمان را وسیلۂ ایں کار و موجبِ رضامندیٔ طبعِ اشرف کہ وسیلۂ رستگاری ہر دو سرا[4] است خواہد بود،

---

[1] منقول از عملِ صالح [2] مراد از دو سید، میر جابہ و شاہنواز خاں، [3] ن: سعادت یار [4] ن: است نساز د خواہد بود،

۲/۱۸۹

بابا‌ے من[1]! دلپسند حاصلِ عمرِ هفت ساله من!!

چوں پیش ازیں بچندروز بحسب تقدیرِ الٰهی و تغیرِ سماوی ذاتِ اقدس و شخصِ مقدس را از انقلابِ آب و هوا که در مخلص پور سرایت کرده تکسیرِ بدنی عارض گشته بود، چنانچه چندروز صاحبِ فراش بودیم بدیں جهت که در ممالکِ محروسه هرج و مرج رو داده بود، بمقتضاے مصلحت بجهتِ رفعِ فتنه و فسادے که برخاسته از دارالخلافت شاهجهاں آباد برآمده بمستقر الخلافت اکبرآباد رسیدیم، که زبانِ ژاژخایاں بسته شود، دریں ولا چنیں بسامعِ حقایق مجامع رسید، که آں فرزندِ بجاں پیوند لشکرِ عظیم فراهم آورده روانهٔ ایں صوب شدند، ایں معنی باعثِ استغراقِ خاطر و ملالِ طبعِ اقدس گشت که بایں همه اضطراب و ناشکیب آمدنِ آں فرزند با فواجِ گراں از چه راه است؟ اگر مطلبِ او دریافتِ ملازمت بود، بایستے اول عرضداشت میکردند، اگر شوقِ ملازمت دامنگیر شده، بعد از حصولِ جواب عازمِ حضورِ انور می شدند، و اگر داعیه بقسمِ دیگر است، بعنایتِ الٰهی ما چاق و تندرست ایم و در پیکرِ استخوانی تا حال بهیچ وجه تفاوتے راه نیافته و در کامرانی و کامروائی سلطنت اشتغال تام داریم، اصلاح بصواب این است که آں فرزندِ دلبند بمجردِ ورودِ مثالِ کرامت تمثال از هر جا که رسیده باشند عطفِ عنان نموده باورنگ آباد مراجعت کنند، زیاده عمر باد و ثمرهٔ آں۔"

۳/۱۹۸

چوں[2] کوکبهٔ جاه و جلالِ آں فرخنده کوکبِ برجِ اجلال را در نزدیکهاے دارالخلافت اتفاقِ نزول افتاد، و جز قرب وصول و وصالِ آں یوسفِ کنعانِ اقبال قبول که در مدتِ دوری ضروری از ملازمتِ قبلهٔ حقیقی و خداے مجازی خویشتن حرمان نصیب و بے شکیب بود، بنواحی ایں مصرِ عزت رسیده، بحکمِ استیلاے شدتِ اشتیاق که لازمهٔ بعدِ عهدِ فراق و مقتضاے قربِ وصال است، خاطرِ اشرف بے اختیار بدریافت

---

[1] منقول از نسخهٔ قلمی انشاے فارسی مملوکهٔ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال نمبر ایف ۶ ۵ [2] منقول از فیاض القوانین و عمل صالح ج ۳ عمل صالح قبول و اقبال،

لقاے فرخندۂ آں خجستہ اطوار آرزو منداست، باوجود غلبۂ افراطِ محبت اشرف واستیلاے اقتضاے شدتِ شوق توقفِ آں قرۃ العین خلافت دریں نزدیکی بغیر از سخت جانی و سست مہری، دیگر چہ تصور نمودہ آید اگر بکار گری طلب صادق واز راہِ تعظیم و تکریم والدِ ماجد پاے ارادت در رکاب سعادت آوردہ، رہگراے وادیٔ آرزو گردد واز فیضِ ملاقات ایں نیازمند درگاہِ الٰہی کہ دوبارہ زندگانی یافتہ از سرِ نو بعالمِ وجود آمدہ سعادت اندوز گشتہ، چہرۂ شادمانی رابضیاے جاودانی برافروزد[1]، ہر آئینہ از دولتِ دو جہانی تمتع و برخورداری یافتہ کامیاب مراداتِ صوری[2] و معنی خواہد گشت،

(ب)

چوں[3] بمقتضاے مشیتِ[4] ایزد بیچوں درمیانِ آں قرۂ باصرۂ سلطنت وجہانبانی وغرۂ[5] ناصیۂ عظمت و کامرانی شاہ بلند اقبال صحبت بکدورت وملال انجامید، انچہ در پردۂ غیب و حجابِ تقدیر مستور بود[6] بروزِ[7] روز افتاد، از انجا کہ درفرمانِ[8] قضا وقدر وارادۂ خالقِ خیر وشر کہ چون وچرا ے بشری را[9] مدخلے نیست اعراض عین ازاں تتماتِ نشاۂ[10] خود شناسی[11] وخدادانی است، باظہار امرے کہ اکنوں انشراح خاطر و انبساطِ طبع اقدس بداں متعلق ومنوط آمدہ، بذل توجہ والا ناگزیر شرف وقوع پذیرفت،

غرض از تبیین ایں مقولہ آنکہ تقاضاے باطن و تمناے خاطر بتماشاے جمالِ لقاے فرحت انتماے آں فرزند ہوشمند بیدار خرد کہ چراغ ضیا و فروغ افزاے ایں دودمانِ دولت و اقبال است، بغایتے است کہ اندازۂ[12] حوصلۂ تقریر و بیان تحریر آں را برنمی تابد، خاصہ کہ درۃ التاجِ خلافت و دارای، درثمینِ فریدۂ

---

[1] ایضاً برفروزد [2] ایضاً صورت،

[3] منقول از ظفر نامہ عالمگیری، [4] ق نیت [5] ق محذوف، [6] ق مستور بود کہ برروے، [7] ق دو [8] ق بشری راکہ مدخلے نسخہ، مگر بشری مدخلے، [9] ق مہمات نشہ. [10] ق خود شناسی [11] ق "اندازہ" محذوف،

زینتِ اکلیلِ فرمان روائی را بنا بر سعیِ سابقهٔ ازلی و ارادتِ لم یزلی پس روزگارِ دراز و زمانِ طویل ایں همه قربِ مکان و محال[1] قریب نزول اتفاق افتاده و مارا چناں امراضِ متضاده[2] و شدیده که رشتهٔ امیدِ تو دریں نشاے اہل سوز حوادث اندوز قطعاً مقصور[3] و منقطع بود، از شفاخانهٔ عنایتِ حکیم علی الاطلاق بتقاضاے ولو مرضت فهو یشفین، شربتِ گواراے صحت کرامت وصول پذیرفته فی الحقیقه حیاتِ تازه و زندگیِ دوباره عطا گردید، التهاب[4] میزانِ شوق و نوائجِ اشتیاقِ ما[5] علی نهایه رسیده، یقین که خواهشِ قلبی و آرزوے باطنی آں فرزند نیک اختر والا گهر دریں باب از تاب[6] غلیان[7] نشه محبت و کیفیت طلب مانند[8] عزیزِ مصر بلقاے بزرگ خواهد بود، چوں[9] زیاده بریں حوصلهٔ طاقتِ بارِ[10] انتظار را بر نمی تابد، پسندیدهٔ عالمِ استحسان آن است که آں آداب دانِ خرد و رسم شناسِ عقل بزودی هرچه تمامتر مرهمِ راحت بر جراحت مترصد نهاده، خاطرِ اندیں را بمشاهدهٔ جمالِ لقاے فرحت[11] افزاے خود فرحت آگین و مسرت آمود سازد، مصرعه،

زود آئی دل تنگ مرا مونس جاں باش،

۱۴/۱۹۱

دریں[12] مدت آں فرزند ارجمند همواره در صددِ تحصیلِ خرسندی و همه جا در مقامِ اقامتِ مراسمِ رضامندیِ ما شده، پیوسته در پئے تقدیمِ خدماتِ پسندیده بود[13]، چنانچه در حصولِ مرضیِ اشرف اصلاً تقصیر از خود راضی نگشته، اکنوں وجه ایں همه سوءِ ادب و ایں مایه کم مهری نسبت بوالد والا[14] قدر که مستلزمِ بدی دارین است، و ایں همه[15] دل گرانی و رنجشِ خاطرِ بے وجه و بے سبب ظاهر نیست، و باآنکه چشم داشتِ انواعِ رضاجوئی و اخلاص پژوهی داشت، بے آنکه مراسمِ عیادت و استفسارِ کوفتِ جسمانی ما[16] بظهور رسد، ورعایتِ حقوقِ تربیت بیال

[1] ن مجال [2] ق، م، محذوف [3] ن منقضی و مقصور [4] ق والتهاب [5] ق تا [6] ق تاب محذوف [7] ن غلیان، [8] ق مانند محذوف [9] ق چوں محذوف [10] ق بار [11] ن بهجت افزاے [12] منقول از فیاض القوانین و عمل صالح [13] عمل صالح بوده. [14] ایضاً دالا [15] ایضاً همه محذوف [16] ایضاً بآں ظهور رسیده،

آید[1]، متعجب است، که باعث این همه نامهربانی و علت این سرمایه[2] گرانی در واقع چه باشد؟ این معانی اگرچه بنا بر سعایت[3] ارباب غرض و عناد و بتفریب و افساد ارباب فتنه و فساد رو داده، نزدیک است که از شیمهٔ کریمهٔ آن فرزند دور نما باشد۔

چون غرض پرستاران فتنه انگیز کیفیت عنایت و اشفاق و الابلباس نامناسب و بدترین صورتے که هرگز در خاطر اقدس خطور نکرده، در نظر آن فرزند ارجمند جلوه داده اند، اگر بنفس نفیس از ملازمت فیض تربیت استعداد یافته بوجوهِ معقوله کیفیت حال را بفهمد و معامله را بطرح انداخته بار او دشمن کام نسازد، گنجائش دارد، چه درین ضمن هم گرد کدورتے که بر صفاخانهٔ خاطر انور آن فرزند نشسته بزلال لطف مقال و حسن بیان محو ساخته می شود، و هم مطلب صحیح ما را که ناراستان[4] بهمدستان شده آن را مفسده نامیده بوجه ناشائسته خاطر نشان نموده اند، پرتو راستی بر ساحت ضمیر انور انداخته، رفع کلفت گردد۔

(ب)

حضرت صاحبقرانی باز خلیل الله خاں و فاضل خان را نزد آں نوبادهٔ ریاض خلافت و جهانداری فرستاده[5] فرمانے مزین بدستخط مبارک مصحوب آں دو خان سموالمکان صادر فرمودند، حاصل کلام بلاغت نظام خاقان گردوں اعلام آنکه،

"با وجود[6] حقوق پرورش بناز و نعم و تربیت و تلقین و تعلیم بنوازشات بیکران و عنایات بے پایان اختصاص بخشیدن و بمناصب[7] بلند و مراتب ارجمند فائز گردانیدن با اینهمه حقوق ابوت اجتناب[8] از ان و الا اُدِیو مریکه بفرمان شهنشاه علی الاطلاق اطاعت و امتثال حکم ما لازم و واجب و کلام ربانی و کتاب آسمانی بدان

[1] ایضاً آمده [2] ایضاً این مایهٔ سرگرامی [3] ایضاً اگرچه بهنگامه بایت [4] ایضاً ناراستان و همداستان،
[5] منقول از ظفرنامهٔ عالمگیری، [6] ت،، و،، محذوف
[7] ق ناربوبیت، نسخهٔ دیگر با این حق ابوت و الو الامریکه،

ناطق، ازاں فرزند سعادتمند که آراستهٔ خصوصیتهاے مزایاے حسنِ اعتقاد و مجموعهٔ دانش و بینشِ خداداد است[۱] و پیوسته عمرِ گرامی را بر رضاجوئی و نیک نامی و حق شناسی و خدادانی صرف کرده بسیار بعید می نماید که قدرِ مهربانی و رتبهٔ[۲] شوق و خواهشِ خاطرِ اقدس[۳] را بدریافتِ دیدارِ فرحت آثارِ خویش ندانسته بنابر اغواء و اضلالِ صاحبِ اغراضِ فاسده، چند بیت،

د دو شوند از بد ماغے رسند، باد شوند ار بچراغے رسند،

از احرازِ سعادتِ حضور باز ایستند، و بواسطهٔ دستکائی مشتے بے هنر و بد طینت مارا دشمنِ کام بر بستند و خنت[۴] مارا در فرمان فرمایانِ جهاں و اهل روز تجویز کرده از وخامتِ عاقبت نیندیشید و براے دو روزه زندگی ایں سراے حادثه زاے شرمساری و خجالتِ ابد در پیشِ خدا و رسول بر خود هموار و آساں گیرد، زنهار اے فرزند بکار ے جرأت مینمای که آخر نتیج ندامت و پشیمانی گردد، و ندامت سود نه دهد، مثنوی

اے خلف از راه مخالف بتاب | تیغ بغگن[۵] که منم آفتاب
گرز خود ایں نقش گرفتی بدست | سوے خدا بیں و مشو خود پرست
ور ز بد آموز شد ایں ره پدید | گفتِ بد آموز نباید شنید
گرچه کنی دعویٔ دانش، و لیک | نیک بدانم که ندانی تو نیک
چوں تو شب و روز ادب افزوں کنی | بے ادبی با چو منے چوں کنی،
گرچه جوانی همه فرزانگی است | ایں نه جوانی است که دیوانگی است
اے پسر ارچه بسری درخوری | لیک مکن با پدر ایں سروری
بر سرِ خواں آنکه همه توشه[۶] | یاد نمک کن که جگر گوشه

۱ ق: «را» محذوف، ۲ ن: مرتبه ۳ ق: خاطر اشرف
۴ ن: دستکی وخنت، ۵ ق: میغگن ۶ ق: بوسه ۷ ق: اند،

خونِ نبی و دلِ من مہر جو ست   جوششِ بسیار مکن زیر پوست

گوش کن ایں گفت، مکن گفت کس   بشنو و بشنو سخن است و بس

۵/۱۹۲

(الف)

خداے[1] راست بزرگی و ملکِ بے انباز   بدیگرے کہ تو بینی بعاریت داد است

کلیدِ فتحِ اقالیم در خزائنِ اوست   کسے بقوتِ بازوے خویش نگشاد است

گر اہلِ معرفتی دل بآخرت بندی   نہ در خزائنِ دنیا کہ محنت آباد است

جہاں بر آب نہاد است عاقلاں دانند   کہ روے آب نہ جاے قرار و بنیاد است

در انجاحِ حاجات و بر آمدِ مرادات بخت مساعد و اقبال موافق بودہ در ہر وقت و ہر حال، ادوارِ چرخ دانقلابِ لیل و نہار بکامِ آں فرزندِ ارجمند باد،

ازیں واقعہ حیرت افزا کہ نصیبِ خلیفۂ زمین و زمان گردیدہ وایں مایہ کدورت و الم کہ گردِ صفوتکدۂ ضمیرِ منیرِ خدیوِ ہفت کشور گشتہ کار بجاے رسیدہ کہ فلک[2] در ہیچ مرتبہ از مراتبِ آزار بہیچ وجہ کوتاہی نمی کند و اقبال در سر ہر بلیہ از دستیاری پا کشیدہ، از تقدیم پامردی دست بازمی دارد، لاجرم از افسردگی خراشِ سپہرِ بیمدار و حرکتِ ناہنجار و گردشِ بے روشِ روزگار دست از کار، و کار از دست رفتہ رخصتِ بیانِ آں نمی دہد، و مایہ حزن و ملال و جذبۂ خواہش خاطرِ صفا پرور دلِ سنگینِ آں بے مہر را از جا در نمی آرد،

دریں مدت متمادیِ خود، دقیقہ از دقائقِ ترکِ ادب و عدمِ حفظِ مراتب ازاں فرخندہ فرزند بظہور نیامدہ و جز تحصیلِ رضا و سعی در مرضیِ والدِ بزرگوار خود امرِ دیگر از و بوقوع نہ پیوستہ، اکنوں کہ ما بتوفیقِ عنایتِ یزدانی از سلطنتِ صوری در گذشتہ بادشاہیِ معنوی اختیار نمودہ ایم، و باعلامِ الٰہی از کیفیتِ زمانہ آگاہی یافتہ،

[1] منقول از فیاض القوانین و عملِ صالح [2] عملِ صالح، ملک

درزاویهٔ عزلت بپرستاریٔ حضرتِ باری تعالیٰ جل[1] شانه، درآمده ایم، ردای کارفرما[2] نزرای که مدارِ رونق را کارخانهٔ خدائی برآن است، او بخود متعلق می شناسد، ونگاهداشتِ سررشتهٔ نظامِ عالم که از عهدِ الست بعهدهٔ تعهدِ مابود، بهرکه خواهد باشد، چه بریں داشته که باقتضاے براندیشهاے غرض پرستان وبکج وشهاے نارا ستاں بخیالِ محال وپندارِ دراز کار ایں مکانِ ظاهرآباد، باطن خراب که کاروبارش فی الحقیقة خوابیست بیداری نما، وسرابیست آبسیما، ازجا درآمده، خود رابدنام ومارا خفیف می سازد، وبخلافِ سعادت منشیها بخاطرنمی آرد که والدِ والاقدر اوچه قدر تطاولِ کوته اندیشان راگذرانیده، تحملِ جراحتهاے ایں مشتے درازدست بے ادب چینماید، هرکه اندک مایه خردِ وسلیقه یاب وارد، حقیقتِ ایں حقیقت براو چوں روز روشن است که دردار المکافاتِ دنیا کارکنانِ قضاوقدر همه وقت برسرِکاربوده، ازاحوالِ ماه تاماهی چنیں حرکتے که نه بهنجار کنند، وازنفسے که نه باندازه زنده قیاس وشمار برمی دارند،

اے که وقتے نطفه بودی در رحم
وقتِ دیگر طفل گشتی شیرخوار

مدتے بالاگرفتی تابلوغ
سروِبالاے شدی سیمیں عذار

همچنیں تامردِ نام آور شدی
فارسِ میدان ومردِ کارزار

انچه دیدی برقرارِ خود نماند
ویں چه می بینی نماند برقرار

پیش ازاں کز دست بیروں رفت برد
گردشِ گیتی، زمامِ اختیار

شکرِ نعمت رانکومی کن که حق،
دوست دارد بندگانِ حق گذار

باولی نعمت سلوکِ نیک کن
تاهمه کارت برآرد کردگار

ازیں روکه دیرینه آئینِ ایں کهن دهرِ بے بقا درآخر کار مقتضی تعجب[3] است وبرهم معهود ایں[2] بے ثباتِ هرعافیت را عاقبتِ بر نج نوائب درعقب عشرتش آماده عسرت است وجمعیتش سرمایهٔ

---

[1] عمل صالح بجل محذوف، [2] ایضاً نه [3] ایضاً تعب،

پریشانی و حسرت، اگر گزندے از چشم بدِ روزگار بایں مایۂ آبرو و آں پایۂ اعتبار رسد و آسیبِ دست بردِ[ع] حوادثِ گیتی بایں دولت و مال و خواستۂ مکتسب و موروث در خورِ جمعیتِ حواس شرافت اساس بتشویش نمی گراید، و در تشییدِ مبانیٔ ثباتِ قرار و نیروئی توکلِ ما فتور و وهن و سستی اعتقاد راہ نمی یابد،

ہمانا منظورِ نظرِ فیض اثر ازیں معانی اظہارِ مافی الضمیر و اعلامِ قرار دادِ خاطرِ خطیر برآنست کہ ظاہر بیناں سپئے بباطنِ امر بردہ راہ گم نکنند، و ہمگناں علی الخصوص آں فرزندِ سعادت مند از تقلباتِ لیل و نہار و گردشِ روزگار حسابے برداشتہ، مغرور بکار کشائیِ اقبالِ ظاہر کہ فی الحقیقت اعتبار و وجود ے ندارد، نگردد، بہمہ حال اگر نظرِ دور بیں بمنتہاے مطلب و سر انجامِ کار بر گماشتہ بروفقِ احکامِ کتابِ مستطابِ آسمانی و سنتِ حضرت سید المرسلین و طریقۂ انیقۂ ائمۂ دینِ مبین عمل نمودہ اطاعتِ والدِ والا قدر کہ در حقیقت خدائے مجازی است در عدادِ عبادت و اطاعتِ معبودِ حقیقی معدود داند عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور خواہد بود،

(ب)

مالک الملک تعالیٰ شانہ، کہ مملکتش از تغیر و زوال مصئون است کوکبِ اقبالِ فرزندِ برومند قوی طالع را چوں کوکبِ شرف فروغ بخشِ شبستانِ دولت و دنیا افزائے ساحتِ جہاں داراد،

از لجبازیِ سپہرِ نیرنگ ساز، و ناسازیِ روزگارِ شعبدہ باز امرے کہ اصلاً بحیطۂ تصور و حیزِ تعقل در نمی آید بعین الیقین مشاہدہ افتاد، آں فرزندِ اقبال مند طالع بلند بیکبارگی مہرِ فرزندی بریدہ بر آتشِ شوق کہ در کانونِ درونِ اقدس سمتِ التہاب پذیرفتہ نظرے نیفگندہ و چشم از حقوقِ ابوت و تربیتِ عمری پوشیدہ، مارا دشمنِ کام پسندیدہ، و ایذار و آزارِ مارا کہ موجبِ بدنامیٔ دنیا و مورثِ ناکامیٔ عقبیٰ است سہل و آساں انگاشتہ ازبازپرسِ روزِ شمار غافل و بے خبر افتادہ، اما در یوم یقوم الحساب ازیں جرأت ارتکابِ حق شکنی چہ جواب خواہد داد،

---

[۱] منقول از ظفر نامۂ عالمگیری [۲] آں شرف محذوف، [ع] عمل صالح دست بردِ حوادث،

پیش کہ گویم ز خودست شرم باد — گزپئے خونِ خودم اندر فتاد،

بندہ کہ باشاہ بود کینہ جو — خلق چہ گویند تو ہم خود بگو

ورز تو در قلب من آمد غبار — ہم تو شوی در رخ حق شرمسار

باش بکامم کہ بکام تو ام — زندہ و نازندہ بنام تو ام

بہرِ خدا صورتِ خویشم نما — روے مگردان و بترس از خدا

لائق آن است کہ آں قرۂ باصرۂ دولت و دارای برصف شکنی و کشور کشائی خود مغرور نبودہ تکیہ و اعتماد بر سازگاری زمانہ و رفاقتِ روزگار نکند، کہ چرخِ پُرنیرنگ و جہانِ دو رنگ اصلاً اعتماد را نشاید و ازیں پیماں شکن بدعہد قطعاً وفا نیاید،

دریں صورت شایستۂ خرد آن است کاریکہ موجبِ وہن و فتور ایں دودمانِ عالیشان گردد، از ارتکاب آں اجتناب واجب شمردہ بحفظِ ناموسِ سلطنتِ چندیں سالۂ ما کہ طنطنۂ عظمت و شکوہ و مکنت و اقتدار ایں دولت در ساحتِ زمین و زمان پیچیدہ سائر فرماں روایانِ روے زمین از آں شمارے می گرفتند کوشیدہ آنچہ از فرزندانِ قابل توقع باشد بظہور آرد، کہ نامِ نیک و رسمِ قابلیتِ آں نوبادۂ گلشنِ جاہ و جلال در صحیفۂ روزگار و صفحۂ لیل و نہار ثابت و پائدار بماند،

۶/۱۹۳

باباے من! بہادر من!!

من چرا گریہ کنم از بدو سستی بخت
کہ بجز امرِ خدا برگ نجنبد ز درخت

سبحان اللہ! دیروز صاحبِ نہ لک سوار بودم و امروز بیک کوزۂ آب محتاج ام،

آفریں بر ہنود در ہر باب — مردہ را می دہند دائم آب

ے ن "خود"

لے پسر تو عجب مسلمانی	زندہ جانم باب ترسانی

اے فرزندِ کامگار براقبالِ دنیائے غدار مغرور مباش و خاکِ غفلت و تکبر بر سرِ عقل مپاش کہ دنیائے فانی تنگ نائے ظلمانی است و بیادِ حق بودن و بر خلق شفقت نمودن دولتِ جاودانی،

من آنچہ شرطِ نصیحت بود بتو گفتم
تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال[1]

---

[1] منقول از نسخۂ انشائے فارسی نمبر الیف ۲۶ مملوکہ بنگال ایشیاٹک سوسائٹی برطانوی عجائب خانہ کی کتاب نمبر ۱۸۰۰۸ مذکورہ میں بھی یہ خط اس طرح ہے:۔ اورنگ زیب نے اس کا جواب اسی خط کے حاشیہ پر لکھ کر واپس کر دیا تھا،

بابائے من!

دیروز صاحبِ نہ لک سوار بودیم و امروز بہ یک آبدار محتاج، مثنوی

آفریں بر ہنود در ہر باب	مردہ را می دہند دائم آب
اے پسر تو عجب مسلمانی	زندہ جانم بہ آب ترسانی،

(۵) بنام شهزاده محمد مراد بخش بهادر

۱/۱۹۴

"چون[1] آن فرزند مراسم رعایت ادب واندام را بباد نسیان وسیلاب فراموشی داده، انواع بدسلوکی وبے روشی که اصلاً بآئین حق شناسی وعقل نسبت نداشت پیے نهاده، مصدر کمال تقصیرات شده، ویده و دانسته چشم از لغزشهاے او پوشیده بمقام انتقام ناسپاسیهاے حق تربیتها ونوازش درنمی آئیم و سائر کوتاهیها و زلات اقدام را حواله بعفو معذرت آموز وحلم جرم سوز فرموده حکم می فرمائیم که بمجرد وصول این فرمان واجب الاطاعت والاذعان روانه برار که درینولا بجاگیر او مرحمت شده گردد، و در برابر برداشت این مایهٔ جرأت و بذل این گونه بگوناگون سپاس گذاری قیام نموده دقیقه از دقایق این مراتب مهمل ومعطل نه گذارد و اگر آمادهٔ حق شناسی نگشته، راه بغی وطغیان خواهد سپرد، واز فرموده تخلف وتجاوز نموده روانه برار نخواهد گردید، بحکم آنکه بر ادیب روزگار یعنی جهانبانان واجب است که بے ادبان نامعامله فهم را بتادیب گوشمال آگاه ساخته بر سر راه آورد، و چندے در زندان مکافات که دبستان آگاهی کودک منشان غنوده خرد است بپاداش کردار نابکار گرفتار دارد، وبسر انگشت تنبیه پنبهٔ غفلت از گوش آن سرمست بادهٔ نخوت وپندار برآورده بیدار وهوشیار سازد"

۲/۱۹۵

"پادشاهی[2] کل هندوستان بطیب نفس وطوع ضمیر بآن فرزند سعادت پیوند حواله نموده ایم، باید که درین باب کمال آگاهی دربردباری تقدیم رسانیده مطلقاً این راز سربسته را بهیچ کس از نزدیک و دور ظاهر نسازد، وبعد از روزے چند برادر را و برادرزاده را به بهانهٔ ضیافت بخانهٔ خود طلب داشته کار هر دو بپایان رساند، وخطبهٔ ملک باسم ولقب خویش مزین گرداند که من برضاے خاطر عهدهٔ این امر خطیر را بآن فرزند عقیدتمند سپرده ام، این کار عالی را از روے کمال آگاهی سرانجام بخشد"

[1] منقول از عمل صالح [2] منقول از تاریخ شاه شجاعی،

(۵)

بنام مهابت خاں صوبہ دارِ کابل

۱/۱۹۶

عمدۂ[1] مخلصانِ عقیدت کیش مهابت خاں بعنایت و توجهاتِ بادشاهانه مستظهر و مباهی بوده بداند که از ناسازگاریٔ روزگارِ غدار و شماتتِ خراسانیانِ بدکردار شنیده باشد، که چه قسم چشم زخم باین دولتِ پایدار رسیده و بے سعادتانِ حرام خوار چه سلوکِ ناهنجار نمودند، و می نمایند چوں فرزندِ مظلوم داراشکوه بعد از شکست روانهٔ لاهور شده، دریں وقت مخلص درست اعتقاد که نظر بر حطام بدفرجامِ دنیوی نینداخته جویاے نام و ننگ باشد، بغیر ازاں خلف الصدقِ مهابت خاں یعنی مهابت خاں ثانی دریں جهانِ فانی نیست لهذا در ذیلِ خود را بر روے کار رو اظهار آورده چشم داشتِ تدارک دارم و آں ایں است وقتے که خراسانیاں بر جنت مکانی عرصه تنگ نموده، بے اختیار ساخته بودند، آں شیرِ بیشهٔ وغا از کجا تا کجا طے منازل نموده آں غفران پناه از چنگلِ دیو ساراں برآورده روزے چند در اختیارِ خود داشته بر تختِ سلطنت و سریرِ خلافت استقلال بکمال از سرِ نو داده بود، و ایں نیازمندِ درگاهِ الٰهی را از زاویهٔ خمول و وادیٔ محنت برآورده کامروا ساخت، بعد از قضیهٔ آں رضوان منزلت بدار السلطنت آورده کامروا ساخت، الحال معامله ازاں مشکل تر روے داده و شخصے که متکفلِ ایں امرِ خطیر تواند گردید، بجز آں امیرِ باتدبیر سراپا شجاعت دیگرے نیست،

داراشکوه من بلاهور میرسد، از خزانه در لاهور کمی نیست، و آدم و اسپ در کابل بوافر و مثلِ

---

[1] منقول از منتخب اللباب خافی خاں جلد ۲ صـ ۳۵.

مہابت خاں کہ زمانہ از مہابتِ او در تزلزل و سردارے ہمچوں شاہجہاں منزوی باشد، غرابت دارد، ہمیں کہ آں شیرِ بیشۂ تہوری با لشکرِ آراستہ عزیمت بکند و جلوریز بلاہور رسیدہ بمدد ورفاقت دارا شکوہ بابا پرداختہ بمقابلہ و جزاے اعمال ہر دو نابرخوردار پردازد، و صاحبقرانِ ثانی زندانی را برآورد، بہ بیند کہ نامِ نیک بہ از گنجِ قارون و مناصب و مراتبِ دنیاے دوں چہ قدر حاصل خواہد شد، ع

این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

و بفرزندارجمند نوشتہ ام کہ خود را باو گذاشتہ بہبودِ حال و مآلِ خویش در اطاعتِ آں سپہ سالار داند، و خلاصیٔ من دریں شناسد،

مکرر نوشتہ میشود کہ دنیا جاے سہل ناپائدار است و بہ ہیچکس وفا نکردہ و نخواہد کرد، و نیک نامی بر صفحۂ روزگار یادگار خواہد ماند، و مہابت خاں چگونہ خواہد پسندید کہ صاحبقرانِ ثانی زندانی در اقسامِ بلا گرفتار باشد و شخصے کہ بدامِ تزویر عالمے را رام نمودہ بکامِ خود ساختہ بر تختِ خلافت کامرانی کند، و بایں حال اگر آں عمدۃ الملک اغماض نماید، فرداے قیامت دستِ من و دامنِ او،

ضمیمهٔ دوم

مکاتیب جهان آرا بیگم

(الف)

بنام شهزاده اورنگ زیب،

۱ / ۱۹۶

از انجا که[1] مرتبهٔ ظلیتِ الٰهی نظر بعموم کائنات مقتضی پایهٔ نگهبانی است، بر بادشاهانِ عظیم الشان
که متحملانِ بارِ امانتِ خلافت اند، لازم است که نسبت بکافهٔ برایا و عامهٔ رعایا که همه رمهٔ حضرتِ پروردگار اند،
دقیقه از دقایقِ مراعات و رعایتِ طرفِ حمایتِ ایشان مهمل و معطل نگذاشته، در همه باب لوازم پاسبانی بجا آرند
الحمد لله که اعلیٰحضرت عموم اوقات فرخنده ساعات شبانروز[2] را بعد از ادای وظائف
طاعات، باهتمامِ نظامِ ملکت[3] و ملت مصروف داشته [illegible] توجه اشرف بمعموری و امنیتِ مملکت و رفاهیت
خلائق مبذول دارند و از مبادی احوال فرخنده فال تا حال پیوسته بر وفقِ احکامِ کتاب و سنتِ حضرت
خیر الانام علیه الصلوٰة والسلام[4] اطاعت طاعتِ حضرت رب العزت پیشه نموده شیوه که شبیه بل مشتبه به
بی روشی و بی طریقی باشد از هیچکس قبول ندارند، علی الخصوص از فرزندان سعادتمند که آراستهٔ مزایای
ادب و اخلاق اند،

---

۱ منقول از فیاض القوانین و عمل صالح؛ ۲ عمل صالح شبانروزی ۳ ایضاً نظام الملک؛
۴ ایضاً علیه الصلوٰة والسلام محذوف،

درین وقت که بسبب وقوع هرج و مرج که خاصیت ایام فترات و از لوازم ماهیت اشتمال این اوقات است، از زیاده سری فتنه پرستان دهن و دستی بکشاد و بسبب امور ولایت نزدیک و دور راه یافته ضرر کلی عاید حال رعایا و ضعفا گشته، تلافی و تدارک بی اندامی اشرار نابکار و ترمیم احوال دلخستگان و ستم رسیدها منظور فیض اثر است، بگفته نافرمودگان روزگار که نه عقل آزمون کار دارند نه خرد آموزگار[1] بهیج فتنه و فساد گشتن و ارتکاب بر افعال ناصواب نموده، در صدد[2] حرز جان و مال و ناموس سپاهی و رعیت که همگی مسلمانان پاکیزه اعتقاد صاف دین اند، در آمدن و از ملاحظه صواب دید هنگام و ایام اغماض عین نموده بتجهیز جیوش و جنود و تسویه صفوف مصاف با برادر کلان و ولی عهد پادشاه جهان که در ظاهر و باطن مبارزت بقبله کونین است پیش نهاد همت ساختن، از آئین حق پرستی و خداشناسی و رسم و راه سعادت کیشی و دور اندیشی بسیار بعید است، باید که آن برادر کامگار خود[3] را بوادی صدق ارادت و حسن اعتقاد نزدیک ساخته و سرتاسر احکام را از ته دل و جان بقبول تلقی نموده، در اظهار لوازم اخلاص و شرایط خلوص و یکرنگی ایستادگی نمایند، و از سوء وخامت بمقابله ولی نعمت و بقتل رسیدن مسلمانان در ایام فیض نظام رمضان الذی انزل فیه القرآن، احتراز واجب دانند، و در هر مقام که رسیده باشند، توقف ورزیده بر مکنون ضمیر و مرکوز خاطر آگاه سازند که مطابق خواهش شریعت حقیقت بعرض اشرف رسانیده جمیع امور ساخته و پرداخته آید،

(ب)

درین وقت محمد فاروق بخشی سرکار فیض آثار خورشید اوج عظمت و اقبال رونق افزای سرادقات جاه و جلال نگین خاتم عز و تمکین و فخر نسای روی زمین پادشاهزاده جهان و جهانیان نواب بیگم صاحب بسط الله ظلال عصمتها از دار الخلافه رسیده و نامه آن بلقیس زمان مریم دوران بنظر کیمیا اثر

---

[1] ایضاً خرد آموز هیچ، [2] ایضاً صدد، [3] ایضاً خود،

شاہ بحضور در آورد، خلاصۂ مضمون آں نامہ کرامت شحون آنکہ،

للہ الحمد والمنہ کہ ذاتِ مقدسِ شاہنشاہِ معدلت پژدہ دقیقہ رس اعنی حضرتِ ظلِ سبحانی منظورِ انظارِ عنایتِ ربانی، صاحبقرانِ ثانی از سائرِ عوارض و امراضِ جسمانی کہ لازمِ نشۂ بشریت و طبیعتِ انسانی است منزہ و مبرا است، و توجہ عالم آرا در بابِ رفاہیتِ برایا کہ ودائع بدائعِ الٰہی اند، باعثِ ملک بوجہ اتم مبذول و بمقتضائے طبعِ نصفت آگینِ اشرف متقضے رائی پسندند کہ مصدرِ حرکتے و مظہرِ امرے کہ ملزمِ بے جمعیتیٔ خلائق و متضمنِ ضرر وضیرِ طوائفِ انام باشد گردد، خاصہ از وزرائے نامدار و ابنائے کامگار سیما دریں ایام کہ خاطرِ مقدس بتدارک و تلافیٔ وہن و فتورے کہ بسببِ بیماریٔ آں برگزیدۂ انفس و آفاق بحالِ کافہ برایا دعامہ رعایا راہ یافتہ باقصی غایت متوجہ و متعلق است، التہابِ نوائرِ فتنہ و فساد و اشتعالِ آتشِ کین و دغا کہ مورثِ ویرانیٔ بلاد و خرابیٔ عباد است معاذ اللہ موجبِ مزید آزارِ خاطرِ ہمایوں و سببِ کثرتِ حزن و ملالِ طبعِ مقدس خواہد بود، تخصیص ظہورِ ایں نشۂ ناپسندیدہ و وقوعِ ایں امرِ نامرغوب از آں برادرِ ہوشمند بیدار مغز کہ آراستہ پیرائے لطیفہ و اخلاقِ کریمہ و صاحبِ آدابِ حمیدہ و طبعِ سلیمہ است، بغایت زشت و نازیبا، لاجرم بنا بر خیر طلبی ایں کلمہ چند کہ ہر آئینہ متضمن فوائدِ عظیمہ تیسیر (؟) و تقدیسِ ساحتِ باطن و تصفیۂ طریقِ معاد از خس و خاشاکِ امورِ ردیہ و شیونِ ذمیمہ است، حسنِ نگارش پذیرفت،

اگر غرضِ آں برادرِ والا گہر ازیں توجہ تہیجِ غبار و فساد و عناد و التہابِ نوائرِ حرب و قتال است، خود انصاف فرماید، کہ در برابرِ مرشد و قبلۂ حقیقی کہ رضا و خوشنودیٔ خدائے عزوجل و رسول صلی اللہ علیہ وسلم رضامندی اوست، ہنگامۂ جنگ و جدال و حرب و قتال آراستن و بسفکِ دمائے بے گناہاں ہمت گماشتن و برروئے آنحضرت تیر و تفنگ انداختن بچہ مایہ پادشاہی است آہ،

لہ یہ دراصل خطِ ماسبق کا وہ خلاصہ ہے جو عاقل خاں رازی نے دیا ہے، منقول از ظفرنامۂ عالمگیری۔ ۱۲ ق صاحبقرانی۔

وثمرهٔ آں دریں نشئه جز بدنامی و دراں نشئه غیر بدسرانجامی نیست واگر آرایشِ هنگامهٔ مخاصمه و مقاتله از
بهرِ شاهِ بلند اقبال است، نیز در آئینِ دین و خردِ صواب گزیں پسندیده نباشد، زیرا که برادرِ بزرگ شرعاً
و عرفاً حکمِ پدر دارد، و ایں معنی را با مرضیاتِ خاطرِ مقدسِ حضرتِ ظلِّ الٰهی و متبعاتِ طبعِ والای شاهنشاهی
منافاتِ تمام متحقق است، بالجمله انسحابِ غبارِ هیجا و ایقادِ نوائرِ وغا و ترتیبِ اسبابِ رزم و خونریزی و تصمیمِ
عزیمتِ حرب و فتنه انگیزی از آں برادرِ هوشمندِ والاگهر که بمحامدِ اوضاع و محاسنِ اطوار و مکارمِ اخلاق
موصوف و معروفِ جهان گشته و پیوسته در استرضای خاطرِ اقدس، خاقانِ خجسته منظر و شهنشاهِ فرشته
سیر می کوشید، بهیچ وجه با هیچ کس پسندیده نیست، چه توقفِ چند روزه دریں دارِ بی ثبات و قرار و
مستلذاتِ ابله فریبِ ایں سرای مستعار که باعثِ ارتکابِ چنیں امورِ ناسنجیده و ناپسندیده باشد
ملامت نشئه ابد طرازِ ساحتِ سرای مخلد است،

مکن مکن که نکو گوهراں چنیں نکنند

مناسب آنکه آں برادرِ نامدار ازیں امورِ ردیه و افعالِ شنیعه که منتجِ سوءِ خاتمت و مثمرِ وخامت
عاقبت است، اجتناب لازم شمرده در استرضای خاطرِ قدسی مناظرِ شهنشاهِ دین پرور و خاقانِ معدلت
گستر تا ممکنِ مقدور سعی نماید، و خوشنودیٔ آنحضرت را از موجباتِ حصولِ سعادتِ دارین فرا گرفته از اقدام
(؟) دمِ متابعانِ خادم النبیین در ماهِ مبارکِ رمضان محترز باشد و احکامِ مطاعهٔ مرشد و ولی نعمت و والیِ
سلطنت و ولایت را بجان و دل امتثال نماید، که فی الحقیقه بمقتضای اولو الامر منکم امتثالِ امرِ شهنشاهِ
حقیقی است و قدم در راهِ خلافِ خلیفهٔ الٰهی سپردن مخالفتِ فرمانِ مالک الملک نمودن است،

واگر مطلبی و غرضی غیر ازیں مرکوزِ خاطرِ عزیز بوده باشد پس پسندیدهٔ عالمِ خرد آن است که در سرزمینی که مضربِ خیام
شده باشد، توقف اختیار کرده، هر مطلبی که مکنونِ خاطرِ گرامی است مرقوم گردانند، تا بعرضِ اقدسِ ارفع و اعلیٰ رسانیده مطابقِ استدعای
خاطرِ عزیز و مستدعیاتِ طبعِ گرامی سرانجام داده آید، و در اسعاف و انجاحِ مقاصد و مآربِ آں قرهٔ باصرهٔ سلطنت و جهانبانی سعیِ اجتهاد و افی بتقدیم رسانیده شود،

(ب)

بنام راجہ بدھ پرکاش زمیندار سرمور[1]

۱/۱۹۸

زبدۃ الاماثل والاقران قابلِ مرحمت والاحسان راجہ بدہ پرکاش بالتفات امیدوار بودہ بداند عرضداشتے کہ دریں ولا باچند جانورروائی الہ حسب تفصیل مرقوم فرد جداگانہ بطریق پیشکش ارسال داشتہ بود بوساطتِ باریافتگانِ آستانِ تقدس نشان رسیدہ از نظرِ مبارکہ گذشت وانچہ معروضداشتہ بود کہ سفارشِ او را بخدمتِ حضرت خدیوِ زمین و زمان خداوندِ مکین و مکان ذریعۂ آرائش عالمیان نمودہ آید معلوم رائے عالم آرائے گردید چوں حضرت سلاطین پناہ بمبارکی در مستقر الخلافہ اکبرآباد تشریف دارند و ما بدولت دریں جا ایم بدیں وجہ تحصیلِ مطلبِ او در توقف ماند توجہ ما را شاملِ حالِ خود داند،

بتاریخ شانزدہم جمادی الثانی سنہ سیزدہ جلوسی،

۲/۱۹۹

زبدۃ الاماثل و الاقران لائق المرحمۃ والاحسان مطیع الاسلام راجہ بدہ پرکاش بعنایات و التفات سرفراز بودہ بداند عرضداشتے کہ دریں ولا با ہلیلہ و انار ترش و زربی و مرغِ زریں و نافہ، باستانِ تقدس نشان ارسال داشتہ بود رسیدہ بوساطتِ تتق نشینانِ عظمت و جلال بنظرِ فیض اثر گذشت مرغِ زریں دیگر بہم رسانیدہ ارسال دارد، و از راہِ عنایت از پیشگاہِ فضل و کرم خلعت برائے او عطا شدہ پرتوِ وصول افگندہ سعادت اندوز خواہد گردانید التفاتِ ما را شاملِ حالِ خود داند،

تاریخ یازدہم شہر شوال سنہ چار دہ قلمی شدہ،

---

[1] یہ خطوط مسٹر ایچ اے روز نے رسالہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال میں شائع کرائے ہیں۔ منقول از جلد ۷ نمبر ۲ سلسلۂ جدید جولائی ۱۹۱۱ء

۳/۲۰۰

زبدة الاماثل و الاقران لایق رحمت و احسان مطیع الاسلام راجه بدھ پرکاش بعنایت و التفات امیدوار بوده بداند، عرضداشتے که درین ولا بانافهاے مشک و چنور بطریق پیشکش ارسال داشته بود رسیده بوساطت تتق نشینان سرادق عظمت و جاه بنظر کیمیا اثر گذشت، وجه پیشکش مذکور درجهٔ پذیرائی یافت و آنچه حقیقت سوندها وغیره تحویلداران خود و مال ضامن و حاضر ضامن شدن زمینداران پرگنه سادهورا و باز گریزانیدن زمینداران مسطور آنها را با متاع نقد و جنس و استدعا اینکه درین ماده بروح الله خان فوجدار میان دوآب و داور خان فوجدار سهرند و علی اکبر امین فوجدار پرگنه سادهوره نشان عالیشان شرف صدور یابد معروض داشته بود (معلوم) راے عالم آرا گردید معلوم باد که آن زبدة الاقران خطا کرد که باز آنها را باعتماد ضامنی زمینداران پرگنه مذکور نگاهداشت چون ما درین قسم معاملات پادشاهی دخل نیکنیم و بکسے چیزے نمی نویسیم الحال او درین باب عرضداشت بدرگاه سلاطین پناه ارسال دارد تا از حضور لامع النور بنام هرکدام حکم صادر شود آنها بر طبق حکم والا زمینداران و تحویلداران او را البته با متاع نزد او بفرستند، تا آنکه این حقیقت بعرض شرف اقدس اعلیٰ نرسد، روح الله وغیره هرگز بسته نخواهند فرستاد،

بتاریخ بست و یکم ربیع الثانی سنه ۱۸ جلوس

۴/۲۰۱

الله اکبر

زبدة الاماثل و الاقران بدھ پرکاش بعنایت امیدوار بوده بداند عرضداشتهاے متواتر که مع دو صندوق برف بجناب قدسیه ارسال داشته بود رسید، از نظر علیه گذشت، کیفیت مبرهن راے عالم آرا گردید شما نوشته اید که سید شفیع و بهوری از ذخیره سرکار برآورده ارسال داشته اند و نوشته آنها بما رسیده و برف هم بسیار چرکین و تلخ مطلقاً درو نبود ازین بخاطر ما رسیده که شاید از یخدانهاے ما نباشد و زمیندار

گہ سوال نوشتہ بود کہ من فرستادہ ام واللہ اعلم و دیگر آنکہ معروض داشتہ کہ بعرضِ مقدسِ معلی رسانیدہ،
چناں شود کہ حق بحقدار برسد مارا انچہ بایست کیفیت قبل ازیں بعرضِ حضرت رسانیدیم چنانچہ حضرت مکرر بجستیار
حکم فرمودند کہ حسب الحکم بنویسید کہ ہر کہ تعدی و زیادتی خواہد کرد بجزاے کردار خود خواہد رسید و او ایں طور
عرضداشت نمودہ و پیش احدئی پادشاہی ہم گفتہ کہ من بر کسے تعدی نکردہ ام ایں حد از قدیم از آبا و اجداد
من بودہ اینہا بتعدی گرفتہ بودند الحال کہ من قابو یافتم حدِ خود گرفتم او ایں طور می گوید و شما ایں طور میگوئید
تا کہ بادشاہ امین نخواہند فرستاد، تحقیق نخواہند نمود و نفس الامر معلوم بندگان حضرت نخواہد شد کہ فوج تعین
نمودن حکم خواہند فرمود، باز درایں اثنا کہ بسمتِ دکن و کابل لشکر میباید عجب است کہ طرفِ دیگر فوج روانہ
کنند صندوق سابق ہم رسیدہ بود ہر سہ صندوق سابق و حال رسیدند،

تحریراً فی التاریخ ہفتم شہر جمادی الاول سنہ ۲۱ قلمی شد۔

$\frac{۵}{۲۰۲}$

اللہ اکبر

زبدۃ الاماثل و الاقران لائق العنایت والاحسان راجہ بدھ پرکاش بعنایت و التفات امیدوار
بودہ بداند عرضہ داشتے کہ مع نافہاے مشک و ڈالی انار دریں ولا ارسال نمودہ بودید بوساطتِ باریابانِ
حجابِ سرادقِ عظمت و جلال رسیدہ از نظرِ فیض اثر ما گذشت چوں از مشک اول بسیار محظوظیم از نیجہت
تاکید نمودہ می شود کہ مشکِ تقلیدی نفرستید در گرفتنِ مشکِ مذکور احتیاط تمام نمودہ اصل آنرا ارسال می نمودہ
باشید، عنایتِ ما را شامل حالِ خود دانید،

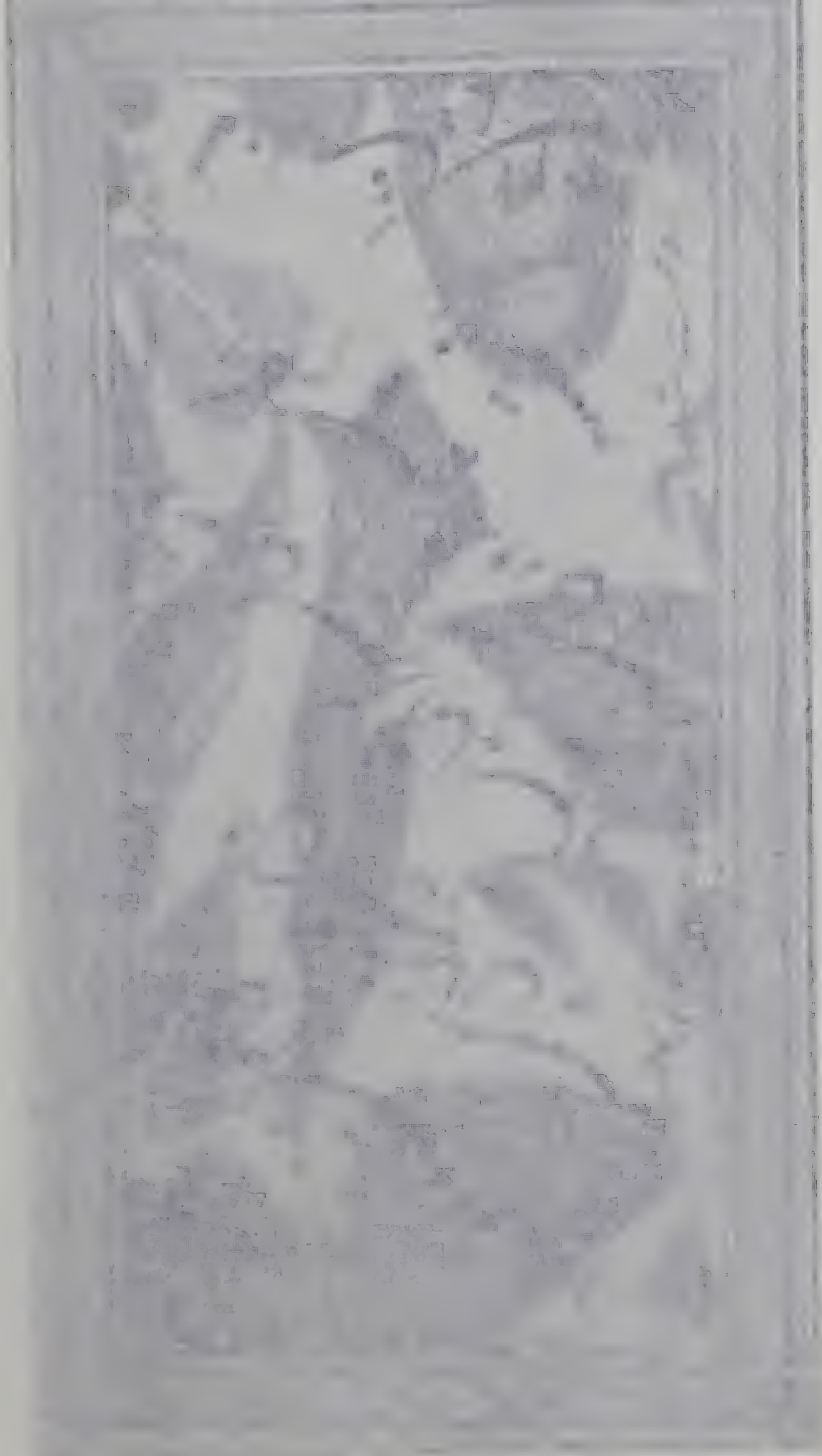
تحریراً فی التاریخ ۲۱ شہر رمضان سنہ ۲۱ جلوس و الا

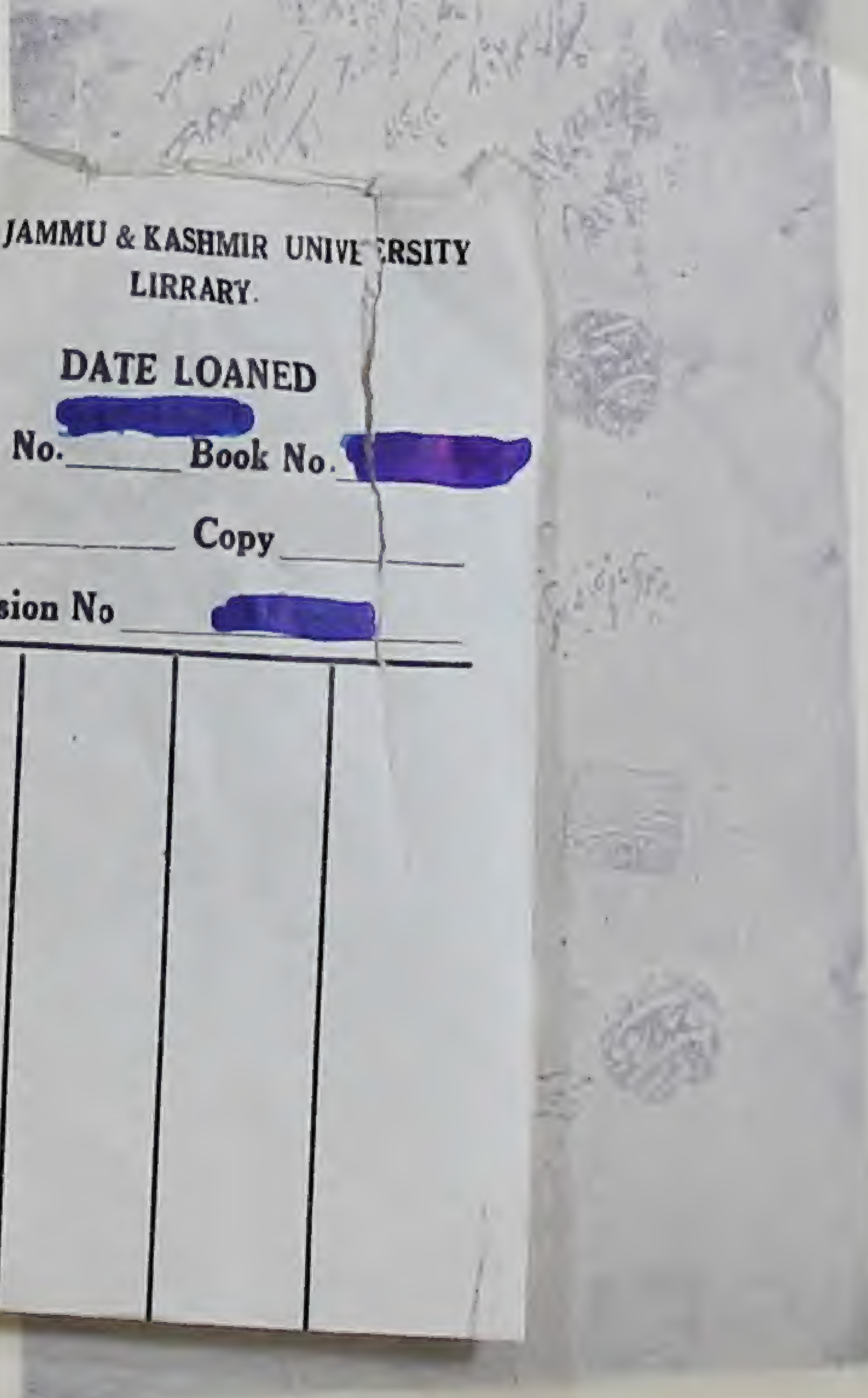
$\frac{۶}{۲۰۳}$

زبدۃ الاماثل والاقران لائق العنایت و الاحسان راجہ بدھ پرکاش بعنایت امیدوار

بوده بدانند، عرضداشتے کہ مع پیشکش باز و شہد مرسول نمودہ بودید رسیدہ از نظر فیض اثر ما گذشت بازچوز بود
عوض کردہ گرفتیم و شہد نیز پسند طبع افتاد و دیگر از مفسدی و متروئی زمیندار سری نگر کہ معروض نمودہ بودید ہمیشہ
میان شما و او عناد میگذرد، و از بدبختئ خود باز نمی آید خوب گردید کہ ایں مقدمہ را بجناب مقدس معلی عرضداشت
نمودید و حقیقت باریدن برف و کوتاہی نمودن عبدالرحمن داروغہ در گرد آوری برف و اجورۂ مزدوراں
کہ عرض نمودہ بودید معلوم رائے عالم آرا گردید بموی الیہ نشان عالیشان بتاکید تمام فرستادہ شد کہ گرد
آوری برف بواقعی بکند و اجورۂ مزدوراں موافق قرار داد میرسانیدہ باشد، و اگر مثل حال گذشتہ کوتاہی خواہد
کرد، نتیجہ نیک نخواہد یافت،

تحریراً فی التاریخ بست و پنجم ماہ محرم سنہ ۲۳





بوده بدانند و صداشتے کہ ... [illegible] ... نظر فیض اثر ما گذشت [illegible]

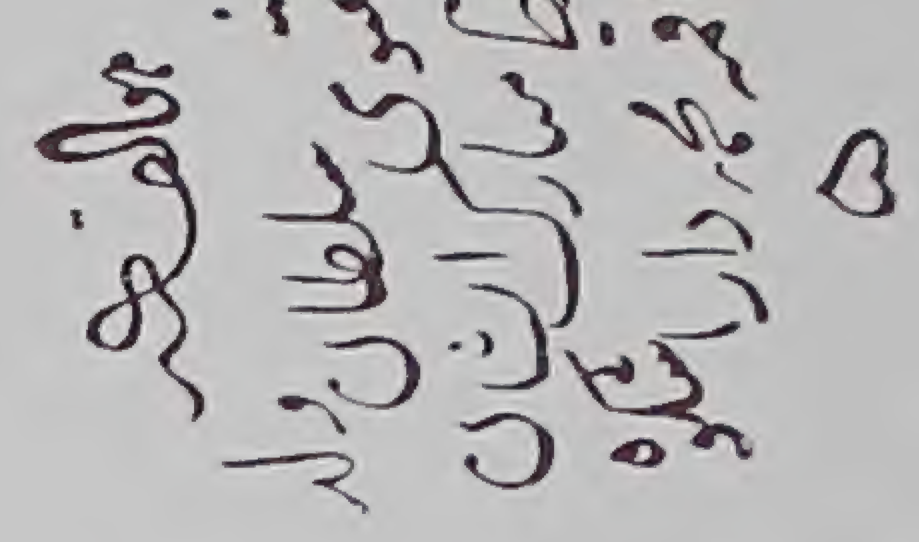
عوض کرده گر قیم ... [illegible] ... افتاد دیگر از مقدی ... [illegible] ... کہ معروض نموده بوده [illegible]

میان شما و او ... [illegible] ... و از بدبختی خود باز نمی آید خوب گردید کہ این مقدمہ را بجناب مقدس معلی [illegible]

... کہ آمی ا نمودن عبد الرحمن داروغہ درگره آوردی برف و اجوره [illegible]

[illegible] ... فرستاده شود [illegible]

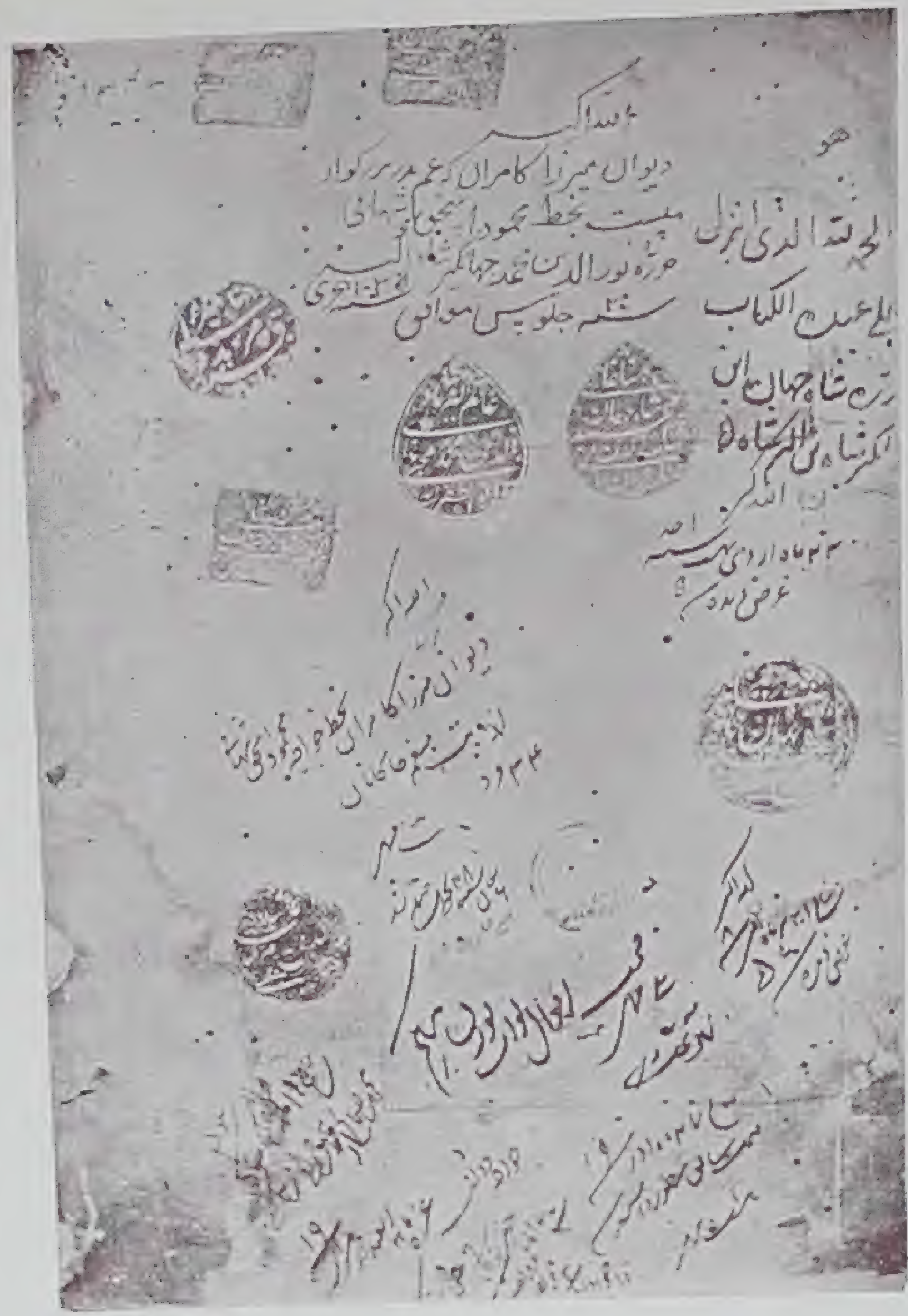
[illegible] ... نوشتہ کہ تا بی [illegible]



داراشکوہ کی دوسری تحریر



وصلی مرقومہ داراشکوہ



دیوانِ کامران کا پہلا صفحہ جس پر جہانگیر اور شاہجہان کے ہاتھ کی تحریریں ہیں

ضمیمۂ سوم

مکاتیب شاہ بلند اقبال شہزادہ دارا شکوہ

(الف)

بنام شاہ دلربا،

یا اللہ ۲۰۴/۱ یا اللہ

اخلاصِ گوناگون وعشقِ فراوان وسجداتِ شکر وتسلیماتِ بندگی بدرگاہِ آں ذاتِ مقدسِ معلّیٰ از جانبِ این بے جانب برسد امید کہ قبول افتد، ایں بندۂ شرمندۂ خود را کہ بعنایت نامہ وشعر سربلند سرافراز ساختہ بودند رسید وکمال بہجت وسربلندی بخشید، ایں ذرہ چہ لائق آں کہ آں شاہِ محققان وعین الرحمٰن ایں را لقب نمایند ودر بارۂ ایں فقیر بفرمایند،

چوں تو گفتی بندۂ من | از عرش بگذر دخندۂ من

اے در صفتِ ذاتِ تو حیراں کہ ومہ | در جملہ جہاں خدمتِ درگاہِ تو بہ

اے شاہِ فقیراں ایں فقیر را ہمیشہ اشتیاقِ ملازمتِ آں حضرت در خاطر می باشد، تا کدام وقت ایں وصل رو بدہد وایں تمنا از بدر شود،

ہر کجا ایم دل مقیدِ تست | خواہ در آگرہ ایم خواہ در لاہور

امید کہ ایں کمترینِ سگانِ درگاہِ خود را فراموش نکنند،

لے واضح رہے کہ یہ تمام خطوط جو شاہ دلربا اور شاہ محب اللہ الہ آبادی کے نام ہیں فیاض القوانین سے ماخوذ ہیں،

من کیستم اندر چہ شمارم چہ کسم[1] — تا ہمرہی سگانت باشد ہوسم
در قافلہ کہ اوست دانم نرسم — ایں بسکہ رسد ز دور بانگ جرسم

۲/۲۰۵

یا اللہ، یا اللہ، یا حاضر یا ناظر، از فانی مطلق و نیست معدوم ہستی موجود شاہ اولیا ر بندگی و سلام بسیار بسیار برسد امید کہ از ہوا داران خود ایں ذرۂ بے مقدار را دانند و از روشنی نور خود ایں ذرہ را یاد آورد و فور تازہ و خوشی بے اندازہ گاہ گاہ می بخشیدہ باشند، و لیکہ نیست دریاد حضرت تست و جان کہ نیست در طلب دیدار و وصلت است، العفو العفو ایں نیست را چہ قدرت کہ طلب وصل از اصل نماید ے

من کیستم اندر چہ شمارم چہ کسم

کرم و عشق ذات مبارک حضرت میاں است کہ ذرہ را ہوا می آرد و از عشق می درخشاند، ہر کجا شمعے است پروانہ ایست و ہر جا معشوقے است با او دیوانہ ایست، اشتیاق ملازمت و پابوس از حد و نہایت بتحقیق زیادہ از ہر چہ بنویسد و بزبان آرد بود و ہست، واگر میسر می بود سر را قدم ساختہ خود را بگان آن آستان در شاہاں می رساند، کیست کہ او دیدار خدا را نخواہد و کیست کہ آں وصل را نطلبد، اما معشوق تا کرا خواہد و میلش بکہ باشد، بسیار معشوق صفتی و بے نیازی از عاشق خود فرمودند، یا کریم یا رحیم بیک تجلی و نظارہ از حضرت شما چہ می رفت کہ ایں جانب مردہ زندہ می شد و دلے تازگی می یافت، دیگر ہر چہ رضائے حضرت تست، عاشق راضی است، یا رضا یا رضا، دریں ایام ایں دو بیت گفتہ شدہ بود،

نادیدہ رخ تو در جفا ہم، — لطفے بنما کہ بے نوائیم
بیگانہ چرا شدی تو از ما — ما و تو قدیم آشنائیم

۳/۲۰۶

بنام آنکہ بر ما مہربان است — بنام آنکہ او خود عین جان است

[1] اصل میں "چہ سگم" ہے۔

بنامِ آنکه دل را دلبری کرد　　بدلہا خود بخود پیغمبری کرد،

بنامِ آنکه او نامے ندارد،　　بہرنامے کہ خوانی سر برآرد

نظر کردن بدرویشی نیم ساعت　　ہی ارزد ہزاراں سالہ طاعت

نیاز و سلام و دعاے بسیار از حد بے شمار بخدمتِ عارفِ ربّانی، محبوبِ سبحانی، مظہرِ رحمانی
حضرت میاں صاحب برسد، آں ذاتِ مقدس معلی را ہمہ جا و ہمہ وقت حاضر و ناظر می داند، و می بیند،
عنایت نامۂ عالی چوں آیۂ رحمت رسید و مشتاق تر ساخت، تعریفِ مرید تمام اخلاص سید صلابت خاں
نوشتہ بودند، سعادتِ دارین او کہ مقبولِ اللہ تعالیٰ گشتہ و گناہِ برادر جودی از تہِ دل بخشیدہ شد، و بصلابت
خاں گفتہ شد کہ جاے جودی و زمینداری او بہ برادر مقرر باشد، گناہِ یک بیگناہ چہ باشد کہ بخشیدہ نشود
کہ بخشانیدہ گناہاں بلقینِ آں زبدۂ عارفاں را می داند، ملک و صوبہ ہمہ ایشان است، ایں نیست،
جز کو توالی مش نیست، ہر چہ خواہند بکنند و ہر چہ خواہند بفرمایند و ہر چہ بہر کہ خواہند بدہند، ہمہ از شماست،
امیدوار است کہ ہمہ وقت ارشاد و نصیحت بایں مرید نادان میشدہ باشد و باعث سعادتِ کونین می داند،

من نیم بالتہ جاناں من نیم　　عشق تو عاشق تو معشوق تو،

رسالہ نفسیہ رسید و در خلوت مطالعہ کرد، بسیار مفید است،

$\frac{۴}{۲۰۷}$

هو الکل لکاتبہ

بنامِ آنکه نامش عینِ ذاتست　　وجودِ او منزہ از جہاتست

ہمہ وجہ و ہمہ سمع و ہمہ عین　　ہمہ تنزیہ و پاکی و حیاتست

عنایت نامۂ نامی گرامی کہ بعد از عفوِ گناہِ ایں فقیر حقیر سراپا تقصیر مصحوبِ ابو نصر عنایت
شدہ بود، در بہترینِ اوقات رسید، نہایت خوشحالی و دلجوئی رو دادہ،

نامۂ عفو ماست ایں نامہ — خاطرِ ما چرا نہ خوش گردد

در تعریفِ نامہ چہ تواند نوشت کہ ذاتِ صاحبِ نامہ منزہ است از وصف و تعریف، اگرچہ تعریف کنندہ ہم غیر نیست، عیاذاً باللہ لفظِ غیر ہم غیرِ او نیست، عارف و معروف، شاہد و مشہود محب و محبوب، طالب و مطلوب جز یک ذات نیست، ہر کہ جز یک ذات است معدوم محض است ؎

موجود بجز یکے نباشد ہرگز — باللہ کہ دریں شکے نباشد ہرگز

وایں مقر است کہ معدوم ہرگز موجود نگردد و موجود ہرگز معدوم نگردد،

غیرتش غیر در جہاں نگذاشت — لاجرم عینِ جملہ اشیا شد

در چشمِ بینا حقاً ثم حقاً کہ در ہر جزو سے کل ظاہر و ہویدا است، و در ہر ذرہ آفتابِ جہانتاب پیدا، و در ہر قطرہ بحرِ حقیقت جلوہ گر، و در ہر حرفے وجودِ سیاہی اظہر است، نہایتش چوں یک اسمِ شریفِ او ہو الباطن است، از چشمِ بعضے پنہاں شد، چوں یک اسمِ مقدسِ او ہو الظاہر در چشمِ بعضے ظاہر گشت،

گاہ پردہ بروسے در گیرد — گاہ بے پردہ روسے بنماید

الحمد للہ الحمد للہ کہ از برکتِ صحبتِ ایں طائفۂ شریفۂ مکرمۂ معظمہ از دلِ ایں فقیر اسلامِ مجازی برخاست و کفرِ حقیقی روسے نمود و معنئ ایں رباعئ عارف نامی مولانا عبدالرحمٰن جامی ظاہر گشت ؎

در دیدہ عیاں تو بودۂ من غافل — در سینہ نہاں تو بودۂ من غافل
از جملہ جہاں نشانِ تو می جستم — خود جملہ جہان تو بودۂ من غافل

اکنوں قدرِ کفرِ حقیقی دانستم زنار پوش و بت پرست بلکہ خود پرست و دیر نشین گشتم؛

مسلماں گر بدانستے کہ بت چیست — بدانستے کہ دیں در بت پرستی است
اگر کافر ز اسلامِ مجازی گشت بیزار (؟) — کرا کفرِ حقیقی شد پدیدار
درونِ ہر بتے جانیست پنہاں — بزیرِ کفر ایمانیست پنہاں

بترسا زادہ وادم دل یک بار		مجرد گشتم از اقرار و انکار

۵/۲۰۸

ھواللہ احد۔ بنام آنکہ در وحدت و یگانگی بے نظیر و بے شبیہ و بے بدل است و ہیچ کثرتے وحدت
آں ذاتِ مقدسِ معلّی راکہ ہزاراں جانِ عاشقان و عارفاں فدائے او باد نتواند حجاب و پردہ گشت،
ظاہر و ہویدا است، با وجود ایں ہمہ کثرت آں وحدت چوں عدد واحد در اعداد پاکی و ثنا باد آں دیدہ را
کہ بینا شدہ بہ بینائی او و آں گوش کہ شنوا گشتہ بہ شنوائی او و آں دل کہ از معرفتِ او، فانی بہستئی باقی گشتے

دلِ صوفی صفائی باشد و بس		ہمہ راہ پیشوائی باشد و بس
دلِ صوفی نہ زآب و گل باشد		دلِ صوفی خدائی باشد و بس

عاجزانِ گم کردہ دل را چہ مجال کہ ازیں قسم گفتگو در میاں آرند (و) دریں باب حرف مذکور نمایند،
نہایتش چوں فکرِ ذاتِ مقدسِ آں صاحبانِ دل فرو میرود، با ثرِ آں توجہ دلِ بیدلاں را قوتے بہم
می رسد و بہ برکتِ ایشاں بے اختیار ازیں ہماں قسم حرف سر میزند، چہ لازمۂ دلِ حضرتِ انسان است
کہ در ہر فکرے و ذکرے کہ فرو میرود دلِ بے اختیار در خواب با وجودِ غفلتِ دل ہماں فکر و ذکر می باشد
و اگر ہذیاں بگوید ہم از ہماں قسم حرف از زبانش برمی آید لہٰذا چوں ہمیشہ در دل ایں ہیچ اندیشہ اہلِ دل میگذرد
دلِ ایں بیدل بہماں برکت بطریقِ ہذیان ایں چند کلمہ گفتگو نمودہ، العفو، العفو،

ایں قطرہ را چہ مجال کہ از دریا گوید اماں چوں قطرہ را امید دریا شدن ہست بے اختیار است
کہ خود را بہ دریا کشد و از دریا گفتگو نماید تا باشد کہ صفتِ بے نہایتی دریا را دریابد، چہ قطرہ در اصل دریا بود،
و الآں ہم دریا ہست، اما از نادانی و دوریٔ خود قطرہ ماندہ و از بے نہایتی بہ نہایت رسیدہ، اما ہماں
ساعت کہ دم از دریا زند بہ یک دریا شود کہ استعدادِ دریا شدن بر کمال وارد، بہر حال چوں پیشِ اہلِ نظر
قطرہ را دریا شدن در کمال آسانی است، امیدوار است کہ بہ برکتِ ایشاں اگر نقصانے در دریا شدنِ ایں قطرہ

مانده باشد بر طرف گردد و دریا بدریا شود،

چوں اشتیاق و شوق ملازمت آں فریدِ عصر بسیار و از حد بیرون است اگر قدم مبارک رنجه فرموده یک گام بشهرِ ما نهند از خود خلاص می یابیم دستی موہومی ما بدل بهستی اصلی ایشاں میگردد و دل بآرزوے خود می رسد و دیگر بهر روش رضا باشد ما راضی ایم که بے مطلباں را مطلب نمی باشد والسلام،

٦/۲۰۹

الله الله

بعد از سراپا نیازمندی و اشتیاق می رساند که عنایت نامهٔ گرامی مانند وحی آسمانی پرتوِ نزول انداخت،

آں را که وصلِ دوست بود از رو یقین　　　از نامه و پیام تسلی کجا شود،

بمشغولی ظاهر و باطن که مامور بود انشاء الله تعالیٰ تقصیر نخواهد کرد، چوں هم نکند بهتر و خوشتر ازیں چه کار خواهد بود، اخلاص ایں هیچ نسبت بخاکِ آں زمین که محل و مکانِ آں بے مکان است از حد و نهایت گذشته و چرا هم نگذرد، ؎

دلیکه عاشقِ صابر بود مگر سنگ است　　　ز عشق تا بصبوری هزار فرسنگ است

میانجیو سلامت! لطیفهٔ نفیسه که از زبانِ وحی ترجمانِ شما در باب از ترقی ماندنِ صوفیٔ کامل شنیده بود، از زبانِ خود کرده بحضرت پیرِ دستگیرِ خود نوشته بود، بسیار خوش کرده اند و در جواب بدستخطِ مبارک بایں مرید نوشته فرستاده بودند، در همیں دو سه روز رسیده بود، بجنسه فرستاده که مطالعه فرموده، ایں شجرهٔ فقیر را باز در عنایت نامهٔ خود پیچیده بفرستند و در بابِ فانی شدنِ وجود بعد از بقا هم آنچه میانجیو بایں نیست فهمانیده اند، خوب حالی دخاطرنشینِ ایں فقیر شده بتحقیق چنانکه فرموده اند،

(ب)

بنام شیخ محب اللہ الٰہ آبادیؒ

۲۱۰/۱

قبلہ اللّٰہم اللہ ھم، جامع علوم ظاہری و باطنی، حاویٔ مراتبِ صوری و معنوی میاں شیخ محب اللہ را از محبِ فقرا ر دعا و سلام برسد، از گرفتن صوبہ الہ آباد بسیار خوشحال از وجود شریف ایشان است اگر کارے و جہے کہ دراں رفاہیتِ مومناں باشد بباقی بیگ امر می نمودہ باشند، و اخلاص ایں جانب را بفقرا در درجۂ اعلیٰ شناسند و امید کہ ایں چند سخن را جوابِ واضح بنویسند کہ حقیقت آنہا مفہوم شود،

۱- چیست اندریں راہ ہدایت کار و نہایت کار، (۲) چیست کہ معنی قول سید الطائفہ در جواب "ما النہایۃ" کہ فرمودہ "الرجوع الی البدایۃ" (۳) و کدام علم است کہ آنرا "حجابِ اکبر" گفتہ اند (۴) و انبیائے سابق را معرفت و توحید بود یا نبود، (۵) و ترقی را نہایت بود، یا نبود، (۶) "ظلوماً جہولاً" در مذمتِ انسان یا در مدح، (۷) و ہرگاہ معدوم شدنِ موجود محال باشد اشیا را چوں معدوم تواں گفت (۸) و تصور را اعتبار بود یا نبود، (۹) و شغلے باشد کہ بے اختیار شاغل صادر شود (۱۰) و نماز بے خطرہ کے میسر شود، (۱۱) انسان را استعداد شناختِ حق برابر بود یا نبود، (۱۲) از تربیت ازارو لاح معرفت حاصل گردد یا نہ (۱۳) و بے نہایت در دل چگونہ گنجد (۱۴) و طالب فانی گردد یا مطلوب، (۱۵) طالب را بعد از موت وصلِ مطلوب ممکن باشد یا نہ (۱۶) و تفرقہ در درد عشق چیست ؟

(ب)

جوابِ سوالاتِ مذکور از جانب شیخ مذکورؒ

سوال اوّل چیست اندریں راہ ہدایتِ کار و نہایتِ کار،

جواب - بدایتِ کار رستن از اعتبارِ غیریت است و نہایتِ کار پیوستن باعتبارِ عینیت،

سوالِ دوم چیست، معنیٔ آنکہ سید الطائفہ در جوابِ "ما النهایة" فرمود "الرجوع الی البدایة"

جواب - در آغاز بر داشتنِ نظر از عین بتوہمِ غیر و در انجام پیوستن بخود بدریافتِ عین، وجہ دیگر سلوک بدایتِ ناسوت است کہ مقامِ عرش الرحمٰن است و غایتِ سلوک از عروج بنزول است کہ بمرتبۂ اکملہ (آئینۂ) عرفان است، ہمیں ناسوت است چہ عالم در رنگِ حرکتِ دوریست، ہماں نقطہ کہ نہایتِ دائرہ است بدایتِ اوست،

سوالِ سیوم کدام است کہ گفتہ اند، حجابِ اکبر"

جواب :-

علم گر بر دل زند یارے بود   علم گر بر تن زند بارے بود

ہر علم کہ منفیٔ توہمِ دوئی است حجابِ اوست، بنظرِ دیگر ہر علم کہ تعلق بر نور تعینات بے ملاحظہ صاحبش یقین کہ حجابِ اکبر است و بیافتِ ایں نکتہ ہر علم کہ باشد حجاب است، بجہت آنکہ صفات حجابِ ذات است ازیں سبب کہ عارفاں در مقامِ ارشادِ بطالباں در عبادت علم را مقید بقیدے نگرفتہ اند،

سوالِ چہارم - انبیاے سابق را معرفتِ توحید بود یا نبود،

جواب - پوشیدہ نماند کہ کمالِ معرفت کہ مذاقِ صوفیان است از لوازمِ مرتبۂ نبوت باشد، معلوم نیست، و جمیعِ انبیا را بایں مرتبہ از روے فضل بہرہ ور باشند، ہمہ لازم نہ، اما جمیع انبیاے سابق ازیں مرتبہ بہرہ تمام نداشتہ باشند، وایں ہم نہ، بلکہ بیقین دانستہ شدہ کہ نصیبِ عینِ ایشاں تجلّیِ ذات بے حجب صفات بود، غایة الامر اتباعِ ایشاں بمرتبۂ توحید رسیدہ اند، دیگر احوالِ انبیا، در قرآن مجید بر وجہ احسن مذکور است، از انجا بادنی، تامل بطریقِ اعلیٰ احوال بتفاوت ظاہر میشود، لیکن چوں شانِ انبیا، مسدعی آن است کہ اسرار باشارہ میفرمایند کہ احکامِ فکرِ عامہ دریابد، تصریح لائح نمی سازند، نظر بحالِ ذکی و غبی،

وگر بمذاقِ بعضے گدایاں متوجہ شوند، نیک روشن میشود کہ ہیچ دورہ نبود کہ خالی از عارفِ کامل باشد

سوالِ پنجم - ترقی را نہایت بود،

جواب - ؎

اے برادر بے نہایت درگہے است ۔۔۔ بر ہر آنچہ میرسی بروے مایست

در مرتبۂ ذاتِ بحت آنچنانکہ میدانی،

سوالِ ششم :- ظلوماً جہولاً در مذمتِ انسان است یا در مدح،

جواب :- در مقامِ ترحمِ انسان است،

سوالِ ہفتم، ہرگاہ معدوم شدنِ موجود محال باشد اشیار اچوں معدوم تواں گفت،

جواب - بموجبِ کُلُّ شَیءٍ ھَالِکٌ اِلّا وجہہ اشیا معدوم است۔ باستعدادِ خویش موجود است، بوجہ کنایت از حقیقتِ مطلقہ است[1]،

سوالِ نہم :- شغلے بود کہ بے اختیار شاغل صادر شود،

جواب :- جانِ من: ہمہ ذی انفاس بشغلِ خویش مشغول اند، بے اختیار، امامنصبِ عارف بہمیں واسطہ والاتر است کہ آگہی ازیں شغل بے کد وجہ تو دانستہ شاغل و ذاکر است،

سوالِ دہم - نمازِ بے خطرہ کے میسر شود

جواب - نمازِ بے خطرہ وقتے دست دہد، کہ رجا و امیدِ قلبی و قابے کہ صفتِ مرأت است از قوتِ جاذبِ عشق بذاتِ ساذج برکندہ شود، و نہالِ ناامیدی برارض اللہ کہ دل باشد استقرار یابد، و چشمِ ظاہر و باطن بتماشائے امواجِ وحدت آں قدر محو شود، کہ علمِ ایں معنی ہم نماند و پس از اقامت بلسانِ حال گویا گردد ؎

---

[1] اس کے بعد سوال ہشتم چاہیئے تھا، لیکن نہ سوال ہے اور نہ جواب،

دریا بوجودِ خویش موجے دارد خس پندارد کہ ایں کشاکش با اوست

دیگر نمازِ بے خطرہ میسر گردد کہ از خطرۂ امواجِ تعیناتِ لجۂ وحدت نجات یابد، عزیزانے کہ نماز بے خطرہ مراد می دانند حاشا کہ نمازِ بے خطرہ باشد، آرے ایں قدر ہست کہ حلاوت بہ تبدیلاتِ خطرہ ہم میرسد، زیراکہ انّکَ لعلیٰ خلقٍ عظیم، انچہ اشارہ می فرمایند وبچہ دلالت مینمایند، اگر بنظرِ تحقیق ملاحظہ نمائی دریابی کہ نمازِ بے خطرہ است، از وجہ آنکہ صلوٰۃِ کاملہ معراجِ مومن فرمودہ اند، ہرچہ واسطۂ عروج است، خطرۂ ملکی است، ویک وجہ نمازِ بے خطرہ بعارف حاصل است بمعرفت آنکہ جمیع خطرات را از مبدأ فیاض دانستہ وبس،

سوال یازدہم:۔ در انسان استعدادِ شناخت محض برابر بود یا نہ؟

جواب:۔ اگر جمیع اراضی باستعدادِ بارانِ رحمت مستعدِ روئیدن نبات باشد پس در انسان ہم استعدادِ شناختِ محض برابر بود، ہرگاہ در اصولِ مفردہ تفاوت بودہ، در فروعِ مرکب بطریق اولیٰ، چنانچہ زبانِ حال مولوی بدیں معنی ناطق است ؎

ماہی از سر گندہ باشد نے ز دم

فافہم فتامل،

سوال دوازدہم:۔ از تربیتِ روح معرفتِ تمام حاصل گردد یا نہ؟

جواب:۔ از موحدِ محقق ایں استفسار پس عجب است، ہرگاہ انسان جامع باشد وچون تربیتے حقیقی از ارواحِ خودی بدارے تا بگرداب وہم گرفتار است نمودات را غیر می یابد وفیضان را بداں منسوب می سازد،

سوال سیزدہم:۔ بے نہایت در دل چگونہ گنجد،

جواب:۔ دل را مرتبہ بے نہایت است، فافہم واگر ایں معنی مستبعد می نماید پس از گنجیدن

بے نہایت بگذرد، خلاص،

سوال چہاردہم - طالب فانی گردد با مطلوب؟

جواب - جانِ من! ایں دو اسم از زحمتِ طلب بہم رسیدہ پس از حصولِ عرفان بنفسِ ایں زحمت که بر خواست زحمتِ اتحاد پیش آمد ع

اتحادِ یار با یاراں خوش است

سوال پانزدہم، طالب را بعد از موت وصلِ مطلوب ممکن باشد یا نہ؟

جواب - الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب، کامل ہرچہ فرمود رسیدہ فرمود، بلکہ کمالِ انساں بے موت ممکن نیست،

سوال شانزدہم، تفرقہ در درد و عشق چیست،

جواب، درد نردبانِ عشق است ؎

ہرچہ در کائنات جزو و کل اند

در رہِ عشق طاقہائے بل اند

تم کلامہ،

۲
۲۱۱

جامعِ علومِ ظاہری و باطنی، حاوی مراتبِ صوری و معنوی، الفانی فی اللہ شیخ محب اللہ را از محب فقراء دعا و سلام برسد مکتوبِ ایشاں کہ مشتمل جواب سوالہا و اظہارِ شکر و رضامندی از زمانہ خود بود سینہ از مطالعۂ آں مسرت و خوش وقتی روے داد، ہم مشربیِ ایشاں معلومِ خاطر گردید کجا است کسے کہ معتقد ایں مشرب بود یا از اہلِ ایں مشرب بود، چہ جائے آنکہ ایں مشرب را صاف دریافتہ باشد، بعضے از جوابِ ایشاں کہ مطابقِ خواہشِ ایں جانب بود، و بعضے را از ذوق و وجدانِ خود کہ موافقِ کتاب اللہ

سنّتِ رسول اللہ بود دریافت و آنکہ درجواب ہا ہمہ جا حوالہ بقولِ قدما کردہ بودند تحقیق دانند کہ نزد این فقیر وجدے کہ موافق نیفتد بقولِ خدا و رسول بسے بہتر ازاں ست (است) ازانچہ در کتابہا نوشتہ باشند، چہ مدتے کتبِ حالِ مشائخ مطالعہ میکرد، چوں اختلاف بسیار ظاہر شد مطالعۂ کتب را بالکل متروک ساخت و بمطالعۂ دل کہ بحریست لامحدود وازاں ہمیشہ گوہرہائے تازہ بروں می آید، پرداخت، ؎

مرا ہیچ کتابے دگر حوالہ مکن .. کہ من حقیقتِ خود را کتاب می دانم

انچہ ازاں بحر بیروں آوردہ بود میخواست کہ در سلکِ تحریر آوردہ نزدِ ایشاں بفرستد تا انصاف بدہند اما چوں لباسِ ظاہر وادبِ باطن تقاضائے آں نمیکرد موقوف برخواہش و اشارۂ ایشاں داشتہ اگر ازانجانب اشارہ رود تفصیل ظاہر نمودہ خواہد شد،

(ج)

بنامِ شہزادۂ اورنگ زیب

$\frac{1}{212}$

رقعۂ سلطان دارا شکوہ کہ در حالتِ قید بہ بادشاہ عالمگیر نوشتہ۔[1]

بھائی صاحبِ من، بادشاہِ من!

خیالِ بادشاہی اصلا در دل نماندہ لشما و فرزندانِ شما مبارک، و فکرِ کشتنِ من بخاطرِ مبارک ناحق است، اگر یک حویلی قابلِ سکونت و کنیزکے از کنیزانِ مخصوصِ ما برائے خدمت عنایت شود، بگوشۂ عافیت در دعائے آں صاحب اشتغال نمائیم۔[2]

[1] منقول از نسخہ قلمی متحف برطانیہ اور نیل ایڈ سپل ۱۸۲۴ء او نسخہ رقعات عالمگیری مملوکہ کتب خانہ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ $\frac{۳۷}{۳۲۵}$ ۔ اورنگ زیب نے اسی رقعہ کی پشت پر قرآن کی ایک آیت لکھ کر واپس کر دیا تھا،

(د)

بنام شہزادہ مراد بخش بہادر

[1] ۲۱۳

"تا حال ہیچ پسرے قصدِ پدر نکردہ و شما کہ قدم از جادۂ عقیدت و عبودیت بیروں گذاشتہ و مسالک تخلف و انحراف شدہ در عالم و عالمیاں شورشِ فتنہ انداختہ اید، وقوعِ ایں معنی از پاسِ ادب و بندگی بعید نمودہ پس ثمرۂ آں غیر از ندامت و پشیمانی دیگر عائد نخواہد شد"

(ہ)

بنام شہزادہ سلیمان شکوہ پسرِ خود

[2] ۲۱۴

"در ملک گجرات محمد مراد بخش کمرِ مخالفت بربستہ و لشکرِ عظیم فراہم آوردہ و بخیالِ باطل سر برارائے خلافت گردیدہ، عزم دارد کہ خود را بمسارعت ہرچہ تمام تر دریں جا رسانیدہ سر بشورش و فتنہ پردازد، بنا براں آں قرۃ العینِ سلطنت باسرعِ اوقات کارِ محمد شجاع بہر گونہ باتمام رسانیدہ، خود را بز ودی دریں جا رساند کہ ہنگامِ آمدن آں مخالف را تنبیہ و تادیب رسانیدہ آید"

---

۱ منقول از فتوحات عالمگیری مصنفہ ایشری داس گجراتی، ۲ ایضاً،

ضمیمہ چہارم

مکاتیب شہزادہ محمد شجاع

(الف)

بنام شاہجہاں بادشاہ

۱/۲۱۵

سعادت[1] صوری و معنوی بسجدات آستانِ خلافت آشیاں کہ قبلۂ دو جہانی و کعبۂ آمال و امانی سلاطین ہفت اقلیم است دانستہ بموقف عرض ایستادہاے حواشی سریر سلطنت مصیر می رساند کہ فرمانِ جہاں مطاع عالم مطیع کہ بدستخط خاص ہمایوں محلی بود و از ہر سطر آں دریاے مرحمت و عطوفت جوش میزد، در بہترین وقتے شرف ورود بخشید، و تسلیمات غلامی بتقدیم رسانیدہ بوصولِ آں حرزِ کرامت و افضال تارکِ عز و مباہات را فرقد ساے گردانید،

مرقوم خامۂ قضا رقم بود کہ تا ایں خدمت بفرزندے می خواہیم بفرمائیم کہ بودن خود را در بلخ و بدخشاں بلکہ در ماوراءالنہر کہ سمرقند باشد تواند قرار داد"

قبلۂ جہانیاں سلامت اسعادت مند فرزندے کہ در راہِ رضاجوئی و بندگی مرید پرور خود سر موے تجاوز نہ نماید بلکہ امتثال امر جلیل القدر و برآمد کار قبلہ گاہ خود را سرمایۂ سعادت و فتوحات دانستہ از تہِ دل مراسم جد و کوشش بتقدیم رساند، چہ قسم بے توفیقی باشد کہ در کار و خدمت آنحضرت مصلحت و پرکاری سپرد و اغراض شوم فاسدۂ خود را بنظر داشتہ باشد، ایں مرید رضاجوئی مزاج اقدس را ثمرۂ حیات و حاصل زندگانی شمردہ، پیوستہ خواہش

[1] یہ تمام خطوط فیاض القوانین سے منقول ہیں۔ ان میں سے بعض خطوط مسٹر ولیم ارون کے ایک نامکمل نسخہ نمبر ۱، ۲ میں بھی ہیں؛

ظاہر و باطن را مصروفِ آں دارد کہ ہر چہ ازیں مرید واقع شود، مطابقِ احکام واجب الانقیاد والاکرام باشد؛ خاصہ دریں عزیمت میمنت قریں لوازمِ بندگی و جاں سپاری بطریقِ اتم بدرجۂ ظہور رسد بعنایت بیتاخداوندی و اقبالِ گیتی کشائے شاہنشاہی ملکِ ماوراءالنہر و بدخشاں کہ ملکِ موروثیِٔ ایں خاندانِ والامکان است داخلِ ممالکِ محروسہ شود، غایتہٗ سامانے کہ لازمِ ایں قسم یورشہائے معظم باشد بر خاطرِ ملکوت ناظر پوشیدہ نیست وچہ احتیاج کہ درچنیں امور حرفے بعرضِ حجابِ عتبۂ علیہ رساند ؎

که شاه خود روشِ بنده پروری داند؛

۲/۲۱۶

تسلیماتِ مبارکبادِ نوروزِ جہاں افروز بتقدیم رسانیدہ و فزونیِٔ عشرت و خورمیِٔ (خرمی؟) ذاتِ اقدس اعلیٰ کہ سلامت و خورسندیِٔ مریدانِ عقیدت سرشت بلکہ حیات و فلاحِ عالمے باآں منوط و مربوط است از واہب العطایا مسئلت نمودہ، بموقفِ عرضِ ایستادہائے حواشیِٔ سریرِ عرش نظیر میرساند، فرمانِ قضاجریانِ مرحمت تبیان[1] کہ در بابِ خدمتِ او دیسہ بدستخطِ خاصِ ہمایوں کہ جانہائے آزادگاں بہر حرفِ آں خطِ بندگی دادہ، رقم یافتہ بود، در خوب ترین وقتے عزورود ارزانی داشت، بقدمِ سرشتافتہ مراسمِ استقبال بجاآوردہ، بوصولِ ایں مرحمتِ کبریٰ جبہ سائیِٔ آستانِ سپاس گری گشت، و تارکِ سربلندی بآسماں سود، اضافۂ ہزار سوار کہ از روئے بندہ نوازی مرحمت شدہ بود، موجبِ افزونیِٔ فخر و مباہات گردید،

قبلۂ دوجہانی سلامت! احتمالِ قریب آن است کہ خبرِ تغیرِ صوبہ بشاہ نواز خاں رسیدہ باشد، ہرگاہ بعد از رسیدنِ خبرِ تغیر مدتے درآنجا باشد یقین کہ باعثِ دست اندازیِٔ او در ملک و خرابیِٔ رعایا میگردد، چوں پیوستہ ایں مرید می خواہد کہ ملکِ بادشاہی از صدماتِ جور و بیداد و آسیبِ خرابی و برہمزدگی محروس ماند، مناسب آں میداند کہ خدمتِ صوبۂ مذکور از ابتدائے فصلِ ربیع توشئے[2] نیل (کذا) بایں مرید متعلق باشد؛

---

[1] اردن تبیان تبیان ن، [2] م۔ ربیع و ئیل،

امیدوار است کہ فرمانِ جہاں مطاع عالم مطیع بدیں مضمون کہ صوبۂ مذبور از ابتدائے فصلِ مذکور بگماشتگان
ایں غلام حوالہ نماید باسم شاہ نواز خاں عزِ صدور یابد تا بزودی محالِ مذکورہ متعلق بحراستِ ایں مرید گردد و
دست اندازیٔ متغلبانِ بے انصاف از رقبۂ عزت ۂ زیردست کوتاہ شود،

چوں حکمِ قضا نفاذ صادر شدہ کہ محمد زمان طہرانی را از دہاکہ طلب نمودہ بخدمتِ آن صوبہ تعیین نماید بنابراں
بمجرد رسیدنِ حکم محمد زماں مذکور را از آنجا طلب نمودہ حراستِ جہانگیر نگر را بدستور میر ابو القاسم مقرر ساخت
و بتازگی پانصد سوار دیگر تعیین جہانگیر نگر نمود کہ از کومکیانِ میر ابو القاسم بودہ مراسمِ خدمتِ آں حدود بتقدیم رسانیدہ
باشند، و در بابِ سرانجامِ نوارہ[1] بمیر مشار الیہ نوشتہ شد، سایۂ بادشاہ[2] عالم ابدی اتصال باد،

۳
۲۱۷

پیشانیٔ سعادت را بسجودِ آستانِ زمین آسماں کہ قبلۂ آمالِ جہان و جہانیان است نورانی ساختہ
و ایں معنی را توفیقاتِ واصلِ سعادات دانستہ بذرۂ عرض جبہ سایانِ سدۂ خلافت و فرمان پذیرانِ بارگاہِ
سلطنت میرساند کہ فرمانِ جہان مطاع عالم مطیع کہ ہر سطرِ آں جوئے از بہشتِ رحمت و فیض بود،
سایۂ ورود برایں جاں نثار عقیدت کیش انداخت، و تارکِ سربلندی بدریافتِ ایں منشور کرامت و
افضال بآسماں رسانید،

مرقومِ کلکِ قضا امضا بود کہ آں فرزند ارادت مند قدرِ مواہب و نعمائے ما را بیش از اندازۂ شکر
و سپاس دانستہ بعجز اعتراف نمود، ہرگاہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام در ادائے شکر و سپاس[3] بجانبِ کبریائے
سبحانی جلت عظمتہ بعجز معترف گشت باعثِ قبولِ شکرِ او گردید، ایں مرید را چہ یارا کہ در مقابلۂ مواہب و نعمائے
قبلۂ دو جہانی بعرضِ شکر و سپاس قیام نماید، ایں معنی معلوم رائے جہاں آرا گردید، از آنجا کہ بادشاہ علی الاطلاق
خلافت و نیابتِ خود را بما ارزانی داشتہ باشد و عنایاتِ بے غایاتِ ما را متشبہ باخلاقِ خود ساختہ و مظہرِ صفات

[1] م: نوارہ [2] م: شاہ عالم [3] ن: "وسپاس" محذوف،

جمال و نعوتِ جلالِ خود آفریده، ما نیز از آں فرزند ایں معنی را پسندیدیم، و دعاے برخورداری در حقِ او کردیم، و دانستیم کہ آں فرزند قدرِ عنایاتِ ما دانستہ بمقتضاے لئن شکرتم لازیدنکم، آں ہزار سوار اضافہ را کہ برآوردی بود دو اسپہ مرحمت فرمودیم، و تنخواہِ ایں اضافہ را نیز از خریف یونت ئیل از اودیسہ متصرف گردد، اگر در صوبۂ بنگالہ جاے باشد کہ بہ از اودیسہ باشد و خالصہ نباشد تنخواہِ ایں اضافہ را کہ یک کرور و شصت لک دام میشود، بگیرد،

قبلۂ دینی و دنیوی سلامت! ناصیۂ بندگی بزمیں بوسِ ایں مرحمت نورانی و تارکِ افتخار بہ تسلیماتِ ایں عنایت سربلند ساختہ گویاے شکرے کہ از احاطۂ دل و زباں بیروں است گردید و در معذرتِ شکرِ نعماے خداوندِ حقیقی و خلاقِ مجازی مضمونِ ایں بیتِ حکیم ثنای (سنای ؟) را مناسب دید،

گر کسے شکرِ او فزوں گوید　　شکرِ توفیقِ شکر چوں گوید

بجامۂ مرید پروری نگارش یافتہ بود کہ "نشانے کہ دریں ولا بدستور اعظم اسلام خاں نوشتہ بود مشارٌالیہ آں را از نظرِ اشرف گذرانید، در آں درج بود کہ تن و تنخواہِ صوبۂ اودیسہ مقرر شدہ کہ محمد زماں از پیشِ خود باتفاق محمود بیگ دیوانِ صوبہ سرانجام می نمودہ باشد، چوں قبلہ و کعبۂ حقیقی صوبۂ مذکور را بایں جاں نثار مرحمت فرمودہ اند، یقین کہ باز پرسِ نیک و بدِ آں نیز ازیں کمتریں خواہند فرمود، امیدوار است چنانچہ بعضے از حکامِ سابق تن و تنخواہ را خود سربراہ می نمودند، الحال نیز مطابقِ آں بعمل آید و محمود بیگ دیوان نیز چنانچہ ملتفت خاں در حضور است در حضور بودہ، مہماتِ مالی و ملکی معروض داشتہ فیصل می دادہ باشد، حکم میفرمائیم کہ صوبہ را باں مرید عنایت فرمائیم چہ امکان دارد کہ تن و تنخواہ بدیگرے متعلق باشد، خصوص صوبہ را کہ تن و تنخواہ آں بصاحب صوبہ تعلق داشتہ باشد تن و تنخواہ و کل اختیارِ ایں صوبہ ہم مثلِ اختیارِ صوبۂ عمدۂ بنگالہ در قبضۂ اقتدارِ آں مریدِ ارادت پیوند گذاشتیم، می باید کہ خود از ہر چیز خبر گرفتہ پرداختِ آں صوبہ بنوعے نماید کہ رو بآبادانی آرد"

تسلیماتِ بندگی ایں ذرہ نوازی بجا آوردہ، مورد عز و مباہاتِ بیکراں گردید، و نگارشِ ایں ارقام

فیض آغاز سعادت انجام را محض ارشاد و عین ہدایت انگاشتہ امیدوار است کہ بموجبے کہ مامور گشتہ بے تفاوت بعمل آورد، و دریں ولا مقرر نمودہ کہ یکبار محمود بیگ دیوان را بحضور طلب نمودہ از تقصیر و قطبیر ایں ملک مطلع گردد، بہ یمنِ انفاسِ وحی اساس چناں کند کہ در اندک زمانے آں ملک کہ از حرصِ غرض دوستانِ انصاف دشمن دست زدِ خرابی و برہم زدگی شدہ بمعموری و آبادانی روآرد، و تدارکِ مافات بخوب تریں وجہے شود،

دربابِ استقلال بخشیدنِ محمد زماں کہ حسب الحکم بہ نیابتِ ایں غلام نامزدِ خدمتِ آں صوبہ شدہ مرقوم خامۂ گہربار شدہ بود بینش افروزِ بصیرت گشت،

قبلۂ دوجہانی سلامت! شخصے کہ نامزدِ خدمت شد اگر استقلال او دراں کار[1] از قرار داد واقع نباشد کارہائے ملکی و مالی نامنتظم و مہمل می ماند، و معاملات از نظم و نسق بیروں میرود، محمد زماں کہ بندۂ کارکردہ است و صاحب[2] و قبلۂ دوجہانی[3] التماسِ ایں مریدرا دربارۂ او بشرفِ قبول رسانیدہ بایں خدمت عمدہ مقرر فرمودہ اند، چوں استقلالِ او دراں خدمت نباشد و حرفِ کسے کہ مبنی بر غرض باشد درباب او گوش کند، ہرگاہ ایں عقیدت کیش را دل و جاں مصروف آں باشد کہ ملکِ بادشاہی از صدماتِ ستم و تعدی کہ مستلزمِ خرابی و ویرانی است محروس ماند و آثارِ رفاہیت و معموری روز بروز صفتِ تزاید گیرد در دلجوئی و تربیتِ کسے کہ بر جادۂ نیک اندیشی و خیر خواہی صاحب و رعیت ثابت قدم باشد، چگونہ اغماض و تغافل خواہد نمود،

دیگر حکم شدہ بود کہ بالفعل کہ آں مرید در اکبر نگر اقامت دارد، باید کہ آں ضلع را تفصیل[4] سیر کند، از اکبر نگر بہ بردوان و از آنجا بہ میدنی پور کہ سرحد اودیسہ است بردود و از آنجا از متصدیانِ اودیسہ ہر کرا

---

[1] نواب "دراں کار از قرار" محذوف [2] نواب "و" محذوف [3] نواب ایں مرید را و بشرف قبول" [4] نواب تفصل،

بخواهد بحضور طلب نموده، پرداختِ آن محال را خاطر خواه نموده بجهان آباد واز آنجا بساتگام و هگلی و مخصوص آباد سیرو شکار کنان با کبر نگر بیاید، درین ضمن هم سیر و شکار که خاطر آن فرزند از ضبط ملک بآن بیشتر راغب است بفعل می آید، وهم بر حقیقتِ ملک که اطلاع برآن از لوازم است وقوف حاصل میگردد وهم منافعِ کلی مترتب می شود».

قبلهٔ جهانیان سلامت! مدتیست که این داعیه را بخاطرِ فدویت گزین جزم نموده که به بردوان رفته از حقیقتِ حالِ صوبه اودیسه و مضافاتِ آن قرار واقع مطلع شده، تنظیمِ مهماتِ آنجا بنوعے که پسندِ خاطرِ مقدس معلی باشد نماید، خدا شاهد است که در اشارهٔ این امرِ غیب دانی وکراماتِ ذاتِ قدسی ملکات بصورتِ ظهور گرفت، چنانچه در عرائض که قبل ازین روانهٔ حضور تمام فیض سراسر سرور کرده، بعرضِ این معنی مبادرت نموده، معروض کارگزارانِ بارگاهِ سلیمانی شده باشد، امیدوار است که درین زودی [1] به امر والا کاربند شده، روانهٔ آن حدود گردد دیگر رقم یافته بود که همین که محمد زمان پیشِ آن مرید برسد بزودی رخصت اودیسه نماید، بعد از انکه محمد زمان به صوبهٔ مذکور برسد در بابِ میر حسن که قبل ازین رفته چه خواهد کرد، اگر اورا در آنجا بگذارد باید که در اموری که تعلق بصوبه داران است [2]، دخل نه کند، واز صلاح وصوابدیدِ محمد زمان بیرون نرود، وبطریقِ کمکیان در آنجا بوده، هنگامِ سواری وکار ممد و معاون باشد که محمد نیز از آن فرزند است (کذا) درین صورت که بالتماسِ آن مرید بصوبه داری اودیسه مقرر گشته بیقین حاصل است که از ته دل مخلصِ آن فرزند خواهد بود، هرگاه چنین باشد اورا مستقل باید ساخت که از عهدهٔ خدمت برآید».

مرشد دستگیر سلامت! میر حسین را تا رسیدن محمد زمان فرستاده بود که مردم را ازین خبر که آن ملک بخبرگیری این مرید مقرر شده اعلام نماید، تا دستِ تطاول وتحکمِ متعدیان کوتاه گردد، وهیچکس پاے از دائرهٔ حق وحساب بیرون نگذارد، وهرگاه محمد زمان برسد، میر حسین با جمعیت که باو تعیین آن حدود است داخل کومکیانِ محمد زمان

[1] نواب «به» محذوف [2] نواب «است» محذوف

بوده و در کارهای صوبه داری مطلقاً دخل ننماید، و معاملات پرگنات جاگیر این نصیری و فقیری را نیز کلیم
به صوابدید و صلاح محمد زمان باشد و آنچه درین باب مرقوم قلم ارشاد رقم مرقوم شده این همه را قبل ازین از خط
خود داخل عرائض نموده بود بعرض معلی رسیده باشد، درین معنی نیز کرامات و خارق عادات ازان مرشد بحق
بمنصهٔ ظهور جلوه نموده خلافت صوری و معنوی آستانبوس درگاه آسمان ارتفاع باد،

۴/۲۱۸

اکسیر سعادتمندی دارین از زمین بوس آستان خلافت مکان که مرجع مرادات زمینیان و
آسمانیان است بهره گرفته بموقف عرض بساط بوسان محفل فیض می رساند، درین زمان چنین مسموع
شده که صفی میرزای عراق از قزوین بمشهد آمده و سیاوش را بطریقهٔ منقلا با جمعی از لشکریان خویش از خود
بفرح روانه نموده، ازین حرکت چنان معلوم می باشد که آن تباه اندیش ارادهٔ فاسدی بخاطر راه داده
میخواهد که اسباب زوال زندگی خود سرانجام دهد،

قبلهٔ حقیقی سلامت! وقت آن است که بازار سعادتمندی جان نثاران عقیدت سرشت که عمرها
در آرزوی آن بودند از سر نو گرمی پذیرد و هنگامهٔ بی اخلاصان مصلحت بین غرض پرست که برآمد کار
صاحب و قبله گاه خود طفیلی اغراض فاسده خود می دانند از رونق باز ماند، سربازان صاحب پرست را هنگام
آن است که درین یورش میمنت قرین جانفشانی نموده بزندگی جاوید برسند، و خیر اندیشان این دولت
دین نقد اخلاص را بر محک خدمت کشیده کامل عیار دنیا و آخرت شوند، بر جمیع سایه نشینان مرحمت
ظل الهی واجب است که بیش از طاقت و توان درین خدمت مراسم جان سپاری و دلاوری بتقدیم رسانند
خاصهٔ جمعی که بمزید عاطفت و عنایت شاهنشاهی بفزونی عز و اعتبار دارند باید که صد سر را امروز فدای یک
جانفشانی نموده یکی از هزاران حقوق عنایت و مرحمت از گردن خود ادا نمایند و بوسیلهٔ این خدمت
سربلند دین و دنیا شوند، این جانسپار عقیدت کیش بمجرد رسیدن این خبر که هنوز صورت تحقیق نگرفته میخواست که

بقدم سر شتافتہ سعادت اندوزِ ملازمت گردد، و دریں خدمت جہدے کہ بر ذمۂ مریدانِ ناموس دوست است حتی المقدور بجا آورد، لیکن چوں ایں حدود بحراست ایں مرید متعلق است، ایں ملک را خالی گذاشتہ روانۂ تحصیل آں سعادت شدن از لوازمِ فرمان پذیری دور دانستہ، توقف نمودہ، امیدوار است کہ بشرط صدق ایں خبر حکمے در باب طلب ایں مرید صادر شود کہ زود از زود خود را بسعادت پابوس معزز سازد،

آفتابِ عالمتاب جہانداری پایندہ و تابندہ باد،

۵
۲۱۹

جبہ سائی آستانِ خلافت آشیانِ سلطنت مکاں را پیرایۂ سربلندی دنیا و آخرت دانستہ بعرض فرمان پذیران بارگاہ گردوں اشتباہ میرساند کہ فرمانِ مرحمت نشان عنایت عنوان کہ نگاشتۂ خامۂ مرید نوازی بود در بہترین ساعتے ورود ارزانی داشت۔ سجداتِ بندگی بتقدیم نمودہ بدر یافتِ ایں منشورِ کرامت افضال سربلند گردید، مرقومِ کلک درسلک بود کہ چہار اسپ خاصہ، یکے نادر، لعل بے بہا، نام کہ ایں اسپ دریں مدت بایں مرید مرحمت نشدہ، بایک اسپ عراقی و دو ترکی مصحوب جعفر فرستادیم، و ما بمبارکی روانۂ دار السلطنت لاہوریم، چند روز در آنجا بودہ متوجہ کشمیر بے نظیر می شویم،"

قبلہ و کعبۂ دینی و دنیوی سلامت! اگرچہ سپاسِ عواطف و مکرمتِ مرشد بحق و بادشاہِ مطلق مثل شکر و سپاسِ نعماے الٰہی لاتعد ولاتحصی است، ؎

اگرچہ خامہ یکے با ہزار بر گوید، چہ حد کہ شکرِ خداوندگار بر گوید

لیکن بقدرِ طاقت و تواں در مراسم سپاس ایں عنایتِ نمایاں و مرحمتِ بیکراں کوشیدہ سجدات و تسلیمات تقدیم رسانید۔ نگارش یافتہ بود کہ چوں بہ سبب ناسازی ہواے راج محل آں فدوی التماس نمودہ بود کہ یک پرگنہ کہ متصل گدہی باشد در صوبہ پتنہ عنایت شود کہ در برسات آنجا بودہ باشد اگر آں فدوی میخواستہ باشد عوض صوبہ بنگالہ و اڈیسہ صوبۂ پتنہ وغیرہ رہتاس باو عنایت فرمائیم تا بہ یک پرگنہ چہ رسد۔"

لہ نواب تقدیم،

صاحب و قبلۂ حقیقی سلامت! چوں خانہ زاداں دریں ملک بوجود آمدہ اند و از ناسازیِ آب و ہوائے اینجا در ایامِ صغر و ہنگامِ رضاع ہر روز بکوفت و الٰے گرفتار می باشند، بنا براں معروض داشتہ بود کہ اگر پٹنہ با بس مرید ازلی اعتقاد مرحمت می شد، خانہ زاداں در ایامِ برسات کہ موسمِ ہجوم بیماری ہائے غیر نامتناہی (کذا) است در آنجا اقامت نمایند، اگرچہ جمیع وقائع و سوانح بمقتضائے مشیتِ سبحانہ و تعالیٰ و آنچہ شدنی است ہمہ جا از مکمنِ قوت بفعل می آید لیکن از روئے ظاہر بسبب ناگواراندکیِ آب و ہوائے اینجا چناں ظاہر میشود کہ اگر دریں ہنگام خانہ زاداں دراں حدود باشند احتمال دارد کہ از داد" و کہاج" کہ متاع روئے دکانِ آب و ہوائے ایں ملک است خلاص باشند و از عمر ایں قدر روزی مند شوند کہ یکبارگی بر آستانِ حضور رسیدہ لذتِ عمر و ثمرۂ زندگانی از آستاں بوسِ والا برگیرد،

دیگر امرِ جلیل القدر شدہ کہ اورنگ زیب بہادر انتظامِ صوبۂ دکن را موافق مرضیٔ خاطرِ مقدس نکردہ باں غلام بندگی سرشت امر می کنیم کہ اگر ہر چہار صوبۂ دکن را میخواستہ باشد و تواند آباداں ساخت باو مرحمت فرمائیم

قبلۂ عالمیاں سلامت! سعادتِ دینی و دنیوی نصیب بندہ ایست کہ بندگی خدائے صوری و خلاق مجازی را سرمایۂ بہبود دنیا و آخرتِ خود شناسد و محروم کسے کہ در خدمات و کار ہائے قبلہ و کعبۂ خود اغراض فاسدۂ خود را منظورِ نظر داشتہ برخلافِ مرضیٔ بندہائے آں درگاہ عمل نماید، الحمد للہ والمنۃ کہ حقیقت ہر صوبہ و خدمتِ آنکس کہ بجر است آں معمور است، از خاطرِ نہفتہ ناظرِ فیض مظاہر پوشیدہ نیست تا ایں نصیری باین حدود رسیدہ بنوعے کہ در ضبط و ربط و نظم و نسق ایں ملک کوشیدہ اگر بواقعی بعرض بار یافتہائے درگاہ میرسید امیدوار بود کہ صوبۂ پٹنہ را ہم مرحمت میفرمودند، زمیندار مورنگ کچار و غیر ذلک کہ ہیچ یک از حکام سابق پیش کش ندادہ بودند، مکرر وکلائے خود را معہ عرائض مشتمل بر دولتخواہی و اطاعت فرستادہ طریقۂ بندگی و انقیاد مسلوک می دارند و چند زنجیر فیل بطریقِ پیشکش فرستادند کہ چوں بنظرِ قدسی اثر بگذرد،

---

[1] نواب وقائع،

امیدوار است که بشرفِ قبولِ باریافتگانِ درگاه ممتاز گردد،

چوں معموریٔ بلاد و آسودگیٔ کافهٔ عباد را از مرضیاتِ خاطرِ مقدسِ حضرتِ شاهنشاهی میداند، دریں مدت بمعموری و آبادانیٔ ایں هر دو صوبه بنوعے اهتمام و جهد نمود که روز بروز آثارِ آں آشکارا میگرد، صوبه اودیسه که از ستمِ حکامِ پیشیں خراب بود، دریں ولا رو بآبادانی گذاشته، بنابریں تسلیماتِ غلامی بجا آورده بعرض میرساند که چوں در بابِ آبادانی و تنظیم و تنسیقِ ایں هر دو صوبه بقدرِ امکان سعی نموده اگر تپنه هم بایں جاں نثار مرحمت می شد، خان زادانِ خورد سال را آنجا گذاشته در خبرداریٔ ایں صوبها سعیٔ مشکور بتقدیم میرسانید و از[1] عهدهٔ جوابِ نیک و بدِ ایں ملک برمی آید، دریں صورت هم خانه زادانِ صغیر از لطمات و صدماتِ بیماریهاے متضاره که شمارِ آں از تعداد بیرون است اخلاص می بودند، و هم بعنایتِ الٰهی و اقبالِ جهاں کشاے شاهنشاهی ربط و ضبطِ ایں سه صوبه مطابق مرضیٔ کارگذرانِ خلافت صورت سرانجام میگرفت، اگر سرموے ازیں که معروض داشته تهاون و تقصیر می نمود از عهدهٔ جواب برمی آمد و اگر بخاطرِ ملکوت ناظر رسد که ضبط و نسقِ هر سه صوبه بار[2]ے متعذر است و یک حاکم بتنظیمِ ایں ممالک نتواند پرداخت پس امیدوار است که عوضِ صوبه اودیسه تپنه مرحمت شود،

من نگویم که لطف و احساں کن
بنده ام هر چه بایدت آں کن

سایهٔ جهاں پروری ممدود باد،

---

[1] نواب «از» محذوف،

[2] قم هر سه صوبه از یک کس متعذر، نواب «باره»،

(ب)

بنام ملا محمود جونپوری:

۱
۲۲۵

افادت و افاضت پناه فضائل و کمالات دستگاه ملا محمود بعنایت بے غایت خسروانی، جهان گشته بداند که چوں بیامن برکاتِ الٰہی خاطرِ فیض مآثرِ ما همواره متوجه آن است که اربابِ علم و حکمت و اصحابِ دین و ملت از ملتزمانِ محفلِ فیض منزل بوده، دقایقِ علمی و حکمی را بموقف[۱] عرض می رسانیده باشند و آنچه بر ضمیرِ الهام پذیر ما که آئینه صورِ غیبی و گنجینهٔ اسرار لاریبی است پرتو انداخته باشد، بآنجماعت[۲] میفرموده باشیم تا کارها بر وفقِ احکامِ الٰہی و سنتِ نبوی بعمل می آمده باشد، بنابراں از روے مهربانی یادِ آں دانش آگاه حقائق انتباه نموده طلب فرموده ایم که به بدرقهٔ الطافِ سلطانی طریقِ سعادت پیموده خود را بشرفِ حضورِ تمام فیض سراسر سعادت معزز گرداند، بعد ازاں که شرف اندوزِ ملازمت گردد و چندے فیضِ ظاهر و باطن از حضورِ معلی برگیرد، اگر خواهد بوطن معاودت نماید، او را مشمولِ عنایات و موردِ توجهات فرموده رخصتِ انصراف ارزانی خواهیم داد و اگر خواهش بودن دریں آستان سلطنت آشیاں داشته باشد، بنوعے که باطمینانِ دل و ذوق خاطر گذراند، در بابِ او توجه مبذول خواهیم داشت، باید که بمجردِ وصولِ ایں منشورِ کرامت و افضال بے توقف و دغدغه روانهٔ عتبه بوس گردد، و در عهده شناسد،

---

[۱] نواب "بموجب"،

[۲] نواب "بآنجمعه"،

ضمیمۂ پنجم

مکاتیب شہزادہ مراد بخش بہادر

(الف)

بنام شاہجہاں بادشاہ

۱/۲۲۱

کمترینِ[1] مریدانِ مرشد پرست تقبیلِ عتبۂ فلک رتبۂ خلافت وتقدیمِ تسلیماتِ اخلاص آیاتِ تہنیت کہ سنتِ سنیۂ حلقہ بگوشانِ ارادت ومنتظمانِ سلسلۂ عبودیت است بموقفِ عرضِ واقفانِ حواشیٔ بساطِ فیض انبساطِ جاہ وجلال وطائفانِ حریمِ کعبۂ دولت واقبال میرساند کہ دریں روز مسعود وبخت افروز کہ زمین وزمان راسرمایۂ میمنت وفرخندگی ومعمورۂ جہاں راپیرایۂ معموری وپایندگی است، بدستورِ مستفیضانِ حضور موفور النور وبہجت اندوزانِ حسن سعادت وسرور ولوازمِ مبارکباد ونثار بجا آوردہ سر بفلک میسائد وبدابِ محرومان دوری گزیں کہ دعاے الغائب اسرع اجابتہ درشانِ آنہاست سجدہاے تضرع بدرگاہِ ایزد جہان آفریں بردہ، زبانِ اخلاص طراز رابدعاہاے نیازمی آراید، امید کہ ایں مقبولِ ذوالجلال جنابِ کبریاے الٰہی وآں پذیراے بارگاہِ بادشاہی شواد،

آفتابِ خلافت وجہانداری وعالم پروری پیوستہ از مطلعِ دوام وبقا طالع باد،

۲/۲۲۲

کمترینِ مریدانِ فدوی بعد از گذارشِ بسجداتِ عبودیت وتسلیماتِ تہنیت بموقفِ عرضِ سعادت اندوزانِ دولت گزین حضور موفور النور لازم السرور اقدسِ اعلیٰ میرساند کہ آدابِ تہنیت

[1] مراد کے بھی تقریباً تمام خطوط فیاض القوانین ہی سے منقول ہیں، البتہ جہاں کسی دوسری کتاب سے لیے گئے ہیں وہاں اسکا حوالہ دیدیا گیا ہے

مبارکبادی که دریں روزِ شادی افروز و ساعتِ فیض اشاعت که خلاصهٔ نتائج حرکاتِ سپهر و قرارداد اوقات مقصود آمده و شدِ تبدیل بهارِ همایون تواند بود، آدابِ مریدانِ فدویت شعار و وظیفهٔ بندهای اخلاص گذار است بجا آورده، و جبینِ نیاز بر جنابِ مقدسِ کبریاے دادار آسمان و زمین تعالیٰ شانهٗ گذاشته از دیاد و استمرارِ دولتِ ابد قرین و روز افزونیٔ اقبالِ جهان پیراے کشورستانِ حضرت شاهنشاهی را مسئلت داشته دعا مینماید، امید که بعزِ اجابت مقرون گشته روز بروز سایهٔ چترِ خلافت و فرمانروائی بر عرصهٔ عالم گسترده و مقالیدِ امورِ چار سوے دنیا بقبضهٔ اقتدار مجاهدانِ اقبالِ دالا سپرده باد،

$\frac{۳}{۲۲۲}$

چون[1] دریں مدت شهرت چناں یافته که تختِ سلطنت و وسادهٔ دولت از جلوسِ فیض مانوسِ جهاں خالیست و مدتیست که سلطان داراشکوه یکے را که بصورتِ قدسی طینت بادشاهِ جهاں شباهتے تمام دارد، گاہے از دریچه یا غرفه برآورده بمردم مینماید، و آں صورتِ بے معنی سلامِ مردم میگیرد، ولاجرم خاطرها از استماعِ ایں اراجیفِ کثیف کمالِ وحشت و نگرانی دارد، و طاقتها طاق گشته از روے فرطِ بے اختیاری عناں گسل بایں طرف آمدیم و همگی همت براں مقصود گشته که تا یکبارگی بدار الخلافه العلیه بیائیم و پادشاهِ جهاں را بگورِی اعدا بچشمِ خود نه بینیم و ایں گرهِ سربسته بناخنِ تحقیق نگشائیم، و ایں دیدهٔ محروم را با نوارِ دیدارِ نورانی نه نوازیم به هیچ طرفے معاودت ننمائیم، اکنوں استدعا از الطافِ بے غایت آں است، که آمدن بحضورِ معلّیٰ و ادراکِ سعادتِ بے منتها ماذون و مامور فرمایند، که بقدمِ اخلاص طے ایں راه نموده بکورنشِ مقدس مشرف شویم، و بادشاهِ جهاں را بنوعیکه می خواهیم، ملازمت نموده و خاطر ازیں وساوسِ جانفرسا و اخبارِ شکیب ربا و اپرداخته مسرور گردیم بعد از ادراکِ ملازمت و دفعِ هرگونه ملامت حسب الحکم ملکے که بجرِ استِ ما بندگاں مفوض است بطیبِ نفس و طوعِ ضمیر روانه شویم،

[1] منقول از تاریخ شجاعی مصنفه معصوم: یہ خط مراد نے اپنے اور اورنگ زیب کی طرف سے اس خط کے جواب میں لکھا ہے جو شاہجہاں نے اس لئے لکھا ہے کہ وہ جہاں تک پہنچے ہیں وہاں سے واپس ہو جائیں۔

۲/۲۲۴

عرضداشت کمترین مریدان مرشد پرست بعد از تقدیم آداب عبودیت و پرستاری و لوازم ارادت جان سپاری بموقف عرض باریافتهاے حضور انور اقدس اشرف اعلیٰ میرساند که این مرید فدوی همان بندهٔ سراپا اخلاص و مرید همگی اطاعت و ضراعت است، و بر طریقهٔ قدیم خود که ارادت و مرشد پرستی و فرمانبرداری است، ثابت و مستقیم بوده، سواے بندگی و پرستاری در رضاجوئی پیر و مرشد حقیقی امرے دیگر پیش نهاد خاطر اخلاص سرشت هرگز نداشته و ندارد و نخواهد داشت، لیکن از انجا که آدمی مرکب از سهو و نسیان است بمقتضاے خبر وحشت اثر مصور و مصدر بعض تقصیرات و جرائم عظیم شده، در پیش ارادت و عقیدت خویش خجل، و از عفو و کرم حضرت ظل الٰہی عذر خواه است،

چون دادا بهائی جیو در ایام عارضهٔ مزاج مقدس مصدر اداے چندین که همه مخالف طرز پسندیدهٔ حضرت اعلیٰ بود گشته، راه هاے نوشتجات و کلا و آمد و رفت اخبار دربار جهان مدار مسدود ساخته عالم را بشورش در آوردند و با برادران خصوصاً با این مرید بدسلوکی که با وجود ذات مقدس مبارک امکان نداشت پیش گرفته نگذاشتند که عرائض کمترین مریدان که پیهم بدرگاه آسمان جاه ارسال داشته بود بنظر اشرف اقدس اعلیٰ در آید تا بجواب چه رسد، بجهت دفع مظنهٔ رفتن خود با یاران که دادا بهائی جیو از در بار خوشتن استاده هاے بارگاه خلافت اعلیٰ و سائر اهل عالم نموده بودند مرتکب بعضے امور گردید، بعد از تحقیق و تفتیش بسیارے که حقیقت حال بظهور پیوست و خواست که جبین ارادت بر آستان قدسی نشان که کعبهٔ مریدان است سوده، خود را از آلودگیهاے گناهان پاک سازد و از رهگذر کمی آب راه جالور و اجمیر را گذاشته از راه مالوه احرام بارگاه مقدس بسته، نزدیک باوجین رسید، دران نواحی با برادر والاقدر بهائی اورنگ زیب بهادر که لازم دریافت کورنش حضور مقدس معلی اند اتفاق وست داد، و برداشتن راجه جسونت سنگه که سنگ راه این سعادت عظمیٰ گشته بشدت تمام مانع بود ضرور گردید، رو دادانچه رو داد چنانچه تفصیل آن از عرضداشت

بهائی معروض مستعدانِ حضورِ انورِ اقدس خواهد گشت،

مهرِ سپهرِ سلطنت و اقبال همواره تابان و فیض رسان باد؛

۵ / ۲۲۵

کمترین مریدانِ مرشد پرست بعد تقدیم مراسم عبودیت و لوازم پرستندگی و جبها جهان افتقار و افتخار و انکسار و شکستگی بوقتِ عرضِ باریافتهای درگاهِ کیوان جاه میرساند که اگرچه جرائم و خطاهای این بندهٔ شرمسار که از رهگذرِ اشتهارِ مقدمات بی اصل و دور از کار و نارسیدنِ اخبارِ واقعی از دربارِ سپهر مدار و نامهربانی‌های دادا بهائی جیو که در پی عزت و خفت این مرید مرشد پرست شده بودند پاسِ عزت را زیاده از جان و زندگی مستعار خود دانسته، در پیشگاهِ خلافت بوقوع آمده، افزون تر از آن است که بوادی استشفاع آن درآید، و از غایت خجالت و انفعال روی عذرخواهی و استغفار ندارد، و ازین جاست که تا حال درین باب بدرگاهِ آسمان جاه عرضداشت نکرده، لیکن چون درین ولا از مطاوی نشانِ نواب قدسی الالقاب فلک احتجاب علیهٔ عالیه که بادشاهزادهٔ جهان و جهانیان برادرِ بزرگوار مصحوب محمد فاروق بخشی سرکارِ علیه صادر شده بود هویدا گردید که هنوز ابوابِ عفو و بخشائش بر روی بندهای سراسر تقصیر مسدود نشده، بنابران جبین بر زمینِ اعتذار سوده با عالم عالم ندامت و پشیمانی از گناهانِ کبیره و معاصی عظیمهٔ خویش استغفار مینماید، امیدوار است که چون ایزد تعالی و تقدس جرایدِ ذنوب و آثام بندهای مذنب معترف بمعصیت را از آیاتِ مغفرتِ خود می شوید و عیوبِ آنها را بذیلِ ستاریِ خویش می پوشد، اعلیحضرت خلافت منزلت که سایهٔ رحمتِ آفریدگاراند رقمِ عفو بر صفحاتِ اعمالِ نکوهیده و حرکاتِ ناپسندیدهٔ این مرید و بندهٔ شرمسار گنهگار کشیده، از سرِ تقصیرات این مرید مجرمِ معترف بگناه درگذرند که این سراپا جرم و جنایت و سراسر خجلت و ندامت را جز عنایت و مرحمتِ پیر و مرشدِ حقیقی خطابخش پوزش پذیر پناهی و دستگیری نیست، و در بابِ این عاصی تائب نادم هرچه حکمِ اقدس و ارفع شرف[1] نفاذ یابد کاربند گردیده، از شرمساری برآید،

[1] نواب شرف و نفاذ،

آفتابِ خلافت وجہانبانی تا انجامِ دونیلی سپہر فیض رسانِ عالم وعالمیان دجہان و جہانیاں باد،

نہم ربیع الاول سنہ ۲۹ جلوس (سنہ ۱۰۳۱ھ)

---

[1] میرا خیال ہے کہ یہ تاریخ بالکل غلط ہے کیونکہ محمد فاروق، اورنگ زیب کے پاس اس وقت پہنچتا ہے جبکہ وہ مراد سے مل چکتا ہے، دونوں کی ملاقات ۱۲ رجب سنہ ۱۰۶۸ھ (۱۴ اپریل سنہ ۱۶۵۸ء) کو ہوتی ہے دوسرے دن دھرمات کی لڑائی ہے اور محمد فاروق اس جنگ کے بعد جواب لیجاتا ہے، اور مراد بھی ایک خط اورنگ زیب کے علم میں لکھتا ہے، اس لیے یہ خط اس نے پوشیدہ طور سے فاروق کو دیا تھا اور اس سے اس کی غرض یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ ایک طرف اورنگ زیب کو بھی خوش رکھے اور دوسری طرف شاہجہاں کے سامنے بھی اپنی معصومیت کا اظہار کرے، یہ دورنگی قابل لحاظ ہے، کہ اس سے مراد کی تلون مزاجی یا دورخی حکمت عملی پر روشنی پڑتی ہے،

(ب)

بنام جہاں آرا بیگم

۱/۲۲۶

مخلص تمام شوق بعد از گذارشِ آدابِ اخلاص و اظہارِ مراتبِ آرزومندی بموقفِ عرض میرساند که در منزلِ دوراہه که انتظارِ آمدنِ برادرِ والاگہر بھائی اورنگ زیب بہادر می کشیده به ورودِ دو نشانِ مرحمت عنوان که بصحوبِ معتمدانِ لائق العنایة والاحسان خسرو بیگ و محمد سعید شرفِ صدور یافته بود بہجتِ تمام و انبساطِ کلی اندوخت و تسلیماتِ عنایتِ مادہ فیل و سپرہا وغیره بجا آورد،

دوئم شہر صفر ختم بالخیر والظفر بھائی جیو بآں منزل تشریف آوردند، دو سه کروه باستقبال رفته ایشاں را دریافت سیوم و چہارم ماہِ مذکور مقام کرده . از روے اتحاد و یگانگی صحبت داشته شد،

چوں خلوصِ اخلاص و وفورِ عقیدتے که ہر دو طرف را در خدمتِ آں صاحب مہربان والاقدر متحقق است ، فی مابین جہت جامع بود ، ہنگامۀ محبت و صداقت گرمی تمام پذیرفت ، اخلاصِ بھائی در خدمت سراسر سعادتِ سامی بیش از بیش دیده شد ، امید که بناے ایں دوستی و یگانگی ہا روز بروز استحکامِ تازه پذیرد، وحقیقتِ مفصل از تقریرِ معتمدِ لائق المرحمة خسرو بیگ که دریں چند روز روانۀ حضورِ گرامی خواہد گردید، بعرض خواہد رسید،

الله تعالیٰ سایۀ عاطفت ممدود و مخلد داراد،

از قرار بتاریخ پانزدہم ربیع الاول (۲۶/۱۰۶۳ھ)

(ج)

بنام شہزادہ داراشکوہ

۱/۲۲۷

زہے خلف الصدق سعادتمند کہ پدرِ عالی قدر را کہ بہ توجہات و تفضلاتِ آنحضرت کامروائی سلطنت باشد بقید در آوردہ برادرِ بجان برابر را بسانِ دشمنِ جانی کمر بجانستانی بربستہ، بے نام و نشان سازد، و سوائش بر علانیہ این است، کہ این ہمہ علاماتِ سعادتِ جاودانی است، و چون استخلاصِ پدرِ والاقدر، بر ذمتِ ماہم مآرب است، بنا، علیہ پنبۂ غفلت از گوش بر آوردہ و سامان و سرانجام تیار نمودہ آمادۂ جنگ باشید، و مارا عنقریب بر جناحِ استعجال رسیدہ دانید،

لہ منقول از فتوحاتِ عالمگیری معنفہ ایشری داس ورق ۲۲ ب نسخۂ مملوکہ عجائب خانہ برطانیہ نمبر اڈیشنل ۲۳۸۸۴،

(د)

بنام شہزادہ محمد شجاع بہادر

۱
۲۲۸

مخلص راسخ العقیدہ بعد از تقدیم آداب اخلاص و عقیدت مندیہائے مخلصان بے ریا بموقف عرض میرساند که اخبار دربار و سعی اہلِ دربار در اخفائے آں از غایتِ ظہور مستغنی از اظہار است، لہذا عنانِ قلم ازاں سو منعطف ساختہ و بعریضۂ مجملے کہ سابق مصحوبِ جلوداراں رسالداشتہ بود اکتفا کردہ بتفصیل و استفسارِ ضروریات و بایستہائے وقت می پردازد، امید کہ وارندہ را بسرعتِ تمام با جوابِ منقح رخصتِ معاودت فرمایند کہ وقت تابِ توقف و تاخیر ندارد،

صاحب مہربانِ من! از خلوصِ اخلاصِ خود و وفورِ عنایتِ خاصِ آں صاحب والاقدر و دیگر خصوصیات اتفاق و اتحاد و یکجہتی و یگانگی چہ عرض نماید، امیدوار است کہ امروز ثمرہ و نتیجۂ آں بعرصہ بروز آمدہ، چنانچہ مکنونِ خاطر و مخزونِ ضمیر است بر عالمیاں ظاہر و باہر و ہویدا گردد،

الحمد للہ والمنہ کہ مخلص برانچہ در خدمت سامی قرار دادہ بتوفیقِ الٰہی ثبات و استقامت تمام داشتہ بامدار علیہ دربار یکرو کردہ بالکل برہم زدہ، انتظارِ امر و اشارۂ گرامی می برد، شنیدہ اند قرار دادِ خاطرِ والاہمان است یا بطرزِ دیگر شدہ، اگر ہماں دستور است پس صلاحِ دولت و مقتضائے وقت چہ دیدہ اند، اگرچہ وقت و سے و بچہ روش از مستقرہائے خود حرکت باید در ہمیں زودی خواہد شد یا بعد از چندروز دیگر کہ دریں زود دست بہم آید حاضریم و اگر پس از چندروز دیگر مقرر گشتہ سبب توقف چیست، بعقیدۂ مخلص وقت ہمین است مخالف را فرصت بخود پرداختن و استقلال گرفتن نباید داد، ہنوز کہ او برجائے خود استقامت نیافتہ دعساکر نزدیک

و دور نظر به بدسلوکی و جبلی او بدیہاے او داشتہ متردد خاطر و دو دلہ اند و روے توجہ آنہا بلطفہاے دیگر نگران و پریشان بودہ بجان و دل باو نگرویدہ و نساختہ اند، بر داشتن او آساں تر از زین است کہ ایں ارادہ بعد از چند روز بفعل آید کہ تا آں وقت امالۂ خاطر ہاے رمیدہ و گرد آوری دلہاے نا مطمئن نمودہ جمعیتہاے متفرقہ را فراہم آوردہ استقلال و تسلط دیگر خواہد بہم رسانید،

اگرچہ از انجا کہ وجہ ہمت و قبلۂ مقصود ترویج دین محمدی و مخالفت شرع احمدی است بعنایت الٰہی و تائید حضرت رسالت پناہی علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات استیصال او ہمہ وقت آساں خواہد بود، اما بحسب ظاہر ایں وقت بقابو تر است، بہر حال مخلص از صواب دید و فرمودۂ آں صاحب بیروں نیست و اقتدا براے انور خواہد نمود،

نہایت ایں قدر لازم است کہ ماہر سہ کس را از جاہاے خود آنچناں حرکت باید کرد کہ روز بروز و منزل بمنزل مسافت منزل مطلوب از ماہر سہ کس مساوی و برابر بودہ از ہیچ جانب در راہ رفتن سستی و جلدی و بہیچ وجہ کمی و زیادتی واقع نہ شود، تا در یک روز و یک وقت باتفاق بر سر ہلہ بر سیم، دریں صورت امیدوار است کہ از تاریخے کہ آں ہر دو صاحب والاقدر کہ از سر ہلہ نسبت بہ مخلص بسیار دور دست واقع شدہ اند، براے حرکت از جاہاے خود مقرر سازند مخلص را خبر دار ساختہ اصلا از آں ساعت تجویز تخلف ننمایند کہ موافق آں عازم آں صوب گردد،

دیگر آنکہ اگر احیاناً مخالف بمقتضاے فریب کاریہاے خود بملایمت و مدارا پیش آمدہ بزرگ داشتن خود را خواہش نمودہ چیزے بنویسد صاحب در برابر آں چہ جواب خواہند نوشت و گفت مخلص را نیز از آں آگاہ سازند، و نوشتہ چہ قسم خواہد بود، بہمیں دستور معمول قدیم کہ بر عرضداشت و دیگر آداب آں داشتہ باشند یا طرزے تازہ اختیار خواہند فرمود، دریں مراتب ہرچہ در پیشگاہ راہ صواب نماے والا قرار یابد مخلص را ہم از آں مطلع باید ساخت تا در خور آں بکار برد،

مذکور مفتوح و مسخر ساختہ و بندوبست صوبہ گجرات را از قرار واقع نمودہ عازم اکبرآباد است، چوں فرستادہ ہاے ملحد (کہ) راجہ جسونت سنگھ و جمعے دیگر باشند آمدہ باو جین نشستہ اند و راے برادرِ والاقدر کامگار بہائی اورنگ زیب بہادر براں قرار یافتہ کہ اولا باتفاق مشارالیہ را بر داشتہ قدم پیشتر باید گذاشت، بنابراں از احمدآباد راہ اوجین اختیار نمودہ شد، و دریں آمدن اکثرے از محالِ متعلقہ مالوہ کہ سرِ راہ و اطرافِ آں واقع شدہ بتصرف درآمد، انشاء اللہ دریں پنج و شش روز کارِ راجہ ملحد پرست را خاطر خواہ ساختہ روانۂ اکبرآباد میشود، امید کہ آں صاحبِ والا قدر از ہر جا کہ رسیدہ باشند بسرعت تمام متوجہ مطلب شوند کہ مخلص دریں نزدیکی انشاء اللہ تعالی بانجامی رسد، باقی حقائق از عرائض سابق کہ مکرر بتفصیل نوشتہ معروض راے سامی شدہ باشد،

۲۳۴
۷

مخلص آرزومند بعد از تقدیم آداب اخلاص و نیازمندی بموقف عرض میرساند کہ روز دوشنبہ یازدہم شہر رجب المرجب در منزل دوحد دریں انتظار عنایت نامۂ نامی سامی پرتو وصول افگندہ جمعیت بخشید و از خبر فتح و ظفر از تقریر حاملان معلوم گشتہ بہجتِ تمام حاصل گشت، و وقوعِ واقعۂ ناگزیر حضرت اعلی دیر یست کہ مخلص را متحقق و متیقن شدہ بہ نہایت د؟ ، بہائی اورنگ زیب ہنوز در تردد اند، مخلص نظر بعہد و پیمان فیما بین بنابر قرب و جوار کارہا را بر ایشاں معروض داشتہ حرکت و سکون و دیگر امور باشارتِ ایشاں واگذاشتہ بود، چنانکہ از طرفین مقرر گشتہ کہ ایشاں از برہانپور و مخلص از احمدآباد دریک تاریخ و یک روز کہ دوم شہر جمادی الاخری باشد برآمدہ باتفاق بمالوہ برسیم و افواجِ ملحد را برداشتہ متوجہ اکبرآباد شویم، مخلص درہماں ساعت برآمدہ داخل مالوہ گردید، و از ایشاں خبرے نیست، نمی داند از برہانپور برآمدہ اند یا مانعے رو دادہ، بہر حال چوں غنیم روبرو نشستہ استعدادِ جنگ مینماید توقف و انتظار مناسب نیست، از کرم الہی و امدادِ حضرت رسالت پناہی امیدوار است کہ دریں دو سہ روز تنہا لشکرِ کفارِ فجار را انشاء اللہ تعالی بطرزے کہ باید و اہلِ عالم بپسندند مقتول و منہزم گردانیدہ مظفر و منصور شود و مالوہ را بتصرف درآوردہ بعد از فراغ ایں کار ہر قسم خبرے کہ از آں صاحب والا قدر برسد

عمل خواهد نمود، (از قرار تاریخ بست و پنجم (پانزدهم؟) شهر رجب المرجب سنہ احد)

۸
۲۲۵

مخلص عقیدت سرشت بعد از گذارش آداب اخلاص بموقف عرض میرساند کہ حقیقت برآمدن مخلص از احمد آباد و برادر والاقدر بہائی اورنگ زیب بہادر از برہان پور از عریضۂ سابق معلوم شده باشد، بعد ازاں آنچہ روی داده این است کہ روز پنجشنبہ بست و یکم شہر رجب المرجب در دیپالپور با برادر والاقدر یکجا شده ملاقات نودیم، جسونت سنگھ با سی ہزار سوار از سادات و راجپوت و افغان و مغل وغیرہم از غایت غرور و خیرگی با اسباب و اشیاے پرنال و بساتی از اجین برآمده، دو سہ چہار کروہی از انجا در جاے بسیار قلب کہ ہر چہار طرفش تا بزیر جمجمہ گرد آمده بود دائرہ نموده نشست، و روز جمعہ فوجہا آراستہ تکیہ بعنایت الٰہی و امداد حضرت رسالت پناہی و اصحاب عظام و آل قدسی نژاد آں سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نموده از دست راست مخلص و از دست چپ بہائی جیو متوجہ جنگ و دفع غنیم لئیم شدیم، بعد از فراغ از جنگ توپخانہ و آتش بازی بندہاے جانسپار اسپ انداختند و مخلص نیز در پے آنہا درآمده، سرگرم قتال و جدال میداشت از طرفین داد مردی و مردانگی داده فتح و ظفر نصیب این جانب گردیده و راجہ مذکور و قاسم خاں نیم جانی بپاے فرار بدر بردند و مکند سنگھ ہادا و افتخار خاں و دیال داس بہالہ و رتن راتھور و ارجن گور وغیرہ کہ تفصیل اسامی بعد ازاں معلوم خواہد شد کشتہ گشتند و دیبی سنگھ بوندیلہ امان طلبیده داخل دولتخواہاں گشت و پنج و شش ہزار کس بقتل رسیدند و خزینہ و دفینہ و فیل و اسپ و شتر و خیمہ و توپخانہ بسیارے بدست درآمد،

بعنایت الٰہی اینچنیں فتح کہ درین صد سال کسے یاد ندارد، روزی شد، شکر این عنایت الٰہی کہ درین وقت شامل حال ما گردیده طاقت بشری از اداے آں عاجز و قاصر است انشاء اللہ تعالیٰ بعد ازین راست باکبر آباد و دہلی میرود می باید آں صاحب قبلہ ہم زود تر متوجہ آں طرف شوند کہ باتفاق ملحد را از بیخ و بن برانداختہ شود،

لہ آخری تاریخ یقیناً غلط ہے، کیونکہ اورنگ زیب، مراد سے ۲۱ رجب کو ملتا ہے اور ۲۲ کو دھرمات کی لڑائی ہو چکی ہے،

۹
۲۳۶

مخلص راسخ الاعتقاد بعد از تقدیم مراسم اخلاص و لوازم اختصاص بموقف عرض میرساند که نشان عالی که بعد از مدتها نام زد مخلص شده بود، پرتو وصول افگنده باعث استظهار و ابتهاج خاطر گردید و از انچه از توجه رایات عالیات باین سمت و رسیدن تا بونگیر مرقوم فرموده بودند انواع مسرت و بهجت حاصل گشت، چون حقیقت اتفاق و رفاقت برادر والاقدر بهائی محمد اورنگ زیب بهادر و فتح یافتن بر ملحد و شکست خوردن آن مردود و بتصرف درآمدن اکبرآباد سابق مفصل نوشته معروض داشته و یقین که بنظر عالی درآمده باشد به تکرار آن پرداخته نشد، بستم این ماه برادر والاقدر داخل شهر اکبرآباد شده در حویلی ملحد فرود آمدند، مخلص بجهت جمع بودن مردم و آسودگی در فاهیت لشکر داخل شهر نشده، در باغ دیره بودن خود قرار داده، امید که انچه بعد از شنیدن مژده فتح بخاطر انور رسیده باشد، مخلص صمیمی اعلام فرمایند تا بر قرار داد خاطر مبارک آن صاحب مهربان اطلاع حاصل نماید،

ایام شفقت و مهربانی دائم باد،

(۵)

بنام شهزادهٔ اورنگ زیب بهادر

۱
۲۳۷

مخلصِ راسخ العقیدہ بعد از گذارشِ آدابِ اخلاص و مراسمِ نیاز بموقفِ عرض میرساند که از خبرِ وحشت اثر استیلاے ضعفِ مزاجِ مقدسِ مبارکِ حضرتِ پیر و مرشدِ حقیقی آں قدر آزردہ خاطر و محزون است که بگفتگو در نیاید، جز دعاے صحت و مسئلتِ خیریتِ ذاتِ قدسی سمات که واسطهٔ نظامِ جهان و آرامِ جهانیان است علاجِ دیگر از دست بر نمی آید، الله تعالیٰ دعاے سحری و نیازهاے نیم شبی را که ناشی از خلوصِ صدقِ ارادتست قرینِ اجابت گردانیده، عالم و اهلِ آں را امنیت و آرامے تازہ بخشاد،

صاحبِ والاقدر مخلص پرورِ من! چوں دریں وقت اظهار و استفسارِ بعضے مقدماتِ ناگزیر طریقهٔ اتحاد و اتفاق و یک جهتی بود، معتمد مزاج دان محمد رضا را با جریدہ بخدمتِ والا فرستاده، آنچه بایست باو گفته شد یقین در خلوتِ خاص بمعروض داشتنِ آں مامور خواهد گردید، و در خورِ مصلحتِ وقت و تنگیٔ فرصت در اسرعِ اوقات بجواب سرفراز گشته بزودی دستوری مراجعت خواهد یافت، تا بمقتضاے فرموده راه رفته و سر رشتهٔ اشارهٔ دیگر بوده باشد، چوں حاملِ عریضهٔ اخلاص معتمد و زبان دانست اکتفا بتقریرش نموده، مقید بنگاشتن ضروریاتِ دیگر نشد، سایهٔ عاطفت ممدود باد،

۲
۲۳۸

مخلصِ تمام شوق بعد از گذارشِ آدابِ اخلاص و آرزومندی معروض میدارد که از نوشتهٔ وکیلِ دربارِ معلی ظاهر شد که مهمِ بیجاپور بصلح انجامید و یک کرور روپیه بر عادل خاں مقرر گردید، ازیں معنی بغایت خوش وقت گشته امیدوار است که خاطر از آں طرف بالکل جمع نموده عنقریب بفتح و فیروزی بقرب و جوار

مراجعت خواهند فرمود،

صاحب مهربانِ من، از اخبارِ تازه چه نویسد که معلوم رای گرامی نباشد، دریں ایام هرج و مرج توقع چناں بود که آں صاحب والاقدر از ارادهاے خاطرِ والا که بمقتضاے وقت و وضع جدیدِ روزگار بهم رسیده باشد مطلع ساخته، بانچه مخلص را بایستے کرد اشاره می فرمودند یقین که کثرتِ شاغل مهم و هجوم معاملات مشتے از یں تفقد و مهربانیٔ ضروری باز داشته خواهد بود، والا دریں وقت در یاد آوری بهامساهلت گنجایش ندارد،

هر چند چیزے که شایستهٔ اعتماد تواند بود نمی رسد اما باجمال ظاهر شد که آنطرف استقلال و تسلط تمامی که نداشت، یافته حل و عقدِ امور حضورِ اقدس بقبضهٔ اقتدار خواهد آورد، از ینجاست که کیفیتِ حالات از قرار واقع معلوم نمی شود، نشانهاے که بوکیلِ برادرِ والاقدر عالیمقدار بهائی شاه شجاع بهادر و بوکیل اینجانب داده که کسے در راه مزاحم عرائض آنها نشود، و دلیلِ این معنی است نقل آں نشاں را که وکیل فرستاده بود بجنس ارسال داشته شد،

چوں اخبار و استخبار ناگزیر عهد و پیمان است که فیما بین مستحکم و موکد گردیده امید که ازیں عالم و از عالم دیگر هر چه بآں صاحب رسیده باشد نیز اعلام فرمایند، تا برطبقِ آں بخود پرداخته شود، متعاقب معتمدِ فهیده را روانهٔ خدمت سامی ساخته مفصل تر معروض خواهد داشت،

دو کلمه مجملے ازهمیں باب بخدمتِ صاحب قبله بهائی جیو نیز نوشته مصحوب همیں جلوداران سرکارِ عالی خود فرستاده آنها را رخصتِ بنگاله نمایند و بمتصدیان بفرمایند که دستک را بآنها بدهند که بے مزاحمت کسے توانند بآنجا رسید،

سایه ممدود باد (از قرار تاریخ ثبت دیکم شهر محرم الحرام ۱۰۶۸ه‍ ـ ۳۱)

۳
―
۲۳۹

برادرِ اخلاصمند بعد از تقدیم مراسم نیازمندی معروض میدارد که از استماع تقضیهٔ دیگر و بهٔ بهائی جیو

چو آنقدر آزار کشیده که بشرح راست نیاید و اگر مجملے ازاں بنگارد بتازگی ملال انگیزِ خاطرِ مہربانِ گرامی می گردد، دریں وادی بہترین گفتنیہا و کردنیہا، ہماں گفتگوے متعارف و معہودِ اہلِ زبان است کہ رضا بہ قضاے الٰہی باید داد و بصبر و شکیبائی متمسک باید شد کہ خلافِ آن ہرچہ واقع شود بخلافِ مرضیاتِ خداوندِ جہاں آفریں است، چوں آں بہائیصاحب مغلوبِ بیماریٔ معہودِ خود بودند تا حال ایں خبرِ وحشت اثر از ایشاں پنہاں داشتہ شدہ بود کہ باعثِ ازدیادِ آں مرض خواہد شد، لہٰذا دریں باب بخدمتِ آں صاحبِ مہربان ہم خبرے نوشتہ نشد، درنیولا گفتہ شد چہ نویسد کہ ازیں معنی آزار و بے تابیٔ ایشاں درچہ مرتبہ بود، در اہلاکِ خود تقصیر نکردہ بودند، اما خدا ئیتعالٰی نگہدار است آخر جز صبر چہ می تواند کرد،

ایام شفقت و مہربانی بماناد، (از قرار بتاریخ بست و دوم رجب[1] (صفر؟) سنہ ۲۱ھ

۴
―
۲۴۰

مخلصِ تمام شوق آداب مخلصانہ و مراسم آرزومندانہ بجا آوردہ معروض میدارد، اگرچہ دیریست کہ مشاہدۂ وضعِ جدیدِ دربار و بے انتظامیٔ معاملات ایں درد وقوعِ واقعہ ناگزیر تردّدے نماندہ، اما بتازگی از نوشتجاتِ مہاجنان و از تقاریرِ کسانِ معتمدِ مخلص کہ آنہا را بجہتِ اطلاع بر حقیقتِ حال فرستادہ بود، بیقین گردانید، اما چوں اتفاقِ ما ہر سہ برادر باہم از اسبابِ قویۂ شکست و برہم زدگیٔ مخالف خصوصاً وقتے کہ دو کس در جوارِ یکدیگر باشیم و در صورتِ نگاہداشتِ بندرِ سورت ہم بر و بغایت متعذر بلکہ محال، بنا براں او چندے دیگر ہم ایں معنی مخفی نماندہ داشتہ بجہت برہم زدنِ قربِ جوار مکر و حیلہاے فراواں خواہد انگیخت، کہ شاید ایں صوبہ را از مخلص تواند گرفت، و دریں باب احکام و فرامین کاذبہ بسیارے را اختراع خواہد نمود، چنانچہ روزِ تحریرِ ایں عریضہ خبر رسیدہ کہ از زبانِ

[1] یہ خط اورنگ زیب کی حرمِ محترمہ کی وفات کے متعلق ہے جو اواخرِ محرم میں واقع ہوئی تھی، ۲۱، رجب کو تو مراد اورنگ زیب سے ملاقات کرتا ہے، پس یہ خط ۲۲ رجب کا نہیں ہو سکتا،

مقدس بخلیل اللہ خاں نوشتہ کہ: اگر راضی باشی صوبۂ احمد آباد را بتو بدہم، و ترا و پسران و برادران و برادر زادہای ترا اضافۂ معتد بہ بکنم، و از بندہ ہای درگاہ ہر کرا بخواہی ہمراہ میدہیم و سوای این مددہای دیگر می کنم»

مخلص ازین آگہی در پے استعداد و سرانجام است کہ ہرگاہ مشخص بشود کہ کس را باین صوبہ فرستادہ، بیشتر رفتہ ہر چہ باید کرد بکند، اگر آنصاحب مہربان نیز ازاں طرف متوجہ شوند بہتر، والا مخلص بہیچ وجہ درین باب توقف بخود قرار نمی تواند داد و سوای این مراتب در ضمن اخفای این مقدمہ کارہا برای خود می تواند ساخت، از انجملہ آنکہ تخیر منگیر از بہائی جیو و برار ازاں صاحب و محال مالوہ ازین مخلص شہرت دادہ میخواہد خود بگیرد و این احکام را بنام نامی حضرت اعلی لبستہ نوشتہای حسب الحکم از نواب علیہ و جعفر خاں نویسانیدہ جا بجا فرستادہ یا بعد ازین بفرستد، از انجا کہ مالوہ از احمد آباد دور است، می تواند جاگیرہای آنجا را بتصرف در آورد کہ مخلص درینوقت بااین جزئیات مقید شدن و لشکر ہا را متفرق ساختن مصلحت نمی داند اما ارادۂ منگیر و برار کہ داخل صوبہای آں ہر دو صاحب والاقدر است خیالے است باطل،

صاحب مہربان من! قبل ازین معروض داشتہ بود کہ از نوشتۂ وکیل ظاہر گشتہ کہ مخالف بالفعل ارادۂ تعرض و بحث بحال برادراں ندارد و از روی ملائمت و مدار تکلیف نگاہداشت بزرگی و کلانی خود خواہد نمود، لیکن باور نمی تواں کرد، درینولا ظاہر امقرر کردہ کہ پسر کلاں را با میرزا راجہ جے سنگھ و جمعی دیگر مردم بجانب دکن و صلابت خاں و قاسم خاں و غیرہما را بصوب احمد آباد تعیین نماید، بر تقدیر صدق انسب بصلاح دولت و اقرب بجمعیت چناں مینماید کہ بتائید و توفیق الہی فرستادہای او را نباید گذاشت کہ بسرحدہای ما در آیند و پیش قدمی نمودہ در ہماں سرزمین او جواب دنداں شکن باید داد، مخلص بالکل با او یکرو کردہ، این عزم را بخود مصمم ساختہ، در پے سرانجام و ساماں است، با رای صواب نمای انور صاحب کہ پیشوای مخلص است چہ فرمایند؛ امید کہ آگاہ سازند

صاحب من! درین ایام بر نوشتجات وکلا اصلا اعتماد نباید کرد، آنہا در معنی مقید اند و محکوم، در کار خود بہتر ازین باید جنبید،

لسان محبس

سایهٔ عاطفت ممدود باد (بست و سیوم صفر، سنه ۳۱ / ۱۰۶۸)

۵ / ۲۴۱

مخلص عقیدت کیش آداب اخلاص و لوازم نیاز بجا آورده (بموقف) عرض میرساند که از اوضاعِ مجدد روزگار سوانح تازهٔ دربار معلی چه نویسد که مفصل تر از آنچه تواند نوشت معروضِ رای انوربرد الاشده خواهد بود، ملخص آنکه اگرچه راهِ آمد و رفتِ نوشتجات را بسته نمی گذارند که خبرے از قرار واقع به بیرو نها رسد، و احدے بحقیقتِ نفس الامر پے برد، اما ایں قدر بیقین پیوسته که طرفِ ثانی را استقلال و اختیارے که نبود بهم رسیده، کلید بست وکشادِ هاے کارِ حضورِ مقدس بدست آورده است، نشانهاے که بوکلاے آں صاحب مهربان و مخلص داده اند که کسے در راه متعرضِ عرائضِ آنها نشود، دلیلے است قوی، بر کمالِ تسلط و تمامِ استیلا، اگر تفصیل ایں معنی معلومِ آں صاحبِ والاقدر شده باشد مخلص راهم مطلع گردانند و از هر فکرے که دریں صورت بخاطرِ مبارک رسیده و قرار دادے که دریں طرزِ پیش نهادِ همت گرامی شده باشد نیز خبردار سازند تا بر طبقِ آں عمل نماید،

از آنجا که عهد و قول فیمابین بهمیں موکد گردیده که تا راِیهاے هر سه برادر متفق و یکے نشود، هیچ کارے را پیش نباید گرفت، یکدیگر را از اراده هاے باطن و پوشیده هاے ضمیر خود زود تر آگاهی دادن ناگزیرِ وقت و فرضِ اتحاد است مخلص از خود چه نگارد، که ارادهٔ مخلص فرع و تابعِ اراده هاے آں صاحبِ عالی مقدار است، بهرچه مامور شود بر آں عمل خواهد کرد، یقین حاصل است که تا حال آں صاحب مهربان هم دریں باب ارشادے که به مخلص باید کرد، نوشته روانهٔ ایں حدود نموده باشند، چوں راه هاے امنیتے ندارد، معتمدِ فهمیده را فرستاده نشد بعد ازیں بچند روز انشاء الله العزیز از همان راهے که جلوداراں رفته اند یکے را فرستاده، بتفصیلِ حقائق و مطالب خواهد پرداخت، امید که جوابِ ایں عریضه بزودی مرحمت نموده، آنها را رخصت فرمایند، (از قرار تاریخ هفتم شهر ربیع الاول سنه الیه (سنه ۳۱ / ۱۰۶۸)

۶
۲۴۲

صاحب والاقدر مہربانِ من! بعد از تقدیمِ مراسمِ اخلاص مندی معروض میدارد کہ بورود عنایت نامۂ گرامی مستظہر گردید از کیفیت محاصرۂ سورت و وجہ توقف استفسار فرمودہ بودند بجہت صرفۂ مردم یورش کردہ نمی شود، واگرنہ روزِ اول گرفتہ می شد، مدار بر مورچالہا است، انہم از خندق گذشتہ تقلعہ رسیدہ است، چوں قلعہ دراصل بغایت متین و استوار بود و دریں چند روز کہ بسبب تشخیصِ خبر انتظار کشیدہ شد اندرونیاں سامانِ بیشتر و استحکامِ بہتر کردند، چندگاہ کار بتعویق افتاد، الحال کار بسیار نزدیک رسیدہ، انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب مفتوح خواہد شد، خاطر مہربانِ گرامی ازینطرف جمع باشد،

حقیقت رفتنِ ملحدزادہ باجمعے بصوب پٹنہ بموجبے کہ قلمی شدہ وکیل ہم نوشتہ بود، ہرچہ از دستش بیاید بکند و ہر چند زود تر بکند برائے ما با بہتر است نہایت،

دریں وقت اگر آنصاحب عالیمقدار از آنطرف و مخلص ازیں سو حرکت نمودہ اورا مذبذب می ساختیم بمعہود موعود فیما بین انسب بود، مخلص راسوائے اجازتِ آں صاحب مہربان مانعے نیست، بہرحال در جمیع امور اقتدار برائے صواب نمائے گرامی دارد، واز رسیدن نوشتہ جاتِ بنگالہ واطلاع برحقیقتِ حال آنجا خاطر راکہ بسیار نگرانِ ایں معنی بود، اطمینان تمام حاصل گشت، امید از درگاہِ جل شانہٗ آنست کہ چنانچہ در ابتدائے حال معہود از ہر سہ ساعت بفعل آمدہ بہمیں نہج انجام رسیدہ کار حسب المدعا صورت پذیرد،

ہرچند آں صاحب والاقدر از اورنگ آباد بطرف برہان پور بصوب مالوہ زود تر متوجہ شوند، ہم بمصلحتِ وقت وہم بوفائے عہد اقرب است،

بمجرد رسیدنِ عنایت نامہ پنجہزار سوار مصلح (مسلح ؟) وکمل رخصت نمودہ شد کہ رفتہ در وادی دانتی وارہ نشینند کہ ایں آوازہ ہم از اسبابِ ترددِ خاطرِ مخالف می تواند بود، بعد از فتح سورت کہ دریں زودی بشود، خود نیز باینجانب برآمد منتظرِ اشارۂ سامی خواہد بود، از احمدآباد تا بسرحدِ دکن بہرنچکروہ دو دو کس داکچوکی نشاندہ شدہ

بعد ازین از طرفین خبرہا بلاتوقف خواہد رسید و وکیل دائمی نیز متعاقب این عریضہ روانۂ خدمت گرامی میسازد،
چون بیقین میداند کہ ایرانیان بے تحریک، حرکت نمودہ انتقام گذشتہ خواہند کشید اضطراب و
بدایت ازین طرف مناسب نمی نماید، از کرم الٰہی امید تمام است کہ مددہاے نمایان از غیب برسد، کمر ہمت
برباید بست، سایۂ شفقت ہمیشہ باناد،

بعد از تحریر نوشتجات سرداران لشکر سورت رسیدہ کہ روز یکشنبہ بست و چہارم شہر ربیع الاوّل نقبہا را
آتش دادہ چہل گز دیوار شیر حاجی را کہ استحکام قلعہ دران است پرانیدہ، شیر حاجی را بتصرف درآوردند، بیقین
کہ تا امروز (کہ بست و ہفتم است) ارک قلعہ ہم کہ اندک جاے داشت بتصرف درآمدہ باشد، الحمد للہ کہ ازین
کار نیز خاطر جمع گردید، (از قرار تاریخ صدر سنہ الیہ ۱۳۱/۱۰۷۸ھ)

۷
۲۴۳

مخلص مشتاق بعد از گذارش آداب خلوص اخلاص و نگارش لوازم اختصاص معروض می دارد،
کہ روح اللہ رسیدہ مقدمات قلمی و زبانی کہ حوالہ شدہ بود رسانیدہ و خاطر اخلاص سرشت مہربانی پژدہ
را ازان استظہار و فرحتے تازہ بحصول پیوست، ہمہ مطالب را جوابہاے منقح و مفصل نگاشتہ بخدمت سامی ارسال
داشتہ شد، بعضے ازان را کہ جواب طلب است زودتر جواب قلمی فرمایند،

انچہ اندراج یافتہ کہ چون تاحال خبر وقوع قضیۂ ناگزیر بپایۂ رسید بلکہ آثار صحت ظاہر میشود از جاے
خود حرکت کردن و باظہار بعضے مراتب پرداختن مناسب نمی نماید، اگر آن برادر نیز بعد از تحقیق اخبار افواج سورت
می فرستادند، و درین کار تعجیل نمیرفت بہتر بود،

در واقع نظر بنوشتجات وکیل چنین بایستے کہ مرقوم فرمودہ اند اما درین ایام براینہا اعتمادے نیست کہ
از تقاریر جاسوسان معتمد بیقین پیوستہ کہ در اواسط شہر ذی الحجہ حضرت را ہنگام موعود رسیدہ و وکلاے ما

برادران بمعنی نظر بند اند که ملحد جمعے را گماشته که در حضر و سفر بر در خانهٔ آنها می باشند و مقرر نموده که اخبار و سوانحِ آنجا را مطابق گفتهٔ میر صالح برادر روشن قلم منشی بما بنویسد و ملحد خود تقلیدِ خطِ اقدس را بمرتبهٔ کمال رسانیده بر فرامین دستخط خود میکند، از انجمله فرمانے است که درین ولا به مخلص رسیده،

و بفرض محال اگر شهرت دادهاے نفس الامر بیان واقع باشد فوتِ اختیار و عدمِ استقلال حضرت اعلی یقینی و قطعی است، خواه بسبب اشتداد و غلبهٔ مرضِ مزمن خواه تسلط و استیلاے ملحد، که وجودش بدترین بیماریهاے دین و دولت است بهر و تقدیر انتظار جز بردنِ وقت و قابو را از دست دادن و بگفتگوے اربابِ عناد بازی خوردن و اطاعتِ او که اصلا طبیعت بر نمی تابد، کردن است، اگر این معنی را بخود می توانست قرارداد در ابتداے شورش که او از درِ صلح و صداقت در آمده وکیلِ مخلص را در خلوت طلب داشته مقرر ساخته بود، که او را با معتمدے از خود باین جانب فرستاده طریقهٔ یکجهتی را بعهد و پیمان موکد و موید گردانند و تا (با) صوبهٔ گجرات، مالوه و جاهاے دیگر را منضم کرده بمخلص واگذارند، اگرچه درین ضمن هم غرضهاے اینمایانه داشته از نیکویان عهد و ارکانِ محبت راستان (که) از امکان و احتمال اختلال و تزلزل پذیری خالی و بری است غافل است، بایستے این طرز را که براے خوابانیدنِ مخالفت و ضبط و پرداختِ احوال خود بهترین طرزها است اختیار نمود، اما از آنجا که صورتے از اطاعت و اتفاق با او و اختلاف با برادرانِ والامقدار داشت، ابا مخلص آورده در برابر حرفهاے صداقت آئین جواب هاے صریح و درشت داده شد،

سبب تغیر و تبدل جاگیر مالوه که از آن استفسار رفته همین است، بنا برین امور و مقدمات، پرده از روے کار برداشته یکبارگی یکرو گردانید امید از درگاه حضرت ولی التوفیق جل شانه، چنان است که چنانچه سرگروه بانجام رسد و برین قرارداد کمال ثبت و رسوخ تمام دارد،

الحمد لله علی التوفیق اخبارِ تازه از عرائضِ وکیل معلوم راے صواب نماے گرامی شده خواهد بود، که ملحد زاده را با میرزا راجه جے سنگه وغیره، بصوبهٔ پتنه روانه ساخته و فرمانے مشتمل بر تغیر صوبهٔ گجرات و تنخواه

جاگیر این جانب در برابر این طرف فرستاده، نمی داند گرامی برادر والا مقدار بهائی جیو در چه فکر باشند، مخلص خود حالِ فرمان را تا حالی نگاه داشته اصلا بتعرضِ جواب نشده، بعد از فتح قلعه سورت که انشاء الله تعالیٰ دریں زودی خواهد شد، جواب در خور قرار داد خویش گفته، او را از اراده خود (و) تلبیسِ ابلیسانه او که باعتقاد خویش دیگرے بآں پے برده خبردار و آگاه خواهد ساخت و بخود مصمم کرده که هرگاه جمعے ازانطرف روانهٔ این حدود شوند خود از سرحدِ گجرات پیشتر رفته بتائیدِ الٰهی سزاے آمدن را آنچناں در کنار آنها بگذارد که دیگر این خیالِ فاسد بخاطرش نگذرد، و کسے را مجالِ اقدام برایں معنی نبوده باشد، این است قرار دادِ خاطرِ مخلص که ازاں استفسار فرموده بودند،

ملخص همه این مقدمات آنکه قرار و مدارِ کارِ خود را بر محاربه و جنگ گذاشته همه جا مستعد و آمادهٔ کارزار است، و سواے این فکرِ دیگر نمی گردد و پیرامونِ خاطر نمی گذرد، و اگر انتظارِ آں صاحبِ والا قدر مانع نمی بود تا حال خود را بآں نواحی میرسانید هنوز هم خواهانِ اشارتست، فراخورِ این عزیمت متین و هر چه از امداد و تدبیر و ارشاد بخاطرِ مهر مآثرِ آنصاحبِ مهربان برسد بعمل آورند و آنچه بمخلص باید فرمود بفرمایند،

صاحبِ والا قدر سلامت! پیش ازیں بجهتِ نگاهداشتِ اهل و عیالِ مردم قلعهٔ جوناگڈھ بخاطر آورده بود، چوں از احمد آباد بغایت دور دست است، دریں ولا جمعے برمت و آباد ساختنِ قلعه چاپانیر که بادنی مرمت آباد و طیار میشود، فرستاده جهد تمام دارد که زود تر بیاقتِ سکونتِ مردم بهم رساند، دیرے است که از احمد آباد تا سورت ڈاک چوکی نشسته، الحال از سورت تا بسرحدِ دکن هم نشانده شد (از قرار بتاریخ بست و هشتم ربیع الاول سنه یکهزار و شصت و هشت واحد (۳۱ سنه ۱۰۶۸)

۸
۲۴۴

برادرِ اخلاصمندِ حقیقی بعد از گذارشِ آدابِ اخلاص و اشتیاق معروض میدارد که محمد باقی و قاصدانِ صاحب و قبله بهائی بہیم رسیدند، بورود عنایت نامجاتِ سامی گرامی که مصحوبِ آنها صادر یافته بود، بمسرت برمسرت و جمعیت بر جمعیت افزود، آنچه از تقریر و تحریرِ گرامی مفهوم شده که در وقوعِ آں واقع هنوز تردد دارند بخود معقول نمی تواں کرد،

یقین کہ در اظہار ایں تردد زبانی مصلحتے معتد بہ منظورِ نظرِ دوربین انصاف خواہد بود، بہرحال چوں ہر چہ بعد از تیقنِ ایں معنی بایستے کرد بفعل آمدہ برگشتن ازاں صورت امکان ندارد، وجز استقامت و ثابت قدمی دریں وادی امرے دیگر توقع نداشتہ باشند روزے کہ افواج مخالف بیاید حقیقتِ کار ظاہر خواہد شد،

لشکر کہ بسورت رفتہ بود بالکل ازاں کار فراغ حاصل کردہ، مراجعت نمودہ، عرضداشت در جوابِ نامۂ والا بھائی جیو مصحوبِ قاصدانِ ایشاں فرستادہ شد،

سایۂ عاطفت ممدود باد، (بتاریخ دہم شہر ربیع الاوّل (الثانی؟) سنہ الیہ (۳۱ ۱۰۶۸))

۹
۲۴۵

برادرِ مہجورِ مشتاق آدابِ اخلاصمندی و اشتیاق بجا آوردہ معروض میدارد کہ حقایقِ روئداد ہائے سابق مثل فتحِ سورت وغیرہ سابق مکرر بخطِ متعارف و مرموز عرضداشت نمودہ یقین کہ بمطالعِ گرامی در آمدہ باشد دریں ولا عنایت نامہائے صاحب و قبلہ بھائی جیو بہماں مضمون کہ بانصاحب مہربان نوشتہ بودند پیہم رسیدہ الحمد للہ والمنہ کہ درستیٔ عزم و ثبات قدمیٔ ایشاں بر مہو و بمرتبۂ کمال است،

صاحبِ من، مکرر معروض داشتہ کہ مخلص را بدلائلِ عقلی و نقلی ظہور ارادۂ الٰہی متضمن و مبرہن گردیدہ، ہیچ وجہ شک و گمان گرد پیرامونِ آں صاحب و الا قدر دریں وادی متردد خاطر بودہ کارہائے ضروریٔ آں وقت را موقوفِ تشخیصِ جزمی دارند و ہر چند روز میگزرد، مخالف قوت و استقلالِ دیگر میگیرد، بنا بریں بخاطر میرسد کہ بجہتِ عیادتِ نواب علیہ کہ در اکبرآباد بیمار شدہ بودند آں صاحب و مخلص از صوبجاتِ خود رفتہ برویم و بھائی جیو ہم بخواستند بیایند امّی دانند آخر بچہ سبب نیامدند، ہرگاہ بدیدنِ ایشاں رفتہ باشیم در کوفتِ پیر و مرشدِ حقیقی چرا نرویم، می باید ہمیں معنی را کہ حضرت اعلیٰ آزار صعبے کشیدہ رو بہبی آوردہ اند بدیدنِ ایشاں میرویم شہرت دادہ باتفاق ما ہر سہ برادر باجمعیت آراستہ روانۂ مقصد شویم،

دریں ضمن دو فائدہ است، اگر انچہ یقینیٔ مخلص شدہ، راست است، از ارادۂ الٰہی چارہ نیست،

لہ ربیع الاوّل یقیناً غلط ہے کہ ہمارے پاس ۲۷ ربیع الاوّل تک کے خطوط موجود ہیں، کہ سورت کا قلعہ اب تک فتح نہیں ہوا ہے اور اس خط میں فتح قلعہ اور مراجعت لشکر کا حال درج ہے۔ اس لیے یہ خط ربیع الثانی کا ہے۔

ایں قدر یقین حاصل ست کہ حضرت اعلیٰ را مطلق اختیار نماندہ و آں حضرت را ملحد البتہ بقید خویش درآوردہ است کہ افواج بر سر بھائی جیو شاہ شجاع رفتہ و در پئے برہم زدنِ ما ہا است، بعض رفتن بہر نہجے کہ روے دہد آں ملحد را از میان برداشتہ و حضرت اعلیٰ را از دستِ او برمی آریم، بہر حال عازم مقصد شدن اولیٰ است، اگر ایں طرز پسندِ خاطر اقدس صاحب و قبلۂ بھائی جیو راہم دریں باب متفق ساختہ در یک ساعت و یک وقت از جاہاے خود روانۂ مطلب باید شد کہ انشاء اللہ تعالیٰ کار حسب المدعا صورت خواہد یافت باقی امراز اں صاحب است،

(از قرار تاریخ چہارم ربیع الثانی سنہ الیہ ۳۱ / ۱۰۶۸)

۱۰ / ۲۴۶

صاحب عالیمقدار مہربان من! بعد از پرانیدن شیر حاجی قلعہ سورت را کہ سابق معروض داشتہ چوں تمام خویشان و برادران قلعدار با جمع کثیر بباد فنا رفتند قلعہ دار عاجز گشتہ و جز امان طلبی علاج دیگر ندیدہ امان خواستہ قلعہ را تسلیم کسانِ مخلص نمود، نظر بسیادت کردہ جان بخشی نمودہ شد، الحمد للہ والمنۃ کہ بفرب زور و زبردستی قلعہ را مفتوح گردیدہ بتصرف درآمد، الحال ایں فتح اول را شگونِ خجستہ انجامی کارہاے عمدہ دانستہ از ہرچہ زود تر بمطلبِ اصلی باید پرداخت کہ خاطر مخلص ازیں طرف بالکل جمعیت پذیرفتہ اشکرے کہ مشغول انجا بود دریں زودی بحضور میرسد، منتظر اشارہ و اجازتِ آنصاحب مہربان است ہرچہ بفرمایند بعمل آوردہ، چوں میدانست کہ خاطرِ مہر آگین بجہت فتح سورت بسیار متعلق خواہد بود، بنا براں بمجرد رسیدن خبر از روے عجلت مجلے نوشتہ روانہ نمودہ شد، بعد ازاں کیفیت گرفتن قلعہ را بتفصیل خواہد معروضداشت؛

(از قرار تاریخ غرہ دہم شہر ربیع الثانی سنہ الیہ ۴۱ / ۱۰۶۸)

۱۱ / ۲۴۷

برادرِ عقیدتمند مراسم اخلاص و اشتیاق بجا آوردہ معروض میدارد کہ عنایت نامۂ سامی نامی

که مصحوب ملازم مخلص صادر فرموده بودند نوزدهم شهر ربیع الثانی پرتو وصول انداخت، و از مقید ساختنِ معظم خان که وجودش درآن دیار صورتِ فتنهٔ و فساد بود صنوف مسرت و جمعیت روے آورد. شایستگی اینکار بمصلحت وقت زیاده برآنست که درین مختصر تواند گنجید، بدین یقین که از تائیدات الٰهی باین معنی ملهم شده اند بعد ازین توقف در اورنگ آباد بهیچ وجه صلاح دولت نیست، هرچند شتاب تر متوجه برهان پور و بیشتر شوند کار و مدعا بهتر ساخته میشود، سایهٔ عاطفت ممدود باد،

۱۲
۲۴۸

صاحبِ مهربانِ من: نگارش یافته که آن قرار[1] دادِ خود مفصل معروض دارد که بکدام سمت و جهت و بچه قصد و اراده بچه تاریخ از جاے خود حرکت خواهند نمود،

صاحبِ والاقدرِ من: تا تعینِ افواج بانطرف شنیده برداشتنِ آنها برهمه ارادها مقدم و مرجح است تا خاطر ازین کار جمعیت پذیرد بمطلبِ دیگر نمی توان پرداخت، بالفعل سه ساعت که پنجم و یازدهم شهر جمادی الاول و دویم شهر جمادی الثانیه باشد قرار داده، انتظارِ جاسوسانِ معتبر که از مدتے بجهتِ تحقیق احوالِ افواجِ غنیم رفته اند دارد، بعد از رسیدنِ خبرِ راست و واقعی هر ساعت از ان ساعتها که مناسب باشد اختیار کرده بجد مت خواهد نوشت، چون تا حال مشخص نگشته که فرستاده هاے از کدام راه بگجرات خواهند آمد، اگر کلهم از راهِ مالوه بیایند پس براے مخلص بهترین راه هاے، راهِ راستِ دوحد است، انشاء الله تعالیٰ از دوحد گذشته بعنایتِ الٰهی غنیم را نیست و نابود می سازد، اگر درآن وقت رسیدنِ آنصاحب اتفاق افتد نورٌ علیٰ نور، کفارِ فجار را ما بینِ اوجین و دوحد، از آنطرف آنصاحب و ازین جانب مخلص درمیان گرفته آنچنان شلاق می توانیم زد که متنفسے از مخذولان جان بر نشود، و اگر از راهِ اجمیر بیاورند بیاوریِ توفیقِ ایزدی بدانتی داد رسیده آنها را معدوم و منهزم می گرداند، و اگر از هر دو راه بیایند از هر طرفے که اول برسد کار او را

[1] یہ مکتوب مخطوطہ موزیم میں ہے.

ساخته بطرفِ دیگر متوجه خواهد شد، واگر دو فوج از هر دو راه باتفاق در یک روز ویکبار یج بسر حدهاے گجرات
برسند، اوّل فوجے را که از راهِ اجمیر بیاید برداشته، انشاء الله تعالیٰ بجانب دوحد میرود، لهٰذا آں قدر جمعیت
از مردمِ قدیم وخوب بدوحد فرستاد که بر تقدیر مذکور تا آں وقت که مخلص از نیست ونابود ساختنِ آمدگانِ راهِ اجمیر
فارغ شود آنها را توانند دراں جنگلِ انبوه وکوهستان پر نشیب وفراز سرگردان داشت ومعطل ساخت، از قرار
دادِ خاطر وعزم مصمم چنین است تا بتوفیق الٰهی ونیرنگهاے تقدیر چه صورت رهنمونی کند واگر چند گاه در آمدنِ آنها
توقفے واقع شود، باتفاق آں صاحب بهر جانب که باید خواهد برآمد،

دالچه قلمی گشته که به مالوه دو راه است، یکے از سورت گذشته گذر اکبرپور ویکے از میانِ مندسور باید آمد معلوم
نه شد که راهِ دوحد که بهترین ونزدیک ترین راه هاست گذاشته راه دور ودراز را چه سبب مرقوم ساخته اند،
امید که ازیں سبب اعلام فرمایند،

مندرج فرموده بودند که ظن بلکه یقین که حضرت صحت دارند، از شنیدنِ خبر معظم خاں خود بدکن خواهند آمد
بعقیدهٔ مخلص حضرت درمیان نیست (نیستند؟) واگر بفرض محال هستند جز نامے پیش نیست، بهر حال
معامله یکرو شد، وکار از اصلاح گذشت، چوں نیتِ امداد واعانتِ دینِ محمدی است صلی الله علیه وآله وسلم
بیقین میدانیم که فتح ونصرت غیبی وجنودِ الٰهی با ماست، خاصه وقتے که هم متفق باشیم، مصرعه

دو دل یک شود بشکند کوه را

هرگاه آنصاحب مهربان معظم خاں را مقید ساخته بکرو کرده اند، ایں مقولها از پیرامونِ خاطر راه نیا
داد، در سامان واستعدادِ شکستنِ غنیم وبر انداختنِ مخالف باید بود، هر که خواهد شد، وهر که خواهد بیاید، عقلاً وشرعاً
حفظِ خود ودفعِ شر ضروری است،

صاحبِ والاقدر قبل ازیں درباب تحریکِ ایرانیاں ایما فرموده بودند، دریں ولا ظاهراً خبر واقعه
ناگزیر آنجا رسیده ایلچی عمدهٔ معتبرے را با سوغات نزدِ مخلص فرستاده اند، دریں چند روز خواهد رسید،

ہر قسم و ہر عنوان کہ ارشاد فرمایند، درآں باب نوشتہ شود (از قرار تاریخ صدر سنہ الیہ) (۱۱۰۶ھ)

۱۳
۲۴۹

برادر تمام اخلاص بعد از شرح مراتب حسن اخلاص و درستی عقیدت معروض میدارد، کہ عنایت نامجاتِ سامی گرامی بتواتر و توالی شرفِ وصول ارزانی داشتہ، از اخبار دربارِ بے انتظام و بے مدار کہ از دیر باز نمی رسد آگاہ ساختہ آناً فاناً شکر عنایت و مہربانی ہائے بے پایانِ آں صاحبِ تمام شفقت و مہربانی را بر ذمۂ اخلاص واجب و لازم میگرداند، ظاہر میشود کہ ملد سر رشتۂ کار را گم کردہ، گاہے بہ بنگالہ می رود و گاہ باحمدآباد می آید، از شنیدن خبر میر جملہ یقین کہ بیشتر بے دست و پاگشتہ عقلے کہ ندارد از دست خواہد داد تا خلف او بہ بنگالہ رفتہ بود چہ کرد کہ فرستادہائے اینجانب بکنند، دینِ محمد قوی ست، انشاء اللہ تعالیٰ ازیں جا رفتن است داشتن او یکے خواہد بود، خاطر گرامی ازیں طرف جمع باشد، بموجبے کہ مکرر عرضداشت نمودہ ہماں روز کہ آں صاحب از برہان پور متوجہ مالوہ شوند، مخلص از اینجانب کوچ نمودہ نزدیک بہم سرحد مالوہ خواہم رسید، امید کہ درہماں ساعتے کہ قرار دادہ اند بمبارکی عازم مطلب شوند، ایامِ شفقت بماناد،

۱۴
۲۵۰

الحمد للہ و المنہ کہ قلعۂ سورت مفتوح گشتہ و بندوبست ایں ملک از قرار واقع صورت یافتہ مستعد آمد و آمادۂ جواب و برداشتنِ فرستادہائے ملد است، بست و چہارم شہر حال لشکرِ منصورہ از سورت باحمدآباد خواہد رسید، پنجم جمادی الاوّل مخلص خود بیروں آمدہ، انتظار آنہا خواہد کشید، چوں معلوم نیست از کدام راہ بیایند جہت توجہ خود را مخلص نمی تواند کرد، بہایت غالب این است کہ فوجے کہ مخلص ایں جانب باشد میباید از راہِ اجمیر باحمدآباد بیاید، لہذا مقرر نمودہ کہ خود با تمامی جمعیت سر راہ اجمیر را گرفتہ بنشیند، بالفعل دو ہزار سوار مستعد آمادہ فرستادہ شد کہ بیشتر در نواحی سیت پور و بہانی پور بودہ باشند و از

ا؎ یہ مکتوب "خطاطِ موز" میں ہے،

روے احتیاط چہار پنجہزار سوار خوب دیگر را بسرداری یکے از مردم قدیم بطرف دو حد کہ درمیان احمدآباد و مالوہ است رخصت نمودہ کہ ازاں راہ خبردار باشند، اما بہترین صورتہاے دفع و تنبیہ غنیم آن است کہ بموجب معہود آنصاحب مہربان خود از آنجانب درآمدہ فوجے را کہ بمالوہ بیاید بارادہ کہ آمدہ باشد، بردارند، مخلص ازیں طرف آمدگان، راہ اجمیر را بعنایتِ الٰہی برداشتہ از راہِ مندسور خود را بمالوہ برساند و باتفاق رواے مطلب گشتہ در استیصالِ ملحد کوشش نمائیم، اما دریں وقت رفتنِ مخلص بمالوہ بجہت بدست آوردنِ خانجہاں و خزانہ و راہ اجمیر را بامید جمعے گذاشتن خلافِ مصلحت و صلاحِ دولت مینماید، ایام عاطفت ہمیشہ بماناد،

۱۵
۲۵۱

صاحبِ[1] والاقدر من! (اقتضاے یکجہتی) و یکرنگی از معہودات فیمابین آنست کہ ہرگاہ ملحد بیکے از برادراں بپیچد، دیگراں امداد بکنند، دریں وقت او افواج را بطرف گرامی برادر عالی قدر فرستادہ، چوں امداد دیگر صورت ندارد، میباید از جاہاے خود حرکت نمودہ مخالف را دو دلہ ساختہ الفاے موعود نمائیم، مخلص خود مستعد و حاضر است، بہرچہ اشارہ شود، عمل نماید، ایماے در تحریک اہل ایراں و توران شدہ نفرت و اکرو گیہاے ماسبق آنہا را مہرکے است کافی، آنہا قابو را از دست نخواہند داد، (از قرار بتاریخ بست و دویم شہر ربیع الثانی سنہ الیہ (۳۱ / ۱۱۶۸ھ)

۱۶
۲۵۲

برادر اخلاصمند مشتاق بعد از گذارشِ آدابِ راستی و درستی عقیدت و اخلاص معروض میدارد کہ آنچہ بمعتمد لائق المرحمۃ و التربیہ اللہ یار بیگ فرمودہ بودند، ہمہ را از روے فہمیدگی بطرزے کہ شایستہ محرمانِ مزاجدان باشد مذکور ساختہ و ہمہ را جواب منقح گفتہ روانۂ گرامی خدمت نمود، منازلِ راہ ہاے مالوہ را نوشتہ باد سپردہ شد، بہرحال مخلص مستعد و آمادۂ کار است، امید کہ آں صاحب والاقدر بسعئ

[1] یہ مکتوب بھی "خطامرموز" میں ہے،

که مقرر ساخته اند باراده تسخیر مالوه و تنبیه افواج ملحه متوجه شوند و از تاریخی که برای برآمدن خود از برهان پور
اختیار نمایند اینجانب را هم مطلع سازند تا دران ساعت مخلص ازین جانب از راه موراسه و مندسور که
بهترین راه هاست رفته عازم اوجین شود، انشاء الله تعالی تا رسیدن آنصاحب به زبده مخلص نیز
بنواحی اوجین خواهد رسید از مراتب اخلاص و شکر مهربانیهای آن صاحب مهربان که درین روزها
نسبت بخود مشاهده مینماید چه معروض دارد که رای انور گواه حال است (از قرار بتاریخ چهارم شهر
جمادی اول سنه الیه (۳۱ / ۱۰۶۸ سنه)

۱۷ / ۲۵۳

برادر سراپا شوق بعد از گذارش لوازم اخلاص و آرزومندی معروض میدارد که روز تحریر پنجم حال
جاسوسان از اوجین خبر آوردند که صاحب و قبله بهائی آمده بنارس را متصرف گشتند، لهذا رئیس الملا جده
مهابت خان را که به گوالیار رسیده بود (و) قاسم را از کهوگره که نزدیک بدوراهه است برگردانیده
طلبید و راجه جسونت بانک پات که در سواد اوجین واقع است رسیده و شائسته خان روانه اکبرآباد
شده، راجه مذکور زیاده از سه چهار هزار سوار همراه ندارد، وقت آن است که آنصاحب مهربان بزودی زود
از برهان پور روانهٔ مالوه شوند و تاریخ برآمدن مخلص بنویسند که درهمان تاریخ ازینجا کوچ نماید و مخلص
پیش خانه را برآورده انتظار گرامی وارد تا بموجب آن عمل کند، سایهٔ عاطفت و رافت ممدود باد،
(از قرار بتاریخ صدر پنجم جمادی الاول ۳۱ / ۱۰۶۸ سنه)

۱۸ / ۲۵۴

برادر تمام اخلاص خیراندیش بعد از ادای لوازم اشتیاق و آرزومندی معروض میدارد که عنایت
نامجات سامی گرامی پرتو وصول افگنده، بر حقائق و سوانح دربارهٔ معلی و غیره اطلاع حاصل گشت، شکر مهربانیهای
آن صاحب والاقدر بنهایتی نیست که بادای شکر آن پردازد، از خبر گرفتن صاحب و قبله بهائی

راتبنه راآں قدر مسرت و خوشحالی روداد که بشرح درنیاید، هر چند ایں مقدمات در جنب اراده که پیش نهاد خاطر است چه نماید، اما از آنجا که کمر شکنیهاے اعدا و تقویت و دل افزائی اولیاے دولتست هر قدر امثال ایں امور عزیز و مغتنم داشته آید گنجایش دارد،

چوں از تقریر جاسوسان معتمد ظاهر گشته که راجه جسونت سنگه وغیره با جمعیت قلیلی می آیند و ازیں جمله جمعے بطرف گجرات هم خواهند آمد، امید که آنصاحب مهربان بساعتیکه قرار داده متوجه مالوه شده فرستادهاے ملدار انیست و نابود گردانند، و از تاریخے که بجهت برآمدن از برهان پور مقرر گردد آگاه سازند که درهماں تاریخ مخلص نیز از راه مورآسه و مندسور که بهترین طرق است روانه اجین گردد، اگر چنانچه برافواه مذکور میشود فوجے از مخالف اراده آمدن داشته باشد او را بعنایت الٰهی از پیش برداشته بمالوه میرسد، ازیں راه که نزدیک است آنصاحب تا رسیدن بکنار نربده مخلص هم بنواحی اجین خواهد رسید،

وانچه از احوال دربار قلمی فرموده بودند معلوم شد، امیدوار است که بتائید الٰهی و امداد آں صاحب مهربان انتظام ایں امور بوجه احسن کشیده شود، هر چه عوض دارد گله ندارد، اما از شکر عنایت و مخلص نوازیهاے آں مشفق مهربان که دریں ایام درباره ایں مخلص راست درست واقع میشود قاصر است، الله تعالی سالهاے بسیار سلامت دارد، (از قلمی تاریخ صدر رسنه الیه،)

(و)

بنام امراء و ملازمان شاہجہاں بادشاہ

(۱) عمدة الملک جعفر خاں

۱/۲۵۵

جعفر خاں بالقابہ بعنایتِ ما مستظہر و مستبشر بودہ بداند کہ نہ ماہ شدہ کہ عرائض آں عمدة الملک نرسیدہ واین معنی خلافِ متوقع است، چوں بندگانِ حضرت پیر و مرشد حقیقی آں خانِ عظیم الشان را حکم جہاں مطاع مقدس فرمودہ بودند کہ حسب الحکم اقدس و اعلیٰ مطالب و مدعیات را بایں جانب می نوشتہ باشند بایستے دریں مدت سپے ہم نوشتجات میفرستادند، اگر بجہتِ بعضے امور کہ بوقوع آمدہ ننوشتہ اند حقیقتِ معاملہ چنین است کہ ما ہماں بندہ سراپا اخلاص و مرید ہمگی اطاعت و ضراعت ایم، در طریقۂ قدیمِ خود کہ ارادت و مرشد پرستی، و فرمانبرداری است ثابت و مستقیم بودہ، سوائے بندگی و پرستاری و رضاجوئی حضرت پیر و مرشد حقیقی امرے دیگر پیشِ نہاد خاطرِ اخلاص سرشت، ہرگز نداشتیم و نداریم و نخواہیم داشت، از آنجا کہ آدمی مرکب از سہو و نسیان است، بمقتضائے خبرِ وحشت اثر مصدرِ تقصیرات و جرائم شدہ در پیش ارادت و عقیدت خویش خجل و از صفحِ کرمِ حضرتِ ظل الٰہی عفو خواہیم،

چوں از واد لبھائی جیو در ایامِ عارضۂ مزاج مقدس ادائے چندے کہ ہمہ مخالفِ سنّتِ سنیہ و طریقۂ مرضیۂ حضرتِ اعلیٰ بود، بوقوع آمدہ، راہ نوشتجاتِ وکلا و آمد و رفتِ اخبارِ دربار جہاں مدار مطلق مسدود گشتہ، عالم شورشِ فراواں پذیرفت، و با برادراں خصوصًا با ماسلوکے کہ با وجود ذاتِ مقدس مبارک

امکان نداشت پیش گرفتہ نگذاشتہ کہ عرائض ما کہ بہم بدرگاہِ آسماں جاہ فرستادہ بودیم بنظرِ اشرفِ انورِ اقدس اعلیٰ درآید، بجہتِ دفعِ مظنہا کہ بسببِ قربِ بندر و دریا دادا بھائی را بہم رسیدہ خاطر نشین ایستادہاے بارگاہِ خلافت اعلیٰ و سائر اہلِ عالم نمودہ بودند، بعضے چیزہا بفعل آمد، بعد از تحقیق و تفتیش بسیارے کہ حقیقتِ حال بظہور پیوست، خواستیم کہ جبینِ ارادت بر آستانِ قدسی نشان کہ کعبۂ مریدان است، سودہ خود را از آلودگیہاے گناہان پاک سازیم و از رہگذرِ کمیِ آب راہِ جالور و اجمیر گذاشتہ از راہِ مالوہ احرامِ درگاہِ مقدس بستہ نزدیک باوجین رسیدیم، درآں نواحی با برادرِ والا قدر بھائی اورنگ زیب بہادر کہ عازمِ دریافتِ کورنشِ حضورِ اقدس معلیٰ اند اتفاقِ ملاقات دست داد، و با تفاق بارادۂ عتبہ بوسیِ درگاہِ سلاطین پناہ روانہ گشتہ، امیدواریم کہ عنقریب آن سعادتِ عظمیٰ روزی شود، و دیدنِ آں جمدۃ الملکی نیز دست بہم دہد، ہرچہ باید، بالمشافہ گفتہ خواہد شد،

چوں دریں وقت کہ بایستے، عرائضِ ما بدرگاہِ والا برسد، اہلِ دربار نگذاشتند، کہ بنظرِ مقدس درآید، الحال خود دروے آں نماندہ بنا یۂ اظہارِ حقیقتِ حالِ خود را ضرور دانستہ بآں جمدۃ الملکی نوشتہ شد، ع

کرم اوست عذر خواہِ ہمہ[۱]

[۱] اس کے بعد مندرجہ ذیل عبارت ہے، جو شاید خواجہ شہباز یا مرشد پرست خاں کے نام کے خط کی تکرار ہے کہ دہی سورت کو فتح کرنے کے لیے بھیجے گئے تھے،

بست و نہم شہرِ صفر بہ اکبرآباد داخل خواہد شد و فوجِ بھائی شاہ شجاع ہم بہ پٹنہ رسیدہ امید کہ آں فدوی ایں قلعہ را مفتوح ساختہ بحضور برسد کہ دیگر کارہا در پیش است آں ملحدِ بیدین ہنگیر را از بھائی شجاع و برادر از بھائی اورنگ زیب و جاگیرہاے ما را از مالوہ تغیر کردہ خود گرفتہ مایۂ ادبارِ خود را فراہم می آورد، و در فکرِ فرستادنِ افواج آں جانب پٹنہ و دکن و احمدآباد است،

۲/۲۵۶

مستشار الدولۃ الکبریٰ، موتمن السلطنۃ العظمیٰ زبدۂ امرائے رفیع الشان، عمدۂ خوانینِ بلند مکان، موردِ مراحمِ بے پایان، مہبطِ الطافِ فراوان، خانِ عظیم الشان، جمدۃ الملکی جعفر خاں بعنایات و توجہاتِ ما مستبشر بودہ بدانند، عریضہ کہ حسب الحکم جہاں مطاعِ اعلیٰ نگارش یافتہ بود، مصحوبِ جلودار رسید، مضامینِ آں سمت وضوح گرفت، و بر قدسی احکام اطلاع حاصل گشت،

پوشیدہ نماند کہ حقوقِ نعمت و تربیتِ اعلیٰ حضرت بر ذمۂ مریداں چنانچہ بر زبانِ الہام بیانِ پیر دستگیر گذشتہ افزوں تر از آنست کہ از عہدۂ شکرِ ہزار یک آں بیروں تواند آمد، و کدام بے سعادت خواہد بود کہ چشم از الطاف و مراحمِ بے پایانِ قبلہ و کعبۂ حقیقی و خدائے مجازی پوشیدہ عارِ عصیان و کفران اختیار کند و خطا از صواب باز نشناختہ رضائے خاطرِ ملکوت ناظر نجوید، و راہِ عدوان بپوید، بسببِ ظہورِ ذلاتے کہ از روئے اضطرار بعد اشتہارِ سوانح وحشت آثار و عدم اخبارِ واقعی از دربارِ جہاں مدار و آشکارا گردیدنِ بے التفاتی و نامہربانیِ برادرِ بزرگوار کہ تغیرِ صوبہ گجرات و تعینِ مہاراجہ جسونت سنگھ با خلاصۂ افواج از نتائجِ آنست بوقوع آمدہ بود، قبل ازیں بدرگاہِ جہاں پناہ عرضداشت نمودہ امیدوار بودیم کہ چوں ایزد تعالیٰ و تقدس بطابعِ مریداں و بندگان ذاتِ مقدسِ اعلیحضرت را صحت کامل و شفائے عاجل بخشیدہ، شاید صورتِ نیرنگ سازئی دادا بھائی جیو کہ نقشِ برادراں را در آئینۂ خیال نمی تواند دید، و دریں مدت چہا نکردہ اند، و نمی کنند در مرأتِ ضمیرِ منیر پرتو انداختہ، ایں دو مریدانِ بیکس را کہ جز عنایت و مرحمتِ آنحضرت پناہے ندارند از شرِ ایشاں صیانت نمایند و ولایتے وجاگیرے بمحض تفضل عطا فرمودہ اند، بحال داشتہ افواج را از تعرض و مزاحمت مانع آیند، لیکن از آنجا کہ جوابِ صادر

بقیہ حاشیہ ص۳۷۷) انشاء اللہ تعالیٰ بکرمِ الٰہی و بتوجہاتِ حضرت رسالت پناہ ذاتش عنقریب مخذول و منکوب گشتہ بجہنم واصل خواہند شد، عنایت خاص الخاص ما را بخود زیادہ از حد و عدد دانند،

نشد واسبابِ وحشت روز بروز آمادہ تر گشتہ استماعِ سرگذشت بیک برادر وانچہ درآں طرف از مکرد تزویر وغیرہ سانح شدہ حیرت برحیرت افزود. ولاجرم حفظِ نفس و پاسِ عرض وناموس راکہ عقلاً وشرعاً واجب است لازم دانستہ وچارۂ کار خود را دراکِ سعادت ملازمت والا منحصر انگاشتہ درحوالی چین بباد شاہزادۂ جہانیاں کہ ایشاں نیز بقصدِ دریافتِ ایں عطیۂ عظمیٰ باں مرز وبوم رسیدہ بودند ملحق شدیم، تا باتفاق آں مشفق مہربان کہ ہمگی ہمت ایشاں بردولتخواہی ورضاجوئی پیرومرشدِ حقیقی مصروف است باستلامِ آستانِ خلافت سرفرازی یافتہ جبینِ انکسار بزمینِ اعتذار بسائیم وعذرِ تقصیراتِ کردۂ ناکردہ درخدمتِ مرشدِ خطابخش پوزش پذیر کہ مرید نوازی وبندہ پروری از شیمِ مرضیۂ آنحضرت است نمائیم وبرداناے سرائر ضمائر آشکار است کہ مقصود مطمحِ نظر جزایں نیست وحاشا کہ اندیشۂ خلافت مرضی مقدس پیرامنِ متخیلۂ مریدانِ صافی طویت بگذرد،

چوں خاطر از مہربانیہاے دادا بھائی جیو، بہیچ وجہ اطمینان ندارد چہ یقین معلوم است کہ تا ممکن و مقدور باشد ترکِ شیوۂ جدال نخواہند نمود، اگر از میامنِ توجہاتِ اعلیحضرت کہ مرشد کامل وادب آموزِ عقل کل اند، خاطرِ متوحشِ ایں مرید جمع شود واز فیض زمین بوسیٔ اقدس کہ منتہاے امانی وامال است بہرہ مند وکامیاب گردیدہ بعد ازیں مطابق حکمِ گیتی مطاع بعمل خواہد آورد، رفاقتِ برادر مہرباں کہ شفقت ایشاں نسبت بایں جانب نہ امروزی است وصفاتے کہ بدیشاں منسوب داشتہ دست آویز تحذیر وتوہم ساختہ اند، وصف الحال دیگران است، واز ایشاں غیر آثارِ رافت وعاطفت بظہور نیامدہ چرا از دست دادہ شود، سلوکے کہ ہمہ وقت از جانبین بفعل می آمد اکنوں نیز معمول است ومراتبِ بزرگی وخوردی بہماں آئین مرعی ومنظور، الحمد للہ ایں مریدِ اعلیحضرت بیمن شاگردی وتربیت پیرو دستگیر سود واز زیان ودوست از دشمن باز میتواند شناخت واز ہیچ کس بازی نمی خورد،

آں عمدۃ الملک کہ رکن رکینِ ایں دولتِ ابد پیوند واز دولتخواہانِ بارگاہ خلافت اند درین

مراتب غور نموده کیفیت عجز و نیاز مندی وحقیقت ارادۂ ما را بعرضِ اشرف اقدس برسانند و بزبان صدق
واخلاص وخیراندیشی التماس کنند که "حکم رخصتِ ادراکِ ملازمتِ والا صادر شود، و دادا بھائی جیو را
معقول سازند که گردِ ستیز و پرخاش بے موقع نگردیده از مآلِ حالِ قتال وجدال غفلت نورزند، و در
بدنامی خود و مریدانِ صادق العقیدہ بیش ازیں نکوشند، وتہیۂ اسبابِ شماتتِ اعدا نپردازند تا آنچہ
مقصودِ مریدان است برعالمیان آشکار شدہ غبارِ آشوب فرونشنید، وآتشِ فتنہ بالا نگیرد"، وعنایت
بے غایت ما را در بارۂ خود بمرتبۂ اعلیٰ دانند،

ششم شہر رمضان المبارک (۱۰۶۸ھ) قلمی شد،

(۲)

شائستہ خاں المخاطب بخان جہاں

۱/۲۵۷

عمدۃ الملک خاں جہاں بالقابہ بخصوص عنایاتِ بے پایاں وبوفور توجہاتِ بیکرانِ
ما مسرور و مبتہج بودہ بدانند که چوں دریں قسم ہرج و مرج آں زبدۂ امرائے والاشاں در آنجا تنہا
واقع شدہ اند ویقین میدانم که میلانِ خاطر بآں طرف ندارند، از غایت توجہ وعنایتے که از قدیم نسبت
بآں خالوئے تمام اخلاص داریم، خاطرِ والا پیوستہ باخبارِ احوال متعلق میباشد، لہذا جلوداران را
فرستادہ شد، میباید احوالِ خود و سوانحِ آں دیار را چہ تواں نوشت، معروض دارند واگر ارادۂ باطنِ
خویش نیز ظاہر سازند، دور از اخلاص که متوقع است نخواہد بود، با ماکه کمال عنایت داشتہ بالطبع
خواہانِ خیریت وبہبودِ آں خان والا شانیم، اظہارِ ایں مقدمات خلافِ مصلحت نمی تواند بود وبموجبے
که سابق عرضداشت نمودہ بودند، بمتصدیانِ مالوہ حکم لازم الاتباع بصدور پیوست که یکہزار اسوار خوب
نگاہ دارند و نظر بآدم واسپ خوب داشتہ مقید بعلوفہائے .... نباشند وعنایات و توجہات جاے

مارا در بارهٔ خود بمرتبه اتم و وافی دانند،

۲
۲۵۸

عمدة الملک خان جہاں بعنایات توجہات والا مسرور و مستظہر بوده بدانند، آنچه از روے نوشتهٔ ہمشیرهٔ خود نوشته مصحوبِ قاصدان و جلوداراں فرستاده بودند معلوم شد، عقیدهٔ ما ہماں است که سابق مفصل قلمی شد اینہا ہمه ساختگی و فریب است بر عالمیان ظاہر و ہویداست که تا حضرت پیر و مرشد حقیقی بر سرِ ما سایه گستر بودند، باوجود کمال بے توجہی و بے عنایتی آنحضرت که نسبت بما داشتند برجادهٔ اطاعت و مرشد پرستی مستقیم بوده ہرگز مرتکبِ خلاف مرضیٔ آنحضرت نشدیم و برادر کلاں را نیز بزرگ و کلاں خود دانسته پیوسته در مقامِ اخلاص و فرمان پذیری بودیم، چنانچه در اوائل بیماریٔ حضرت بمقتضاے اخلاصِ قدیم مکرر عرضداشت ہا مشتمل بر حسنِ عقیدت و یک جہتی بخدمتِ ایشاں فرستاده کار و بار و اختیارِ خود را بایشاں سپردیم، و در برابرِ اظہارِ ایں مراتب، مہربانی که از آنجانب واقع شد ایں بود که جاگیر ہاے مالوه را که حضرت پیر و مرشد نظر بکم حاصلیہاے صوبهٔ گجرات بما مرحمت فرموده بودند تغیر کرده خود متصرف شدند، و تنخواهِ نقدی را که بر خزانهٔ سورت بود نیز منع کردند و قتیکه بدستورِ ہمیشه کسانِ ما جہت نقدی بسورت رفتند قلعه دار دروازه ہاے قلعه را کشیده در برابر توپ و تفنگ سر داد، ہمدریں اثنا نوشتهٔ پسرِ قلعدار که از در بار به پدرِ خود نوشته بود، بدستِ کسانِ ما در آمده و از آنجا ظاہر شد که حضرت پیر و مرشدِ جہانیاں را واقعهٔ ناگزیر پیش آمده، منعِ تنخواهِ نقدی از جانبِ برادرِ کلانست، چوں بجہت بندوبست ایں صوبه بر تمردِ و مفسد جمعیت زیادتی نگاه داشته شده بود و نقد مالوه از دست بر آمده بالضرور سورت و مضافاتِ آنرا در عوضِ جاگیر ہاے مالوه متصرف شدیم،

دیگر مہربانی که برادر کلاں در بارهٔ ما فرمودند ایں است که میخواہند ایں صوبه را از ما بگیرند و صوبهٔ برار که شاه بیگ خاں مفلوک در آنجا بوده است بما بدہند حاشا و کلا که ایں تجویز حضرت اعلی

باشد، ہر گاہ در ایام بے توجہی و کمال بے عنایتی آں قسم جاہا را نامزد بمانہ فرمودہ بودند، الحال چہ گنجایش دارد، بہر حال ما دریں ملک کہ عنایت فرمودہ حضرت اعلیٰ است نشستہ ایم، اگر ما را بحال خود بگذارند ما ہم با کسے کارے نداریم و اگر متعرض و مزاحم حال میشوند، در آں وقت ہر چہ از دست ما برآید خواہیم کرد، ہر گاہ حال ایں باشد و یقین ما چنانست مطلبے کہ خان عظیم الشان بموجب اند، چہ قسم صورت می بندد، انچہ ارادہ الٰہی است خواہد شد،

از قرار بتاریخ ششم صفر ۳۱ سنہ (۱۰۶۸ھ / ۱۶۵۸ء)

(۳)

راجہ جسونت سنگھ

۱/۲۵۹

دوست حقیقی مخلص خاص یکرنگ من مہاراجہ جسونت سنگھ بعنایات بے غایات مسرور و مبتہج بودہ بدانند کہ بمقتضاے عہد و قول کہ درمیان ما و آں مہاراجہ بدست معتمد مزاجداں خواجہ شہباز بموجب نوشتہ ہم کہ از و گرفتہ بودند در خاطر خواہد بود، مقرر گشتہ یقین حاصل است کہ دریں وقت شریک و رفیق ما خواہند بود و باں عہد وفا خواہند کرد، بلکہ بہمیں ارادہ بہر بہانہ خود را از دربیروں کشیدہ باین حدود آمدہ اند کہ پیش ما بیایند، می باید بسبب آں و ارادہ خاطر خود از قرار واقع عرضداشت نمایند تا درخور آں بعمل درآید، اگر خود را از ما و ما را از خود دانستہ بجہت وفا و عہد معہودی آمدہ اند، مبارک است بیایند کہ شریک دولت ما ہستند و خواہند بود، و اگر بگفتار اہل دربار بارادہ دیگر آمدہ اند آنچناں بنویسند کہ مطابق آں فکر کردہ شود، بہر حال ما ہر سہ برادر متفق و یکدل گشتہ با جمیع اہل دربار بکرو کردہ مستعد و طیار یم بر ارادہ و اندازی کہ داشتہ باشند در خور آں پیش آمدہ سلوک را موافق ہماں خواہیم کرد، و عنایت ما را نسبت بخود بسیار دانند،

۲/۲۶۰

معلوم دوست حقیقی مخلص راست و درست تحقیقی راجه جسونت سنگه بوده باشد که قبل ازیں
فرمانِ عالی شان صادر شده بود، تا حال جواب نفرستادند یقین که نرسیده باشد بر حال اوّل مقرر
نموده بودیم که از راهِ اوجین بفتح و فیروزی متوجه اکبرآباد شویم، چو آں مهاراجه بآنجا آمدند دستهای
قدیم برهم بخورد و فسخ آں عزیمت نموده براه جالور و اجمیر عازمِ مطلب گشته ایم درانچه صلاحِ دولت
دانند بمقتضاے اخلاص قدیم عرضداشت نمایند که مطابقِ آں بعمل آید و در فکرِ ایں باشند که بندگان
حضرت اعلیٰ در قیدِ حیات اند که ایں شهرتها محض بجهت فریب و دغاے مابرادران است می باید
بزودی از زود جواب معروض دارند و عنایات بے غایت مارا درباره خود بیش از بیش دانسته
مارا از خود و خود را از ما دانند که عهد و قول همان است که درمیانِ ما و شما مقرر و موکد گردیده،

بتاریخ سیوم شهر جمادی الاخریٰ ایں فرمانِ عالیشان جهانمطاع قلمی شد،

(۴)
مخلص خان

۱/۲۶۱

مخلص خاں خیراندیش، وفاکیش تمام اخلاص خاں عظیم الشانِ من بعافیت باشند از عنایات
باطنیٔ خود که درباره آں مخلص یکرنگ داریم چه نویسیم که اظهارِ آں دریں وقت مناسب نیست بهر حال
نمی دانیم که درچه فکراند و از هر سه طرف میلانِ خاطر بکدام طرف بیشتر است چوں مارا اصلاً جدائی
نیست هر جا که باشند درحقیقت رفیقِ ما خواهند بود، ماخود جمعیت آراسته و سامان شایسته که دریں سه
سال دریں ملک نشسته فراهم آورده ایم، مستعد و آماده ایم، اگر میل رفاقت ما دارند بسم الله بما برسید
یا ما بشما، هرچه مصلحت دانند بنویسند که بعمل آید، بعد از حصول مطلب عظمی انشاءالله العزیز الکریم تزیک،

غالب دولت ماآں خلاصۂ امرائے رفیع القدر خواہند بود، از آنجا کہ دریں ہنگام راہہا چناں است
کہ میدانند تبرکات فرستادہ نشد عنایات و توجہات ما ز آں بیش است کہ بشرح و بیان درآید،
دہم شہر صفر سنہ ۳۱ (۱۰۶۸ھ / ۱۶۵۸ء) قلمی شد،

(۵)

افتخار خاں

۲۶۲/۱

افتخار خاں بداند کہ بموجب عہد ارادت و بندگی کہ ہنگامِ رفتنِ رایاتِ ظفر آیات بشاہجہان آباد مابین اکبر آباد، و متھرا، در خدمتِ سراسر سعادتِ اقدسِ ما بستہ بود ثابت و مستقیم بودہ خود را از ما داند و بمقتضائے قرار دادِ خود کہ در ایامِ فتور ہر جا کہ مواکبِ معلّی مقدس باشد خود را برساند عمل نمودہ بادراکِ سعادتِ کورنشِ والا شتابد کہ باعثِ انواعِ ترقی و کلانئ آں خانِ سعادت نشان خواہد بود،

از انجا کہ ما ہر سہ برادر باہم متفق و یکدل و یکرو گشتہ ہمتِ حصول مطلب عالی بستہ ایم، و دریں ضمن مقصدِ اصلی رواجِ دینِ محمدیست یقین حاصل کہ فتح و ظفر نصیب اولیائے دولتِ ماست، وقت دریافتِ شرفِ حضورِ پرنور ہمین است کہ اردوے ظفر قرین نزدیک رسیدہ و عنایت ما را در بارۂ خود بمرتبۂ اعلیٰ شناسد،

(۶)

نصیری خاں

۲۶۳/۱

امارت و ایالت پناہ، موردِ مراحم نمایاں نصیری خاں بداند کہ بمقتضائے عہد و قول کہ در

خدمتِ اولیاے دولتِ قاہرہ بستہ بود۔ قبل ازیں مکرر فرامینِ مطاعہ صادر شدہ کہ می باید در یوقت ایفاے آں نمودہ بخدمت سراسر سعادتِ اقدس برسد کہ بشمولِ مراحم و نوازشِ بادشاہانہ خواہد گردید جوابے نرسیدہ یقین کہ فرامین نرسیدہ خواہد بود،

دریں ولا از شیخ محمد امین ظاہر شد کہ آنخانِ سعادت نشان بہ طریقۂ معہود خود مستقیم بودہ ارادۂ بندگی درگاہ آسماں جاہ دارند، لیکن ازآنجا کہ چوں از خدمت صاحبِ والاقدر بھائی جیو بے رخصت آمدہ متوہم است و بے اطمینانِ خاطر ازاں طرف نمیتواند آمد، بنابراں از خدمتِ بھائی جیو تقصیراتِ آں خانِ سعادت نشان را بخشانیدہ دعہد گرفتہ شد کہ از کردہاے او را اصلاً بخاطر نیاوردہ آنچہ لازمۂ عنایت و بندہ نوازی است بفعل آورند، می باید ہم از طرفِ عنایتِ ما و ہم از طرف بھائی جیو من جمیع الوجوہ، مطمئن و مجموع خاطر بودہ بمجرد ورودِ ایں فرمانِ عالیشان، عازمِ ملازمتِ فیض خاصیت مقدس گردد، کہ بعنایت و نوازشِ بے کراں سرفرازی یافتہ بمنصبِ عمدہ و جاگیرہاے قدیم سربلند خواہد گردید،

بست و پنجم شہر رجب سنہ احد (۱۰۶۸ھ / ۱۶۵۸ء)

(۷)

یکے از امرا

۱/۲۶۴

حکمِ لازم الاتباع واجب الاذعانِ الاموکد بعہد قولِ خدا و رسولِ خدا صادر میشود کہ "فلاں" بعدازاں کہ خدماتِ عمدہ کہ تعہد نمودہ از قرار واقع کہ بتقدیم رسانند و حقِ اخلاص و لازمۂ فدویت و دولتخواہی را چنانچہ بایدُ خدمت لازم السعادت ثابت و محقق گردانند در ہر باب ہرچہ التماس نمایند درجۂ پذیرائی یافتہ بانواعِ عنایت و اصنافِ رعایت دیگر کہ دریں مدت نسبت باں امارت پناہ

واقع شدہ باشد، ممتاز و سرفراز فرمائیم و پیوستہ آں حکم والا راز زینتِ استمرار و دوامِ استقلال بخشیدہ بخلاف آں عمل نمائیم، لہذا بہ پنجۂ خاصِ مبارک مزین محلی ساختہ شدہ، بتاریخ ہفدہم جمادی الاخری سنہ ۳۱ (۱۰۶۸ھ / ۱۶۵۸ء)

(ف)

بنام ملازمانِ خود؛

(۱)

خواجہ شہباز

۱/۲۶۵

مخلص شجاعت نشان فدوی خاص مزاجدان خواجہ شہباز بعنایت بادشاہانہ سربلند بودہ بداند، کہ چوں تقدیر حضرت ایزد سبحانہٗ و تعالیٰ چنیں بود، کہ بزودی جلوس میمنت مانوس ما بعرصہ ظہور آمدہ خلائق مرفہ و آسودہ شوند منجمان بعرض رسانیدند، کہ اتفاق جمیع اہل نجوم باین است، کہ روز مبارک جمعہ کہ روز عید حضرت رسالت پناہ صلوات اللہ علیہ وسلم است و ببرکت ایں روز عید حضرت رسالت مبارک اہل سما و ارض جشنہا کردہ بہ "عید محمدی" ملقب ساختہ اند، یازدہ گھری روز برآمدہ باید کہ پایۂ تخت دولت و فتح بمبارکی بگذارند، کہ ایں چنیں ساعت بسالہا بدست نمی آید، بنابراں تقولِ کلام الٰہی نمودہ بعد از حکم ورروز مبارک جمعہ یازدہ گھری روز برآمدہ کہ روز سالگرہ مبارک ہم ہماں بود، بہ تختِ دولت و سعادت بمبارکی و فیروزی نشستیم و شکر رحیمِ الٰہی را بجا آوردہ عالمے را مستبشر و مسرور ساختیم اللہ تعالیٰ بتوجہ حضرت ایں جلوس مبارک را و بر فرزندانِ ما و بہ بندہاے ما و تمام عالمیاں مبارک و میمون گرداناد، و بحرمتِ النبی و آلہ الامجاد، دریں جشن مبارک بنابر بعض مصلحتہا و بجہت خبر رسیدن احوالِ برادران مشفق در آرامگاہ و ایں جلوس واقع شدہ چندیں از معتمدان قدیمی الحکم باریافتن آں مجلس خاص شد

بعد ازاں بخاص و عام آمدیم و بندہ ہا را بعنایت منصبہا سرفراز ساختیم، جاے آں فدوی بسیار پیدا بود، امّا ازآنجا کہ عنایت خاص بہ آں مخلص یکرنگ داریم، او را در خدمت اقدس اشرف حاضر تصور فرمودہ آں فدوی را بہ منصب سہ ہزاری ذات و دو ہزار سوار سربلند ساختیم مبارک باشد، انشاءاللہ تعالیٰ ما بار دیگر بانواعِ مراحم و اقسامِ عنایت ممتاز خواہیم فرمود، و سرو پاے خاصہ ایں جشن والا و اجہت آں سعادت نشان فرستادہ شد، انشاءاللہ تعالیٰ بزودی مظفر و منصور بملازمت والا مشرف شدہ در جشن کلاں و جگر گہ بر علانیہ خواہد شد، و خطبہ و سکہ بنام مبارک اقدس ما خواندہ و زدہ خواہد شد، آں فدوی سرخ رو، حاضر باشد، انشاءاللہ العزیز جز ایں جشن مبارک را بسیادت و نقابت پناہ مخلص خاص با اخلاص میر ابوالقاسم رسانیدہ از دیگراں مخفی دارد، و بجہت میر سر و پائے خاصہ فرستادہ، بمنصب دو ہزار و پانصدی ذات و ہزار سوار سرافراز ساختہ باز بدیگر مراحم ہم ممتاز خواہیم ساخت، ایں عنایت بمیرہم مبارک باشد، بست و دوم شہر صفر ۱۰۶۸ھ، (۱۶۵۸ء)

۲/۲۶۶

مخلص شجاعت نشان فدوئی مزاجدان خاص خواجہ شہباز بعنایت بادشاہانہ ما مفتخر بودہ بداند، کہ امروز روز شنبہ نہم شہر ربیع الاوّل است، یک پہر و یک گھری روز برآمدہ در خاص و عام بدولت و سعادت بر تختِ دولت بہ مبارکی نشستہ و خطبہ و سکہ بنام نامی مبارک ما مشرف شد، اللہ تعالیٰ بتوجہات حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم و آلہٖ ایں جلوس میمنت لزوم را بر ما و فرزندانِ ما و بندگانِ ما مبارک گرداند، دریں جشن عظیم الشان کہ چشم روزگار ندیدہ جمیع بندہ ہا را بقدرِ مراتب و حالت بانواعِ عنایت سرافراز ساختیم، و آں فدوئی خود را در آں مجلسِ عظمیٰ بسیار یاد فرمودیم، علم و نقارہ بجہت آں مخلص جدا نمودہ می خواستیم، کہ با ہر خطابے کہ اختیار بکنند، در فرمان عالیشان مندرج نمودہ مرحمت فرمائیم، چوں نوشتۂ او رسید، کہ بعد از فتح و ملازمت بایں عنایت سربلند سازند بموجب

التماس آں فدوی درساحت سعد خانی وعلم ونقارہ عنایت نمودہ پیش خود نگاہداشتہ ایم، اگر بگوئید الحال بفرستیم، والا روزے کہ انشاء اللہ تعالیٰ مظفر و منصور بملازمت خواہد نمود، عنایت فرمائیم، ہر قسم معروض میدارد، بدرجۂ قبول خواہم رسید، وسروپائے خاصہ ایں جشن مبارک را بدست حاضر جلو بجہت آں فدوی فرستادہ شد، اگرچہ آں مخلص را حاجت بتاکید نیست اما چوں خواہان آمدن او در خدمت اشرف ایم تاکید میفرمائیم، کہ بزودی قلعہ را مفتوح سازد، وحقیقت قلعہ ومورچالہا را مفصل زبانی عاضر جلو گفتہ بفرستد کہ معلوم شود، کہ تاکے ایں قلعہ تصرف خواہد درآمد، باید کہ بمجرد رسیدن ایں فرمان شادیانہ بادشاہی را بآواز بلند بنوازد، وخطبۂ کہ درینجا خواندہ شدہ ونقلش را پیش آں فدوی فرستادہ شد، درمساجد بگوید کہ بخوانند وتمام عالم را بایں نوید سرافراز سازد وعنایت اشرف را بخود درمرتبۂ کمال داند، شب دہم نوشتہ شد (ربیع الاول ۱۰۶۸ھ /۱۶۵۷ء)

(۹)

مرشد پرست خاں

۱/۲۶۷

مرید شجاعت نشان مخلص مزاجداں مرشد پرست خاں فتح جنگ بعنایت بادشاہانہ ما سربلند بودہ بداند کہ نامہ بھائی اورنگ زیب کہ دریں ولا آمدہ بود نقل آں را بایں فرمان الانشان فرستادہ شد، حقیقت معلوم آں فدوی خواہد گشت، بلکہ شنیدہ میشود کہ آں ملحد بے دولت قاسم خاں و دلاور خاں پسر بہادر خاں و روپ سنگھ راتھور و سید مظفر و سید نجابت پسران شجاعت خاں را با جمعے کثیرے مقرر کردہ روانۂ ایں طرف نماید، وچشم دوست و دشمن نگران فتح سورت است کہ بہ سند گہبندہاے فدوی ما می توانند گرفت یا نہ نمی دانیم آں مخلص درچہ کار است وچہ فکر کردہ کہ ہیچ خبر واقعی نویسد، کہ آں قلعہ را میتواند گرفت یا نہ، وچہ قسم خواہد گرفت، ہر نقبے کہ کرد، خود آں قلعدار

بدبخت خبردار شده باطل کرد، و مارا کارهاے عمده درپیش است و آمدهٔ ایں معامله چه خواهد شد،

بالفعل خود صفدر خاں را با چهار هزار سوار فرد رخصت می کنم که در سرحد رفته، بنشیند، و زمینداران آں نواحی را استمال ساخته از خود بکنند، بلکه قابو یافته تنبیه قرار واقعی زمیندار ملعون سروهی را که بے اعتدالی او از حد گذشته کرده، و او را از ملکش زده بدر کنند، و از سرحد و آمدن غنیم خبردار باشد، انشاء الله در اوائل ماه ربیع الثانی ماهم پیش خانه بآنطرف برآورده می خواهیم، بعزم شکار برآئیم، گاهبه و غیره اکثر زمینداران بسعادت بندگی رسید، و چندے که مانده اند هم پے درپے می آیند و بانواع عنایت سرافراز میشوند،

علی قلی خاں را فرستادیم، که رفته قلعه جانپانیر را بجهت بودن بسائی هاے مردم ملاحظه کرده انچه دریں وقت تواند کرد، کرده بحضور بیاید،

زمیندار جام تا حال نیامده، بسلطان نیاز خاں و تهور خاں حکم شده که شهرت تنبیه او را داده باره آں طرف او حرکت بکنند که ملاحظه کرده بحضور بیاید، ازیں قسم مقدمات خود الحمد لله همه خوب شده، سرانجام مقهور کردن لشکر ملحد بعنایت الهی شده و میشود، انچه نگرانی تمام است و خاطر متفکر است از معامله فتح سورت است که بهیچ وجه خبر خوش قرار واقعی از آں سمت نمیرسد، توپهاے که از جوناگده، امانت خاں فرستاده می بایست که حال بسورت رسیده بود، نمی دانیم در راه چه واقع شده که تا حال نرسید، بغیر اینکه هر نقبے که رسیده باشد آنرا پرانیده یورش بکنند و قلعه را فتح نمایند، چندے را که اجل موعوده شده باشد سعادت آنها که بکار صاحب و قبله خود آمده سرخ روئی دنیا و آخرت بهم رسانیده باشند،

دیگر آں فدوی دانند قضیهٔ زمین بر سر زمین کارے باید کرد که قلعه مفتوح شود و خاطر ازیں نگرانی برآید، پنج شش توپ کلاں از جوناگده روانه شده یقین که رسیده باشد آنها را یکی بقلعه بانداز زد

امید کلی است که دیوارِ قلعه منہدم گشتہ راہِ یورش پیدا خواہد شد، امید داریم کہ اللہ تعالیٰ شرم بہ بست برزر
کردن مارانگاہ داشتہ فتح و نصرت آں فدوی کند،

شبِ سہ شنبہ بست و ششم ربیع الاوّل تحریر یافت،

بشرح دستخط خاص، سپاہ پناہ مخلص خاں سید مصطفیٰ بعنایاتِ شرف سربلند بادشدہ
باید کہ بوجہے کہ دریں فرمان حکم شدہ بعمل آورد،

۲/۲۶۸

مرید خاص شجاعت نشان مخلص فدوی مزاج وان یکرنگ مرشد پرستخاں فتح جنگ
بعنایاتِ بادشاہانہ ناممتاز بودہ بداند، کہ عرضداشتِ مبارکبادِ فتحِ سورت باکلیدآں قلعہ کہ فرستادہ
بود دیکپہر از روز شنبہ سیوم شہر ربیع الاوّل برآمدہ در خاص و عام بنظر اشرف گذشت، بدست مبارکبا
گرفتہ شکرِ عنایتِ الٰہی بجاآوردہ شادیانۂ فتح نواختہ شد و آفریں و تحسین و مرحمت باو از حد بیش انعمہ
مریدانِ شجاعت نشان را دادیم للہ الحمد کہ سرخروئی دنیا و آخرت گشتہ اوّل خدمتے کہ در ابتدائے
دولتِ خداداد و جلوس مبارکِ ما کسے کہ کرد آں فدوئی مرشد پرست جانباز بود، انشاء اللہ تعالیٰ
در خورِ ایں خدمات و جانسپاریہا بمراتب بلند و مدارج ارجمند روز بروز رسیدہ نتایج ایں نیکو خدمتہا
پیوستہ شاملِ حالِ آں فدوی خواہد بود، امید داریم کہ ہمیشہ فتوحاتِ عظیم نصیبِ آں فدوی
می شدہ باشد، از روے عنایات تمام دیتمناً جمدھر خاصہ مینہ کاری باپھول کتارہ کہ دریں روز مبارک
در کمر اشرف بود مصحوبِ محمد مراد حاملِ ایں فرمان بجہت آں فدوی عنایت نمودہ فرستادہ شد
دیگر عنایت در روز ملازمت بفعل خواہد آمد،

انچہ از برآمدنِ قلعہ دار و آمدنِ او پیش آن فدوی و خرچی و باربردار دادہ رخصت دادن
نوشتہ بود، معلوم شد کہ قولِ جاں بخشی دادن و خرچی و غیرہ سرانجام او کردن خوب بود مستحسن

افتاد، اما رخصت بے آنکہ بملازمت اشرف بیارد، بدنماست قولِ شما قولِ ماست، ہرگاہ مثل آں عمدہ قولِ جاں بخشی کہ در معنی قولِ مبارکِ ماست دادہ باشد، دیگر چہ گنجائش دارد کہ قلعہ دار ایں ہمہ بخاطر بیارد و ایں راہم قول دادیم، کہ بعد از ملازمت بدو سہ روز بہر طرف کہ خواہد و راہ کہ داند برود، بدرقہ ہمراہ دادہ بسلامت مرخص می سازیم بیقین کہ تا رسیدنِ ایں فرمان بجائے نرفتہ باشد، مرد معقولے را فرستادہ او را دلاسا نمودہ ہمراہ بیارد کہ در باب او انچہ آں فدوی التماس خواہد نمود بعمل خواہیم آورد، و اگر آں فدوی او را قول ایں دادہ باشد کہ ترا از ہمیں راہ رخصت خواہم کرد، پس مارا باو کارہائے عمدہ باید نمود قولِ او قولِ ماست، خیر ہم چنیں باشد بجہنم برود، اما آں بے شعور را باید فہمانید کہ آں راہ را خود بھائی اور نگ زیب دارند، ترا خواہند گذاشت کہ بروی ؟ بہر حال اگر ہمراہِ خود آں قلعہ دار را می آورد، خوب بود، دیگر او داند،

للہ الحمد کہ قلعہ خرد بعنایتِ الٰہی بضربِ شمشیر گرفت، دیگر چوں ملک و قلعہ نوی بتصرف در آمد، و ہمسایہ خوبی ندارد باید کہ خزانۂ ایلچی روم و توپہائے را با جمعیت خوب با اسپاں وغیرہ روانۂ حضور سازد، و خود آں قدر کہ ضرور داند، و خاطر خوب جمع شود در آنجا بودہ روانۂ ملازمت والا شود کہ تا حال خود خاطر جمع از ہمہ طرفہا است و بجزم الٰہی آں ملحد را یا دری نشدہ کہ فوجے را کہ بایں سمت تواند فرستاد، میباید کہ از ہمہ جہت چنانچہ مکرر نوشتہ خاطرِ خود را بتانی جمع نمودہ روانۂ ملازمت والا شود،

آں اسپاں را کہ بکار ما نمی آید، خوب کرد کہ پس گفت کہ بجہت صاحب خود ابتیاع نماید، در باب توپہائے جونا گدہ بموجبے کہ نوشتہ بود مردماں سربراہ باگاو اں وغیرہ سرانجام نمودہ فرستادیم، باید کہ توپہا را زود روانہ نماید، توپ خورد (خرد ؟) بجہت جنگ صفی اقلاً صد دو صد خود بیارد کہ بسیار بکار خواہد آمد، بشرطیکہ از توپہائے قلعہ دست نہ کند، قلعہ را استحکامے خوب بدہد،

وعنایت اشرف را بخود در مرتبۂ کمال داند،

آخر روز شنبه تحریر یافت،

دیگر آں فدوی معلوم بوده باشد که متعاقب ایں فرمانِ یکی از بندہاے بابعضی سوغات ونامہ مشتمل بر خبر جلوس مبارک وفتح سورت پیش حضرت شاه بولایت میفرستیم، باید بزودی یک دو فرنگی، خوب تیار کرده نگاه دارد، وہمیں کہ ایں کس رسد بلا تاخیر باید کہ بجہاز نشستہ روانہ شود، دریں باب تاکید تمام داند وبامینا تاکید سرکار بکند،

۳
۲۶۹

مرید شجاعت نشان مخلص فدوی مزاجدانِ یکرنگ مرشد پرست خاں فتح جنگ بعنایات بادشاہانہ امیدوار بوده بداند که دریں ولا متواتر ومتوالی خبر رسید کہ آں ملحدِ بے دین بتاریخ بست سیوم شہر ربیع الاوّل وفوج عمده روانہ نموده یکے بسرداری راجہ جسونت سنگھ بطرف اوجین پیش راہ بھائی اورنگ زیب ودیگر فوج بسرداری مہابت خاں وقاسم خاں وغیره از راهِ اجمیر باحمدآباد غرض بسیار خوب واقع شد، نقل خطِ بھائی اورنگ زیب فرستاده شد، انشاء اللہ تعالیٰ بتوجہات حضرت رسالت پناہی عنقریب لشکرِ آں کافرِ ظالم نیست ونابود خواہد شد، الحال وقت توقف آں فدوی نیست بمجرد ورودِ ایں فرمان کوچ بر کوچ روانہ شده بست وچہارم بملازمت اشرف برسد وساعت چہارم جمادی الاوّل را اختیار نکند که دور است ہمیں کہ آں فدوی ملازمت نموده بعزم درست باہم بساعتِ سعد روانہ میشویم، بست ویکروز شده کہ از اکبرآباد لشکر آمده، ودیگر زیاده ازیں بودن در شہر لائق نیست، توپ وغیره مصالحِ جنگ انچہ مناسب داند با خود بیارد، وسید پیر را ہم پیش خود بطلبد کہ الحال وقت متفرق ساختن لشکر نیست، باتفاق باید فوجِ غنیم ملحد را بر داشت، باید کہ بسرعت تمام بیاید ودریں باب تاکید تمام داند،

روز شنبہ چہاردہم (ربیع الثانی ۱۰۶۸ھ) (جنوری ۱۶۵۸ء) تحریر یافت،

دیگر حکم میفرمائیم کہ ہمہ کارہا بجہت کمئ زر معطل است باید کہ خزانہ بسرعت ہرچہ تمامتر مصحوب بدیع بحضورِ انور بفرستد، اگر ہمہ نتواند زود فرستاد، پنج شش لکھ روپیہ بر شترہا بار کردہ بزودی زود بفرستد کہ زر کم ماندہ، ہرچند کارہا زود بشود، بہتر است،

(ح)

منفرقات

(۱) سید جعفر صاحب سجادہ گجرات

۱/۲۷۰

سیادت و نقابت پناہ، حقائق و معارف آگاہ، سلالۂ خاندانِ مشائخ عظام، سید عزیز القدر ذوالاحترام، سید جعفر بعنایتِ توجہاتِ بادشاہانہ مخصوص بودہ بداند کہ بست و یکم رجب المرجب در دیالپور با برادرِ والاقدر، کامگار، نامدار، بھائی اورنگ زیب یکجا شدہ ملاقات نمودیم، و روز جمعہ بست و دوم بدفعِ غنیم کہ با پنجاہ شصت ہزار سوار و توپخانہ و فیل بسیارے از غایت غرور راز اوجین برآمدہ، در چہار کروہیٔ شہر زمین بسیار کم(؟) ز ہر چہار طرفش نالۂ آب بر جبہ داشت دائرہ نمودہ بر دور لشکر مورچہا ساختہ بود، متوجہ شدیم، بعد از روبرو شدن جنگِ عظیم کہ در مدتِ صد سال در ہندوستان واقع نشدہ بود، روداد جوانانِ جانسپار از طرفین حملہائے شیرانہ آوردہ، دادِ مردی و مردانگی دادند، راجپوتیہ تہور و جان فشانیٔ زیادہ بر آنچہ از آنہا متوقع بود بعمل آوردہ در حلال نمکی و جان سپاری ہیچ وجہ کوتاہی نکردند، و بے صرفہ خود را بباد فنا می دادند، اما از آنجا کہ عنایت الٰہی و تائیدِ حضرت رسالت پناہی شاملِ حالِ اولیائے دولتِ ابد پیوند است سعی ہائے کفارِ فجار کارے نساختہ، آخر کار جسونت سنگھ و قاسم خاں خود ہا زخم کاری برداشتہ و بسیارے از سردارانِ کلانِ لشکرِ خود را بکشتن دادہ با چندے بپائے فرار نیم جانے بدر بردند،

مال و متاع و اسپ و فیل و شتر و خیمہ و توپخانہ وغیرہ تمام آنچہ او و ہمراہیانِ او داشتند ہمہ را در صحرا، گذاشتہ عار و بے ناموسی تمام برائے خود و اسلاف و اخلافِ خود اندوختند، قریب پنج شش ہزار کس نامی و روشناس غنیم بقتل رسید، از انجملہ اکثرے سردارانِ عمدہ بودند، و معرکۂ بزد و تلاش مرتبۂ گرم گردید، کہ ما بجہت پشت گرمی و دلدہی دلاورانِ اخلاص منش و دلیرانِ فدویت شعار از جائے خود پیش آمدہ با ہراول و برتغار یکجا شدیم، و از دستِ مبارک خیلے ترددات نمایاں بوقوع آمدہ، الحمد للہ حمداً کثیرا کہ اینچنیں فتح عظیم و ظفر نمایاں، بمحض فضل و کرمِ الٰہی نصیبِ روزگار گردید شکر ایں موہبتِ عظمیٰ و دولتِ کبریٰ بر ما و بر جملہ مخلصانِ ما واجب و لازم است، نہایۃ طاقت و قدرتِ انسانی باداے آں وفانمی نماید،

بعد از فتح سہ روز در اوجین توقف فرمودہ، عازمِ اکبرآباد شدہ ایم، امید چناں است کہ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب مظفر و منصور شویم، میباید پیوستہ بباطنِ آبا و اجداد خود متوجہ بودہ باشند و متوقعم کہ چنانچہ دریں فتح کہ بعنایتِ الٰہی و توجہاتِ بزرگانِ آں سلالۂ دودمانِ عز و علا نصیب ما شدہ، متوجہ بودند، دیگر در فتح ہم ایں توجہ داشتہ بدعا و اورادِ مستجابہ مشغول باشند،

(۲) شیواجی بھوسلہ

$\frac{۱}{۲۷۱}$

موردِ عواطفِ نمایاں لائق العنایت و الاحسان عمدۃ الامثال سیواجی بھوسلہ مستمال و امیدوار عنایتِ سلطانی گشتہ بداند، عرضہ داشتے کہ از روے کمالِ ارادت و عقیدت ارسال داشتہ بود، از نظرِ عالی متعالی گذشت، در بابِ آمدنِ خود بحضورِ پرنور و التماس صدورِ نشانِ طلب مشتمل بر دول معروض داشتہ بود، وظیفۂ حسن اخلاص آن است کہ اول وکیلِ معتبرِ خود را کہ محلِ اعتماد بودہ باشد،

بدرگاه بفرستد، تا بر مطالب و مدعیاتِ آنعمدة الاشباه اطلاع یافته نشانِ استمالت تبیان به پنجهٔ
مبارک و مشتمل بر عنایاتِ موفوره بفرستیم، خاطر بهمه ابواب جمع داشته بزودی وکیل اعتمادی خود را روانه
سازد، و گوناگون عنایتِ سلطانی را شاملِ حالِ خود شناسد،

تحریراً فی تاریخ دهم شهر ربیع الاوّل سنه ۲۲ جلوس همایون مطابق سنه هزار و پنجاه و نه هجری
(۱۴ مارچ سنه ۱۶۴۹ء)

برسالت کمترین بندهاے فدوی عبد اللطیف،

۲/۲۷۲

امارت و ایالت پناه، شهامت و بسالت دستگاه، عمدهٔ نیکو خواهان خلاصهٔ عقیدتمندانِ
باخلاص، مهبطِ عنایاتِ کامله سیواجی بهوسله بعنایتِ بیغایتِ سلطانی شرفِ افتخار و عزِّ استظهار یافته
بداند، که چون از روے نهایت لطف و کرم قلمِ عفو بر جرائم و تقصیراتِ پدر آن زبدة الاماثل والاعیان
کشیده شد و ابوابِ بخشش و عنایت بر روے صدقِ ارادت و اخلاصِ او مفتوح گردیده، وقت آنست
که بمساعدتِ بخت و موافقتِ طالعِ نیک با پدر و اقوامِ خود بعزمِ استلامِ عتبهٔ علیه و سدهٔ سنیه
روانه حضور پر نور گردد، که بعد از ادراکِ این سعادت بمنصبِ پنج هزاری پنجهزار سوار و انعامات
و تفقدات لائقه بین الاماثل سرفراز و ممتاز خواهد گردید و پدرِ او بهمه منصبِ سابق شرفِ افتخار
خواهد یافت، از برادران و اقوام او نیز هر کس درین سعادت همراهئ او نموده باستان بوسی سرفراز
شود، در سلکِ بندها منتظم خواهد گردید، خاطر بهمه ابواب جمع داشته این نشانِ عنایت عنوان را
ومزین منقش پنجهٔ مبارک گردیده حرزِ بازوے معاهدات و ارادتِ خود ساخته غاشیهٔ طاعت
ندگی بر دوشِ جان گذارد و عنایتِ گوناگون را شاملِ حالِ خود شناسد،

تحریراً فی تاریخ پانزدهم شهر شعبان المعظم سنه ۲۳ جلوس میمنت مانوس مطابق سنه هزار و

پنجاہ ونہ ہجری (۱۴۱-اگست ۱۶۴۹ء)

برسالۂ کمترین بندہاے فدوی . . . . عبداللطیف .

۳/۲۷۳

مورد عواطفِ نمایاں لائق العنایت والاحسان عمدۃ الامثال سیواجی بھوسلہ بعنایت بیغایتِ سلطانی سرافراز گشتہ بداند، عرضہ داشتے کہ بدستِ راکھو پنڈت، از روے کمال اخلاص فرستادہ بود از نظرِ انور گذشت و باعثِ وفورِ توجہاتِ سلطانی گردید، درباب خدمت دیسکھانی پرگنہ جنیر واحمد نگر معروضداشتہ بود، ازین ممر خاطر جمع داشتہ باشد، کہ چون بدربار سپہر آثار برسم ایں مطلب صورتِ انجاح خواہد یافت، لائق آنست کہ وکیلِ خود را گرز و دبفرستد، کہ مدعیات آں عمدۃ الاشباہ را آنچہ خواہد از و پرسد، بعرض برساند، تا در انصرامِ مہماتِ او تعللے واقع نشود، باید کہ درمزید اخلاص وعقیدت کوشیدہ خود را معاف ندارد، وعنایتِ سلطانی را شاملِ حالِ خود شناسد،

تحریراً فی تاریخ پنجم شہر ذی الحجہ سنہ بست وسہ جلوس میمنت مانوس مطابق سنہ ہزار وپنجاہ ونہ ہجری (۳۰ نومبر ۱۶۴۹ء)

برسالۂ کمترین بندہاے فدوی . . . عبداللطیف ،

(۳) ساہوجی بھوسلہ

۱/۲۷۴

امارت وایالت پناہ، شہامت وبسالت دستگاہ، عمدۂ نیکو خواہانِ خاص، خلاصۂ عقیدتمندانِ باخلاص، مہبطِ عنایاتِ کاملہ ساہوجی بھوسلہ بعنایتِ بے غایتِ سلطانی سرفراز گشتہ بداند، عرضہ داشتے کہ سیواجی پسر آں عمدۃ الامثال دریں ولا فرستادہ بود، از نظرِ انور گذشت ،

چوں مشتمل بر حسنِ ارادت و بندگی بود، باعثِ وفورِ توجہاتِ سلطانی گردید، در بابِ عفوِ جرائم و استخلاصِ پدرِ خود معروض داشتہ بود، از آنجا کہ رایاتِ فیروزی آیاتِ جہانبانی بخیر و خوبی بصوبِ درگاہِ معلی متوجہ اند، آں اخلاص کیش را نویدِ توجہِ خاطرِ والا و عنایتِ بے منتہائے سلطانی مستمال و مستبشر گردانیدہ امر میفرمائیم، کہ خاطرِ ارادت گزیں را بہمہ ابواب جمع داشتہ باشد، کہ بعد از رسیدن بدربارِ سپہر آثار جمع مطالب و مدعیاتِ او را بعرضِ مقدس رسانیدہ بانجاح مقرون خواہم گردانید، طریقۂ بندگی و اعتقادِ درست آنست کہ کیابِ معتمدِ خود را بفرستد، کہ مصحوبِ او فرمانِ جہانمطاع مشحون بر قبولِ ملتمسات مزین بہ پنجۂ مبارک شرفِ صدور یابد، سنبھاجیو وغیرہ پسرانِ آں عمدۃ الاشباہ نیز توجہ والا دریافتہ بہماں منصبِ سابق و عنایاتِ گوناگوں سرافرازی خواہد یافت، در حسنِ اخلاص و رسوخِ بندگی کہ باعثِ حصولِ جمعِ مدعیات و ملتمسات است، کوشیدہ خاطر جمع دارد، و از راہِ کمالِ عنایت و بندہ نوازی خلعتِ سراپا سعادت فرستادہ شدہ، بورودِ مسعودِ آں مستسعد خواہد گردید، و عنایتِ سلطانی را شاملِ حالِ خود شناسد،

تحریراً فی تاریخ پنجم شہر ذیقعدہ سنہ ۲۳ جلوس ہماں. (۳۱ ر اکتوبر سنہ ۱۶۷۹ء)

برسالۂ کمترین بندہائے فدوی - - - - - - - - عبداللطیف،

جلد اول رقعاتِ عالمگیر بپایاں رسید،

تصحیح تغلیط

صفحه	خط	غلط	صحیح
۲	۱	جعفر نهمری	جعفر نهمرودی
۲۴	۲/۱۷	شرست	سرشت
〃	〃	بعثاعت	بعنایت
۲۹	۶/۲۲	بتقدم اطاعت	بقدم اطاعت پیش آمده اورامی بنید
۳۱	۸/۲۳	پانزدهم	یازدهم
۴۰	۲/۲۶	وافی خبردار	وافی خبر، در
۱۰۰	۷/۵۵	لعطیه	بعطیه
۱۲۱	۱۲/۶۸	دولت آباد ودرسیر	دولت آباد واسیر
۱۲۴	۱۳/۶۹	کرناتک باوجود	کرناتک که باوجود
〃	〃	عدالت مرتب	عدالت مرتبت
۱۲۵	〃	اودررجهٔ	اودرجهٔ
۱۳۰	۱۷/۷۳	سایهٔ اوشیده	سایهٔ اوگوشیده
۱۴۶	۱/۸۲	پرثوِ صواب	پرتوِ صواب
۱۷۵	۱۲/۹۸	بنال بران	بنا بران
۲۴۷	۲۴/۱۵۶	۲۴/۲۵۶	۲۴/۱۵۶
۲۸۳	۷/۱۷۷	است و واین	است، واین
۲۹۸	۳/۱۹۰	۳/۱۹۸	۳/۱۹۰